تلخیص

فتاویٰ رضویہ

فتاویٰ رضویہ کی
۳۳ جلدوں کی جھلک ایک جلد میں

مؤلف،
مولانا محمد اسد قادری

نظرثانی:
الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری
مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے
”فقہ حنفی PDF BOOK“
چینل کو جوائن کریں
http://T.me/FiqaHanfiBooks
عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں
https://t.me/tehqiqat
علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک
سے فری ڈاؤن لوڈ کریں
https://archive.org/details/
@zohaibhasanattari
طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری
زوہیب حسن عطاری

بزہ
۱٦۰7.2013

تلخیص فتاوٰی رضویّہ

فتاوٰی رضویہ کی
۳۳ جلدوں کی جھلک ایک جلد میں

مؤلف،
مولانا محمد اسد قادری

نظرثانی:
الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری
مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

نام کتاب	تلخیص فتاویٰ رضویہ
مصنف	مولانا محمد اسد قادری عطاری
نظرِ ثانی	الحافظ القاری مفتی غلام حسن قادری (حزب الاحناف، لاہور)
صفحات	448
کمپوزنگ	عبدالسلام، قمر الزمان
اشاعت	2010ء
ناشر	محمد اکبر قادری
قیمت	450/- روپے

ملنے کے پتے

- ☆ اکبر بک سیلرز، زبیدہ سنٹر، اردو بازار، لاہور
- ☆ مکتبہ المجاہد، بھیرہ شریف
- ☆ رضا بک شاپ، گجرات
- ☆ اسلامک بک کارپوریشن، اقبال روڈ، راولپنڈی
- ☆ مکتبہ فیض عطار، کورنگی نمبر ۱، کراچی
- ☆ منہاج القرآن اسلامک سیل سینٹر، سرگودھا
- ☆ حافظ بک ایجنسی، اقبال روڈ، سیالکوٹ

انتساب

پیر طریقت، رہبرِ شریعت، صوفی باصفا، مفکرِ اسلام، اہلسنّت کی پہچان، جامعہ نظامیہ کی شان،
مفتی اعظم پاکستان

حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالقیوم قادری ہزاروی

رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

جن کا فیضان آج پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔

فہرست مضامین

عنوان صفحہ
حمد و نعت ۲۱
منقبت بر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ۲۵
منقبت (مرے رضا) ۲۶
عرضِ مرتب ۲۹
تقریظ جمیل ۳۱
تقریظ ۳۲
تقریظ ۳۳
تقریظ ۳۴
تقریظ ۳۵
فتاویٰ رضویہ ۳۰ جلدوں کا تحقیقی جائزہ ۳۶
وضو کے بعد ہاتھ منہ پونچھنا کیسا؟ کتاب الوضو ۱۲۳
تانبے کے برتن میں کھانا پینا کیسا؟ ۱۲۴
وضو کے دوران اگر ریح خارج ہو جائے تو کیا دوبارہ وضو کرے یا نہیں؟ ۱۲۵
زکام سے وضو نہیں ٹوٹتا ۱۲۵
ستر دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ۱۲۶
نیند سے کب وضو ٹوٹتا کب نہیں ۱۲۶
وضو سے متعلق فتاویٰ رضویہ سے اہم مسائل ۱۲۸
وضو میں اسراف سے بچنے کے طریقے ۱۳۴
بسم اللہ سے وضو شروع کرنے کی فضیلت ۱۳۵
وضو میں ناخن بھر جگہ خشک رہنے کا حکم ۱۳۶
مسجد میں وضو کرنا کیسا؟ ۱۳۶
عنوان صفحہ
دورانِ وضو سلام کا جواب دینا کیسا؟ ۱۳۶
فرائضِ غسل کو ادا کرنے کا طریقہ کتاب الغسل ۱۳۷
ضروریاتِ غسل ۱۳۷
عورتوں کے لیے غسل کی احتیاطیں ۱۳۹
اُن چیزوں کا بیان جو غسل میں معاف ہیں ۱۳۹
جنابت میں اگر غسل نقصان دیتا ہو تو کیا کرے؟ ۱۴۰
غسل سے متعلق ”فتاویٰ رضویہ“ سے اہم مسائل ۱۴۰
احتلام کے بارے مسائل ۱۴۱
احتلام سے متعلق اہم معلومات ۱۴۲
غسل کی نیت نہ کرنا کیسا؟ ۱۴۳
ننگے نہانا کیسا ہے؟ ۱۴۳
زانی کا ذبیحہ کھانا کیسا؟ ۱۴۳
نماز کے دوران اگر حیض آ گیا تو کیا کرے؟ ۱۴۴
حیض والی عورت کا ایک مسئلہ ۱۴۴
حالتِ حیض میں عورت سے نفع لینا کیسا؟ ۱۴۵
نفاس والی عورت کا اہم مسئلہ ۱۴۵
حیض والی عورت کے ہاتھ کا کھانا کیسا؟ ۱۴۵
حالتِ ہمبستری کرنے کا کفارہ ۱۴۵
حالتِ جنابت میں کھانا کھانا کیسا؟ ۱۴۶
حالتِ ناپاکی میں مسجد میں جانا کیسا؟ ۱۴۶
جُنب اور مُحدث کو قرآن پاک چھونا حرام ہے؟ ۱۴۶
جُنب کا قرآن پاک پر پڑھنا کیسا؟ ۱۴۶

عنوان صفحہ

فائدہ ضروریہ ۱۴۸
جنابت (ناپاکی) میں لینے کا حکم ۱۴۹
چھپکلی اگر سرکہ میں گر جائے تو کیا کریں؟ ۱۴۹
مرغی کی قے کا حکم ۱۵۰
جوتے پر اگر پیشاب پڑ گیا تو پاک کیسے کریں؟ ۱۵۰
کھانے میں اگر مینگنی نکلے تو کیا حکم ہے؟ ۱۵۰
اگر نجاست ایک کپڑے سے دوسرے میں سرایت کر گئی تو کیا حکم؟ ۱۵۰
چھوٹے بچے کا پیشاب پاک ہے یا ناپاک؟ ۱۵۰
حلوائیوں کی کڑھائیوں کا مسئلہ ۱۵۱
برش صاف کرنے کا طریقہ ۱۵۱
پیشاب کی چھینٹوں کا حکم ۱۵۱
گھی کو پاک کرنے کا طریقہ ۱۵۱
بچے نے اگر زمین پر پیشاب کر دیا تو پاک کرنے کا طریقہ ... ۱۵۲
کتے کا جھوٹا کیسے پاک کریں؟ ۱۵۲
نطفہ پاک ہے یا ناپاک؟ ۱۵۲
نجاست کے بارے میں مسائل ۱۵۳
وضو کے پانی سے استنجاء کرنا کیسا؟ ۱۵۵
داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنا کیسا؟ ۱۵۵
استنجاء کس چیز سے کیا جائے؟ ۱۵۵
کھڑے ہو کر پیشاب کرنا کیسا؟ ۱۵۶
عورت استنجاء کس سے کرے؟ ۱۵۶
پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا کیسا؟ ۱۵۷
کاغذ سے استنجاء کرنا کیسا؟ ۱۵۷
استنجاء کرتے وقت کعبہ شریف کو منہ یا پیٹھ کرنا گناہ ہے ۱۵۷

عنوان صفحہ

پاخانہ میں تھوکنا منع ہے ۱۵۷
پختہ اینٹ سے استنجاء کرنا کیسا؟ ۱۵۷
استنجاء کے مسائل "فتاویٰ رضویہ" سے ۱۵۸
تیمم کے مسائل ضروریہ "فتاویٰ رضویہ" سے ۱۵۹
کون سی نماز کس نبی نے سب سے پہلے پڑھی؟ ۱۶۷
ہم میں اور مشرکوں میں فرق نماز کا کتاب الصلوٰۃ ۱۶۷
ایک وقت کی نماز قضاء کرنے والے بھی فاسق ہے ۱۶۷
نماز نہ پڑھنے پر جرمانہ کرنا کیسا؟ ۱۶۷
چلتی ریل میں نماز پڑھنا کیسا؟ ۱۶۸
نماز میں سستی کرنا کیسا؟ ۱۶۸
سوتے کو نماز کے لیے جگانا کیسا؟ ۱۶۸
بے نمازی سے تعلقات رکھنا کیسا؟ ۱۶۸
زوال کا وقت کون کون سا ہے؟ ۱۶۹
ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟ ۱۶۹
امام اعظم علیہ الرحمہ کے قول کو ترجیح حاصل ہے ۱۶۹
عصر کا مستحب وقت کون سا ہے؟ ۱۷۰
سنتوں کے اوقات ۱۷۱
پانچوں نمازوں کے مستحب اوقات ۱۷۱
تنگ وقت نماز پڑھنے والے کون؟ ۱۷۱
نمازوں کے اوقات کب تک رہتے ہیں؟ ۱۷۲
دو نمازوں کا جمع کرنا کیسا؟ ۱۷۲
اگر نماز فجر میں دن نکل آیا ۱۷۳
فجر قضاء ہو جائے تو کب پڑھے؟ ۱۷۳
نماز عشاء میں نصف رات سے زائد تاخیر کرنا کیسا؟ ۱۷۳
فرائض کے بارے میں ۱۷۴

عنوان ..... صفحہ

نماز کے لیے وقت مقرر کرنا کیسا؟ ۱۷۴
بعد نمازِ عصر قرآن شریف پڑھنا کیسا؟ ۱۷۴
بعد نمازِ فجر و عصر سجدہ کرنا کیسا؟ ۱۷۴
نمازِ فجر میں اگر طلوعِ آفتاب ہو جائے؟ ۱۷۵
نمازِ مغرب غروبِ آفتاب سے تھوڑا پہلے پڑھنا کیسا؟ ۱۷۵
جمعہ کا وقت کون سا ہے؟ ۱۷۵
شرابی کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا؟ ۱۷۵
چارپائی پر کوئی بیٹھا ہوا اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟ ۱۷۵
چارپائی پر نماز پڑھنا کیسا؟ ۱۷۶
قبرستان میں نماز پڑھنا کیسا؟ ۱۷۶
تثویب کیا ہے؟ اور یہ جائز ہے ۱۷۷
مسجد میں اذان دینا کیسا؟ کتاب الاذان ۱۷۷
مؤذن کی اجازت کے بغیر اقامت کہنا کیسا؟ ۱۷۷
جمعہ کی اذانِ ثانی کا جواب دینا کیسا؟ ۱۷۸
بارش کے لیے اذان دینا کیسا؟ ۱۷۸
میت کو دفن کے بعد اذان دینا کیسا؟ ۱۷۸
بے وضو کا اذان دینا کیسا؟ ۱۷۸
کیا حضور ﷺ نے کبھی خود اذان دی یا نہیں؟ ۱۷۹
جمعہ کی اذانِ اوّل سن کر مسجد میں نہ آنا کیسا؟ ۱۷۹
فجر کی نماز کے لیے گھروں میں جا کر لوگوں کو اُٹھانا کیسا؟ ۱۷۹
کھڑے ہو کر تکبیر سننا کیسا؟ ۱۷۹
اقامت سے پہلے درود شریف پڑھنا کیسا؟ ۱۷۹
وقت سے پہلے اذان دینا کیسا؟ ۱۷۹
ایک وقت کی نماز کے لیے دوبارہ اذان دینا کیسا؟ ۱۸۰
اقامت کس طرف کہی جائے؟ ۱۸۰

عنوان ..... صفحہ

جمعہ کی اذانِ ثانی کہاں کہی جائے؟ ۱۸۰
تکبیر میں دائیں بائیں رُخ کرنا کیسا؟ ۱۸۰
انگوٹھے چومنا کیسا؟ ۱۸۱
انگوٹھے چومنا ثواب کا کام ہے ۱۸۱
مسجد میں بلا اذان کے نماز پڑھنا کیسا؟ ۱۸۱
اذان سنت ہے یا واجب؟ ۱۸۱
نابالغ کا اذان دینا کیسا؟ ۱۸۱
اذان کے ساتھ درود شریف پڑھنا کیسا؟ ۱۸۲
وہابی کی اذان کا جواب دینا کیسا؟ ۱۸۲
دفن کے وقت اذان دینا کیسا؟ ۱۸۲
نماز میں کپڑے سے بدن نظر آنا کیسا؟ ۱۸۳
نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں؟ ۱۸۳
التحیات میں انگلی کا اشارہ کرنا کیسا؟ ۱۸۴
رفع یدین منع ہے ۱۸۴
نماز میں دونوں پاؤں کا فاصلہ کتنا ہو؟ ۱۸۴
بیٹھ کر نماز پڑھنے میں رکوع کا طریقہ ۱۸۵
بیمار قیام پر قدرت نہ پائے تو کیا کرے؟ ۱۸۵
نماز میں سورت پڑھنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا کیسا؟ ۱۸۶
نماز میں دونوں سجدے فرض ہیں یا ایک؟ ۱۸۶
مقتدی ثناء ختم نہ کرنے پایا کہ امام نے قراءت شروع کی تو کیا کرے؟ ۱۸۶
جلسہ میں دعا پڑھنا کیسا؟ ۱۸۷
امام کے پیچھے مقتدی کا سورۂ فاتحہ پڑھنا کیسا؟ ۱۸۷
آمین اونچی آواز میں کہنا کیسا؟ ۱۸۷
تراویح بیس رکعت ہیں ۱۸۸

عنوان صفحہ

وتر تین ہی ہیں ١٨٨
"سمع الله لمن حمده" کہنے کا طریقہ ١٨٨
تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنے کا طریقہ ١٨٩
جمعہ کی نیت کس طرح کریں؟ ١٨٩
مقتدی آخری قعدہ میں کیا پڑھے؟ ١٨٩
نماز کے بعد دعا مانگنا کیسا؟ ١٨٩
عمامہ شریف کی فضیلت ١٨٩
فرض نماز کے بعد امام کیا کرے؟ ١٩٠
جائے نماز کا نماز کے بعد طے کر دینا کیسا؟ ١٩٠
بغیر شملہ کے عمامہ باندھنا کیسا؟ ١٩٠
"صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی بجائے صرف صلعم لکھنا کیسا؟ ... ١٩٠
کیا ہر بار "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پڑھنا ضروری ہے؟ ١٩١
وظیفہ پڑھنا اور نماز نہ پڑھنا کیسا؟ ١٩١
اونچی آواز میں درود شریف پڑھنا کیسا؟ ١٩٢
نماز کے بعد کلمہ طیبہ کا ورد کرنا کیسا؟ ١٩٢
نماز میں بے ترتیب قرآن پاک پڑھنا کیسا؟ باب الجماعۃ ١٩٢
سرّی نماز میں امام اگر قراءت جہری کردے تو کیا حکم ہے؟ .. ١٩٣
ایک ہی سورت دو رکعتوں میں پڑھنا کیسا؟ ١٩٣
رکعتوں میں قراءت کتنی کریں؟ ١٩٣
ضاد کو ظا پڑھنا کیسا؟ ١٩٤
قصداً ضاد کو ظاد پڑھنا کیسا؟ ١٩٤
تجوید کا انکار کرنا کیسا؟ ١٩٤
کیا صرف الحمد شریف سے نماز ہو جائے گی؟ ١٩٥
کھڑا ہونے کے بعد قعدۂ اولیٰ کو جانا کیسا؟ ١٩٥
نماز میں دو ہی رکعت میں قراءت کرنا کیسا؟ ١٩٦

عنوان صفحہ

نماز میں پوری "بسم اللہ" کب پڑھنی چاہیے؟ ١٩٦
جمعہ کی نماز کے لیے شہر شرط ١٩٦
نابینا شخص کا امامت کرنا کیسا؟ ١٩٧
سود خور کا امامت کرنا کیسا؟ ١٩٧
توبہ کے بعد امامت کرنا جائز ہے؟ ١٩٧
روزہ چھوڑنے والے کی امامت ١٩٨
وہابی کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟ ١٩٨
توتلے کا امامت کرنا کیسا؟ ١٩٨
رشوت خور کا امامت کرنا کیسا؟ ١٩٩
عورت کا اپنے خاوند کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا؟ ١٩٩
امامت کے ناقابل کون سے اشخاص ہیں؟ ١٩٩
امام کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے شخص کا نماز پڑھانا کیسا؟ .. ٢٠٠
خوبصورت لڑکوں سے دوستیاں کرنے والے کا امامت کرنا کیسا؟ ٢٠٠
جھوٹے شخص کی امامت جائز نہیں ٢٠٠
زانی کو امام بنانا ناجائز ہے ٢٠١
نابالغ کا امامت کرنا کیسا؟ ٢٠١
امام اگر غنی ہونے کے باوجود صدقۂ فطر لیتا ہو؟ ٢٠١
جو قرآن غلط پڑھے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں ٢٠١
ایک مشت سے کم داڑھی والے کا امامت کرنا کیسا؟ ٢٠٢
ایک وقت کی نماز چھوڑنے والے کی امامت کرنا کیسا؟ ٢٠٢
ایسے شخص کی امامت کرنا کیسا، جس سے مقتدی ناخوش ہوں؟ . ٢٠٢
عقیدہ چھپانے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟ ٢٠٢
منافق کا امامت کرنا کیسا؟ ٢٠٢
جماعت کھڑی ہے اور امام کے عقیدے کا پتہ نہیں تو کیا کریں؟ ٢٠٣
کسی فاسق کے پیچھے نماز نہ ہوگی ٢٠٣

عنوان	صفحہ
گالی دینے والے کو امام بنانا کیسا؟	٢٠٣
امام اور ایک مقتدی نماز پڑھتے ہوں تو	٢٠٣
بدمذہبوں سے میل جول رکھنے والے کی امامت کرنا کیسا؟	٢٠٤
وہابی کے پیچھے نماز جائز نہیں	٢٠٤
نماز کی پڑھائی لینا کیسا؟	٢٠٤
امام کے پیچھے کھڑے ہونے کا ایک مسئلہ	٢٠٥
نمازی کے آگے سے گزرنا کیسا؟	٢٠٥
تشہد میں ملنے والے کا جمعہ ہوگا یا نہیں؟	٢٠٦
مقتدی کے لیے التحیات پوری پڑھنی واجب ہے	٢٠٦
تارک الجماعت کون؟	٢٠٦
فجر میں اگر دیر سے اُٹھا اور غسل فرض تھا تو کیا کرے؟	٢٠٦
مسبوق تکبیر تحریمہ کیسے کہے؟	٢٠٦
جماعت میں اگر کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرے؟	٢٠٧
ایک وقت میں ایک مسجد میں دو جماعتیں بلاوجہ کروانا کیسا؟	٢٠٧
بدمذہبوں کی جماعت کے ہوتے ہوئے اپنی جماعت کروانا کیسا؟	٢٠٧
جماعت کے لیے تعینِ وقت کرنا کیسا؟	٢٠٧
امام کے لیے مقتدی کا انتظار کرنا کیسا؟	٢٠٧
چند افراد کا بے جماعت نماز پڑھنا کیسا؟	٢٠٧
جبکہ جماعت ہو چکی ہو؟	٢٠٨
مقتدیوں کو امام کا انتظار کرنا کیسا؟	٢٠٨
بھوک کی حالت میں جبکہ کھانا حاضر ہو ترکِ جماعت کرنا کیسا؟	٢٠٨
جس کو مغرب کی پہلی رکعت ملی وہ باقی کیسے ادا کرے؟	٢٠٨
جس کی ظہر کی تین رکعتیں رہ گئی وہ کیسے ادا کرے؟	٢٠٩
مسبوق کا امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرنا کیسا؟	٢٠٩
نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے	٢٠٩
جماعت میں مقتدی کے بھول جانے پر سجدۂ سہو نہیں	٢١٠
عادۃً کوئی بات منہ سے نکلنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی	٢١٠
امام کا دو ستونوں کے درمیان کھڑے ہونا کیسا؟	٢١١
نماز میں دونوں ہاتھوں سے پائچوں کو اُٹھانا کیسا؟	٢١١
آستین اوپر چڑھا کر نماز پڑھنا کیسا؟	٢١١
نماز میں ٹوپی اُٹھانا کیسا؟	٢١١
پتلون میں نماز پڑھنا کیسا؟	٢١١
ریشمی کپڑے پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟	٢١٢
اُلٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟	٢١٢
نماز میں خارش ہو تو کیا کریں؟	٢١٢
نماز کی حالت میں تصویر کا پاس ہونا کیسا؟	٢١٢
فجر کی سنتیں رہ جائیں تو کب پڑھے؟	٢١٢
فرض اور سنتوں کے درمیان کلام کرنا کیسا؟	٢١٣
تراویح میں پورا قرآن پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے	٢١٣
رمضان میں وتر پڑھنے کا طریقہ	٢١٣
رمضان میں وتر کی جماعت اگر رہ جائے تو کیسے پڑھیں؟	٢١٣
دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا پڑھے؟	٢١٣
فسادی کو مسجد آنے سے روکنا جائز ہے	٢١٤
مسجد کے بارے میں اہم سوالات	٢١٤
مسجد میں کھانا پینا کیسا؟	٢١٥
مسجد میں سونا کیسا؟	٢١٥
نمازی کے پاس ذکر آہستہ کریں	٢١٥
مسجد میں کرسی پر بیٹھ کر وعظ کرنا کیسا؟	٢١٥
مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا کیسا؟	٢١٥
سنتیں پڑھنے کے دوران نماز شروع ہوگی تو کیا کرے؟	٢١٦

عنوان صفحہ

فجر میں امام کو تشہد میں پایا تو سنتِ فجر پڑھے یا جماعت میں ملے؟ ۲۱۶
فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں تو کب پڑھے؟ ۲۱۶
جمعہ کی سنت قبلیہ چھوٹ جائیں تو کب پڑھے؟ ۲۱۶
اگر نماز میں چپ رہا تو کیا حکم ہے؟ ۲۱۶
قعدۂ اولیٰ سے بھول کر کھڑا ہو گیا، اب کیا کرے؟ ۲۱۷
قعدۂ اخیرہ کے بعد اگر کھڑا ہو جائے تو کیا کرے؟ ۲۱۷
امام پر سجدۂ سہو نہ تھا، پھر بھی کیا، نماز ہوئی یا نہیں؟ ۲۱۷
قعدۂ اولیٰ میں کتنا درود پاک پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہوگا؟ ۲۱۸
مسبوق کا امام کے ساتھ سلام پھیرنا کیسا؟ ۲۱۸
نماز میں شک ہوا، سجدۂ سہو کرے یا نہیں؟ ۲۱۸
فرض کی آخری دو رکعتوں میں اگر سورت ملائی تو سجدۂ سہو واجب ہوا یا نہیں؟ ۲۱۸
سجدۂ سہو واجب ہو تو سلام ایک طرف پھیرنا چاہیے ۲۱۹
فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورت نہ ملائی تو کیا حکم ہے؟ ۲۱۹
امام کے ساتھ لاحق بھی سجدۂ سہو کرے گا ۲۱۹
دعائے قنوت پڑھنا اگر بھول جائے تو کیا کرے؟ ۲۱۹
قعدۂ اولیٰ بھول جائے تو کیا کرے؟ ۲۲۰
اگر کسی نے دو کی بجائے تین سجدے کر لیے تو کیا حکم ہے؟ ۲۲۰
''سمع اللہ لمن حمدہٗ'' کی جگہ اگر ''اللہ اکبر'' نکل گیا، تو کیا حکم ہے؟ ۲۲۰
قنوت پڑھنا بھول گئی تو کیا کرے؟ ۲۲۰
کیا سجدۂ تلاوت نابالغ پر بھی واجب ہے؟ ۲۲۱
سجدۂ تلاوت جلدی کرنا چاہیے ۲۲۱
مسافر کا جان بوجھ کر قصر نہ پڑھنا گناہ ہے ۲۲۲

عنوان صفحہ

دیہات میں جمعہ پڑھنا کیسا؟ ۲۲۲
جمعہ میں کتنے افراد کا ہونا ضروری ہے؟ ۲۲۲
جمعہ کی اذانِ ثانی کا جواب نہیں دینا چاہیے ۲۲۲
نماز غیر خطیب کا پڑھانا کیسا؟ ۲۲۳
جمعہ کب فرض ہوا؟ ۲۲۳
جمعہ میں نمازی کثرت سے ہوں تو سجدۂ سہو ساقط ہو جاتا ہے ۔ ۲۲۳
جمعہ کے بعد کتنی سنتیں پڑھی جائیں؟ ۲۲۳
خطبۂ جمعہ میں اُردو کے اشعار پڑھنا خلافِ سنت ہے ۲۲۴
منبر کتنی سیڑھی کا ہو؟ ۲۲۴
خطبۂ جمعہ کے وقت کچھ نہ پڑھنا چاہیے ۲۲۴
خطبۂ جمعہ میں انگوٹھے نہ چومے، نہ درود پڑھے ۲۲۴
جمعہ کی اذانِ ثانی مسجد میں نہیں دینی چاہیے ۲۲۵
فنائے مسجد میں اذان جائز ہے ۲۲۵
کھڑے ہو کر خطبہ سننا کیسا؟ ۲۲۵
جمعہ بغیر خطبہ کے پڑھنا کیسا؟ ۲۲۵
خطبہ اور قراءت کی مقدار کا بیان ۲۲۵
سنتوں کی نیت کرنے کا طریقہ ۲۲۶
اپنے گھر میں باجماعت نماز پڑھنا کیسا؟ ۲۲۶
دو خطبوں کے درمیان دعا مانگنا کیسا؟ ۲۲۶
نماز عیدین میدان میں ادا کرنی چاہیے ۲۲۷
نماز عید نہ پڑھنا گناہ ہے ۲۲۸
نماز عیدین کو مؤخر کرنا کیسا؟ ۲۲۸
عیدگاہ میں مسجد کا سامان نہیں لے جا سکتے ۲۲۹
جنازہ کو اُٹھانے کا طریقہ ۲۳۰
پہلے دن میت والے گھر کو کھانا بھیجنا چاہیے ۲۳۰

عنوان — صفحہ

میت کے بال کاٹنا جائز نہیں ۲۳۰
شوہر اپنی بیوی کو غسل نہیں دے سکتا ۲۳۰
جب مرجائے تو اسے ایک غسل ہی کافی ہے ۲۳۱
مرد و عورت کے لیے کفنِ سنت کا بیان ۲۳۱
جنازہ کے ساتھ نعتیں پڑھنا کیسا؟ ۲۳۲
بے نمازی کی نمازِ جنازہ جائز ہے ۲۳۲
رافضی کی نمازِ جنازہ پڑھنا کیسا؟ ۲۳۲
ہیجڑے کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے یا نہیں؟ ۲۳۳
ایک میت پر دوبار جنازہ پڑھنا کیسا؟ ۲۳۳
بے وضو نمازِ جنازہ پڑھنے کا حکم ۲۳۳
نمازِ جنازہ جوتا پہن کر پڑھے یا اتار کر؟ ۲۳۳
نمازِ جنازہ کے مسبوق کا حکم ۲۳۴
مسجد میں جنازہ پڑھنا جائز نہیں ۲۳۴
میت تابوت میں ہو تو جنازہ پڑھنا جائز ہے ۲۳۴
قبروں کو پختہ کرنے کا حکم ۲۳۴
میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا کر دفن کرنا کیسا؟ ۲۳۴
قبر میں شجرہ وغیرہ کہاں رکھیں؟ ۲۳۵
مرنے سے پہلے قبر یا کفن تیار کروا سکتے ہیں یا نہیں؟ ۲۳۵
میت کے ورثاء سے تعزیت کب کریں؟ ۲۳۵
میت کو دفنانے سے پہلے کھانا پینا کیسا؟ ۲۳۵
دفن کے بعد قبر کو کھودنا کیسا؟ ۲۳۵
میت قبر میں اپنے عزیز کو پہچانتی ہے ۲۳۵
زیارتِ قبور کس دن افضل ہے؟ ۲۳۶
قبر پر اگربتی نہیں جلانی چاہیے ۲۳۶
قبر کے پاس قرآن پاک پڑھنا کیسا؟ ۲۳۶

عنوان — صفحہ

قبر کا بوسہ لینا کیسا؟ ۲۳۶
مزاروں پر چادر چڑھانا کیسا؟ ۲۳۷
میت کے نام کا کھانا کھانا کیسا؟ ۲۳۷
عورتوں کا قبرستان جانا کیسا ہے؟ ۲۳۷
ایصالِ ثواب کرنے کا طریقہ ۲۳۷
ایصالِ ثواب گھر میں بیٹھ کر کریں یا قبرستان جا کر؟ ۲۳۸
کھانے پر فاتحہ پڑھنا کیسا؟ ۲۳۸
جس جس کو ثواب پہنچائیں، اسی کو پورا پورا ثواب پہنچ جاتا ہے . ۲۳۸
اُجرت پر قرآن پاک پڑھانا کیسا؟ ۲۳۸
مردہ پر عذاب کی کیفیت کا بیان ۲۳۸
میت کی روح کہاں رہتی ہے؟ ۲۳۹
روح کیا چیز ہے؟ ۲۳۹
سوم و چہلم کا کھانا مساکین کے لیے ہے ۲۳۹
میت کے گھر کھانا کھانے کی نحوست ۲۴۰
کیا زکوٰۃ میں نیت شرط ہے؟ ۲۴۱
زکوٰۃ کے پیسوں کا غلہ خرید کر دینا' کیسا؟ ۲۴۲
سونے' چاندی کی زکوٰۃ دینے کا طریقہ ۲۴۲
زکوٰۃ کن اشیاء پر واجب ہے؟ ۲۴۲
جس پر زکوٰۃ فرض ہے اس کے علاوہ بھی کوئی ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟ ۲۴۲
بینک میں پڑی رقم پر بھی زکوٰۃ ہے ۲۴۳
نوٹ اور روپیہ میں فرق کیا ہے؟ ۲۴۳
رہن میں رکھے زیور کی زکوٰۃ نہیں ۲۴۳
زکوٰۃ خفیہ دے یا اعلانیہ؟ ۲۴۳
تجارت پر زکوٰۃ کا حساب ۲۴۳
مکانات پر زکوٰۃ نہیں ۲۴۳

عنوان صفحہ

قرضدار پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟ ۲۴۴
طلبۂ علم دین کو زکوٰۃ دینا بہتر ہے ۲۴۴
مالدار کا صدقہ لینا کیسا؟ ۲۴۴
زکوٰۃ کن کن کو دی جاسکتی ہے؟ ۲۴۴
صدقۂ فطر کن کن کو دینا جائز ہے؟ ۲۴۵
بدمذہبوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ۲۴۵
صدقۂ فطر و زکوٰۃ کا نصاب کیا ہے؟ ۲۴۶
مہمان کا صدقۂ فطر کون ادا کرے گا؟ ۲۴۶
حرام مال سے روزہ رکھنے سے ادا ہوگا یا نہیں؟ ۲۴۷
کیا مسافر بھی روزہ رکھے؟ ۲۴۷
پانچ دن روزہ رکھنا کیوں حرام ہے؟ ۲۴۷
رمضان میں عبادتوں کا ثواب زیادہ ملتا ہے ۲۴۷
روزہ میں خیالِ فاسد سے منی آگئی تو روزہ ٹوٹا یا نہیں؟ ۲۴۸
روزہ کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟ ۲۴۸
مریض روزہ رکھے یا نہیں؟ ۲۴۸
روزہ دار کا منجن کرنا کیسا ہے؟ ۲۴۹
روزہ کس چیز سے افطار کریں؟ ۲۴۹
افطار کی دعا کب پڑھیں؟ ۲۴۹
۲۷ رجب کا روزہ رکھنے کا ثواب ۲۵۰
عورت پر بھی حج فرض ہے ۲۵۱
حجِ بدل کرنا کیسا؟ ۲۵۱
کعبہ معظمہ اور عرش سے بھی افضل کیا چیز ہے؟ ۲۵۱
احرام میں سلی ہوئی چیز پہننا کیسا؟ ۲۵۲
ہے شہد سے بھی میٹھا سرکار کا مدینہ ۲۵۲
شادی میں گانے باجے بجانا حرام ہے ۲۵۵

عنوان صفحہ

کیا نکاح میں قاضی کا ہونا شرط ہے ۲۵۵
نکاح میں ایک ماہ کی شرط لگانا کیسا؟ ۲۵۵
بالغہ عورت کا بے اجازتِ ولی نکاح ہوسکتا ہے ۲۵۵
بغیر گواہوں کے نکاح نہیں ہوتا ۲۵۶
بدمذہبوں سے نکاح پڑھوانا کیسا؟ ۲۵۶
خطبۂ نکاح بیٹھ کر پڑھیں یا کھڑے ہوکر؟ ۲۵۶
کیا نابالغہ کا نکاح درست ہے یا نہیں؟ ۲۵۷
سنی کی شیعہ سے شادی کرنا کیسا؟ ۲۵۷
اگر بعدِ نکاح زوجین میں سے کوئی بدمذہب ہوگیا تو نکاح کا حکم ۲۵۷
ایک گواہ کے ہوتے ہوئے نکاح کا حکم ۲۵۷
بالغہ کا نکاح بغیر اس کی اجازت کے کرنا کیسا؟ ۲۵۷
کیا نکاح خواں اُجرت لے سکتا ہے؟ ۲۵۸
ولیمہ کب کرنا چاہیے؟ ۲۵۸
نکاح کرنا ہر عمر میں جائز ہے ۲۵۸
نکاح کسی مہینے بھی منع نہیں ۲۵۸
عدت میں نکاح کرنا جائز نہیں ۲۵۸
دو بہنوں کا ایک وقت میں نکاح میں ہونا جائز نہیں ۲۵۹
ساس یا سالی کو بشہوت چھوا تو نکاح کا حکم ۲۵۹
کن کن عورتوں سے نکاح حلال یا حرام ہے؟ ۲۵۹
سیّدہ کا نکاح غیر سیّد سے کرنا کیسا؟ ۲۶۰
ماں کے سیّد ہونے سے اولاد سیّد نہ کہلائے گی ۲۶۰
مہر کی شرعی مقدار ۲۶۰
بوقتِ نکاح اگر مہر کی وضاحت نہ ہوئی تو......؟ ۲۶۰
بیوی شوہر کو مہر معاف کرسکتی ہے یا نہیں؟ ۲۶۱
مہر مؤجل، مؤجل اور معجل سے کیا مراد ہے؟ ۲۶۱

عنوان	صفحہ
جہیز عورت کی مِلک ہوتا ہے	۲۶۱
طلاق حق اللہ ہے یا حق العباد	۲۶۱
لفظِ طلاق تین مرتبہ کہنے سے مغلظہ ہو جاتی ہے	۲۶۲
طلاق کے لیے عورت کا سامنے ہونا شرط نہیں	۲۶۲
بیوی نے اگر طلاق کے الفاظ نہ سنیں تو.....؟	۲۶۲
حمل میں طلاق دینا کیسا؟	۲۶۳
جسے تین طلاقیں دیں بغیر حلالہ کے اس سے نکاح جائز نہیں	۲۶۳
بحالتِ اختلافِ زوجین میں طلاق کا حکم	۲۶۳
خُلع کیا ہے؟	۲۶۳
بیوی کو ماں یا بہن کہنے والے کا حکم	۲۶۳
طلاق یافتہ کی عدت کا بیان	۲۶۴
بغیر طلاق عورت کے لیے طلاق کیا ہے؟	۲۶۴
عدت میں کسی دوسری جگہ جانا کیسا؟	۲۶۴
عدتِ موت کا نفقہ کس پر ہے؟	۲۶۵
وضع حمل کی مدت کا بیان	۲۶۵
بیوی وبچوں کا نفقہ شوہر پر لازم ہے	۲۶۵
کسی کو قسم دے کر کوئی کام کہنا کیسا؟	۲۶۶
قرآن مجید کی قسم شرعاً قسم ہے	۲۶۶
نذر کا پورا کرنا ضروری ہے	۲۶۷
نذرِ غیر شرعی کا پورا کرنا ضروری نہیں	۲۶۷
بزرگوں کی منت ماننا کیسا؟	۲۶۷
نذر مانی ہوئی چیز کی جگہ پیسے دینا کیسا؟	۲۶۷
میلاد شریف کی نذر ماننا کیسا؟	۲۶۷
نذر والی چیز خود کھانا کیسا؟	۲۶۸
غیر خدا کے لیے نذر ماننا کیسا؟	۲۶۸
جھوٹی قسم کا وبال	۲۷۰
بے دیکھے کسی پر الزامِ زنا لگانا سخت حرام ہے	۲۷۰
احترامِ مسلم کی اہمیت	۲۷۱
مومن کو شیطان کہنا' شیطان کا کام ہے	۲۷۱
علمائے دین کی تحقیر کفر ہے	۲۷۲
شیعوں کا کفر	۲۷۲
خلافتِ صدیق (رضی اللہ عنہ) کا منکر کافر ہے	۲۷۲
والدینِ مصطفیٰ ﷺ مسلمان ہیں	۲۷۲
شیعوں کے فرقوں کا حکم	۲۷۳
تقلید کو بدعت کہنا کیسا؟	۲۷۳
گستاخِ رسول کافر ہے	۲۷۳
معجزاتِ انبیاء علیہم السلام حق ہیں	۲۷۴
وسوسوں کا علاج	۲۷۴
سود کو حلال جاننا کفر ہے	۲۷۴
دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟	۲۷۴
یزید پلید ہے	۲۷۵
فقہ کو نہ ماننے والے کا حکم	۲۷۵
اللہ عزوجل جگہ سے پاک ہے	۲۷۵
کراماتِ اولیاء کا منکر گمراہ ہے	۲۷۶
محفلِ میلاد منانے والوں کو جہنمی کہنا' جہنمیوں کا طریقہ ہے	۲۷۶
کیا اوجھڑی کھانا جائز ہے؟	۲۷۶
کالج میں پڑھنا کیسا ہے؟	۲۷۶
جو شریعت کا انکار کرے' اس کے بارے حکم	۲۷۶
داڑھی کی توہین کرنے والے کا حکم	۲۷۷
بعد الانبیاء کون صحابی افضل؟	۲۷۷

عنوان	صفحہ
مسجد کے لیے ہند کا وقف باطل ہے	۲۷۸
وقف پر کسی کی ملکیت نہیں	۲۷۸
قبرستان میں مدرسہ بنانا جائز نہیں	۲۷۸
قبرستان کے درخت کس کی ملک ہیں؟	۲۷۸
مسجد کا سامان محفل میں استعمال کرنا کیسا؟	۲۷۹
مسجد کے بیت الخلاء کہاں بنانے چاہئیں؟	۲۷۹
چندہ کی بچی رقم کا حکم	۲۷۹
مسجد کی چیزیں فروخت کرنا کیسا؟	۲۷۹
مسجد کے صحن میں وضو کرنا جائز نہیں	۲۸۰
مسجد کے اوپر امام کے لیے مکان بنانا کیسا؟	۲۸۰
مسجد میں چندہ جمع کرنا کیسا؟	۲۸۱
مسجد میں مانگنا جائز نہیں	۲۸۱
مسجد بنانے کا اجرِ عظیم	۲۸۱
مسجد کے اوپر گھر بنانا کیسا؟	۲۸۱
روزِ قیامت مساجد کہاں جائیں گی؟	۲۸۲
قبروں کا احترام ضروری ہے	۲۸۲
متولی سے مالِ وقف اگر ضائع ہو جائے تو......؟	۲۸۲
مدرسین کو ایڈوانس تنخواہ دینا کیسا؟	۲۸۳
متولی کا مالِ وقف استعمال کرنا جائز نہیں	۲۸۳
سود مکمل کب ہوتا ہے؟	۲۸۴
اپنی چیز سستی یا مہنگی بیچ سکتے ہیں یا نہیں؟	۲۸۴
بھاؤ کم کرانا سنت ہے	۲۸۴
زمین کو قبضہ سے پہلے بیچنا جائز ہے	۲۸۵
ملاوٹ والی چیز بیچنا کیسا؟	۲۸۵
چوری کا مال خریدنا کیسا؟	۲۸۵
کیا بھنگ بیچ سکتے ہیں؟	۲۸۵
مردہ جانور کا فروخت کرنا کیسا؟	۲۸۶
تیار فصل خریدنا کیسا؟	۲۸۶
ذخیرہ اندوزی کی صورتیں	۲۸۶
بلا اجازت کسی کی چیز بیچ کرنے کا حکم	۲۸۷
قرض پر نفع سود ہے	۲۸۷
سود پر وعیداتِ شدیدہ	۲۸۸
سود باہمی رضامندی سے بھی حرام ہی رہے گا	۲۸۸
سود کی تعریف	۲۸۹
نوٹ پر نفع کی صورتیں	۲۸۹
قرض پر نفع کی ایک صورت	۲۸۹
سود دینا' لینا مطلقاً حرام ہے	۲۸۹
حرام مال کی نحوست	۲۹۰
سود خور کی دنیاوی سزا	۲۹۱
سود سے بچنے کا حیلہ	۲۹۱
شاہد کی تعریف	۲۹۲
جھوٹی گواہی کا وبال	۲۹۲
رشوت کی تعریف و وعید	۲۹۲
ایک مفتی کا کتنا قابل ہونا چاہیے؟	۲۹۲
وکالت کرنا کیسا ہے؟	۲۹۳
مضاربت کا طریقہ	۲۹۳
چوری ہونے والی چیز کے بارے سوال	۲۹۳
گمشدہ چیز کا تاوان کس پر ہے؟	۲۹۴
تحفہ دے کر واپس نہیں لینا چاہیے	۲۹۴
جائیداد سے محروم کرنا کیسا؟	۲۹۴

عنوان صفحہ

جس کا کوئی وارث نہ ہو وہ اپنے مال کا کیا کرے؟ ۲۹۴
چھٹیوں کی تنخواہ مدرسین کو لینا جائز ہے ۲۹۴
مزدور کی مزدوری پوری دینی چاہیے ۲۹۵
غیر مسلم کے ہاں نوکری کرنا کیسا؟ ۲۹۵
زمین کو کاشت کاری پر دینے کی جائز و ناجائز صورتیں ۲۹۵
قرآنِ پاک پڑھانے کے پیسے لینا کیسا؟ ۲۹۶
مخلوط مال والے کے پاس نوکری کرنا کیسا؟ ۲۹۶
محفلِ میلاد پیسے لے کر پڑھنا کیسا؟ ۲۹۶
امامت کی اُجرت لینا جائز ہے ۲۹۶
سفر کے دوران کرایہ نہ دینا کیسا؟ ۲۹۶
بٹائی پر جانور دینا جائز نہیں ۲۹۶
تنخواہ دار امام کو امامت کا ثواب نہیں ۲۹۷
تعلیم فقہ و حدیث کی اُجرت لینا کیسا؟ ۲۹۸
اجارہ کے وقت میں کوئی اپنا کام کرنا جائز نہیں ۲۹۸
مجنون کی تعریف ۲۹۸
حرام مال پر زکوٰۃ نہیں ۲۹۸
کسی کی زمین دبانے پر وبال ۲۹۹
ظالم کی مدد کرنے والے کے لیے انجامِ بد ہے ۲۹۹
شے مشترکہ کو ہلاک کرنے کا تاوان کس پر ہے؟ ۲۹۹
رات کو جانور ذبح کرنا کیسا؟ ——— ۳۰۰
تکبیر ذبح کرنے والا پڑھے گا ۳۰۰
جانور کو کیسے لٹایا جائے؟ ۳۰۱
ذبیحہ میں کتنی رگیں کٹنا ضروری ہیں؟ ۳۰۱
حلال جانور کی کون سی چیزیں کھانا حرام ہے؟ ۳۰۱
ذبح کرنا کس کا جائز کس کا ناجائز؟ ۳۰۳
بدمذہب کا ذبیحہ کھانا کیسا؟ ۳۰۳
خنثیٰ جانور کا ذبح کرنا کیسا؟ ۳۰۳
کافر سے گوشت خریدنا کیسا؟ ۳۰۳
بزرگوں کو ایصالِ ثواب کے لیے ذبح کرنا کیسا؟ ۳۰۴
کوا کھانا حرام ہے ۳۰۴
کبوتر کھانا جائز ہے ۳۰۴
خرگوش حلال ہے ۳۰۴
جھینگا کھانا کیسا؟ ۳۰۴
حلال جانور کی ہڈی کھانا کیسا؟ ۳۰۵
شکار کھیلنا کیسا؟ ۳۰۵
بندوق کا شکار کھانا کیسا؟ ۳۰۵
قربانی کرنے والے کو ناخن اور بال کاٹنا چاہئیں یا نہیں؟ ۳۰۵
قربانی کتنے اور کون سے دن جائز ہے؟ ۳۰۵
گھر میں جو جو صاحبِ نصاب ہے اُس پر قربانی واجب ہے .. ۳۰۶
کیا چھ ماہ کے جانور کی قربانی جائز ہے؟ ۳۰۶
سال سے کم عمر جانور کی قربانی کرنا کیسا؟ ۳۰۶
خصی جانور کی قربانی جائز ہے ۳۰۶
قربانی کی کھال کا کیا کریں؟ ۳۰۶
قربانی کا گوشت غیر مسلم کو نہیں دینا چاہیے ۳۰۷
قربانی کی کھال مسجد میں دینا جائز ہے ۳۰۷
عقیقے کے بارے میں مسئلہ ۳۰۷
عقیقے کی ہڈی توڑنے میں حرج نہیں ۳۰۷
عقیقہ کس دن کرنا چاہیے؟ ۳۰۷
عقیقے میں کتنے جانور ہوں؟ ۳۰۸
عیدالاضحیٰ کے روز عقیقہ کرنا کیسا؟ ۳۰۸

عنوان .... صفحہ
عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں ۳۰۸
جذامی کے ساتھ کھانا کھانا کیسا؟ ۳۰۹
ایک اہم مسئلہ ... اللہ کو عاشق اور نبی پاک کو معشوق؟؟ ۳۱۰
مدینہ کو یثرب کہنا ناجائز ہے ۳۱۰
مرد و عورت کی ایک دوسرے سے مشابہت ناجائز ہے ۳۱۰
ہاتھ دکھا کر حالات پوچھنا کیسا ہے؟ ۳۱۱
شادی میں لڑکیاں نچوانی حرام ہیں ۳۱۱
اطاعتِ والدین فرض ہے ۳۱۱
جو غیر مسلموں کا تہوار منائے، اس کے بارے کیا حکم ہے؟ ۳۱۲
مباہلہ کیا ہے؟ ۳۱۲
تصویر جائز نہیں، مگر سخت ضرورتاً ۳۱۲
اذان سے مذاق کرنا کفر ہے ۳۱۳
داڑھی کا مذاق کفر ہے ۳۱۳
ہمزاد کیا ہے؟ ۳۱۳
کیا مصلّے کے نیچے سے پیسے نکلنا ٹھیک ہے؟ ۳۱۴
سبیل لگانا جائز ہے ۳۱۴
گستاخانہ گستاخوں کے گستاخ مصنفین کا نام ۳۱۴
غوثِ اعظم (رضی اللہ عنہ) کی توہین زہرِ قاتل ہے ۳۱۴
عالم کو بُرا کہنے کا وبال ۳۱۵
قشقہ لگانا کیسا ہے؟ ۳۱۵
مُرشد کی پہچان ۳۱۵
عورت پیر نہیں بن سکتی ۳۱۶
بے پیرے کا پیر شیطان ہے ۳۱۶
مرید بیعت صرف ایک پیر سے کرے ۳۱۷
میز پر کھانا کھانا کیسا ہے؟ ۳۱۷
سخت بھوک میں کچھ نہ ملے تو کیا کرے؟ ۳۱۷
شراب سیدھے رستے سے روکتی ہے ۳۱۷
دف بجانا کیسا ہے؟ ۳۱۸
ایصالِ ثواب کرنا بہت عمدہ ہے ۳۱۸
کھانے میں عیب نکالنا جائز نہیں ۳۱۸
ننگے سر کھانا خلافِ سنت ہے ۳۱۹
بغیر دعوت، دعوت میں جانا ناجائز ہے ۳۱۹
دعوت کون سی قبول کی جائے، کون سی نہیں؟ ۳۱۹
شراب سب گندگیوں کی ماں ہے ۳۱۹
قوالی کی طرح نعت پڑھنا کیسا؟ ۳۲۰
شہد کا اتارنا جائز ہے ۳۲۰
کچا انڈہ کھانا کیسا ہے؟ ۳۲۰
ہیجڑہ اگر دعوت کرے تو قبول کریں یا نہیں؟ ۳۲۰
کھڑے ہو کر پانی نہیں پینا چاہیے ۳۲۰
لوہے، پیتل کا زیور بیچنا جائز نہیں ۳۲۱
کانسہ کے برتن استعمال کرنا کیسا؟ ۳۲۱
مٹی کے برتن میں کھانا سنت ہے ۳۲۱
پیتل، لوہا، تانبا مرد و عورت دونوں کو پہننا ممنوع ہے ۳۲۱
ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے ۳۲۱
عمامہ شریف کی مقدار کا بیان ۳۲۲
نئی چیز کس دن استعمال کریں؟ ۳۲۲
ہر رنگ کا کپڑا پہننا جائز ہے ۳۲۲
عورت کو اندھے سے بھی پردہ ہے ۳۲۲
دیور، بہنوئی سے بھی پردہ فرض ہے ۳۲۳
محفل مسجد میں ہو، وہاں عورتوں کا جانا کیسا؟ ۳۲۳

عنوان صفحہ

جیٹھ اور دیور سے پردہ ہے، سسر سے نہیں ۳۲۳
عورت کی آواز مرد تک نہ جائے ۳۲۴
عورت کس سے بات کرسکتی ہے، کس سے نہیں؟ ۳۲۴
اپنے ہاتھ سے اپنی جوانی برباد کرنا حرام ہے ۳۲۴
عورت اپنے پیر کے ہاتھ پاؤں بھی نہیں چھوسکتی ۳۲۵
غیر کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر چوڑیاں پہنوانا حرام ہے ۳۲۵
عورت کو نوکری کرنا کیسا؟ ۳۲۵
اپنے پیر سے بھی پردہ واجب ہے ۳۲۵
انگوٹھے چومنا جائز ہے ۳۲۵
قبر کو بوسہ نہیں دینا چاہیے ۳۲۶
عالم کے ہاتھ چومنا جائز ہے ۳۲۶
کافر کو سلام کرنا حرام ہے ۳۲۷
سلام کرنے سے متعلق چند مسائل ۳۲۷
نماز کے بعد مصافحہ کرنا جائز ہے ۳۲۷
غیر خدا کو سجدہ کرنا حرام ہے ۳۲۷
اشارے سے سلام کرنا کیسا ہے؟ ۳۲۸
سیّدوں سے محبت کا صلہ ۳۲۸
عورتوں کو سلام کرنا کیسا؟ ۳۲۸
سیّدزادے کو ملازم رکھنا کیسا؟ ۳۲۸
بدھ کو ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں ۳۲۸
ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے ۳۲۹
ناخن اور موئے زیر ناف کی حد کا بیان ۳۳۰
جمعہ اور جمعہ کی سنتوں کی نیت کیسے کریں؟ ۳۳۰
مزارات پر جانا جائز ہے ۳۳۰
چھوٹے بچے کو ایصال ثواب کرنا جائز ہے ۳۳۰
صدقہ دینے کی فضیلت ۳۳۰
عورت جنت میں کس کے ساتھ ہوگی؟ ۳۳۱
تین طلاقوں کے بعد عورت حلال نہیں رہتی؟ ۳۳۱
صفر کے آخری بدھ کی کوئی حیثیت نہیں ۳۳۱
زنا کی تہمت لگانے والوں کی سزا ۳۳۲
توبہ کے بعد اسی گناہ کے بارے شرم دلانا جائز نہیں ۳۳۲
قبر پر اذان دینا کیسا؟ ۳۳۲
بعد فجر تلاوت قرآن جائز ہے ۳۳۳
راستہ چلتے ہوئے قرآن پاک پڑھنا کیسا؟ ۳۳۳
کعبہ شریف کے ادب کا بیان ۳۳۳
چھٹی جمعہ کو ہونی چاہیے ۳۳۳
قرآن پاک کی تلاوت آہستہ کریں یا تیز آواز میں ۳۳۳
مسجد میں جوتیاں لے جانا کیسا ہے؟ ۳۳۴
دیواروں پر آیات نہیں لکھنی چاہئیں ۳۳۴
ایک اہم مسئلہ ۳۳۴
شادی شدہ کو سفر میں زیادہ دیر نہیں رہنا چاہیے ۳۳۵
کیا ''رضی اللہ عنہ'' صحابہ کے ساتھ خاص ہے؟ ۳۳۵
گمشدہ چیز کو ڈھونڈنے کا ایک غلط طریقہ ۳۳۵
استخارہ کرنا حدیث سے ثابت ہے ۳۳۶
بوسیدہ قرآن پاک کا کیا کریں؟ ۳۳۶
ایک جھوٹی افواہ کا بیان ۳۳۶
صحنِ مسجد بھی مسجد ہے ۳۳۶
ماتم اور نوحہ دونوں حرام ہیں ۳۳۷
شیعوں کی مجلس میں جانا حرام ہے ۳۳۷
غیر عالم وعظ نہیں کرسکتا، مگر ایک صورت کا بیان ۳۳۷

عنوان ..... صفحہ
سیاہ خضاب لگانا حرام ہے ۳۳۷
کیا مرد مہندی لگا سکتا ہے؟ ۳۳۸
انگلش کا پڑھنا کیسا ہے؟ ۳۳۸
وراثت میں جو مال حرام کا ہو اس کا کیا کریں؟ ۳۳۸
زبانی توبہ سے حرام سے جان نہ چھوٹے گی ۳۳۸
بازاری عورت کو کوئی چیز بیچنا کیسا؟ ۳۳۹
چوری کا مال کھانا، کھلانا دونوں حرام ۳۳۹
اپنی اولاد کو وہابیوں سے پڑھوانا حرام ہے ۳۳۹
وہابیوں سے مسائل پوچھنا بیوقوفی ہے ۳۳۹
استاد اپنے شاگرد کو کتنا اور کیسے مار سکتا ہے؟ ۳۳۹
عالم کے لیے مدرسے کی سند ضروری نہیں ۳۴۰
بے عمل عالم بھی جاہل سے افضل ہے ۳۴۱
کیا پیر و استاد کا مرتبہ والدین سے زیادہ ہے؟ ۳۴۱
غلط مسئلہ بیان کرنا کب حرام، کب نہیں؟ ۳۴۱
امرد کا محفل میں نعت پڑھنا کیسا؟ ۳۴۲
محفل میں کھڑے ہو کر درود شریف پڑھنا جائز ہے ۳۴۲
مجلسِ ذکرِ شہادت کس طرح کی ہو؟ ۳۴۲
محرم میں کالے اور سبز کپڑے نہیں پہننے چاہئیں ۳۴۳
شطرنج کھیلنا جائز ہے یا نہیں؟ ۳۴۳
مختلف مسائل کے مختلف احکام کا بیان ۳۴۳
میوزک کے ساتھ قوالی سننا حرام ہے ۳۴۳
ڈھول بجانا ممنوع ہے ۳۴۴
غیر مسلموں سے علاج کروانا کیسا ہے؟ ۳۴۴
کئی جنازوں پر ایک بار اکٹھا جنازہ پڑھنا جائز ہے ۳۴۴
حمل کو گرانا کیسا ہے؟ ۳۴۴
غیر طبیب کا طبیب بن جانا حرام ہے ۳۴۴

عنوان ..... صفحہ
مانع حمل دوائیوں کا استعمال کرنا کیسا؟ ۳۴۴
وہابیوں کے ہاں شادی کرنا جائز نہیں ۳۴۵
غیبت کے خلاف جنگ، جاری رہے گی ۳۴۵
بیوی کے حقوق ۳۴۶
شوہر کے حقوق ۳۴۶
حقوق العباد بندے کے معاف کرنے سے معاف ہوگا ۳۴۶
والدین کی نافرمانی کی نحوستیں ۳۴۶
والدین میں سے کس کا حق اولاد پر زیادہ ہے؟ ۳۴۷
والدین کی طرف سے حج کرنا کیسا؟ ۳۴۷
چلّا چلّا کر رونے سے میت کو ایذا ہوتی ہے ۳۴۸
چلّا چلّا کر رونا جائز نہیں ۳۴۸
تعزیہ بنانا، دیکھنا دونوں حرام ۳۴۸
شیعوں کی سب رسومات حرام ہیں ۳۴۹
امام حسین رضی اللہ عنہ کو ایصالِ ثواب کرنا کیسا ہے؟ ۳۴۹
شیعوں کے تہوار سب بدعت ہیں ۳۴۹
تعزیہ داری کا آغاز کب سے ہے؟ ۳۴۹
مرثیہ سننا حرام ہے ۳۴۹
ایک مسئلہ کا جواب ۳۵۰
شیعوں کی مجلس میں جانا جائز نہیں ۳۵۰
نماز میں قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا کیسا؟ ۳۵۰
مردوں کو ہاتھوں پر مہندی لگانا حرام ہے ۳۵۰
مرد کو چاندی کی کون سی انگوٹھی جائز ہے؟ ۳۵۰
عورت کا گھوڑے پر سواری کرنا کیسا؟ ۳۵۱
مرد دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ۳۵۱
پان اور حقے کا حکم ۳۵۱
تمباکو کھانا کیسا ہے؟ ۳۵۱

عنوان — صفحہ
کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بدتہذیبی ہے ۳۵۲
تصویر والے کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا؟ ۳۵۲
جانوروں کا لڑانا حرام ہے ۳۵۲
سانپ کا قتل کرنا ثواب ہے ۳۵۲
کیا کبوتر پالنا ٹھیک ہے؟ ۳۵۲
بلی اور کتے کو قتل کرنا کیسا؟ ۳۵۲
پتنگ اُڑانا کیسا؟ ۳۵۲
پتنگ لُوٹنا حرام ہے ۳۵۲
بلی تنگ کرتی ہو تو کیا کریں؟ ۳۵۲
کسی کا خط بغیر اجازت نہیں پڑھ سکتے ....SMS ۳۵۲
محمد نام کی برکات ۳۵۴
شرابی کے بارے میں وعیداتِ شدیدہ ۳۵۵
گروی رکھی ہوئی چیز سے نفع جائز نہیں ۳۵۵
اولاد کو وراثت سے محروم کرنا کیسا ہے؟ ۳۵۶
اعرابِ قرآنی کس نے لگوائے؟ ۳۵۶
کون سے انبیاء کی وفات اب تک نہیں ہوئی؟ ۳۵۷
حضور ﷺ کی ولادت پیر کو ہوئی ۳۵۷
ربیع الاوّل میں ولادت پاک ہوئی ۳۵۸
حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے گیارہ نام ۳۵۸
حضور عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ۳۵۹
میلاد شریف میں قیام کرنا کیسا؟ ۳۵۹
کرامت اور فیض میں فرق ۳۵۹
کسی کو جبراً مرید نہیں کر سکتے ۳۶۰
خط کے ذریعے مرید ہونا کیسا ہے؟ ۳۶۰
مرید ہونا سعادتِ دارین کا باعث ہے ۳۶۰
ایک دن کا بچہ بھی مرید کروا سکتے ہیں ۳۶۱
مرید ہونے کے لیے بیوی کو شوہر کی اجازت لینا ضروری نہیں ۳۶۱
غصہ کا علاج ۳۶۱
گھر میں اتفاق پیدا کرنے کا وظیفہ ۳۶۱
میلاد دھوم دھام سے مناؤ ۳۶۱
ائمہ اربعہ حق پر ہیں ۳۶۲
آسمانی بجلی کیسے پیدا ہوتی ہے؟ ۳۶۳
زلزلہ گناہوں کے سبب آتا ہے ۳۶۳
بادل کیسے بنتے ہیں؟ ۳۶۳
دن رات کی تبدیلی کیسے ہوتی ہے؟ ۳۶۴
منہ بھرتے ناقضِ وضو ہے ۳۶۴
غسل کے فرائض ۳۶۴
عشاء کا وقت طلوعِ فجر تک رہتا ہے ۳۶۵
مرد کا ستر کیا ہے؟ ۳۶۵
ٹخنوں تک شلوار نہیں ہونی چاہیے۔ نماز بھی جاتی ہے؟ ۳۶۵
التحیات پڑھنا واجب ہے ۳۶۵
اکیلا صف میں کھڑے ہوئے شخص کی نماز ہو جائے گی ۳۶۵
خطبہ ہوتے وقت نماز پڑھنا حرام ہے ۳۶۶
جمعہ میں کتنے آدمیوں کا ہونا شرط ہے ۳۶۶
عورت پر جمعہ اور عیدین کی نماز نہیں ۳۶۶
شہید پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی ۳۶۶
صدقۂ فطر فقیر پر نہیں ۳۶۶
اسماء الحسنٰی اور اسماء النبی علیہ السلام کتنے کتنے ہیں؟ ۳۶۷
سورۂ اخلاص حمد بھی ہے اور نعت بھی ۳۶۷
جانور کس کی اولاد میں سے ہیں؟ ۳۶۷
خواب کی چار قسمیں ہیں ۳۶۷

عنوان	صفحہ
وہابیوں کی حقیقت	۳۶۸
کیا حضرت مریم کا اپنی زندگی میں نکاح ہوا تھا؟	۳۶۹
کوئی عورت نبی نہیں ہوئی	۳۷۰
چار نبیوں نے وفات نہیں پائی	۳۷۰
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس آسمان پر ہیں؟	۳۷۰
سارے نبی زندہ ہیں	۳۷۰
اصل عقیدہ توحید	۳۷۰
فاتحہ جس روز چاہیں دلائیں	۳۷۱
کوئی غیر نبی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا	۳۷۲
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھتے بھی ہیں، اور ہماری سنتے بھی ہیں	۳۷۲
درود پاک پڑھنے کے فوائد	۳۷۳
اعلیٰ حضرت کا وہابی کو چیلنج	۳۷۳
کیا شیطان نیک لوگوں کی شکل میں آسکتا ہے؟	۳۷۴
کائنات میں کتنے عالم ہیں؟	۳۷۴
ایمان کی تعریف	۳۷۴
جو درود تاج کو حرام کہے، وہ خود حرام کا ہے	۳۷۵
مذہب اہل سنت پر قائم رہنا فرض ہے	۳۷۶
انتقال کے بعد روح کا کیا بنتا ہے؟	۳۷۶
زیارت قبور سنت ہے	۳۷۷
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سب کو جانتے ہیں	۳۷۷
صرف انبیاء کرام اور ملائکہ علیہم السلام معصوم ہیں	۳۷۸
وہابیوں کی خودساختہ توحید	۳۷۸
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان اور اس کا جواب	۳۷۹
حضرت امیر معاویہ کی خطاء خطاء اجتہادی ہے	۳۷۹
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خلافت کے اہل تھے	۳۸۰
فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا	۳۸۰
فقہ کو نہ ماننے والا شیطان ہے	۳۸۱
خنثیٰ کی تعریف	۳۸۱
حشر کے دن لوگوں کا حال	۳۸۱
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کی عطاء سے سنتے اور مدد فرماتے ہیں	۳۸۱
"یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ" کہنا کیسا؟	۳۸۲
شب قدر کی فضیلت	۳۸۲
عالم اور جاہل میں فرق	۳۸۲
ترجمہ دیکھ کر قرآن وحدیث سمجھنا مشکل ہے	۳۸۲
مشکوٰۃ شریف ایک جامع کتاب ہے	۳۸۲
کیا سادات پر دوزخ حرام ہے؟	۳۸۳
ولی اور مؤمن میں نسبت	۳۸۳
اصحاب پر آل کو مقدم کیوں کیا؟	۳۸۳
قرآن مجید میں کلمہ طیبہ موجود ہے	۳۸۳
حضور علیہ السلام شافع محشر ہیں	۳۸۴
حکایات کی وضاحت	۳۸۴
حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے متعلق کرامات اور ان کے جوابات	۳۸۵
اعلیٰ حضرت کے شعر کی وضاحت	۳۸۶
تراویح میں تین بار سورۂ اخلاص پڑھنی چاہیے	۳۸۷
حضور علیہ السلام نور ہیں	۳۸۷
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سایہ نہ تھا	۳۸۸
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام باپ، دادا حضرت آدم علیہ السلام تک مؤمن تھے	۳۸۸
ایمان کے بعد کیا افضل ہے؟	۳۸۹
فتاویٰ رضویہ کی فہرست سے ۹۶۳ اہم مسائل کا بیان	۳۹۰

حمد ونعت

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا

تمہیں حاکمِ برایا تمہیں قاسمِ عطایا
تمہیں دافعِ بلایا، تمہیں شافعِ خطایا
کوئی تم سا کون آیا

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

کبھی خندہ زیرِ لب ہے کبھی گریہ ساری شب ہے
کبھی غم کبھی طرب ہے نہ سبب سمجھ میں آیا ہے
نہ اُسی نے کچھ بنا

کبھی خاک پر پڑا ہے سرِ چرخ زیرِ پا ہے
کبھی پیشِ در کھڑا ہے سرِ بندگی جھکایا
تو قدم میں عرش پایا

کبھی وہ تپک کے آتش کبھی وہ ٹپک کہ بارش
کبھی وہ ہجوم نالش کوئی جانے ابر چھایا
بڑی جوششوں سے آیا

کبھی وہ چہک کے بلبل، کبھی وہ مہک کہ خود گل
کبھی وہ لہک کے بالکل چمنِ جناں کھلایا
گلِ قدس لہلہایا

کبھی زندگی کے ارماں کبھی مرگِ نو کا خواہاں
وہ جیا کہ مرگ قرباں وہ موا کہ زیست لایا
کہے رُوح ہاں جلایا

یہ تصوراتِ باطل ترے آگے کیا ہیں مشکل
تری قدرتیں ہیں کامل انہیں راست کر خدایا
میں انہیں شفیع لایا

ارے اے خدا کے بندو! کوئی میرے دل کو ڈھونڈو
میرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا
نہ کوئی گیا نہ آیا

ہمیں اے رضاؔ! ترے دل کا پتہ چلا بمشکل
درِ روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا
یہ نہ پوچھ کیسا پایا

(کلامِ رضا)
(حدائق بخشش حصہ دوم)

وہ کمالِ حسن حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں

(کلام امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں
دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانیِ دل و جاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک "نہیں" کہ وہ ہاں نہیں
میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں
بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں
کرے مصطفیٰ کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی ارے ہاں نہیں، ارے ہاں نہیں
ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں
وہ شرف کہ قطع ہیں نسبتیں وہ کرم کہ سب سے قریب ہیں
کوئی کہہ دو یاس و اُمید سے وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں
یہ نہیں کہ خلد نہ ہو نکو وہ نکوئی کی بھی ہے آبرو
مگر اے مدینہ کی آرزو جسے چاہے تو وہ سماں نہیں
ہے انہیں کے نور سے سب عیاں ہے انہیں کے جلوہ میں سب نہاں
بنے صبح۔ تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جاں نہیں
وہی نورِ حق وہی ظلِ ربّ ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

ترا قد تو نادرِ دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سروِ چماں نہیں

نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہوا
کہو اس کو گل کہے کیا بنی کہ گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں

کروں مدح اہلِ دوِل رضا پڑے اِس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

(حدائق بخشش حصہ اوّل)

منقبت بر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

(از شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت
حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ)

تو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا
دین کا ڈنکا بجا اے امام احمد رضا
دَورِ باطل اور ضلالت ہند میں تھا جس گھڑی
تو مجدد بن کے آیا اے امام احمد رضا
تھرتھرائے کانپ اُٹھے باغیانِ مصطفےٰ
قہر بن کے اُن پہ چھایا اے امام احمد رضا
علم کا دریا ہوا ہے موجزن تحریر میں
جب قلم تو نے اٹھایا اے امام احمد رضا
خلق کو وہ فیض بخشا علم سے بس کیا کہوں
علم کا دریا بہایا اے امام احمد رضا
اے امامِ اہلِ سنت! نائبِ شاہِ ہُدیٰ!
کیجئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمد رضا
فیض جاری رہے گا حشر تک تیرا شہا
کام ہے وہ کر دکھایا اے امام احمد رضا
قبر پہ ہو بارشِ انوارِ حق تیری سدا
ہو نبی کا تجھ پہ سایہ اے امام احمد رضا
ہے بارگاہِ خدا عطار عاجز کی دعا
تجھ پہ ہو رحمت کا سایہ اے امام احمد رضا

منقبت (میرے رضا)

علم و حکمت کے پیکر ہیں میرے رضا
سنیوں کے امام سنیوں کی پہچان ہیں میرے رضا

عظمتوں کے مینار پر جب پڑتی ہے نگاہ
تو اک دم منہ سے نکلتی ہے صدا میرے رضا

تیری علمیت پر میں قربان اے میرے امام
۵۶ علوم پر مہارت تھی حاصل تجھ کو میرے رضا

''فتاویٰ رضویہ'' جو سمندر ہے علم کا
یہ فتاویٰ تری اک کرامت ہے میرے رضا

''حدائق بخشش'' جسے پڑھ کر شعراء نے
شاعری میں تجھے امام اپنا مانا میرے رضا

جب بھی پڑھی جاتی ہیں لکھی نعتیں تری
دل ہوتا ہے پُر درد بہتے ہیں آنسو میرے رضا

حیران ہیں علماء تیری علمیت پر دہر میں
جس موضوع پر بھی قلم تو نے ہے اٹھایا میرے رضا

اپنی بات کو باطل تیرے نظریہ کو حق مان گیا
زمین کو جب ساکن کیا ثابت تو نے میرے رضا

باطل کے خلاف جہاد تو نے قلم سے کیا
باطل تیرے نام سے ہے اب تک کانپتا میرے رضا

پڑتی ہے نہ پھر ضرورت اس مسئلہ میں جس میں
قلم اُٹھا کر کچھ فرما دیا تو نے میرے رضا

دین کی حالت کمزور ہو چکی تھی جب
تب دین و ملت کے مجدد بن کے آئے میرے رضا

سنیوں کی حالت بگڑتی جا رہی ہے
للہ ان پر کر دو اپنا سایہ میرے رضا

عشق کی ایک نئی راہ تو نے ہمیں دکھائی
چل کر ہر کوئی اس راہ پر بنتا ہے عاشق میرے رضا

عاشق تیری قسمت پر رشک کرتے ہی رہیں گے
حضورﷺ کا بیداری میں دیدار کیا تو نے میرے رضا

اپنے تو اپنے رہے، غیر بھی کریں جس کی تعریف
عظمت اور ہمت کا روشن مینار ہیں میرے رضا

سر اٹھایا جب بھی کسی فتنے نے
جڑ سے اکھاڑ دیا اس کو تو نے میرے رضا

گستاخ قیامت تلک نہ اُٹھ سکے گا، خدا کی قسم
ایسا خنجر اس کے سینے میں ہے لگایا تو نے میرے رضا

جو فیض پایا تو نے بغداد کے شہنشاہ سے
اس سے کچھ دو مجھے بھی حصہ میرے رضا

بغداد کے شہنشاہ نے بنایا نائب جب تجھ کو اپنا
پھر تو ہر ولی وقت نے بھی فرمایا میرے رضا

نجدیوں کے ایوان کانپ اُٹھے جب
قلم ان پر اٹھا دیا تو نے میرے رضا

جب بھی سنّی کی زباں سے نکلا نعرہ ”یا رسول اللہ“
منکر سمجھ گیا یہ پکا ہے تمہارا میرے رضا

رکھ کر اپنا عمامہ اک سیّد کے قدموں میں
سیّدوں کا کیسا احترام سکھایا تو نے میرے رضا

پاک و ہند، چین و عرب تو کیا، پوری دنیا میں
گاتے ہیں گیت تیرے چرچا ہے ترا میرے رضا

ہند میں رہ کر کی تبلیغِ دین جس نے اثیرؔ
اب تک ہر سُو سے آتی ہے یہ صدا میرے رضا

اثیرؔ تیرا ہے اور اسے اپنا ہی غلام رکھنا
دنیا میں اپنی نگاہ میں محشر میں اپنے ساتھ رکھنا میرے رضا

(محمد اسد اثیرؔ قادری رضوی)

عرضِ مرتب

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلّم
جس سمت آ گئے ہو سکّے بٹھا دیئے ہیں

الحمدللہ! فتاویٰ رضویہ آج کے ترقی پذیر دور میں اسم بامسمّٰی ہے۔ جو زندگی کے کثیر شعبوں میں رہنمائے کامل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کا انکار کوئی علم والا بینا شخص نہیں کرسکتا۔ اگر کوئی اس پر اعتراض بھی کرے تو برتقاضائے حسد یا عناد ہی کرے گا، جس کا حاصل کچھ نہیں، بلکہ خود وبالِ جان ہے۔ لیکن مخالفوں نے بھی اس عظیم فتاویٰ کی پرزور حمایت کی ہے اور فضل بھی یہی ہے کہ غیر گواہی دے:

الفضل ما شهدت به الاعداء ۔

یعنی فضل وہی ہے جس کی گواہی دشمن بھی دے۔

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقاتِ جلیلہ کو دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ آپ تحقیق کے اس سمندر میں غوطہ زن تھے، جس میں اگر وہ کسی چیز کو ثابت کرنے کی بات کرتے ہیں تو قاری کو تحقیق میں ایسے بحر میں پہنچا دیتے ہیں جس کا کنارہ ملنا دشوار ہوتا ہے۔

علم نافع محض کتابوں سے نہیں حاصل ہوتا، بلکہ اس کے لیے فیضان کی ضرورت ہوتی ہے جو درِ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خیرات ہے اور کسی کامل کی صحبت اور نظروں سے ملتا ہے۔ مشہور مقولہ ہے:

العلم فی الصدور لافی السطور ۔

یعنی علم سینوں میں چھپا ایک خزانہ ہے جو کاغذ کی سطروں سے نہیں ملتا۔

جن کے سینے عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خزینے ہوتے ہیں، انہیں کے پاس علم کے بے انتہاء دفینے ہوتے ہیں۔

اور جو محبتِ مصطفیٰ سے دور ہیں، اُن کے سینے بھی بے نور ہیں۔

لیکن میرے رضا تو عشق کے اُس سفینے میں سوار تھے جس کی منزل مدینہ تھی۔ خود فرماتے ہیں:

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

اللہ اکبر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وضعِ سر کی ہے

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھُٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

الحاصل علم درِ حضور علیہ السلام کی خیرات ہے نہ کہ سطروں کی ابحاث۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ٥٦ سے زائد علوم میں علم کے جو دریا بہائے ہیں، وہ اسی خیرات کا مظہر ہیں جو درِ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عطاء ہوئے۔

ہم اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرتے ہیں کہ جس نے ہمیں امام احمد رضا جیسی شخصیت بطورِ نعمت عطاء فرمائی۔ نشکر اللہ!

فتاویٰ رضویہ اہل سنت وجماعت میں جتنا مشہور ومعروف ہے، اتنا ہی عاشقوں کا دل اس کی محبت سے معمور ہے۔ اور یہی عاشقوں کا دستور ہے کہ جس سے ہو محبت اس سے منسوب ہر چیز کی محبت میں بھی دل چُور رہے، یہی تو سرور ہے۔

لیکن جبکہ اس کی کل 33 جلدیں ہیں اور عام مسلمان اس کو سمجھنے سے بھی قاصر ہے، کیونکہ اس کو سمجھنے کے لیے کافی علم درکار ہے۔ اس وجہ سے فتاویٰ رضویہ کو پڑھنے کی حسرتیں دل میں موجزن تو ہیں لیکن ان کی تعبیر نظر نہیں آتی تھی۔ راقم الحروف نے شریعت کے مسائل کو آگے پہنچانے، فتاویٰ رضویہ کی ایک جھلک دکھانے اور گھر گھر فیضانِ رضا کی دھوم مچانے کی نیت سے پورے فتاویٰ رضویہ شریف کی تلخیص ایک جلد میں کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، جو پورے فتاویٰ رضویہ کی ایک جھلک ہے۔ اس تلخیص میں تقریباً ٧٦٣ مسائل نقل کیے گئے ہیں اور فہرست سے تقریباً ٩٦٣ مسائل نقل کیے ہیں۔ سوالات کو قاری کی فہم کے مطابق اور جدید انداز میں لکھنے کی کوشش کی گئی ہے، تاکہ سوال سمجھ کر جواب سمجھنے میں آسانی ہو۔ کیونکہ سوال کو سمجھنا آدھی عقل مندی ہے اور چند سوالات خود بنا کر سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا جواب پیش کیا گیا ہے۔ اس تلخیص کو پڑھنے والے کی طبیعت خود بخود اصل فتاویٰ کی طرف جھکے گی، کیونکہ اعلیٰ حضرت کا جواب پڑھ کر جتنا سکون ملتا ہے، اس کا بیان، بیان سے باہر ہے۔ اس کو پڑھتے ہوئے جو خاص کیفیت ہوتی ہے وہ بتانے سے باہر ہے۔

اب میں اُمید کروں گا بلکہ تمام پڑھنے والے عاشقوں سے یہ گزارش بھی کروں گا کہ وہ پورے اصل فتاویٰ رضویہ کا ایک مرتبہ ضرور بضرور مطالعہ فرمائیں، جس میں ٦٨٤٧ سوالات کے جوابات، مختلف موضوعات پر تقریباً ٢٠٦ تحقیقی رسائل موجود ہیں، اور تقریباً ٢٢ ہزار صفحات پر پھیلا یہ عظیم وضخیم فتاویٰ ہے، جس کو پڑھ کر آنکھوں کو سرور، دل کو نور ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بطفیل مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سیّدی اعلیٰ حضرت کے فیضان کو جاری رکھے اور اسے ہر گز ر میں پہنچائے۔

تقریظِ جمیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّرِدِ اللہُ بِهٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ (او کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم جس سمت آ گئے ہو سکّے بٹھا دیے ہیں

اُردو زبان میں فتاویٰ رضویہ شریف سے بڑی فقہ کی کتاب ابھی تک دیکھنے میں نہیں آئی' بلاشبہ اُس کو اُردو زبان میں فقہ کا انسائیکلو پیڈیا کہا جا سکتا ہے چونکہ اتنی بڑی کتاب کا مطالعہ ہر شخص کے بس کی بات نہیں ضرورت تھی کہ اس کے کچھ چیدہ چیدہ مسائل کو مختصراً بیان کیا جاتا' ہر جلد کا اجمالی تعارف اور اس میں موجود مسائل کی نشاندہی کر دی جاتی تاکہ عوام الناس اور طلباء بھی استفادہ کر سکتے۔ چنانچہ اس ضرورت کو جواں سال و جواں بخت فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد اسد اثیر قادری رضوی نے بڑے احسن انداز سے پورا فرما دیا ہے' ان کی اس کوشش پہ یہ مثال من وعن صادق آتی ہے کہ موصوف نے اپنے فہم و فراست اور ذوق و لگن سے ''دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے''۔

یہ مرتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر بوالہوس کے واسطے دار و رسن کہاں

چونکہ موصوف کی یہ طالب علمانہ کوشش ہے اس لیے ان کی حوصلہ افزائی ضروری تھی۔ امید کی جا سکتی ہے کہ موصوف اس سلسلہ کو جاری رکھیں گے اور ان کی آئندہ کاوش پہلے سے بہتر ہو گی۔

ان شاء اللہ العزیز

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

دعا گو و طالبِ دعا

غلام حسن قادری

حزب الاحناف لاہور

۲۰-۵-۲۰۱۱

تقریظ

شہزادہ محدثِ ابدالوی پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، عالمِ باعمل
شیخ الحدیث حضرت مولانا نور المصطفیٰ چشتی صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رحمۃ للعالمین ۔

امابعد! اسلام نے ہمیں تمام مسائل کا حل قرآن وحدیث کی روشنی میں تحفہ عظیمہ مرحمت فرمایا ہے۔ جس کا نچوڑ فقہ کی صورت میں سب سے پہلے امام الائمہ، کشف الغمہ، سراج الامۃ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے پیش کیا۔ آپ کی علمی، تحقیقی مسائل اُمت پر آپ کا احسان ہے۔ حلِ مسائل کے لیے آپ کے وضع کردہ اصول وہ روشنی ہے، جس کے بارے میں نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابناء فارس میں ایک شخص علم کو ثریا کی بلندی سے اتار کر میرے اُمت کو منور کرے گا۔ اس روشنی سے استفادہ کر کے اکابر امت نے ہر دور میں جدید مسائل پر تحقیقی کام کیا۔ الحمد للہ فتاویٰ شامی، فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ رضویہ اُمت کا گراں قدر علمی تحقیقی سرمایہ ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت مجدد دین وملت حضرت امام الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا مجموعہ فتاویٰ علمی میدان میں اپنا ثانی نہیں رکھتا، آپ کے فتاویٰ اور علمی تحقیقیں ایسا سرمایہ ہیں جن کی عظمت پر اور خداداد جواہر پر محققین حیران ہیں اور سائنسی وفقہی و ریسرچ کے شاہسوار استفادہ بھی کر رہے ہیں۔ جس پر مزید تحقیقات اور تخریج وغیرہ کا کام فاضل نوجوان علامہ محمد اسد قادری عطاری کر رہے ہیں، ان کا تحقیقی کام دیکھ کر خوشی ہوئی، زیرِ نظر کتاب بہت بڑی علمی کاوش ہے۔ اس قحط الرجال کے دور میں موصوف کا اتنا بڑا کام کرنا قدرت کا عظیم عطیہ ہے۔ ملت اسلامیہ کو ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو علمی، تحقیقی صلاحیتوں سے مزین ہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے علمی ذوق میں برکت دے اور شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین ثم آمین

تقریظ

مجاہد ملت حضرت مولانا سید منور حسین شاہ قادری مدظلہ العالی

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سیّد المرسلین ۔

احمد رضا کے فیض کے ہیں در کھلے ہوئے
قادری فقیروں کے ہیں جھنڈے گڑے ہوئے

علامہ اسد جاوید قادری نے فتاویٰ رضویہ شریف سے مسائل اخذ کر کے جو عوام الناس کی اشد ضرورت تھی، کتابی شکل دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ساعی جمیل کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے قبول فرمائے، ذریعۂ نجات بنائے اور ان کے علم وعمل میں برکتیں عطاء فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم
منور حسین شاہ قادری غفرلہ
خادم جامع مسجد غوثیہ رضویہ
محلّہ روشن پورہ، شیخوپوری
۲۹ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ

تقریظ

استاذ العلماء، مناظر اہل سنت، حضرت علامہ مولانا مفتی جمیل رضوی مدظلہ العالی

نحمدك یامن لك الحمد والصلوٰة علیٰ نبیك المكرم واله المنور اصحابه المشرف ۔

احقر ابو محمد جیلانی محمد جمیل رضوی نے تلخیص فتاویٰ رضویہ کے مختلف معاملات مشاہدہ کیے۔ مولانا اسد قادری عطاری زید مجدہٗ کو جزائے خیر عطاء فرمائے، جنہوں نے یہ کاوش فرمائی۔ دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی گراں قدر تحریرات کو حسین لڑی میں پرو دیا ہے۔ اہل علم وعمل کا قیمتی زیور ہے۔ تلخیص فتاویٰ رضویہ کے پڑھنے سے ہر مسلم ومسلمہ کو صراط پر عمل کرنا آسان ہوگا۔

تحریر وتقریر مقدر سنوار سکتی ہے۔ انمول ہیرے وجواہرات اس میں جمع کر دیے گئے ہیں۔

اللہ رب العزت عز شانہ اتم برھانہ مولانا موصوف کو مزید فکرِ رضا پر لکھنے کی سعادت عطاء فرمائے! ان کی محنت کو عوام و خواص میں قبولیتِ عامہ عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین

احقر العباد اذل الناس

(ابو محمد جیلانی) محمد جمیل رضوی

محلہ غوثِ اعظم نگر، رضوی سٹریٹ

بریلی چوک، محدثِ اعظم روڈ

رئیس جامعہ بریلی شریف، شیخوپورہ

تقریظ

استاذی المکرم فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا زاہد العطاری المدنی مدظلہ العالی

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد الانبیاء والمرسلین ۔ امابعد!

عرض ہے کہ آج کل لوگ خصوصاً نوجوان لغویات میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں اور کرنے والے کاموں کو چھوڑ کر نہ کرنے والے کاموں میں پڑ جاتے ہیں۔

(**قوا انفسکم واھلیکم نارا**) کے فریضہ سے یکسر غافل ہوتے ہیں۔

اس فاضل نوجوان نے توفیق باللہ اپنے وقت کو بہت اچھا استعمال کیا ہے اور بہت جانفشانی سے فتاویٰ رضویہ کے مذکورہ مسائل کو تلخیص کیا ہے۔

میں نے اس کتاب کو اوّل تا آخر اجمالی طور پر پڑھا ہے' بہت اچھی لگی اور محنت نظر آئی۔ اور قارئین کے لیے اس کتاب میں فتاویٰ رضویہ سے مسائل لیے گئے۔

امید ہے کہ جو بھی اس کتاب کو پڑھے گا' فتاویٰ رضویہ کی برکتوں سے مستفیض ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس نوجوان مولانا محمد اسد عطاری قادری کو مزید برکتیں عطاء فرمائے۔

عبدالزاہد عطاری المدنی

(مدرس جامعۃ المدینہ' حافظ آباد)

فتاویٰ رضویہ کی ۳۰ جلدوں پر تحقیقی جائزہ

منارِ قصر رضا تو بلند کافی ہے
تم اس کے ایک ہی زینہ پر چڑھ کے دکھلا دو
''فتاوائے رضویہ'' تو اک کرامت ہے
ذرا ''حدائق بخشش'' ہی پڑھ کے دکھلا دو

(سید اشرف برکاتی مارہروی)

فتاویٰ رضویہ پہلے بارہ جلدوں میں چھپا تھا اور سالہا سال اسی طرح چھپتا رہا، لیکن ہمارے ملک کے عظیم جامعہ، جامعہ نظامیہ رضویہ کے مہتمم و شیخ الحدیث مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سیدی عبدالقیوم قادری ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی محنتیں اور کاوشیں رنگ لائیں۔ اس کی تخریج اور اس میں توسیع کی گئی، جو ایک مشکل ترین کام تھا۔ اسے جدید انداز میں پیش کیا گیا اور اب فتاویٰ رضویہ ۳۰ جلدوں میں ہے۔ پہلی جلد کے دو حصے ہیں اور دو مددگار جلدیں ہیں، جس میں ایک جلد پورے فتاویٰ رضویہ کی فہرست پر مشتمل ہے، جو بہت ہی عمدہ ہے اور جس کی جتنی تعریف کی جائے، وہ کم ہے۔ اور ایک جلد فتاویٰ رضویہ کے اشاریہ پر مشتمل ہے، جو ایک بہت ہی اچھی کاوش اور پورے فتاویٰ رضویہ میں ایک ہی مسئلہ کو کوئی جلدوں میں دیکھنے کے لیے کمپیوٹر کا کام کرتی ہے۔ اس طرح فتاویٰ رضویہ کی کل ۳۳ جلدیں بن جاتی ہیں۔ فتاویٰ رضویہ کو سادہ اور جدید دونوں انداز پر چھاپا گیا ہے اور اس کی تحقیق و تخریج پر تقریباً ۱۶ سال لگے۔

فتاویٰ رضویہ (جدید)

کل جلدیں: ۳۱ (پہلی جلد کے دو حصے ہیں)

معاون جلدیں: ۲

صفحات: ۲۲۰۰۰ تقریباً

سوالات: ۶۸۴۷

رسائل: ۲۰۶

اب ۳۰ جلدوں کی علیحدہ علیحدہ تحقیق پیش کی جائے گی کہ ہر جلد میں کتنے صفحات، کتنے سوالات، کتنے رسائل موجود ہیں اور اس جلد کا موضوع کیا ہے۔ اس میں ہر جلد میں جتنے رسائل موجود ہیں ان کا موضوع کیا ہے؟ اور کون سا رسالہ کس جلد کے کس صفحے پر موجود ہے؟ اور وہ رسالہ کس سن میں لکھا گیا؟ پڑھیے اور فتاویٰ رضویہ کے بحر میں غوطہ زن ہو جائیے۔

جلد نمبر ۱

صفحات: ۱۱۵۲

سوالات: ۲۲

رسائل: ۱۱

موضوع: کتاب الطہارۃ

رسالہ نمبر: ۱

اجلی الاعلام ان الفتوی مطلقًا علی قول الامام۔

روشن تر آگاہی کہ فتویٰ قولِ امام پر ہے۔

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۴ ہجری بمطابق ۱۹۱۴ عیسوی میں لکھا، جو فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۱۰۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

الجود الحلو فی ارکان الوضوء۔

وضو کے اعتقادی اور عملی فرائض وواجبات کا بیان (جو اس رسالے کے علاوہ کہیں نہ ملے گا)

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۴ھ بمطابق ۱۹۰۴ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۲۳۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

تنویر القندیل فی اوصاف المندیل

طہارت کے بعد بدن کے پونچھنے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۴ھ بمطابق ۱۹۰۴ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۳۱۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

لمع الاحکام ان لا وضوء من الزکام

زکام ناقضِ وضو نہیں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۴ھ بمطابق ۱۹۰۴ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۳۴۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

الطرار المعلم فیما ھو حدث من احوال الدم

جسم سے خون نکلنے کے مسائل اور دلائل کی بے مثال تنقیح

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۴ھ بمطابق ۱۹۰۴ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۳۶۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

نبہ القوم ان الوضوء من ای نوم

سونے سے وضو ٹوٹنے کے مسائل

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۵ھ بمطابق ۱۹۰۵ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۴۸۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۷

خلاصۃ تبیان الوضوء

وضو اور غسل کی احتیاطوں کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۳ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۵۹۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۸

الاحکام والعلل فی اشکال الاحتلام والبلل

احتلام کے متعلق تمام مسائل کی منفرد تحقیق

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۰ء میں لکھا جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۶۲۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۹

بارق النور فی مقادیر ماء الطھور

وضو اور غسل میں پانی کی مقدار پر بحث

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۷ھ بمطابق ۱۹۰۷ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۷۷۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۰

برکات السماء فی حکم اسراف الماء

پانی کے غیر ضروری خرچ کرنے کا حکم

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۷ھ بمطابق ۱۹۰۷ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۸۷۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۱

ارتفاع الحجب عن وجوہ قرأۃ الجنب

جنبی کی قرأت سے متعلق وہ تحقیقات جو دوسری جگہ نہیں ملیں گی

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۸ھ بمطابق ۱۹۰۸ء میں لکھا۔ جو جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۱۰۷۷ پر موجود ہے۔

* * *

جلد نمبر ۲

صفحات: ۷۱۰

سوالات: ۳۳

رسائل: ۷

موضوع: باب المیاہ

رسالہ نمبر: ۱

الطرس المعدل فی حد الماء المستعمل

مستعمل پانی کی تعریف و تحقیق

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۰ء میں لکھا۔ جو جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۴۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

النمیقۃ الانقی فی فرق الملاقی والملقی

ماءِ قلیل میں بے وضو یا جنبی کے ہاتھ ڈالنے کا حکم

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۷ھ بمطابق ۱۹۰۷ء میں لکھا۔ جو جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۱۱۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

الھنیء النمیر فی الماء المستدیر

مستدیر پانی کی مساحتِ دَہ دردَہ کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۴ھ بمطابق ۱۹۰۴ء میں لکھا۔ جو جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۲۸۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

رجب الساحۃ فی میاہ لا یستوی وجھھا وجوفھا فی المساحۃ

ان پانیوں کا بیان جن کی مساحت اوپر سے کم اور نیچے سے دَہ دردَہ ہے یا اس کے برعکس

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۴ھ بمطابق ۱۹۱۴ء میں لکھا۔ جو جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۳۲۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۵

هبة الجسير فی عمق ماء كثير

آبِ کثیر کی گہرائی کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۴ھ بمطابق ۱۹۱۴ء میں لکھا۔ جو جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۴۲۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۶

النور والنورق لاسفار الماء المطلق

مطلق پانی کی تحقیق

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۴ھ بمطابق ۱۹۱۴ء میں لکھا۔ جو جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۴۵۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۷

عطاء النبی لافاضۃ احکام ماء الصبی

بچہ کے حاصل کیے ہوئے پانی کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۴ھ بمطابق ۱۹۱۴ء میں لکھا۔ جو جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۴۹۴ پر موجود ہے۔

◆ ◆ ◆

جلد نمبر ۳

صفحات: ۷۵۶

سوالات: ۵۹

رسائل: ۶

موضوع: باب المیاہ۔ باب التیمم

رسالہ نمبر: ۱

الدقۃ و التبیان لعلم الرقۃ و السیلان

پانی کی رقت اور سیلان کا واضح بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۴ھ بمطابق ۱۹۱۴ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۳ کے صفحہ ۴۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

حین القممم لبیان حد التیمم

تیمم کی ماہیت اور تعریف کا بہترین بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۵ھ بمطابق ۱۹۰۵ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۳ کے صفحہ ۳۱۱ اور جلد نمبر ۴ میں کچھ حصہ موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

سمع الندری فیما یورث العجز من الماء

پانی سے عجز کی پونے دوسو (۱۷۵) صورتوں کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱۵ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۳ کے صفحہ ۴۱۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

الظفر بقول زفر

وقت کی تنگی کے باعث جواز تیمم کے بارے میں امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی تقویت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱۵ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۳ کے صفحہ ۴۴۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

المطر السعید علی نبت جنس الصعید

جنسِ زمین سے کیا مراد ہے (تحقیقی بیان)

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱۵ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۳ کے صفحہ ۵۷۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ٦

الجدّ السدید فی نفی الاستعمال عن الصعید

جنس زمین بالکل مستعمل نہیں ہوتی

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱٦ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۳ کے صفحہ ۱۷ پر موجود ہے۔

* * *

جلد نمبر ۴

صفحات: ۷۶۰

سوالات: ۱۲۵

رسائل: ۵

موضوع: تیمم، موزوں پر مسح، حیض، نجاستوں، استنجاء کا بیان

رسالہ نمبر: ۱

قوانین العلماء فی متیمم علم عند زید ماء

اس تیمم کرنے والے کا حکم جس کو علم ہو کہ دوسرے کا پاس پانی ہے

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱۶ء کو لکھا، جو جلد نمبر ۴ کے صفحہ ۳۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

الطلبة البديعة فی قول صدر الشريعة

امام صدر الشریعہ صاحب شرح وقایہ کی ایک عبارت پر محققانہ بحث

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱۶ء کو لکھا، جو جلد نمبر ۴ کے صفحہ ۱۸۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

مجلی الشمعة لجامع حدث ولمعة

جنابت وحدث دونوں کے جمع ہونے کی ۹۸ صورتوں کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۶ھ بمطابق ۱۹۱۷ء کو لکھا، جو جلد نمبر ۴ کے صفحہ ۲۸۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

سلب الثلب عن القائلين لطهارة الكلب

کتے کے نجس ہونے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۴ کے صفحہ ۳۹۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

الاحلی من السکر لطلبة سکرر وسر

جانوروں کی ہڈیوں سے صاف کردہ چینی کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۳ھ بمطابق ۱۸۸۴ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۴ کے صفحہ ۳۷۴ پر موجود ہے۔

◆ ◆ ◆

جلد نمبر ۵

صفحات: ۶۹۲

سوالات: ۱۴۰

رسائل: ۶

موضوع: کتاب الصلوٰۃ

رسالہ نمبر: ۱

حمان التاج فی بیان الصلوٰۃ قبل المعراج

معراج سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کا طریقہ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۶ھ بمطابق ۱۸۹۷ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۵ کے صفحہ ۷۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلوٰتین

دو نمازیں اکٹھی پڑھنے کا شرعی حکم

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۳ھ بمطابق ۱۸۹۴ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۵ کے صفحہ ۱۵۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین

اذان میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی سن کر انگوٹھے چومنے کا مدلل بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۱ھ بمطابق ۱۸۸۲ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۵ کے صفحہ ۴۲۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

الهاد الکاف فی حکم الضعاف

فضائل ومناقب میں باتفاقِ علماء ضعیف حدیث بھی مقبول وکافی ہے۔

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۳ھ بمطابق ۱۸۹۴ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۵ کے صفحہ ۴۷۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

نہج السلامۃ فی حکم تقبیل الابہامین فی الاقامۃ

اقامت میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی سن کر انگوٹھے چومنے کا مدلل بیان اور منکرین کا رد

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۳ھ بمطابق ۱۹۱۴ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۵ کے صفحہ ۶۲۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

ایزان الاجر فی اذان القبر

دفن کرنے کے بعد قبر پر اذان کے جواز پر نادر تحقیق

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء مین لکھا' جو جلد نمبر ۵ کے صفحہ ۶۵۳ پر موجود ہے۔

* * *

جلد نمبر ۶

صفحات: ۷۳۶

سوالات: ۴۵۷

رسائل: ۴

موضوع: باب شروط الصلوٰۃ، صفۃ الصلوٰۃ، القرأۃ والامامۃ

رسالہ نمبر: ۱

هداية المتعال فی حد الاستقبال

سمتِ قبلہ کے بیان میں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۴ھ بمطابق ۱۹۰۵ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۶ کے صفحہ ۶۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

نعم الزاد لروم الضاد

حرفِ ضاد کی تحقیق

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۶ کے صفحہ ۲۸۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

الجام الصاد عن سنن الضاد

حرفِ ضاد کے احکام اور اس کے ادا کرنے کا طریقہ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۸۹۸ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۶ کے صفحہ ۳۰۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

النهی الاکید عن الصلوٰة وراء عدی التقلید

غیر مقلدین کے پیچھے نماز ناجائز ہونے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸۶ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۶ کے صفحہ ۶۴۷ پر موجود ہے۔

جلد نمبر ۷

صفحات: ۷۲۰

سوالات: ۲۶۹

رسائل: ۷

موضوع: باب الجماعۃ، مفسدات الصلوٰۃ، مکروہات الصلوٰۃ والوتر والنوافل

رسالہ نمبر: ۱

القلادۃ المرصعۃ فی نحر الاجوبۃ الاربعۃ

مولوی اشرف علی تھانوی کے چار فتووں کا ردِ بلیغ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۷ کے صفحہ ۶۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

القطوف الدانیۃ لمن احسن الجماعۃ الثانیہ

جماعت ثانیہ کے ثبوت سے متعلق نادر تحقیقات

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۳ھ بمطابق ۱۸۹۴ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۷ کے صفحہ ۱۱۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

تیجان الصواب فی قیام الامام فی المحراب

محراب کے معنی اور امام کے محراب میں کھڑا ہونے پر نفیس بحث

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۷ کے صفحہ ۳۲۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

اجتناب العمال عن فتاوی الجہال

قنوتِ نازلہ پڑھنے کے بارے میں ایک فتویٰ کا رد

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۶ھ بمطابق ۱۸۹۷ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۷ کے صفحہ ۴۸۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

انہار الانوار فی یم صلٰوۃ الاسرار

نمازِ غوثیہ کے ثبوت میں تحقیقِ رضوی

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸۶ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۷ کے صفحہ ۸۶۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

اذھار الانوار من صبا صلٰوۃ الاسرار

نمازِ غوثیہ سے متعلق اہم نکات اور اس کے پڑھنے کا طریقہ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸۶ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۷ کے صفحہ ۶۳۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۷

وصاف الرجیح فی بسملۃ التراویح

ختم تراویح میں ایک بار جہر سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۷ کے صفحہ ۶۵۹ پر موجود ہے۔

◆

جلد نمبر ۸

صفحات: ۶۶۴

سوالات: ۳۲۷

رسائل: ۶

موضوع: باب احکام المساجد' ادراک الفریضۃ قضاء الفوائت' سجود السھو' سجود التلاوۃ' صلوٰۃ المسافر' الجمعۃ' عیدین والاستسقاء

رسالہ نمبر: ۱

التعبیر المنجد بان صحن المسجد مسجد

صحنِ مسجد کے مسجد ہونے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۸ کے صفحہ ۵۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

مرقاۃ الجمان فی الھبوط عن المنبر لمدح السطان

تعریفِ حاکم کے لیے خطیب کے منبر کی ایک سیڑھی اترنے' پھر چڑھنے کے بارے میں تحقیق

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۸ کے صفحہ ۴۱۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

رعایۃ المذھبین فی الدعاء بین الخطبتین

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۰ھ بمطابق ۱۸۹۱ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۸ کے صفحہ ۴۷۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

اوفی اللمعۃ فی اذان یوم الجمعۃ

جمعہ کے دن اذانِ ثانی مسجد سے باہر دینے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۸ کے صفحہ ۴۹۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۵

سرور العید السعید فی حل الدعاء بعد صلوٰۃ العید

نمازِ عید کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے کا ثبوت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۰ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۸ کے صفحہ ۵۱۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۶

وشاح الجید فی تحلیل معانقۃ العید

نمازِ عید کے بعد معانقہ کے جائز ہونے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۸ کے صفحہ ۶۰۱ پر موجود ہے۔

* * *

جلد نمبر ٩

صفحات: ٩٤٦

سوالات: ٢٧٣

رسائل: ١٣

موضوع: باب الجنائز

رسالہ نمبر: ١

الحرف الحسن فی الکتابة علی الکفن

قبروں میں شجرہ رکھنے اور کفن پر کلمہ طیبہ اور عہد نامہ وغیرہ لکھنے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ١٣٠٨ھ بمطابق ١٨٨٩ء میں لکھا، جو جلد نمبر ٩ کے صفحہ ١٠٧ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ٢

المنة الممتازة فی دعوات الجنازه

جنازہ کی دعائیں اور قبر پر تلقین کا طریقہ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ١٣١٨ھ بمطابق ١٨٩٩ء میں لکھا، جو جلد نمبر ٩ کے صفحہ ٢٠٩ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ٣

بذل الجوائز علی الدعاء بعد صلوٰة الجنائز

نمازِ جنازہ کے بعد دعا کرنے کا ثبوت اور منکرین کا ردّ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ١٣١١ھ بمطابق ١٨٩٢ء میں لکھا، جو جلد نمبر ٩ کے صفحہ ٢٣٩ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ٤

النهی الحاجز عن تکرار صلوٰة الجنائز

نمازِ جنازہ کی تکرار ناجائز ہے

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ١٣١٥ھ بمطابق ١٨٩٦ء میں لکھا، جو جلد نمبر ٩ کے صفحہ ٢٦٩ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۵

الهادی الحاجب عن جنازة الغائب

غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا جائز نہیں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۶ھ بمطابق ۱۹۰۷ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۳۱۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۶

اهلاك الوهابيين على توهين قبور المسلمين

احکام قبورِ مؤمنین

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۲ھ بمطابق ۱۹۰۳ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۴۲۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۷

بريق المنار بشموع المزار

مزارات پر روشنی کرنے کا ثبوت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۱ھ بمطابق ۱۹۱۲ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۴۸۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۸

جمل النور فی نهی النساء عن زيارة القبور

عورتوں کو قبروں پر جانا جائز نہیں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۰ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۵۴۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۹

الحجة الفائحة لطيب التعيين والفاتحه

مروّجہ فاتحہ' سوم' چہلم' برسی اور عرس وغیرہ کا ثبوت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۵۶۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۱۰

اتيان الارواح لديارهم بعد الرواح

بعد موت روحوں کا اپنے گھروں میں آنا

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۱ھ بمطابق ۱۹۰۲ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۶۴۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۱

جلی الصوت لنهی الدعوة امام موت

میت کے گھر کے کھانے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۹ھ بمطابق ۱۸۹۰ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۶۶۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۲

حیاة الموات فی بیان سماع الاموات

مردوں کے زائروں کو دیکھنے اور ان کے کلام کو سننے کا مدلل بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸۶ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۶۷۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۳

الوفاق المتین بین سماع الدفین وجواب الیمین

مسئلہ یمین سے سماع موتی کے خلاف پر استدلال کا رد

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۶ھ بمطابق ۱۸۹۷ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۹ کے صفحہ ۸۳۷ پر موجود ہے۔

جلد نمبر ۱۰

صفحات: ۸۳۲

سوالات: ۳۱۶

رسائل: ۱۶

موضوع: کتاب الزکوٰۃ وصوم وحج

رسالہ نمبر: ۱

تجلی المشکوۃ لانارۃ اسئلۃ الزکوٰۃ

ہر قسم کے مال کی زکوٰۃ کے حساب لگانے، ادا کرنے کے اوقات اور مصارف کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۵۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

اعز الاکتناہ فی رد صدقۃ مانع الزکوٰۃ

صاحبِ نصاب زکوٰۃ ادا نہ کرے اور دیگر صدقات وخیرات کرے، یا ذمہ میں فرائض ہوں اور نوافل ادا کرے تو یہ مقبول نہیں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۹ھ بمطابق ۱۸۹۰ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۱۷۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

رادع التعسف عن الامام ابی یوسف

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی جانب ایک مسئلہ کو غلط منسوب کر دیا گیا، اس رسالہ میں اس کا جواب دیا گیا ہے۔

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۸ھ بمطابق ۱۸۹۹ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۱۸۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

افصح البیان فی حکم مزارع ہندوستان

ہندوستان کی زمینوں کے تفصیلی احکام

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۸ھ بمطابق ۱۸۹۹ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۲۱۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

الزھر الباسم فی حرمۃ الزکٰوۃ علی بنی ھاشم

بنی ہاشم پر زکوٰۃ اور صدقاتِ واجبہ حرام ہیں اور ان کو دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۲۷۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

ازکی الھلال بابطال ما احدث الناس فی امر الھلال

رؤیت ہلال میں تار کی خبر معتبر نہیں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸۶ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۳۵۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۷

طرق اثبات الھلال

اثباتِ ہلال کے صحیح اور غلط طریقے

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۴۰۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۸

البدر والاجلّہ فی امور الاھلّۃ مع شرح نور الادلّۃ للبدور الاجلّہ مع حاشیۃ رفع العلّۃ عن نور الادلۃ

رؤیت ہلال کے تفصیلی احکام

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۴ھ بمطابق ۱۸۸۵ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۴۴۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۹

الاعلام بحال البخور فی الصیام

اگر بتی لوبان وغیرہ کا دھواں منہ یا ناک میں کس طرح جانے سے روزہ ٹوٹتا ہے

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۴۸۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۱۰

تفاسیر الاحکام لفدیة الصلوٰة والصیام

بعد از موت نماز روزہ کے فدیہ کے مفصل مسائل

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۶ھ بمطابق ۱۸۹۷ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۵۲۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۱۱

هداية الجنان باحكام رمضان

صبح صادق اور کاذب کی معرفت کرائی گئی ہے اور نقشوں سے صبح صادق کا وقت سمجھایا گیا ہے، نیز افطار و سحر کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۳ھ بمطابق ۱۹۰۴ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۵۶۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۱۲

در القبح عن درك وقت الصبح

صبح صادق معلوم کرنے کا قاعدہ بیان کیا گیا ہے (سحری کے وقت کی تحقیقِ جلیل)

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۶ھ بمطابق ۱۹۰۷ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۶۱۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۱۳

العروس المعطار فی زمن دعوة الافطار

دعائے افطار بعد افطار پڑھنا

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۶۳۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۱۴

صيقل الرين عن احكام مجاورة الحرمين

حرمین طیبین میں سکونت اختیار کرنے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸۶ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۶۷۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۱۵

انوار البشارة فی مسائل الحج والزيارة

آدابِ سفر، مقدماتِ حج، احکامِ حج، طواف اور طریقۂ حج وغیرہ کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۹ھ بمطابق ۱۹۱۰ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۲۵۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۶

السیرة الوفیة شرح الجوهرة المضیة مع حاشیة الطرة الرضیة

مسائلِ حج وزیارت کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۹۵ھ بمطابق ۱۸۷۹ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ ۱۷۷ پر موجود ہے۔

جلد نمبر ۱۱

صفحات: ۷۳٦

سوالات: ۴۵۹

رسائل: ٦

موضوع: کتاب النکاح، محرمات، ولی، والکفاءۃ

رسالہ نمبر: ۱

عباب الانوار ان لا نکاح بمجرد الاقرار

شاہدین کی موجودگی میں مرد اور عورت کے فقط ایک دوسرے کو شوہر و بیوی کہہ دینے سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں؟

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۱ کے صفحہ ۱۲۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

ماحی الضلالۃ فی انکحۃ الہند وبنجالۃ

ہند و بنگال میں عورت سے اجازتِ نکاح لینے کی رسم کے متعلق

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۸۹۸ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۱ کے صفحہ ۱۴۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

ہبۃ النساء فی تحقق المصاہرۃ بالزناء

ساس سے زنا کرنے کے بارے میں شرعی حکم کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹٦ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۱ کے صفحہ ۳۵۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار

غیر مقلد وہابی سے نکاح جائز ہے یا ممنوع؟ اس کا تفصیلی بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۱۱ کے صفحہ ۳۷۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

الجلی الحسن فی حرمۃ ولد اخی اللبن

رضائی بھائی کی اولاد کے ساتھ حرمتِ نکاح کا عمدہ اور روشن بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۰ھ بمطابق ۱۹۱۱ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۱۱ کے صفحہ ۴۸۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ٦

تجویز الرد عن تزویج الابعد

ولی اقرب کی عدمِ موجودگی میں ولی ابعد کے نکاح کر دینے کا شرعی حکم

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۱۱ کے صفحہ ۵۸۵ پر موجود ہے۔

◆ ◆ ◆

جلد نمبر ۱۲

صفحات: ٦٥٦

سوالات: ۳۲۸

رسائل: ۳

موضوع: باب المہر، جہاز، نکاح الکافر، معاشرہ، قسم، النکاح الثانی، طلاق، کنایہ، تفویض الطلاق

رسالہ نمبر: ۱

السبط المسجّل فی امتناع الزوجة بعد الوطی للمعجّل

وطی کے بعد مہر معجّل کی وصولی کے لیے عورت کو منعِ نفس کا حق حال ہے یا نہیں؟

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸٦ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۲ کے صفحہ ۱۰۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

اطائب التہانی فی النکاح الثانی

نکاح ثانی کے احکام میں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۲ کے صفحہ ۲۸۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

رحیق الاحقاق فی کلمات الطلاق

طلاق بائن کے الفاظ کی تعداد اور ان کی تفصیل

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۸۹۲ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۲ کے صفحہ ۵۱۳ پر موجود ہے۔

* * *

جلد نمبر ١٣

صفحات: ٦٨٨

سوالات: ٢٩٣

رسائل: ٢

موضوع: باب تعلیق الطلاق، ایلاء، خلع، ظہار، عدت، سوگ، زوجۂ مفقود الخبر، نسب، پرورش، نفقہ، ایمان، نذر، کفارہ، والحدود التعزیر

رسالہ نمبر: ١

آکد التحقیق باب التعلیق

مسئلۂ تعلیق میں ایک دیوبندی مفتی کا ردِ بلیغ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ١٣٢٢ھ بمطابق ١٩٠٣ء میں لکھا، جو جلد نمبر ١٣ کے صفحہ ١٥٥ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ٢

الجوھرۃ الثمین فی علل نازلۃ الیمین

ایک نوع کی قسم کے بارے میں اجتہادی جزئیہ اور اس کی تفصیلی بحث

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ١٣٣٠ھ بمطابق ١٩١١ء میں لکھا، جو جلد نمبر ١٣ کے صفحہ ٥١١ پر موجود ہے۔

* * *

جلد نمبر ۱۴

صفحات: ۷۱۲

سوالات: ۳۳۹

رسائل: ۷

موضوع: کتاب السیر (حصہ اوّل)

رسالہ نمبر: ۱

اعلام الاعلام بان هندوستان دارالاسلام

اس بات کا ثبوت کہ ہندوستان، دارالاسلام ہے

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۵ھ بمطابق ۱۹۰۶ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۴ کے صفحہ ۱۰۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

نابغ النورِ علی سوالات جبلفور

ترکِ موالات سے متعلق چند اہم سوالات کا جواب

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۰ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۴ کے صفحہ ۱۴۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

دوام العیش فی الائمة من قریش

خلافتِ شرعیہ کے لیے شرطِ قریشیت کا مدلل ثبوت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۰ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۴ کے صفحہ ۱۷۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

ردّ الرفضة

تبرائی رافضیوں کا ردِ بلیغ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۴ کے صفحہ ۲۴۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

المحجة المؤت منة فی آیة الممتحنة

تحریکِ خلافت اور غیر مسلموں سے ترکِ موالات پر بحث

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۰ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۴ کے صفحہ ۴۱۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

القس الفکر فی قربان البقر

گاؤکشی کے معاملہ میں مفصل تحقیقات اور ہندوؤں کے شبہات کا ازالہ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۹۸ھ بمطابق ۱۸۸۲ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۴ کے صفحہ ۵۴۵ پر موجود ہے۔

◆

جلد نمبر ۱۵

صفحات: ۷۴۴
سوالات: ۸۱
رسائل: ۱۵
موضوع: کتاب السیر (حصہ دوم)

رسالہ نمبر: ۱

الجبل الثانوی علی کلیۃ التھانوی

کلمہ طیبہ اور درود شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کی جگہ اشرف علی کہنے والے کا حکم شرعی

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۷ھ بمطابق ۱۹۱۸ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۷۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

ابحاثِ اخیرہ

علماءِ دیوبند اور مولوی اشرف علی تھانوی پر اتمامِ حجت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۸ھ بمطابق ۱۹۰۹ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۸۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

الدلائل القاھرۃ علی الکفرۃ النیاشرۃ

نیچری کافروں کے خلاف زبردست دلائل

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱۶ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۱۰۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

تدبیر فلاح و نجات و اصلاح

ترکی مسلمانوں کی حالتِ زار کا بیان اور مسلمانوں کی اصلاح، کامیابی اور نجات کی عمدہ تدبیریں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۱ھ بمطابق ۱۹۱۲ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۱۴۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۵

الکوکبة الشھابیة فی کفریات ابی الوھابیة

امام الوہابیہ کے کفریات کے بارے میں چمکدار اشارہ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۱۶۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:٦

سل السیوف الھندیة علی کفریات باباء النجدیة

نجدی پیشواؤں کے کفریات پر لٹکی ہوئی تلوار

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۲۳۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۷

سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح

اس بات کا بیان کہ کذب باری تعالیٰ محال ہے اور اللہ تعالیٰ کو محال پر قادر ماننا اس کو عیب لگانا ہے، بلکہ اس کی الوہیت کا انکار ہے۔

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۳۱۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۸

دامان باغ سبحٰن السبوح

نظریہ امکانِ کذب کا ردِ بلیغ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۴۵۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۹

القمع المبین لآمال المکذبین

مسائرہ، شرح مواقف اور حاشیہ عبدالحکیم سیالکوٹی کی عبارات سے قائلین امکانِ کذب کے استدلال کا رد

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۹ھ بمطابق ۱۹۱۰ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۴۶۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۱۰

باب العقائد والکلام

اس بات کا بیان کہ کوئی کافر اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتا

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱۶ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۵۲۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۱

حجب العوار عن مخدوم بهار

غیر مقلدوں کی طرف سے مخدوم بہار شرف الدین یحیٰی منیری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ایک غلط بات منسوب کرنے کا ردّ اور آپ کی ایک عبارت سے دفعِ شبہات

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۰ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۵۵۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۲

السوء العقاب على المسيح الكذاب

مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارات کفریہ کا ردّ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۵۷۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۳

قهر الديان على مرته بقاديان

قادیانی مرتد پر قہرِ خداوندی

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۳ھ بمطابق ۱۹۰۴ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۵۹۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۴

الجواز الدياني على المرتد القادياني

قادیانی مرتد پر اللہ تعالیٰ کی شمشیرِ برآں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۴۰ھ بمطابق ۱۹۲۱ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۶۱۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۵

جزاء الله عدوه بابائه ختم النبوة

ختمِ نبوت کا انکار کرنے کی وجہ سے دشمنِ خدا پر جزائے خداوندی

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۶ھ بمطابق ۱۸۹۷ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۶۲۹ پر موجود ہے۔

جلد نمبر ۱۶

صفحات: ۶۳۲

سوالات: ۴۳۲

رسائل: ۳

موضوع: کتاب الشرکت، وقف، مصارفِ وقف، باب المسجد

رسالہ نمبر: ۱

جوال العلو لتبیین الخلو

خلو کی تعریف اور اس کے شرعی حکم کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۶ھ بمطابق ۱۹۰۷ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۶ کے صفحہ ۱۷۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

التحریر الجید فی حق المسجد

اشیاءِ مسجد کو فروخت کرنے اور انہیں اپنے تصرف میں لانے کا حکم

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۶ کے صفحہ ۲۶۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

ابانۃ المتواری فی مصالحۃ عبد الباری

مسجد کانپور کے متعلق ایک نہایت ضروری فتویٰ اور مولانا عبدالباری فرنگی محلی کے اس مسجد کے بارے میں فیصلے کا ردِ بلیغ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۱ھ بمطابق ۱۹۱۲ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۶ کے صفحہ ۳۶۵ پر موجود ہے۔

جلد نمبر ۱۷

صفحات: ۷۱۶

سوالات: ۱۵۳

رسائل: ۲

موضوع: کتاب البیوع، بیع الباطل والفاسد، بیع المکروہ، بیع الفضولی، اقالہ، مرابحہ، قرض، ربوا، بیع سلم، استصناع، صرف، بیع التلجیۃ، بیع الوفا، کفالۃ، حوالۃ وغیرہم

رسالہ نمبر: ۱

کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم

کاغذی نوٹوں کے بارے میں علماءِ مکہ مکرمہ کے بارہ (۱۲) سوالوں کا تحقیقی جواب

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۴ھ بمطابق ۱۹۰۵ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۷ کے صفحہ ۳۹۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

کاسر الفیہ الواہم فی ابدال قرطاس الدراہم ملقب بلقب تاریخی الذیل المنوط لرسالۃ النوط

کاغذی نوٹ سے متعلق مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولانا عبدالحی لکھنوی کے فتووں کا تفصیلی ردّ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۹ھ بمطابق ۱۹۱۰ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۷ کے صفحہ ۵۰۵ پر موجود ہے۔

* * *

جلدنمبر ۱۸

صفحات: ۷۴۰

سوالات: ۱۵۲

رسائل: ۲

موضوع: کتاب الشہادۃ، قضاوالدعاوی

رسالہ نمبر: ۱

الفح الحکومة فی فصل الخصومة

شرکت ومیراث کے اُلجھے ہوئے ایک مسئلہ کا انتہائی شاندار فیصلہ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۱ھ بمطابق ۱۹۰۲ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۸ کے صفحہ ۲۵۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

الھبة الاحمدیة فی الولایة الشرعیة و العرفیة

دینی اور دنیاوی ولایت وحکومت کی مجتہدانہ تحقیق اور اس کے بارے میں ایک غلط فتویٰ کا ردِ بلیغ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۳ھ بمطابق ۱۹۱۴ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۸ کے صفحہ ۵۱۱ پر موجود ہے۔

* * *

جلد نمبر ۱۹

صفحات: ۶۹۲

سوالات: ۲۹۶

رسائل: ۳

موضوع: کتاب الوکالۃ، اقرار، صلح، مضاربۃ، امانات، عاریۃ، ہبہ، اجارہ، اکراہ، حجر، غصب

رسالہ نمبر: ۱

فتح الملیك فی حکم التملیك

ہبہ اور تملیک میں فرق کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۸ھ بمطابق ۱۸۸۹ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۹ کے صفحہ ۲۴۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

اجود القری لطالب الصحۃ فی اجارۃ القری

دیہات کے ٹھیکہ کی صحت کے طلبگار کے لیے بہترین مہمانی

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۲ھ بمطابق ۱۸۸۳ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۹ کے صفحہ ۵۴۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

المنی والدرر لمن عمد منی آرڈر

منی آرڈر کی فیس کا شرعی حکم

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۸۹۲ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۱۹ کے صفحہ ۵۶۳ پر موجود ہے۔

◆

جلد نمبر ۲۰

صفحات: ۶۳۲

سوالات: ۲۳۴

رسائل: ۳

موضوع: کتاب الشفعۃ، قسمۃ، مزارعۃ، ذبائح، صید، اضحیۃ، عقیقۃ

رسالہ نمبر: ۱

سبل الاصفیاء فی حکم الذبح للاولیاء

تکبیر کہہ کر بزرگوں کے نام پر ذبح کیے جانے والے جانوروں کا حکم

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۰ کے صفحہ ۲۶۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

ھادی الاضحیۃ بالشاۃ الھندیۃ

بھیڑ کی قربانی کے جائز ہونے کا اثبات

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۴ھ بمطابق ۱۸۹۵ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۰ کے صفحہ ۳۸۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

الصافیۃ الموحیۃ لحکم جلود الاضحیۃ

چرمہائے قربانی کے مصارف کی تحقیق

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۰ کے صفحہ ۵۰۹ پر موجود ہے۔

جلد نمبر۲۱

صفحات:۶۷۶

سوالات:۲۹۱

رسائل:۹

موضوع: کتاب الحظر والاباحۃ (حصہ اوّل)، تصوف وطریقت، شرب وطعام وغیرہم

رسالہ نمبر:۱

جلی النص فی اماکن لرخص

اس بات کا بیان کہ بعض اوقات بعض ممنوعات میں رخصت ملتی ہے۔

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۷ھ بمطابق ۱۹۱۸ء میں لکھا، جو جلد نمبر۲۱ کے صفحہ ۲۰۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۲

الرمز المرصّف علی سؤال مولٰینا السید آصف

کفار سے معاملات، احکامِ مرتدہ اور ایک اشہار (اسلامی پیام) کے بعض مندرجات سے متعلق مولانا سید آصف رحمۃ اللہ علیہ کے سوالات کا مفصل ومدلل جواب

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۰ء میں لکھا، جو جلد نمبر۲۱ کے صفحہ ۲۳۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۳

برکات الامداد لاھل الاستمداد

محبوبانِ خدا سے مدد طلب کرنے کا ثبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۸۹۲ء میں لکھا، جو جلد نمبر۲۱ کے صفحہ ۳۰۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۴

فقہ شھنشاہ وان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہنشاہ کہنا جائز ہے' نیز اس بات کا ثبوت کہ محبوبانِ خدا کو بعطاءِ الٰہی دلوں کا مالک کہنا درست ہے۔

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۶ھ بمطابق ۱۹۰۷ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۱ کے صفحہ ۳۳۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

بدر الانوار فی آداب الآثار

بزرگانِ دین کے آثار وتبرکات کی تعظیم اور اُن کی زیارت پر معاوضہ کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۶ھ بمطابق ۱۹۰۷ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۱ کے صفحہ ۳۹۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

شفاء الواله فی صور الحبیب ومزاره ونعاله

قدم شریف اور مقاماتِ مقدسہ کے نقشے بنانا جائز جبکہ جاندار خصوصاً اولیاء کرام کی تصویریں بنانا ناجائز وگناہ ہیں۔

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۱ کے صفحہ ۴۲۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۷

نقاء السلافة فی احکام البیعة والخلافة

بیعت وخلافت اور سجادہ نشینی کے احکام کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۹ھ بمطابق ۱۹۰۰ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۱ کے صفحہ ۴۶۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۸

مقال العرفاء باعزاز شرع و علماء

علم وعلماءِ شریعت کی فضیلت کا بیان اور شریعت وطریقت کے بارے میں ایک شخص کے دس اقوالِ شنیعہ کا ردِ بلیغ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۷ھ بمطابق ۱۹۰۸ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۱ کے صفحہ ۵۲۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۹

الیاقوتة الواسطة فی قلب عقد الرابطة

تصورِ شیخ اور شغلِ برزخ کے اثبات پر دلائل وبراہین

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۹ھ بمطابق ۱۸۹۰ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۱ کے صفحہ ۵۶۹ پر موجود ہے۔

جلد نمبر ۲۲

صفحات: ۶۹۲

سوالات: ۲۴۱

رسائل: ۶

موضوع: کتاب الحظر والاباحۃ (حصہ دوم)، ظروف وزیور، لباس ووضع قطع، دیکھنا اور چھونا، سلام وتحیت وتعظیم سادات، داڑھی، حلق وقصر، ختنہ وحجامت

رسالہ نمبر: ۱

الطیب الوجیز فی امتعۃ الورق والابریز

مردوعورت کون سی دھاتیں کس وزن تک استعمال کر سکتے ہیں۔ نیز ان کے لیے کامدار جوتے اور ٹوپی کی حدِ جواز کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۹ھ بمطابق ۱۸۹۰ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۲ کے صفحہ ۱۳۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

مروج النجا لخروج النساء

عورتوں کے شرعی پردہ کے احکام

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۲ کے صفحہ ۲۲۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین

اس بات کا ثبوت کہ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے ہونا چاہیے

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۶ھ بمطابق ۱۸۸۷ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۲ کے صفحہ ۲۶۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

ابر المقال فی قبلۃ الاجلال

بوسۂ تعظیمی کے جواز کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۸ھ بمطابق ۱۸۸۹ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۲ کے صفحہ ۳۴۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۵

الزبدة الزكية في تحريم سجود التحية

سجدۂ تعظیمی کی حرمت کا مفصل بیان اور اس پر قرآن و حدیث سے دلائل و براہین

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۷ھ بمطابق ۱۹۱۸ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۲ کے صفحہ ۴۲۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۶

لمعة الضحى في اعفاء اللحى

داڑھی کے وجوب' اس کی حد اور اس کو کتروانے یا منڈوانے کی مذمت کا مدلل بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۲ کے صفحہ ۶۰۷ پر موجود ہے۔

* * *

جلد نمبر ۲۳

صفحات: ۷۶۸

سوالات: ۴۰۹

رسائل: ۷

موضوع: کتاب الحظر والاباحۃ (حصہ سوم)، نماز وطہارت، روزہ وزکوۃ وحج، جنائز وزیارت قبور ومزاراتِ اولیاء، ایصالِ ثواب وصدقہ وخیرات وسوال، ذکر ودعا، نکاح وطلاق، نسب، رسم ورواج، حدود وتعزیرات، آداب، زینت، کسب وحصولِ مال، علم وتعلیم، مجالس ومحافل

رسالہ نمبر: ۱

راد القحط والوباء بدعوۃ الجیران ومواساۃ الفقراء

مشترکہ طور پر مسلمان محلہ داروں کے صدقہ وخیرات کی ایک صورت کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۳ کے صفحہ ۱۳۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

اراءۃ الادب لفاضل النسب

فضیلتِ نسب کے شرعاً معتبر ہونے یا نہ ہونے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۹ھ بمطابق ۱۹۱۰ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۳ کے صفحہ ۲۰۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

ہادی الناس فی رسوم الاعراس

شادیوں کی بعض رسوم مثلاً سہرا وغیرہ پر حکم شرعی کا روشن بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۳ کے صفحہ ۲۷۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

الکشف شافیا حکم فونوجرافیا

فونوگراف میں قرآن مجید بھرنے اور سننے، نیز اس سے مزامیر وغیرہ کی آوازیں سننے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ١٣٢٨ھ بمطابق ١٩٠٩ء میں لکھا، جو جلد نمبر ٢٣ کے صفحہ ۴١١ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

ادلۃ الطاعنۃ فی اذان الملاعنۃ

روافض کی اذان اہلِ سنت و جماعت کو سننا کیسا ہے؟

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ١٣٠٦ھ بمطابق ١٨٨٧ء میں لکھا، جو جلد نمبر ٢٣ کے صفحہ ۴٧١ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ٦

حك العيب فی حرمة تسويد الشيب

سیاہ خضاب کی حرمت کا سولہ حدیثوں اور اقوالِ ائمہ سے ثبوت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ١٣٠٧ھ بمطابق ١٨٨٨ء میں لکھا، جو جلد نمبر ٢٣ کے صفحہ ۴٩۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ٧

خير الآمال فی حكم الكسب السؤال

روپیہ کمانا کب فرض، کب مستحب، کب مکروہ، کب حرام اور سوال کرنا کب جائز اور کب ناجائز ہے؟

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ١٣١٨ھ بمطابق ١٨٩٩ء میں لکھا، جو جلد نمبر ٢٣ کے صفحہ ٦٠٣ پر موجود ہے۔

* * *

جلد نمبر ۲۴

صفحات: ۷۲۰

سوالات: ۲۸۴

رسائل: ۹

موضوع: کتاب الحظر والاباحۃ (حصہ چہارم)، لہو ولعب، امر بالمعروف ونہی عن المنکر، بیماری اور علاج معالجہ، صحبت و موالات ومحبت وعداوت، ظلم وایذائے مسلم وہجران وقطع تعلق، جھوٹ وغیبت وبدعہدی وغیرہ، حسن سلوک وحقوق العباد، سوگ و نوح وجزع وفزع، تعزیہ اور اس سے متعلقہ بدعات، حقہ و پان، تصویر، جانوروں کا پالنا اور ان پر رحم وظلم، نام رکھنے کا بیان، خط و کتابت، سیاسیات وغیرہ

رسالہ نمبر: ۱

مسائل سماع

متصوفہ زمانہ کی مجلس سماع وسرور کا شرعی حکم، جس میں راگ ورقص ومزامیر اور معازف ہر قسم کے ہوتے ہیں۔

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۴ کے صفحہ ۱۴۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

الحق المجتلٰی فی حکم المبتلٰی

جذامی کے پاس اُٹھنے بیٹھنے اور اس کی خدمت گزاری وتیمارداری کے باعث ثواب ہونے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۴ھ بمطابق ۱۹۰۵ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۴ کے صفحہ ۲۱۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون

جہاں طاعون کا مرض پیدا ہو جائے، وہاں کے باشندوں سے متعلق حکم شرعی

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۵ھ بمطابق ۱۹۰۶ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۴ کے صفحہ ۲۸۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

الحقوق لطرح العقوق

والدین' زوجین اور اساتذہ کے حقوق کی تفصیل اور ان کی ادائیگی کے طریقے

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۴ کے صفحہ ۳۸۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

مشعلۃ الارشاد اِلٰی حقوق الاولاد

والدین پر اولاد کے حقوق

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۰ھ بمطابق ۱۸۹۱ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۴ کے صفحہ ۴۵۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد

حقوق العباد کی تعریف اور ان کی اہمیت کا بیان اور ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کے طریقے

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۰ھ بمطابق ۱۸۹۱ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۴ کے صفحہ ۴۵۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۷

اعالی الافادۃ فی تعزیۃ الھند وبیان الشھادۃ

تعزیہ کی حرمت' سرِ بازار لنگر لٹانے کی ممانعت اور اہلِ تشیع کی مجالسِ مرثیہ کے حکمِ شرعی کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۱ھ بمطابق ۱۹۰۲ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۴ کے صفحہ ۵۱۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۸

العطایا القدیر فی حکم التصویر

بزرگوں کی تصاویر بطور تبرک گھر میں رکھنے کا حکم شرعی

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۱ھ بمطابق ۱۹۱۲ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۴ کے صفحہ ۵۷۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۹

النور والضیاء فی احکام بعض الاسماء اچھے اور برے ناموں کے احکام کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۴ کے صفحہ ۶۷۷ پر موجود ہے۔

جلد نمبر ۲۵

صفحات: ۶۵۸

سوالات: ۱۸۳

رسائل: ۳

موضوع: کتاب المداینات، اشربہ، رہن، قسم، وصایا

رسالہ نمبر: ۱

حقة المرجان لمهم حكم الدخان

حقہ اور تمباکو کا حکم شرعی

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۸ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۵ کے صفحہ ۷۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

الفقه التجيلى فى عجين النار جيلى

تاڑی سے خمیر شدہ آٹے کا شرعی حکم

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۸ھ بمطابق ۱۸۹۹ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۵ کے صفحہ ۱۰۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

الشرعية البهية فى تحديد الوصية

وصیت کی جامع و مانع تعریف اور اس کی اقسام کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۸۹۸ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۵ کے صفحہ ۴۰۳ پر موجود ہے۔

◆

جلد نمبر ٢٦

صفحات: ٦١٦

سوالات: ٣٢٥

رسائل: ٨

موضوع: کتاب الفرائض، کتاب الشتیٰ (حصہ اوّل)، تاریخ وتذکرہ وحکایاتِ صالحین، محافل ومجالس، تصوف وطریقت و آداب بیعت وپیری مریدی، اوراد ووظائف وعملیات

رسالہ نمبر: ١

المقصد النافع فی عصوبة الصنف الرابع

عصبہ بنفسہ کی قسم چہارم یعنی فروع جدمیت کے بارے میں آٹھ سوالات پر مشتمل استفتاء کا مفصل ومدلل جواب

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ١٣١٥ھ بمطابق ١٨٩٦ء میں لکھا، جو جلد نمبر ٢٦ کے صفحہ ١٥٣ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ٢

طیب الامعان فی تعدد الجهات والابدان

وراثت میں تعدد جہات وابدان کے معتبر ہونے کا روشن بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ١٣١٧ھ بمطابق ١٨٩٨ء میں لکھا، جو جلد نمبر ٢٦ کے صفحہ ١٨٩ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ٣

تجلية السلم فی مسائل من نصف العلم

بعض مسائل فرائض میں کچھ علماءِ معاصرین کی غلط فہمیوں کا ازالہ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ١٣٢١ھ بمطابق ١٩٠٢ء میں لکھا، جو جلد نمبر ٢٦ کے صفحہ ٢١٣ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ٤

نطق الهلال بارخ ولاد الحبيب والوصال

حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ اور وصالِ اقدس کی صحیح تاریخ باعتبار قمری ماہ وسال

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۸۹۸ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۶ کے صفحہ ۴۰۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۵

جمع القرآن وبم عزوه لعثمان

جمع قرآن کی تاریخ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف اس کو منسوب کرنے کا سبب

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۲ھ بمطابق ۱۹۰۳ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۶ کے صفحہ ۴۳۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۶

الصمصام علی مشکك فی آیة علوم الارحام

علومِ ارحام سے متعلق آیاتِ کریمہ کی تفسیر اور ڈاکٹروں کا ادعاء اور پادریوں کا رد

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۶ کے صفحہ ۴۶۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۷

اقامة القیامة علی طاعن القیام لنبی تهامة

محفلِ میلاد میں بوقت ذکرِ ولادتِ طیبہ' قیامِ تعظیمی کا ثبوت اور اس کے منکرین کا ردِ بلیغ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۹۹ھ بمطابق ۱۸۸۰ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۶ کے صفحہ ۴۹۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۸

کشف حقائق واسرارِ حقائق

تصوف سے متعلق چند اشعار کی توضیح وتشریح

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۸ھ بمطابق ۱۸۸۹ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۶ کے صفحہ ۵۹۵ پر موجود ہے۔

جلد نمبر ۲۷

صفحات: ۶۸۴

سوالات: ۳۵

رسائل: ۱۰

موضوع: کتاب الشتیٰ (حصہ دوم) فوائدِ حدیثیہ، فوائد فقہیہ، فلسفہ وطبعیات وسائنس ونجوم، مناظرہ وردِّ مذہبان

رسالہ نمبر: ۱

الفضل الموھبی فی معنی اذا صح الحدیث فھو مذھبی المسمی بنام تاریخی اعز النکات بجواب سوال ارکات

اقسامِ حدیث کی صحت اثری وعملی اور مولوی نذیر حسین دہلوی کی جہالت کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۴ھ بمطابق ۱۸۸۵ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۷ کے صفحہ ۱۰۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

مقامع الحدید علیٰ خد المنطق الجدید

مولوی محمد حسن سنبھلی کی خرافات فلسفہ پر مشتمل کتاب ''المنطق الجدید الناطق النال لہ الحدید'' کا ردِ بلیغ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۴ھ بمطابق ۱۸۸۵ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۷ کے صفحہ ۱۰۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان ــــ

قرآنی آیات سے زمین وآسمان کے ساکن ہونے کا ثبوت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۰ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۷ کے صفحہ ۱۹۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

معین مبین بھر دور شمس وسکون زمین

امریکی منجم پروفیسر البرٹ ایف پورٹا کی پیشگوئی کا رد

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۸ھ بمطابق ۱۹۱۹ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۷ کے صفحہ ۲۲۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

فوز مبین در ردِّ حرکتِ زمین

حرکتِ زمین کے نظریہ کا دلائل عقلیہ و براہین فلسفیہ سے زوردار ردّ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۸ھ بمطابق ۱۹۱۹ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۷ کے صفحہ ۲۴۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

الكلمة الملهمة في الحكمة المحكمة لوهاء الفلسفة المشئمة

فلسفہ قدیمی کے نظریات کا ردِّ بلیغ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۸ھ بمطابق ۱۹۱۹ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۷ کے صفحہ ۳۸۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۷

النير الشهابي على تدليس الوهابي غیر مقلد وہابیوں کی تدلیس و تضلیل اور مسئلہ تقلید کی تحقیق و تفصیل

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۹ھ بمطابق ۱۸۹۰ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۷ کے صفحہ ۵۸۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۸

السهم الشهابي على خداع الوهابي

مولوی رحیم بخش غیر مقلد کی مکاریوں اور غیر مقلدین کو اہلِ حدیث قرار دینے کا مدلل ردّ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۵ھ بمطابق ۱۹۰۶ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۷ کے صفحہ ۵۹۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۹

دفع زيغ زاغ ملقب بلقب تاريخي "لامي زاغيان"

چالیس سوالات شرعیہ جو مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی رشید احمد گنگوہی کو حلتِ غراب کے بارے میں ارسال کیے' جن کے جوابات سے وہ عاجز رہے

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۷ کے صفحہ ۶۲۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۰

اطائب الصيّب على ارض الطيب

تقلید کے ضروری ہونے کا ثبوت اور غیر مقلدین کا ردّ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۹ھ بمطابق ۱۹۰۰ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۷ کے صفحہ ۶۴۳ پر موجود ہے۔

جلد نمبر ۲۸

صفحات: ۶۸۴

سوالات: ۴۲

رسائل: ۶

موضوع: کتاب الشتیٰ (حصہ سوم)' اذان' نماز' مساجد' فضائل' مناقب

رسالہ نمبر: ۱

شمائم العنبر فی ادب النداء امام المنبر

مسجد کے اندر اذانِ خطبہ کے عدمِ جواز پر انتہائی محققانہ بحث

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۳ھ بمطابق ۱۹۱۴ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۸ کے صفحہ ۵۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

طرد الافاعی من حمی ھاد رفع الرفاعی

سیدنا امام رافعی اور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہما کی عظمت کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۶ھ بمطابق ۱۹۰۷ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۸ کے صفحہ ۳۶۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

فتاویٰ کرامات غوثیہ

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی شبِ معراج بارگاہِ رسالت میں حاضری سے متعلق تین سوالوں کے جوابات

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۳۶ھ بمطابق ۱۹۱۷ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۸ کے صفحہ ۴۰۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

تنزیہ المکانة الحیدریة عن وصمة عهد الجاهلیة

اس امر کا بیان کہ سیدنا حضرت صدیق اکبر اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کا دامن ہمیشہ نجاستِ شرک سے پاک رہا۔

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۳ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۸ کے صفحہ ۴۳۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

غاية التحقيق في امامة العلي و الصديق

حضرت صدیق اکبر و حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہما کی خلافت کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۰ھ بمطابق ۱۸۸۱ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۸ کے صفحہ ۴۶۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ٦

الزلال الانقٰى من بحر سبقة الاتقٰى

افضلیتِ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۰ھ بمطابق ۱۸۸۱ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۸ کے صفحہ ۴۹۱ پر موجود ہے۔

◆

جلد نمبر ۲۹

صفحات: ۷۵۲

سوالات: ۲۱۵

رسائل: ۱۱

موضوع: کتاب الشتیٰ، علم و تعلیم، وعظ و تبلیغ، علم الحیوان، علم حروف و ریاضی، حقوق العباد، لغت، خواب، اجارہ، عقائد و کلام و دینیات

رسالہ نمبر: ۱

قواع القهار على المجسمة الفجار المعروف به ضربِ قهاری

آیاتِ متشابہات پر آریوں کا اعتراضات کا منہ توڑ جواب

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۸ھ بمطابق ۱۸۹۹ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۱۱۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

ثلج الصدر لايمان القدر

مسئلہ قضاء و قدر کا روشن بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۵ھ بمطابق ۱۹۰۶ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۲۸۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

التحبير بباب التدبير

مسئلہ تدبیر پر سیر حاصل بحث

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸۷ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۳۰۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

اعتقاد الاحباب فی الجميل المصطفیٰ والآل والاصحاب

اہل سنت و جماعت کے دس عقائد حصہ کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۹۸ھ بمطابق ۱۸۸۲ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۳۳۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

رماح القهار علی کفر الکفار

قہار کا نیزہ مارنا کافروں کے کفر پر

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۸ھ بمطابق ۱۹۰۹ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۴۱۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

خالص الاعتقاد

مسئلہ علم غیب کے موضوع پر مدلل رسالہ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۸ھ بمطابق ۱۹۰۹ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۴۳۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۷

انباء المصطفٰی بحال سر واخفی

حضور پرُ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم ما کان وما یکون ہونے کا ثبوت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۸ھ بمطابق ۱۸۹۹ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۴۸۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۸

ازاحة العیب بسیف الغیب

علم غیب کے موضوع پر مدلل بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا' جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۵۱۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۹

انوار الانتباه فی حل نداء یا رسول اللہ یا رسول اللہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کے جواز پر پرزور دلائل

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۴ھ بمطابق ۱۸۸۵ء میں لکھا' جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۵۴۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۱۰

اسماع الاربعین فی شفاعة سید المحبوبین

محبوبوں کے سردار کی شفاعت کے بارے میں چالیس حدیثیں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸۶ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۵۷۱ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۱۱

امور عشرین در عقائد سُنیین

سنی اور غیر سنی میں امتیاز کرنے والے بیس اُمور کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۸ھ بمطابق ۱۸۹۹ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۶۱۳ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر:۱۲

شرح المطالب فی مبحث ابی طالب

ایمانِ ابو طالب کے بارے میں مفصل بحث

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۶ھ بمطابق ۱۸۹۷ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۲۹ کے صفحہ ۶۵۵ پر موجود ہے۔

◆ ◆ ◆

جلد نمبر ۳۰

صفحات: ۷۷۲

سوالات: ۴۴

رسائل: ۹

موضوع: کتاب الشتّٰی (حصہ پنجم)، تجوید و قرأت، رسم القرآن، سیرت و فضائل و خصائص سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

رسالہ نمبر: ۱

تجلی الیقین بان نبینا سیّد المرسلین

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل الخلق و سیّد المرسلین ہونے کا قرآن و حدیث سے ثبوت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸۶ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۳۰ کے صفحہ ۱۲۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۲

شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین اور آباء و اجداد کے مسلمان ہونے کا ثبوت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۶ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۳۰ کے صفحہ ۲۶۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۳

تمہید ایمان بآیات قرآن

شانِ رسالہ بزبان آیاتِ قرآنیہ

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۶ھ بمطابق ۱۹۰۷ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۳۰ کے صفحہ ۳۰۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۴

الامن والعلٰی لناعتی المصطفٰی بدافع البلاء

حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشکل کشا، حاجت روا اور دافع البلاء ہونے کا مدلل ثبوت

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۸۹۲ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۳۰ کے صفحہ ۳۵۹ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۵

منیۃ اللبیب ان التشریع بید الحبیب

احکامِ تشریعیہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختار ہونے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۸۹۲ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۳۰ کے صفحہ ۵۰۰ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۶

منبہ المنیۃ لوصول الحبیب الی العرش والرؤیۃ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عرش تک جانے اور اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۳۰ کے صفحہ ۶۳۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۷

صلاتِ الصفاء فی نور المصطفیٰ

نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۹ھ بمطابق ۱۹۱۰ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۳۰ کے صفحہ ۶۵۷ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۸

نفی الفیء عمن استنار بنورہ کل شئی

مسئلہ نور و سایہ کا روشنیاں

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۹۶ھ بمطابق ۱۸۸۰ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۳۰ کے صفحہ ۷۱۵ پر موجود ہے۔

رسالہ نمبر: ۹

صمر التمام فی نفی الظل عن سیّد الانام

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ کی نفی کا بیان

☆ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۹۹ھ بمطابق ۱۸۸۳ء میں لکھا، جو جلد نمبر ۳۰ کے صفحہ ۷۳۷ پر موجود ہے۔

* * *

تعارف امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت، تعلیم

یہ وہ ماحول تھا کہ ۱۰ شوال / ۱۴ جون ۱۲۷۲ھ / ۱۸۵۶ء کو بریلی شریف یوپی، انڈیا میں امام احمد رضا قادری بریلوی پیدا ہوئے، آپ کے والد ماجد غزالی زماں مولانا نقی علی خاں اور جد امجد مولانا رضا علی خاں قدس سرہما اپنے دور کے اکابر علماء اور اولیاء سے تھے۔ آپ کے آباء و اجداد قندھار، افغانستان سے ہجرت کر کے پہلے لاہور، پھر بریلی میں قیام پذیر ہو گئے۔

فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے تمام مروّجہ علوم و فنون اپنے والد ماجد سے پڑھ کر تقریباً چودہ سال کی عمر میں سند فضیلت حاصل کی اور مسند تدریس و افتاء کو زینت بخشی، والد ماجد کے علاوہ حضرت شاہ آل رسول مارہروی علامہ احمد بن زینی دحلان، مفتی مکہ مکرمہ، علامہ عبدالرحمٰن مکی، علامہ حسین بن صالح مکی اور حضرت مولانا شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمہم اللہ تعالیٰ سے بھی استفادہ کیا۔ امام احمد رضا بریلوی نے کچھ علوم تو اپنے زمانے کے متبحر علماء سے پڑھے، باقی علوم خداداد قابلیت کی بناء پر مطالعہ کے ذریعے حاصل کیے اور نہ صرف پچاس سے زیادہ علوم و فنون میں محیر العقول مہارت کی، بلکہ ہر فن میں تصانیف بھی یادگار چھوڑیں۔ امام احمد رضا بریلوی ۱۴ رمضان المبارک ۱۲۸۶ھ / ۱۸۷۰ء کو پونے چودہ سال کی عمر میں علومِ دینیہ کی تحصیل سے فارغ ہوئے۔ اُسی دن رضاعت کے ایک سوال کا جواب لکھ کر والد ماجد کی خدمت میں پیش کیا، جو بالکل صحیح تھا۔ اُسی دن سے فتویٰ نویسی کا کام آپ کے سپرد کر دیا گیا، اس دن سے آخر عمر تک مسلسل فتویٰ نویسی کا فریضہ انجام دیتے رہے اور فتاویٰ رضویہ کی ضخیم بارہ جلدوں کا گراں قدر سرمایہ اُمتِ مسلمہ کو دے گئے۔ ردالمحتار، علامہ شامی پر پانچ جلدوں میں حاشیہ لکھا، قرآن پاک کا مقبول انام ترجمہ لکھا جو ''کنزالایمان'' کے نام سے معروف و مشہور ہے۔ امام احمد رضا بریلوی نے اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت کے خلاف لب کشائی کرنے پر بھرپور تنقید کی۔ سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح (اللہ تعالیٰ جھوٹ ایسے قبیح عیب سے پاک ہے) کے علاوہ امکانِ کذب کے رد پر پانچ رسالے لکھے۔ اللہ تعالیٰ کو جسم ماننے والوں کے ردّ میں رسالۂ مبارکہ قوارع القہار علی المجسمۃ الفجار تحریر کیا۔ دینِ اسلام کے مخالف، قدیم فلاسفہ کے عقائد پر ردّ کرتے ہوئے مبسوط رسالہ الکلمۃ الملہمۃ رقم فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، اہل بیتِ عظام، ائمہ دین، مجتہدین اور اولیاء کاملین کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا سخت محاسبہ کیا۔ قادیان میں انگریز کے کاشتہ پودے کی بیخ کنی کی اور اس کے خلاف متعدد رسائل لکھے، مثلاً:

(۱) جزاء اللہ عدوہ لابائہ ختم النبوۃ

(۲)قھر الدیان علی مرتد بقادیان

(۳)المبین معنی ختم النبیین

(۴)السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

(۵)الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی

امام احمد رضا نے اس دور میں پائی جانے والی بدعتوں کے خلاف جہاد کیا، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کی جانے والی سازشوں کے تارو پود بکھیر کر رکھ دیئے۔ مختصر یہ کہ انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کے تحفظ کی خاطر ہر محاذ پر جہاد کیا اور تمام عمر اس کام میں صرف کر دی۔

عبقری فقیہ

امام رضا بریلوی مروّجہ علومِ دینیہ مثلاً تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، تصوف، تاریخ، سیرت، معانی، بیان، بدیع، عروض، ریاضی، توقیت، منطق، فلسفہ وغیرہ کے یکتائے زمانہ فاضل تھے۔ صرف یہی نہیں بلکہ طب، علم جفر، تکسیر، زیجات، جبر و مقابلہ، لوگارثم، جیومیٹری، مثلث کروی وغیرہ علوم میں بھی کامل مہارت رکھتے تھے، یہ علوم وہ ہیں جن سے عام طور پر علماء تعلق ہی نہیں رکھتے، انہوں نے پچاس سے زیادہ علوم وفنون میں تصانیف کا ذخیرہ یادگار چھوڑ اور ہر فن میں قیمتی تحقیقات کا اضافہ کیا، غرض یہ کہ ایک فقیہ کے لیے جن علوم کی ضرورت ہوتی ہے، وہ سب امام احمد رضا بریلوی کو حاصل تھے۔

علوم قرآن

انہوں نے قرآن کریم کا بہت گہری نظر سے مطالعہ کیا تھا، قرآن فہمی کے لیے جن علوم کی ضرورت ہوتی ہے، ان پر انہیں گہرا عبور حاصل تھا۔ شانِ نزول، ناسخ ومنسوخ، تفسیر بالحدیث، تفسیر صحابہ اور استنباط احکام کے اصول سے پوری طرح باخبر تھے۔ یہی سبب ہے کہ اگر قرآن مجید کے مختلف تراجم کو سامنے رکھ کر مطالعہ کیا جائے تو ہر انصاف پسند کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ امام احمد رضا کا ترجمہ کنزالایمان سب سے بہتر ترجمہ ہے، جس میں شانِ الوہیت کا احترام بھی ملحوظ ہے اور عظمتِ نبوت ورسالت کا تقدس بھی پیشِ نظر ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہونے کے باوجود عموماً مسائل پر مجتہدانہ انداز میں گفتگو کرتے ہیں، پہلے قرآن پاک سے پھر حدیث شریف سے، پھر سلف صالحین سے اور اس کے بعد فقہاء متاخرین کے ارشادات سے استدلال اور استناد کرتے ہیں۔

قرآن کریم سے اچھوتا استدلال

حضرت علامہ مولانا محمد وصی احمد محدث سورتی نے ایک استفتاء بھجوایا، جس میں سوال تھا کہ کیا مشرقی اُفق سے سیاہی کے بلند ہونے پر مغرب کا وقت ہوگا۔ امام احمد رضا نے جواب دیا کہ سورج کی ٹکیہ کے شرعی غروب سے بہت پہلے ہی سیاہی مشرق اُفق سے کئی گز بلند ہو جاتی ہے، اس مسئلے پر استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس پر عیان و بیان و برہان سب شاہد عادل ہیں...... الحمد للہ! عجائب قرآن منتہی نہیں ......ایک ذرا غور سے نظر کیجئے تو آیت کریمہ "تولج اللیل فی النہار وتولج النہار فی اللیل" کے مطالع رفیعہ سے اس مطلب کی شعاعیں چمک رہی ہیں۔

رات یعنی سایہ زمین کی سیاہی کو حکیم قدیر عز جلالہ دن میں داخل فرماتا ہے، ہنوز دن باقی ہے کہ سیاہی اُٹھائی اور دن کو سوادِ مذکور میں لاتا ہے، ابھی ظلمتِ شبینہ موجود ہے کہ عروس خاور نے نقاب اُٹھائی۔ تحریک پاکستان کے قافلہ سالار محدث اعظم ہند مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی فرماتے ہیں:

"علم قرآن کا اندازہ صرف اعلیٰ حضرت کے اس اُردو ترجمہ سے کیجئے جو اکثر گھروں میں موجود ہے۔ اور جس کی کوئی مثال نہیں نہ عربی زبان میں ہے نہ فارسی میں اور نہ اُردو میں، اور جس کا ایک ایک لفظ اپنے مقام پر ایسا ہے کہ دوسرا لفظ اس جگہ نہیں لایا جاسکتا۔ جو بظاہر ترجمہ ہے مگر درحقیقت وہ قرآن کی صحیح تفسیر اور اُردو زبان میں (روح) قرآن ہے"۔

علوم حدیث

امام احمد رضا بریلوی علمِ حدیث اور اس کے متعلقات پر وسیع اور گہری نظر رکھتے تھے۔ طُرق حدیث و مشکلاتِ حدیث، ناسخ و منسوخ، راجح و مرجوح، طرق تطبیق، وجوہ استدلال اور اسماء رجال یہ سب اُمور انہیں متحضر رہتے تھے۔ محدث کچھوچھوی فرماتے ہیں:

"علم حدیث کا اندازہ اس سے کیجئے کہ جتنی حدیثیں فقہ حنفی کی ماخذ ہیں، ہر وقت پیش نظر اور جن حدیثوں سے فقہ حنفی پر بظاہر زد پڑتی ہے، اس کی روایت و درایت کی خامیاں بر وقت از بر، علم حدیث میں سب سے نازک شعبہ علم اسماءالرجال کا ہے۔ اعلیٰ حضرت کے سامنے کوئی سند پڑھی جاتی۔ اور راویوں کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو ہر راوی کی جرح و تعدیل کے جو الفاظ فرمادیتے تھے، اُٹھا کر دیکھا جاتا تو تقریب و تہذیب اور تذہیب میں وہی لفظ مل جاتا تھا۔ اس کو کہتے ہیں علم راسخ اور علم سے لگاؤ کامل اور علمی مطالعہ کی وسعت"۔

امام احمد رضا بریلوی جس موضوع پر قلم اُٹھاتے تھے دلائل و براہین کے انبار لگا دیتے، وہ کسی بھی مسئلے پر طائرانہ نظر ڈالنے کی بجائے بحث و تحقیق کی انتہاء کو پہنچتے ہیں۔ مسائل کی تنقیح اور تفصیل پر آتے ہیں تو دریا کی روانی اور سمندر کی وسعت کا نقشہ نظر آتا ہے۔ زیادہ تر فقہاء کے اقوال مختلفہ میں تطبیق دیتے ہیں، تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ اختلاف تھا ہی نہیں۔

طرق حدیث

بنگال سے ایک سوال آیا کہ ہمارے علاقے میں ہیضہ، چیچک، قحط سالی وغیرہ آجائے تو لوگ بلا کے دفع کے لیے چاول، گیہوں وغیرہ جمع کر لیتے ہیں، علماء کو بلا کر کھلاتے ہیں اور خود محلے والے بھی کھاتے ہیں، کیا یہ طعام ان کے لیے جائز ہے؟ امام احمد رضا بریلوی نے جواب دیا کہ یہ طریقہ اور اہلِ دعوت کے لیے طعام کا کھانا جائز ہے، شریعتِ مطہرہ میں اس کی ہرگز ممانعت

نہیں ہے اس دعوے پر ساٹھ حدیثیں بطور دلیل پیش کیں، یہ حدیث بھی پیش کی:

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ بلند کرنے والے اُمور ہیں، سلام کا پھیلانا اور ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔

پھر جو اس کی تخریج کی طرف توجہ ہوئی تو فرمایا کہ یہ حدیث مشہور و مستفیض کا ایک حصہ ہے، جس میں بیان کیا گیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت اپنی شان کے مطابق آپ کے کندھوں کے درمیان رکھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ہر چیز مجھ پر منکشف ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔

اور پھر اس حدیث کے نو (۹) حوالے نقل کیا:

(۱) رواہ امام الائمۃ ابوحنیفۃ والامام احمد وعبدالرزاق
(۲) احمد والطبرانی وابن مردویہ
(۳) ابن خزیمۃ والدارمی والبغوی وابونعیم وابن بسطۃ
(۴) البزار
(۵) والطبرانی
(۶) وابن قانع
(۷) والدارقطنی وابوبکر النیسابوری فی الزیادات
(۸) وابوالفرج
(۹) وابن ابی شیبۃ

آخر میں فرماتے ہیں کہ ہم نے اس حدیث کے طرق کی تفصیلات اور کلمات کا اختلاف اپنی بابرکت کتاب "سلطنۃ المصطفیٰ فی المکوت کل الوریٰ" میں بیان کیا ہے۔ قلم برداشتہ کسی حدیث کے اتنے مآخذ کا بیان کر دینا معمولی بات نہیں۔

امام احمد رضا بریلوی نے یہ فتویٰ "راد القحط والوباء بدعوۃ الجیران ومواساۃ الفقراء" کے نام سے ماہ ربیع الآخر ۱۳۱۲ھ میں مکمل کیا۔ امام احمد رضا بریلوی نے تخریج احادیث کے آداب پر ایک رسالہ لکھا، جس کا نام ہے: "الروض البھیج فی آداب التخریج"۔ مولوی رحمٰن علی اس رسالہ مبارک کے بارے میں لکھتے ہیں: اگر اس سے پہلے اس فن میں کوئی کتاب نہیں ملتی تو مصنف کو اس فن کا موجد کہہ سکتے ہیں۔

فنِ اسماء الرجال

ایک سوال پیش ہوا کہ سفر میں دو نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟ چونکہ اس موضوع پر غیر مقلدین کے شیخ الکل میاں

نذیر حسین دہلوی، معیار الحق میں کلام کر چکے تھے۔ اس لیے امام احمد رضا نے اس موضوع پر تفصیلی گفتگو کی۔ اور ۱۳۴ صفحات پر مشتمل رسالہ حاجز البحرین تحریر فرمایا۔ رسالہ کیا ہے علم احادیث اور علم اسماء الرجال کا بحرِ مواج ہے، اس کا مطالعہ کرتے وقت مقلدین کے شیخ الکل علمِ حدیث میں طفل مکتب نظر آتے ہیں۔ آج تک غیر مقلدین کو علم حدیث مدعی ہونے کا باوجود اس کا جواب دینے کی جرأت نہیں ہو سکی۔

امام نسائی، حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، وہ تیزی کے ساتھ سفر کر رہے تھے، شفق ختم ہونے والی تھی کہ اتر کر نمازِ مغرب ادا کی، پھر عشاء کی تکبیر اس وقت کہی جب شفق غروب ہو چکی تھی، اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ ابن عمر نے دو نمازیں ایک وقت میں جمع نہیں کیا، بلکہ صورةً اور عملاً جمع کیں۔ یہ بات میاں صاحب کے مؤقف کے خلاف تھی۔ انہوں نے اس پر اعتراض کیا کہ امام نسائی کی روایت میں ایک راوی ولید بن قاسم ہیں اور ان سے روایت میں خطاء ہوتی تھی۔ تقریب میں ہے: ''صدوق یخطی''۔

اس اعتراض پر امام احمد رضا نے متعدد وجوہ سے گرفت فرمائی:

(۱) یہ تحریف ہے، امام نسائی نے ولید کا فقط نام ذکر کیا تھا، میاں صاحب نے از راہِ چلاکی اسی نام اور اسی طبقے کا ایک راوی متعین کر لیا، جو امام نسائی کے راویوں میں سے ہے اور جس پر کسی قدر تنقید کی گئی ہے حالانکہ یہ راوی ولید بن قاسم نہیں بلکہ ولید بن مسلم ہیں، جو صحیح مسلم کے رجال اور ائمہ ثقات اور حفاظ اعلام میں سے ہیں، ہاں وہ تدلیس کرتے ہیں، لیکن اس کا کیا نقصان کہ اس جگہ وہ صاف حدثنی نافعٌ فرما رہے ہیں۔

(۲) اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ وہ ابن قاسم ہیں، تاہم وہ مستحق ردّ نہیں، امام احمد نے ان کی توثیق کی ہے۔ اُن سے روایت کی، محدثین کو اُن سے حدیث لکھنے کا حکم دیا گیا۔ ابن عدی نے کہا کہ وہ جب کسی ثقہ سے روایت کریں تو ان میں کوئی عیب نہیں ہے۔

(۳) صحیح بخاری و مسلم میں کتنے راوی وہ ہیں جن کے بارے میں تقریب میں فرمایا: ''صدوقٌ یخطئُ'' کیا آپ قسم کھائے بیٹھے ہیں کہ صحیحین کی روایت کو بھی ردّ کر دو گے۔

پھر امام احمد رضا نے حاشیہ میں قلم برداشتہ صحیحین کے ۱۳۱ ایسے راویوں کے نام گنوا دیئے، جن کے بارے میں اسماء رجال کی کتابوں میں ''اخطأ یا کثیر الخطاء'' کے الفاظ وارد ہیں۔

(۴) حسان بن حسان بصری، صحیح بخاری کے راوی ہیں، ان کے بارے میں تقریب میں ہے: ''صدوق یخطیء'' ان کے بعد حسان بن حسان واسطی کے بارے میں لکھا۔ ابن مندہ نے انہیں وہم کی بناء پر حسان بصری سمجھ لیا، حالانکہ حسان واسطی ضعیف ہیں۔ دیکھئے پہلے حسان بصری کو ''صدوق یخطیء'' کہنے کے باوجود واضح طور پر کہہ دیا کہ وہ ضعیف نہیں ہیں۔

مطالب حدیث

مرزائیوں نے حدیث شریف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر اس طرح استدلال کیا کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہود ونصاریٰ نے اپنے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنایا۔ اس سے ظاہر ہوا کہ نبی یہود حضرت موسیٰ علیہ السلام اور نبی نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبریں تھیں، جن کی عبادت کی جاتی تھی۔ امام احمد رضا حدیث مذکورہ سے استدلال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

(۱) ''انبیائھم'' میں اضافت استغراق کے لیے نہیں ہے، حتیٰ کہ اس میں یہ معنی ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت یحییٰ علیہ السلام تک ہر نبی کی قبر کو یہود ونصاریٰ نے مسجد بنا لیا ہو، یہ یقیناً غلط ہے۔ اور جب استغراق مراد نہیں تو بعض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو داخل کر لینا باطل ہے۔ یہود ونصاریٰ کا بعض انبیاء کی قبور کو مسجد بنا لینا' صدقِ حدیث کے لیے کافی ہے۔ علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں یہ سوال اُٹھایا کہ نصاریٰ کے انبیاء کہاں ہیں؟ اُن کے نبی تو صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے، ان کی قبر نہیں ہے، اس سوال کا ایک یہ جواب دیا:

''انبیاء کی قبروں کو مسجد بنانا عام ہے کہ ابتداء ہو یا کسی کی پیروی میں، یہودیوں نے ابتداء کی اور عیسائیوں نے ان کی پیروی کی اور اس میں شک نہیں کہ نصاریٰ بہت سے ان انبیاء کی قبورِ کریمہ کی تعظیم کرتے ہیں، جن کی یہودی تعظیم کرتے ہیں''۔

(۲) حافظ ابن حجر عسقلانی نے دوسرا یہ جواب دیا کہ اس حدیث میں اقتصار واقع ہوا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہود اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بناتے تھے اور نصاریٰ اپنے صالحین کی قبروں کو صحیح بخاری، حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں قبورِ انبیاء کے بارے میں صرف یہودیوں کا ذکر ہے اور ان کے ساتھ ان کے انبیاء کا ذکر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک فرمائے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیا''۔

صحیح بخاری، حدیثِ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا میں صرف نصاریٰ کا ذکر تھا' ان کے ساتھ صرف صالحین کا ذکر ہے، انبیاء کرام کا ذکر نہیں ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

''نصاریٰ وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں وہ تصویریں بنا لیتے''۔

اور صحیح مسلم، حضرت جندب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہود ونصاریٰ دونوں کا ذکر تھا' اس میں انبیاء اور صالحین دونوں کا ذکر فرمایا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

''خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیتے تھے''۔

کسی حدیث کا مطلب اُسی وقت واضح ہوتا ہے جب اس کے متعدد طرق کو جمع کر لیا جائے۔

دین کے اصول وقواعد

ایک متبحر فقیہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ دین کے اصول وفروع کا وسیع علم رکھتا ہو' تاکہ کسی نئے مسئلے کا حکم پورے وثوق کے ساتھ بیان کر سکے۔ امام احمد رضا بریلوی سے سوال کیا گیا کہ دوسرے کی شکر ہڈیوں سے صاف کی جاتی ہے اور صاف کرنے

والے اس بات کی احتیاط نہیں کرتے کہ وہ ہڈیاں پاک ہیں' یا ناپاک' حلال جانور کی یا حرام کی' شکر کا کیا حکم ہے؟

امام احمد رضا بریلوی نے جواب سے پہلے دس مقدمات بیان کیے' جن میں شرعی اصول وضوابط بیان کیے' ان ہی مقدمات میں ایک ضابطۂ کلیہ واجبۃ الحفظ بیان فرمایا:

فعل فرائض وترکِ محرمات کو ارضائے خلق پر مقدم رکھے اور ان اُمور میں کسی کی مطلقاً پروانہ کرے۔ اور اتیانِ مستحب و ترکِ غیر اولیٰ پر مُداراتِ خلق ومراعاتِ قلوب کو اہم جانے اور فتنہ ونفرت وایذاء ووحشت کا باعث ہونے سے بہت بچے۔

اسی طرح جو عادات ورسوم خلق میں جاری ہوں اور شرع مطہر سے ان کی حرمت وشناخت نہ ثابت ہو' ان میں ترفع وتنزہ کے لیے خلاف وجدائی نہ کرے کہ یہ سب اُمور ایتلاف وموانست کے معارض اور مراد ومحبوبِ شارع کے مناقض ہیں۔

ہاں! وہاں ہوشیار وگوش دار کہ یہ وہ نکتۂ جمیلہ وحکمتِ جلیلہ وکوچۂ سلامت وجادۂ کرامت ہے' جس سے بہت زاہدان خشک واہل تقشف غافل وجاہل ہوتے ہیں' وہ اپنے زعم میں محتاط ودین پرور بنتے ہیں۔ اور فی الواقع مغز حکمت ومقصودِ شریعت سے دور پڑتے ہیں۔ خبردار ومحکم گیر' یہ چند سطروں میں علم غزیر وباللہ التوفیق والیہ المصیر ۔

عربی لغت

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ طِفَّ بہ پڑنے کے معنی میں استعمال کیا اور فرمایا:

حتی طف من جوانبها .

اس پر امام احمد رضا بریلوی نے فرمایا:

''مجھے یہ فعل اور اس کا مصدر صحاح' مختار' قاموس' تاج العروس' مفردات' نہایہ' ذرنثیر' مجمع البحار اور مصباح میں نہیں ملا۔ ہاں قاموس میں صرف اتنا ہے کہ ''طف المملوك والاناء وطففه وطفافه'' وہ چیز جو اس برتن کے کناروں کو بھر دے''۔

امام احمد رضا بریلوی کو عربی زبان پر اس قدر عبور تھا کہ ایک نامانوس لفظ دیکھتے ہی اسے غریب سمجھا اور اس کی غرابت پر لغات کی دس مستند کتابوں کا حوالہ پیش کیا۔ ان ماخذ میں عربی لغات بھی ہیں اور لغاتِ حدیث بھی۔

امام احمد رضا بریلوی اپنی اکثر وبیشتر تصنیفات کے خطبوں میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور درود شریف کے ساتھ ساتھ وہ مسئلہ بھی بیان فرما دیتے ہیں' جسے بعد ازاں تفصیلی دلائل کے ساتھ بیان فرماتے ہیں' صرف یہی نہیں بلکہ اکثر رسائل وتصنیفات کا ایسا حسین نام تجویز فرماتے ہیں جس سے نہ صرف واضح طور پر موضوع کی نشان دہی ہوتی ہے' بلکہ حروفِ ابجد کے حساب سے سالِ تصنیف بھی معلوم کیا جا سکتا ہے۔

[ل] ...... دوسر انگریزی تاجروں کی ایک جماعت کا نام ہے' جس نے شاہجہان پور میں شکر کا کارخانہ لگایا تھا اور وہ حیوانوں کی ہڈیاں جلا کر اس کے کوئلوں سے شکر صاف کرتی تھی۔ (تذکرہ علمائے ہند' اردو)

علامہ ابن کمال پاشا نے فقہاء کے سات طبقے بیان کیے، جن میں سے تیسرا طبقہ مجتہدین فی المسائل کا ہے، یہ وہ فقہاء ہیں جو اصول و فروع میں اپنے امام کے پابند ہیں اور امام کے غیر منصوص احکام کا استنباط کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ امام احمد رضا بریلوی کے فتاویٰ اور تحقیقاتِ جلیلہ کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ وہ مجتہدین کے اسی طبقے میں شامل ہیں۔ چنانچہ آپ نے نوٹ کے احکام پر مبسوط رسالہ کفل الفقیہ الفاھم میں لکھ کر عرب و عجم کے علماء کو خوشگوار حیرت میں مبتلا کر دیا۔ اسی طرح انگریزوں کی ایک کمپنی دوسر، جانور کی ہڈیاں جلا کر ان کی راکھ سے شکر صاف کرتی تھی، یہ ایک نیا مسئلہ تھا۔ جسے آپ نے اصولِ دینیہ کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ اسی طرح جنسِ ارض کی تہتر (۷۳) قسمیں علماءِ متقدمین نے بیان کی تھیں، جن میں آپ نے ۱۰۷ چیزوں کا اضافہ کیا اور جن چیزوں سے تیمم نہیں ہو سکتا۔ فقہاءِ متقدمین نے سینتالیس چیزیں گنوائی تھیں، جبکہ آپ نے ان میں تہتر چیزوں کا اضافہ کیا۔ فتاویٰ رضویہ جلد اوّل کے بارے خود فرماتے ہیں:

> ''بظاہر اس (پہلی جلد) میں ۱۱۴ فتوے اور ۲۸ رسالے ہیں، مگر بحمد اللہ تعالیٰ ہزار ہا مسائل پر مشتمل ہے، جن میں صد ہا وہ ہیں کہ اس کتاب کے سوا کہیں نہ ملیں گے''۔

حکیم محمد سعید دہلوی، چیئر مین ہمدرد ٹرسٹ، پاکستان رقمطراز ہیں:

> ''میرے نزدیک ان کے فتاویٰ کی اہمیت اس لیے نہیں ہے کہ وہ کثیر در کثیر فقہی جزئیات کے مجموعے ہیں۔ بلکہ ان کا خاص امتیاز یہ ہے کہ ان میں تحقیق کا وہ اسلوب و معیار نظر آتا ہے، جس کی جھلکیاں ہمیں صرف قدیم فقہاء میں نظر آتی ہیں، میرا مطلب ہے کہ قرآنی نصوص اور سننِ نبویہ کی تشریح و تعبیر اور ان سے احکام کے استنباط کے لیے قدیم فقہاء جملہ علوم و وسائل سے کام لیتے تھے اور یہ خصوصیت مولانا کے فتاویٰ میں موجود ہے''۔

علم طب

امام احمد رضا بریلوی وہ بالغ نظر مفتی ہیں، جو احکامِ شرعیہ معلوم کرنے کے لیے تمام امکانی ماخذ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ایک ماہر طبیب جب فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کرتا ہے تو بیش بہا طبی معلومات دیکھ کر اسے حیرت ہوتی ہے اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ کسی مفتی کی تصنیف پڑھ رہا ہے یا ماہر طبیب کی۔ چنانچہ جناب حکیم محمد سعید دہلوی لکھتے ہیں:

> ''فاضل بریلوی کے فتاویٰ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ احکام کی گہرائیوں تک پہنچنے کے لیے سائنس اور طب کے تمام وسائل سے کام لیتے ہیں اور اس حقیقت سے اچھی طرح باخبر ہیں کہ کس لفظ کی معنویت کی تحقیق کے لیے کن علمی مصادر کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ اس لیے ان کے فتاویٰ میں بہت سے علوم کے نکات ملتے ہیں۔ مگر طب اور اس علم کے دیگر شعبے مثلاً کیمیا اور علم الاحجار کو تقدم حاصل ہے اور جس وسعت کے ساتھ اس علم کے حوالے ان کے ہاں ملتے ہیں۔ اس سے ان کی دقتِ نظر اور طبی بصیرت کا اندازہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی تحریروں میں صرف ایک مفتی نہیں، بلکہ محقق طبیب بھی معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے تحقیقی اسلوب و معیار سے دین و طب کے باہمی تعلق کی بھی بخوبی

وضاحت ہوجاتی ہے"۔

مرجع العلماء

یہ پہلو بھی لائقِ توجہ ہے کہ عام طور پر مفتیانِ کرام کی طرف عوام الناس رجوع کرتے ہیں اور احکامِ شرعیہ دریافت کرتے ہیں۔ فتاویٰ رضویہ کے مطالعہ سے یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ امام احمد رضا بریلوی کی طرف رجوع کرنے والوں میں بڑی تعداد ان حضرات کی ہے جو بجائے خود مفتی تھے' مصنف تھے' جج تھے یا وکیل تھے۔ مولانا خادم حسین فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور نے ایک مقالہ لکھا' جس کا عنوان ہے:

امام احمد رضا بریلوی...... بحیثیت مرجع العلماء

اس مقالہ میں انہوں نے فتاویٰ رضویہ کی نو جلدوں (پہلی سے ساتویں اور دسویں گیارھویں جلد) کا مطالعہ پیش کیا ہے۔ ان کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق ان جلدوں میں چار ہزار پچانوے (۴۰۹۵) استفتاء ہیں' جن میں سے تین ہزار چونتیس (۳۰۳۴) عوام الناس کے استفتاء ہیں اور ایک ہزار اکسٹھ (۱۰۶۱) استفتاء علماء اور دانشوروں کے پیش کردہ ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ استفتاء کرنے والوں میں ایک چوتھائی تعداد علماء اور دانشوروں کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عموماً امام احمد رضا بریلوی جواب دیتے وقت ہاں یا نہیں میں بات نہیں کرتے' بلکہ دلائل و براہین کے انبار لگا دیتے ہیں۔

امام احمد بریلوی کی جلالت علمی کا یہ عالم تھا کہ انہیں جو عالم بھی ملا عقیدت و احترام سے ملا اور ہمیشہ کے لیے ان کا مداح بن گیا۔

حضرت علامہ مولانا وصی احمد محدث سورتی' عظیم محدث اور عمر میں بڑے ہونے کے باوجود امام احمد رضا بریلوی سے اس قدر والہانہ تعلق رکھتے تھے کہ دیکھنے والوں کو حیرت ہوتی تھی۔ حضرت علامہ مولانا سراج احمد خانپوری اپنے دور کے جلیل القدر فاضل تھے اور علمِ میراث میں انہیں تخصص حاصل تھا۔ الزبدۃ السراجیہ لکھتے وقت ذوی الارحام کی صنف رابع کے بارے میں مفتیٰ بہ قول دریافت کرنے کے لیے دیوبند سہارنپور اور دیگر علمی مراکز کی طرف رجوع کیا۔ کہیں سے تسلی بخش جواب نہ آیا۔ پھر انہوں نے وہی سوال بریلی بھجوا دیا۔ ایک ہفتے میں انہیں جواب موصول ہوگیا۔ جسے دیکھ کر ان کا دماغ روشن ہوگیا اور وہ تازیست امام احمد رضا بریلوی کے فضل و کمال اور تبحر علمی کے گن گاتے رہے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ امام احمد رضا بریلوی سے شدید اختلاف رکھنے والے بھی ان کی فقاہت اور تبحر علمی کے قائل ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ امام احمد رضا بریلوی نے ندوۃ العلماء کی صلح کلیت کا سخت تعاقب کیا اور رد کیا تھا' اس کے باوجود ندوہ کے ناظم اعلیٰ علامہ ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں:

"ان کے زمانے میں فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر آگاہی میں شاید ہی کوئی ان کا ہم پلہ ہو۔ اس حقیقت پر ان کا فتاویٰ اور ان کی کتاب کفل الفقیہ شاہد ہے' جو انہوں نے ۱۳۲۳ھ میں مکہ معظمہ میں لکھی"۔

گزشتہ سال مولانا کوثر نیازی ہندوستان گئے تو ندوۃ العلماء لکھنؤ بھی گئے۔ واپسی پر انہوں نے اپنے تاثرات میں ندوہ کے بارے لکھا کہ اس کے ہال میں ہندوستان کے ممتاز علماء کا امتیازی مقام واضح کرنے کے لیے چارٹس آویزاں کیے گئے تھے۔ چنانچہ علم فقہ میں ممتاز شخصیت کی حیثیت سے حضرت مولانا احمد رضا خاں کا نام لکھا ہوا تھا۔ تذکرہ و تاریخ کی کتابوں کا مطالعہ کیے بغیر یہ حقیقت آفتاب سے زیادہ روشن ہے کہ اس دور میں بڑے بڑے فقہاء ہو گزرے ہیں۔ ان سب میں ممتاز فقیہ کے طور پر امام احمد رضا بریلوی کا نام منتخب کرنا اور وہ بھی ان کے مخالفین کی طرف سے ان کے فضل و کمال کی بہت بڑی دلیل ہے۔

الفضل ما شهدت به الاعداء .

فضیلت وہ ہے جس کی گواہی مخالفین بھی دیں۔

امام احمد رضا بریلوی میں بہت سی مجتہدانہ خصوصیات پائی جاتی ہیں اور ان کے بیان و استدلال میں واضح طور پر اجتہاد کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ اس کے باوجود وہ تکبر اور عُجب کی زد میں نہیں آتے، وہ یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ میں مجتہد ہوں اور براہِ راست قرآن و سنت سے استدلال کرتا ہوں، بلکہ وہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد کی حیثیت سے فتویٰ دیتے ہیں اور مذہب حنفی کی تائید و حمایت میں ہی دلائل فراہم کرتے ہیں۔ ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ وہ اپنے فتاویٰ کی حیثیت کا تعین کس انداز میں کرتے ہیں، فرماتے ہیں:

> ”فتویٰ کی دو قسمیں ہیں: (۱) حقیقیہ (۲) عرفیہ۔ فتوائے حقیقیہ تو یہ ہے کہ تفصیل دلیل کی معرفت کی بناء پر فتویٰ دیا جائے۔ ایسے حضرات کو حضراتِ فتویٰ کہا جاتا ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے: فقیہ ابو جعفر اور فقیہ ابو اللیث اور ان جیسے دیگر فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ فتویٰ دیا۔ فتوائے عرفیہ یہ ہے کہ ایک عالم امام کی تقلید کرتے ہوئے اس کے اقوال بیان کرے اور اسے تفصیل دلیل کا علم نہ ہو، جیسے کہ کہا جاتا ہے: ابن نجیم، غزی، طوری کے فتاویٰ اور فتاویٰ خیریہ، اسی طرح زمانے اور مرتبے میں مؤخر فتاویٰ کو فتاویٰ رضویہ تک گنتے چلے جایئے۔ اللہ تعالیٰ اس فتاویٰ کو باعثِ خوشنودی اور پسندیدہ بنائے۔ آمین!

انہوں نے کثیر مقامات پر اکابر فقہاء متقدمین سے اختلاف کیا ہے، لیکن کیا مجال کہ ان کی شان میں بے ادبی کا کوئی کلمہ کہہ دیں یا ایسا کلمہ کہہ دیں جو ان کے شایانِ شان نہ ہو۔ وہ اپنی تنقید اور گرفت کو معروضہ یا تطفّل (بچپنے) سے تعبیر کرتے ہیں۔ آج بعض علماء کو اللہ تعالیٰ نے وسعتِ علمی عطاء فرمائی ہے تو وہ بزرگوں کے بارے میں ایسا لب و لہجہ اختیار کرتے ہیں جیسے کسی طفل مکتب سے ہم کلام ہوں۔ یہ رویہ کسی طرح بھی قابلِ تحسین نہیں ہے۔

ذوقِ شعر و سخن

تحقیقاتِ علمیہ میں امام احمد رضا بریلوی کا بلند ترین مقام تو اہلِ علم کے نزدیک مسلم ہی ہے، شعر و ادب میں بھی وہ قادر الکلام اساتذہ کی صف میں شامل ہیں۔ جامعہ ازہر مصر کے ڈاکٹر محی الدین الوائی نے اس امر پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ علمی

موشگافیاں کرنے والا محقق نازک خیال ادیب اور شاعر بھی ہوسکتا ہے۔

متنبی ادب عربی کا مسلم اور نامور شاعر ہے، وہ کہتا ہے:

اوزرهم وسواد الليل يشفع لی
وانثنی وبياض الصبح يغری بی

''میں اس خیال میں محبوبوں کی زیارت کرتا ہوں کہ رات کی سیاہی میری سفارش کرتی ہے اور اس حال میں لوٹتا ہوں کہ صبح کی سفیدی میرے خلاف برانگیختہ کرتی ہے''۔

کہتے ہیں: یہ شعر متنبی کے اشعار کا امیر ہے، کیونکہ اس کے پہلے مصرعے میں پانچ چیزوں کا ذکر ہے اور دوسرے مصرعے میں ان کے مقابل پانچ چیزوں کا اسی ترتیب سے ذکر ہے:

پہلا مصرع:(۱)زیارت (۲)سیاہی (۳)رات
(۴)سفارش کرنا (۵)لی (میرے حق میں)

دوسرا مصرع:(۱)واپسی (۲)سفیدی (۳)صبح
(۴)برانگیختہ کرنا (۵)بی (میرے خلاف)

رضا بریلوی کا شعر ملاحظہ ہو کہ معنوی بلندی اور پاکیزگی کے ساتھ ساتھ شاعرانہ نقطۂ نظر سے کتنا زوردار ہے۔ پہلے مصرعے میں بجائے پانچ کے چھ چیزوں کا ذکر ہے اور ان کے مقابل دوسرے مصرعے میں بھی چھ چیزیں ہی مذکور ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ غزل نہیں بلکہ نعت ہے، جہاں قدم قدم پر احتیاط لازم ہے ؎

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب

مصرع۱:(۱)حُسن (۲)کٹیں (غیر اختیاری عمل تھا) (۳)عورتیں (۴)مصر (۵) کٹیں سے ایک بار کا پتہ چلتا ہے۔

مصرع۲:(۱)نام (۲)سر (۳)کٹاتے (اختیاری عمل ہے) (۴)مرد (۵)عرب (۶) کٹاتے ہیں، سے استمرار معلوم ہوتا ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے اصنافِ شعر وسخن میں حمد باری تعالیٰ، نعت اور منقبت کو منتخب کیا۔ قصیدہ معراجیہ، قصیدۂ نور اور مقبولیتِ عامہ حاصل کرنے والا اسلام۔ ع

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ان کی تمام تصانیف کی بنیاد اسلام اور داعیٔ اسلام سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم سے گہری وابستگی پر ہے۔ اسلامیانِ پاک و ہند کے دلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت ومحبت تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ بسانے میں انہوں نے اہم کردار ادا کیا۔

دوقومی نظریہ

۲۰۔ ۱۹۱۹ء میں تحریکِ خلافت اور تحریکِ ترک موالات شروع ہوئی۔ پہلی تحریک کا مقصد سلطنتِ عثمانیہ ترکی کی حفاظت اور امداد تھا۔

جبکہ دوسری تحریک کا مقصد ہندوستان کی آزادی کے لیے بائیکاٹ کے ذریعے حکومتِ برطانیہ پر دباؤ ڈالنا بتایا گیا۔ گاندھی کمال عیاری سے دونوں تحریکوں کا قائد اور امام بن گیا۔ حالات اسی نہج پر پہنچ گئے کہ قریب تھا کہ مسلمان اپنا ملّی تشخص کھو کر ہندومت میں مدغم ہوجاتے۔ اس ماحول میں امام احمد رضا بریلوی نے المحجۃ المؤتمنہ اور انفس الفکر ایسے رسائل لکھ کر دشمنوں کی سازشوں کو ناکام بنادیا۔ اور دلائل سے ثابت کیا کہ ہندو نہ تو مسلمان کا خیر خواہ ہے اور نہ ہی وہ مسلمانوں کا امام بن سکتا ہے۔ ان کی دوربین نگاہیں دیکھ رہی تھیں کہ مسلمان انگریزوں کے چنگل سے رہا ہوکر ہندوؤں کے محکوم اور غلام بن کر رہ جائیں گے۔ اس لیے مسلمانوں کو طریقہ استعمال کرنا چاہیے جو دونوں سے گلوخلاصی کرائے۔ یہی وہ دوقومی نظریہ تھا' جس کی بناء پر پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ امام احمد رضا بریلوی کے تلامذہ' خلفاء اور تمام ہم مسلک علماء و مشائخ نے نظریۂ پاکستان کی حمایت کی اور ۱۹۴۶ء میں آل انڈیا سُنّی کانفرنس' بنارس کے اجلاس میں متفقہ طور پر قیامِ پاکستان یک حق میں قراردادیں پاس کی گئیں' اور اپیل کی گئی کہ اپنے اپنے علاقوں میں مسلم لیگ کے نمائندوں کو کامیاب کرایا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ حضرات حمایت نہ کرتے تو پاکستان کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا تھا۔

امام احمد رضا بریلوی کے سیاسی فکر کی بنیاد قرآن وحدیث پر تھی۔ ان کے نزدیک کسی بھی کافر سے محبت کی گنجائش نہیں ہے' خواہ وہ ہندو ہو یا انگریز۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

> ''قرآن عظیم نے بکثرت آیتوں میں تمام کفار سے موالات قطعاً حرام فرمائی' مجوس ہوں خواہ یہودی ونصاریٰ ہوں' خواہ ہنود (ہندو) اور سب سے بدتر مرتدانِ عنود''۔

پٹنہ عظیم آباد کی ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء میں متفقہ ہونے والی کانفرنس میں ارشاد فرمایا:

> ''سب کلمہ گو حق پر ہیں' خدا سب سے راضی ہے' سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ گورنمنٹ انگریزی کا معاملہ خدا کے معاملوں کا پورا نمونہ ہے' اس کے معاملے کو دیکھ کر خدا کی رضا و ناراضی کا حال کھل سکتا ہے...... یہ کلمات اور ان کی امثال خرافات کو اہلِ ندوہ کی جو روداد ہے' جو مقال ہے' ایسی باتوں سے مالا مال ہے۔ سب صریح وشدید نکال و عظیم وبال موجب غضبِ ذی الجلال ہے''۔

اسرارِ شریعت وطریقت کا اُجالا پھیلا کر ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء بروز جمعہ عین اسی وقت عبقری اسلام' امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی' جب مؤذن اذانِ جمعہ میں کہہ رہا تھا: ''حی علی الفلاح...... رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً واسکنہ فی اعلیٰ علیین ونفعنا وجمیع المسلمین بعلومہ ومعارفہ''۔ (فتاویٰ رضویہ ج ا ص ۱۲)

''فتاویٰ رضویہ'' کا مختصر تعارف

از مولانا مدثر علی قادری عطاری

مینارِ قصرِ رضا تو بلند کافی ہے		تم اس کے ایک ہی زینہ پر چڑھ کے دکھلا دو
''فتاوائے رضویہ'' تو اک کرامت ہے		ذرا ''حدائق بخشش'' ہی پڑھ کے دکھلا دو

اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین وملت، پروانۂ شمع رسالت، عظیم المرتبت، عظیم البرکت مولانا الشاہ، الحافظ، القاری، العالم، المناظر، الفاتح نجدیت، امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ کی ولادت ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ روزِ شنبہ وقت ظہر بمطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء بروز ہفتہ کو ہوئی۔ اور وصال ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ بمطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء بروز جمعہ دو بج کر اڑتیس منٹ، دورانِ اذانِ جمعہ ہوا۔ اعلیٰ حضرت، شیخ الاسلام والمسلمین تھے، آپ ایک جید عالم ہی نہیں بلکہ بلند پایہ فطانت و ذہانت رکھنے والے مفتی بھی تھے۔ آپ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیکر، اپنے وقت کے ممتاز فقیہ، علم وعرفان کے بہتے سمندر، کفر وارتداد و الحاد سے اُمتِ مسلمہ کو بچانے والے، کفر کی ظلمتوں کو مٹانے والے، بے دینوں کا پردہ چاک کرنے والے، صراطِ مستقیم پر گامزن رہنے اور رکھنے والے، تحفظِ ناموسِ رسالت کے لیے اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کرنے والے، گنبدِ خضراء کے نظارے کے لیے بیتاب رہنے والے، دیارِ محبوب میں سراپا عشق ومحبت بن کر بے قرار رہنے والے، ہمیشہ لقائے محبوب کی آرزو میں تڑپنے والے، احکاماتِ باری تعالیٰ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل واکمل طور پر پابندی کرنے والے تھے۔

وہ جس کی نوکِ قلم سے نکلی ہوئی ہر بات بلکہ ہر حرف ولفظ ایسا جامع، مانع اور موثر تھا کہ جس کا رد کرنا محال تھا۔ جس کے دلائلِ قاہرہ وباہرہ کامل واکمل اتم واتل تھے۔ جن کا انکار کرنا ناممکن تھا، ہے اور رہے گا۔ وہ دلائل کے میدان میں شہسوار تھے، نہ ان کا کوئی مدِ مقابل تھا اور نہ ہی برابری کرنے والا، ان کا علم سب پر بھاری تھا۔ جس کے برہان ودلائل کوہِ آہن کے مانند تھے، جس کے دریائے علم کی گہرائی کو ناپنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن بھی تھا، وہ فقیہ تھے، عالم تھے، حافظ تھے، قاری تھے، مفتی تھے۔ محدث، مجتہد، مستنبط، مفسر، مناظر، مصنف، مجدد، ماہر فنون، ادیب، شاعر، معلم علماء، مفکرِ ملت اور مدبر تھے۔ آپ کی شخصیت وہ تھی جس کی فکری توانائیوں سے ملت کی تعمیر ہوتی ہے۔ ایک کامل واکمل اور نہایت ہی پاکیزہ معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ تاریخ اسے ہر دور میں رجل عظیم، بطلِ جلیل، مصلحِ اُمت بنا کر پیش کرتی رہتی ہے۔ آپ تو دنیا سے چلے گئے، مگر آپ کی عطاء کردہ سوچ وفکر موجود ہے۔ اصلاحی کوششیں زندہ وتابندہ ہیں۔ دینی وعلمی نگارشات درخشندہ ہیں۔

امام احمد رضا نے اپنی زندگی کی غرض خود بتائی۔ آپ نے اعلان فرمادیا کہ مجھے تین کاموں سے دلچسپی ہے اور ان کی لگن مجھے عطا کی گئی ہے:

(۱) تحفظِ ناموسِ رسالت سیّد المرسلین علیہ السلام کی حمایت کرنا

(۲) ان کے علاوہ دیگر بدعقیدوں کی بیخ کنی جو دین کے دعوے دار ہیں، حالانکہ مفسد ہیں۔

(۳) حسبِ استطاعت اور واضح مذہب حنفی کے مطابق فتویٰ نویسی۔

(الاجازۃ الرضویہ المکۃ البہیۃ ص ۳۷۔۳۸)

آپ نے اپنی عظیم تصانیف میں بھی یہی فرمایا کہ فقیر کے سپرد ناموسِ رسالت کا تحفظ اور خدمتِ فقہ کی گئی، جس کو یہ حسبِ استطاعت انجام دے رہا ہے۔ آپ نے ان گستاخانِ بارگاہِ رسالت وہابیوں اور دیوبندیوں وغیرہ کے عقائد باطلہ کے ردّ میں دو سو سے زیادہ کتابیں تصنیف فرمائیں۔ (الدولۃ المکیۃ)

اختلافی مسائل میں عقائدِ حقہ اہل سنت کو ثابت کرنے کے لیے اور عقائدِ باطلہ کے ردّ میں قرآنِ کریم، احادیثِ نبویہ اور علماء وصلحاء سے دلائل کے انبار لگا دیے۔ بعض مسائل پر دو سو سے زائد دلیلیں پیش کیں کہ دشمنِ دین کے فرار کے تمام راستے بند کر دیے۔ امام اہل سنت نے بدمذہبوں کی بے ادبی کے قلعوں اور مراکز پر قرآن وحدیث اور اقوال فقہائے کرام سے عظمت و شانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ تیر برسائے کہ ان بے ادبوں کے قلعوں اور مراکز کی اینٹ سے اینٹ بجا دی، ان کے فرار کے تمام راستے بند فرما دیے۔ پھر ان کے تمام اقوال باطلہ اور عقائد ضالہ کی دھجیاں اُڑائیں۔ امام اہل سنت نے ان بدمذہبوں کو ایسا رائیگاں کیا تھا کہ بچہ بچہ پہچان گیا تھا کہ یہ تمام باطل پرست اور گمراہ عقیدے سے تعلق رکھنے والے ہیں اور توحید و رسالت کی توہین کرنے والے تھے۔ آپ نے عظمتِ الٰہی اور عظمتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دلائل کے انبار لگاتے ہوئے قدم بڑھایا اور دشمنِ دین کو للکارتے ہوئے فرمایا:

کلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار   اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

آپ نے نہایت جرأت و بہادری سے ناموسِ رسالت کے دشمنوں پر واضح کر دیا کہ ان کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جائے گی اور آپ نے عاشقانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے   مُلحدوں کی کیا مروت کیجئے
پھیر دیجئے پنجۂ دیو لعیں   مصطفٰی کے بَل پہ طاقت کیجئے

الغرض! امام احمد رضا رضی اللہ عنہ اپنے عہد کے عظیم محدث و فقیہ تھے۔ آپ نے انیسویں اور بیسویں صدی میں مسلکِ جمہور کا اور سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت کی لاج رکھ لی۔ حرمین شریفین، پاک و ہند، بلادِ اسلامیہ کے بکثرت علماء و فضلاء نے آپ کی ہمہ گیر علمیت و بصیرت اور بے مثال دینی و ملی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ آپ عہد جدید کے عبقری فقیہ تھے۔ جس پر ان کی

علمی تخلیقات وتحقیقات اور پورا زمانہ شاہد ہیں۔ زمانے نے ان کو جانچا' پرکھا اور پھر آفتاب وماہتاب بنا دیا ان کی روشنی دور دور تک پھیلی۔ ان کی آواز دور دور تک پہنچی۔ علمائے عرب نے اُن کے فضل وکمال کی کھلے دل سے داد دی اور خوب سراہا۔ چنانچہ شیخ عبدالرحمٰن دھان مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الذی شهر له علماء البلد الحرام بانه السید الفرد الامام ۔(حسام الحرمین)

ترجمہ: ''وہ جس کے متعلق مکہ معظمہ کے علماء کرام گواہی دے رہے ہیں کہ وہ سرداروں میں یکتا ویگانہ ہے''۔

شیخ محمد عارف محی الدین ابن احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وکلامهٗ......یدل علی کمال علمه ۔(محمد مسعود احمد' امام احمد رضا اور عالم اسلام' ص ۱۳۷)

ترجمہ: ''ان کا کلام ان کے کمالِ علم پر دلالت کرتا ہے''۔

اسی طرح اور بہت سے علماءِ پاک وہند' علماء عرب' عرب امارات نے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کو داد وتحسین سے نواز کر اپنی قسمت کو چمکایا۔ اور اس عظیم نعمت عطاء کرنے پر اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا۔

امام احمد رضا رضی اللہ عنہ ایک ایسی ہمہ جہت اور آفاقی شخصیت ہیں کہ انہیں جس رخ سے دیکھئے۔ وہ کامل' مکمل' اکمل' اتم نظر آئیں گے۔ ایسی ہستیاں ایک طویل عرصے بعد وجود میں آتی ہیں' اور علم وفضل' زہد وتقویٰ کا روشن مینارہ بن کر ساکنانِ عالم کے دل ودماغ کو روشن کرتی ہوئی قوم کے درمیان اپنا گہرا نقش چھوڑ کر ابدی نیند سو جاتی ہیں۔ پھر زمانہ ان کے نقوشِ ہستی کو چومتا ہے اور بکھرے ہوئے ذروں کو اکٹھا کر کے عقیدتوں کا حسین تاج محل سجاتا ہے۔ پھر زمانے کے مقتدر علماء ومفتیانِ کرام ان کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانتے ہیں۔

تو جیسی ہمہ صفت شخصیت امام احمد رضا کی نظر آتی ہے' ویسی کوئی دوسری نہیں آتی۔ وہ کون سے علوم ہیں جن پر امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کو دسترس تھی۔ آپ نے اپنی ۶۵ سالہ زندگی میں ۵۶ علوم وفنون میں نہ صرف یہ کہ مہارت حاصل کی بلکہ ان میں سے ہر ایک پر کوئی نہ کوئی وقیع کتاب تصنیف فرمائی۔ جو ان کے عشقِ رسول' علمی استحضار' وسعتِ مطالعہ' قوتِ تخیل' تخلیق فرو احتیاط' وفورِ معلومات' جودتِ طبع' بلندیِ فکر' عمقِ نگاہی کی اعلیٰ دلیل ہیں۔ جنہیں دیکھ کر آج دنیائے علم وتحقیق حیرت زدہ وانگشت بدنداں ہے۔ مثلاً:

(۱) علم القرآن
(۲) علم الحدیث
(۳) اصولِ حدیث
(۴) فقہ حنفی
(۵) کتب فقہ جملہ مذاہب
(۶) علم معانی
(۷) علم تفسیر
(۸) جدول مذہبی
(۹) علم العقائد والکلام
(۱۰) علم الصرف

(۱۱)علم النحو
(۱۲)اصول فقہ
(۱۳)علم بیان
(۱۴)علم منطق
(۱۵)علم المناظرہ
(۱۶)علم فلسفہ
(۱۷)تکسیر
(۱۸)علم قرأت
(۱۹)علم ہندسہ
(۲۰)علم حساب
(۲۱)تجوید
(۲۲)تصوف
(۲۳)سلوک
(۲۴)اخلاق
(۲۵)اسماء الرجال
(۲۶)سیر
(۲۷)تواریخ
(۲۸)لغت
(۲۹)ادب مع جملہ فنون
(۳۰)ارثماطیقی
(۳۱)جبر و مقابلہ
(۳۲)حسابینی
(۳۳)لوغارثمات
(۳۴)علم التوقیت
(۳۵)مناظر و مرایا
(۳۶)علم الاکو
(۳۷)زیجات
(۳۸)مثلث کروی
(۳۹)مثلث مسطح
(۴۰)ہیأۃ جدیدہ
(۴۱)مربعات
(۴۲)جعفر
(۴۳)زائرچہ
(۴۴)نظم عربی
(۴۵)نظم ہندی
(۴۶)نثر عربی
(۴۷)نثر فارسی
(۴۸)نثر ہندی
(۴۹)خط نسخ
(۵۰)خط نستعلیق
(۵۱)تلاوت مع تجوید
(۵۲)علم الفرائض
(۵۳)علم معانی
(۵۴)علم صنائع
(۵۵)علم بدائع
(۵۶)شاعری

امام احمد رضا بریلوی کو یہ سب علوم بطورِ نام نہیں بلکہ بطورِ مہارت تامہ آتے تھے اور باوجود اتنے علوم کے عاجزی کرتے ہوئے کہتے ہیں:

کس منہ سے کہوں رشکِ عنادل ہوں میں — شاعر ہوں فقیہ بے مماثل ہوں میں
حقا کوئی صنعت آتی نہیں مجھے — ہاں یہ کہ نقصان میں کامل ہوں میں

اور میرے امام کی علمی صلاحیتوں کو دیکھ کر داغ دہلوی نے کہا تھا:

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم — جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

اسی طرح امام احمد رضا رضی اللہ عنہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کے عطاء کردہ انعامات کا تذکرہ کرتے ہوئے اور اس آیت پاک ''**واما بنعمة ربك فحدث**'' پر عمل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

یہی کہتی ہے بلبلِ باغِ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصف شاہ ھدی مجھے شوخیٔ طبع رضا کی قسم

میں امامِ عشق ومحبت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کے لیے بس ایک بات کہوں گا' بقولِ شاعر:

پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی — جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ پاک کے متعلق مختصر سے تعارف کے بعد آیئے' اپنے امام احمد رضا کی فقاہت کے متعلق چند گوشوں کی سیر کرتے اور دیکھتے ہیں کہ ہمارے امام احمد رضا فقاہت میں نہ صرف مہارت بلکہ مہارتِ تامہ اور کامل ترین دسترس رکھتے تھے۔ بلاشبہ امام احمد رضا اپنے عہد کے ایک عظیم فقیہہ تھے۔ طبقاتِ فقہاء میں امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کو جو مقام حاصل تھا' وہ ان کے معاصرین میں کسی کو حاصل نہیں تھا۔ فقیہہ کا ایک امتیاز یہ ہے کہ اس کو آیاتِ قرآنیہ پر اور احادیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عبورِ کامل ہو۔ امام احمد رضا کی قوتِ حافظہ قرنِ اولیٰ کی یاد دلاتی ہے' وہ خود حافظِ قرآن تھے اور معانی و مفاہیم سے آشنا تھے۔ ان کا فکر وخیال آیات واحادیث سے آباد تھا۔ حدیث میں ان کے مقام کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جو علمائے عرب اُن کی شان میں یہ اظہار فرمارہے ہیں:

کیف لا وهو امام المحدثین ۔

ترجمہ: کیوں نہیں' وہ تو محدثین کے امام ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ بحیثیت فقیہہ امام احمد رضا جامع فضائل وکمالات تھے' وہ حق پسند بھی تھے اور عدل اور حق گو بھی' وہ امین بھی تھے اور مخلص بھی' زاہد وعابد بھی اور متقی بھی' ایسے صداقت شعار کہ قول وفعل میں تضاد نہیں۔ زمانے کے نبض شناس تھے اور علوم وفنون کے ماہر' وہ ہشیار تھے' بے خبر نہ تھے۔ ان کی نظر ہمہ گیر تھی اور ان کا قلم جاں نواز' وہ صاحبِ بصیرت تھے۔ ان کی نظر پس منظر پر بھی اور پیشِ منظر پر بھی رہتی تھی۔ بندگانِ خدا کو مشکل میں نہیں ڈالتے تھے۔ بلکہ خدا عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطاء کردہ سہولیات کو مدنظر رکھتے تھے۔ تہذیبوں اور تمدنوں کے اتار چڑھاؤ اور رسم ورواج کے نشیب وفراز سے واقف تھے۔ ان کا دماغ روشن' ان کا دل منور' کتب حدیث وفقہ پر گہری نظر تھی۔ تمام مسائلِ شرعیہ مع دلائلِ شرعیہ مستحضر تھے۔

متن کی صحت کا خاص اہتمام رکھتے تھے۔ وہ بڑی خوبی سے مضمون کو پھیلاتے تھے، پھر سمیٹتے چلے جاتے تھے اور کمال مہارت سے دریا کو کوزے میں بند کرتے تھے۔ میرے امام احمد رضا فتویٰ نویسی بھی کرتے تھے اور فنِ فتویٰ نویسی میں ان کا جواب نہ تھا۔ امام احمد رضا نے ۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ/ ۱۸۶۹ء کو فتویٰ نویسی کی مطلق اجازت مل گئی۔ جب ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۸۰ء میں ان کے والد ماجد مولانا نقی علی خان کا وصال ہوا تو امام احمد رضا مستقل طور پر مسندِ افتاء پر فائز ہو گئے۔ مجموعی طور پر ۵۴ سال امام احمد رضا نے فتوے لکھے۔ ان کی سرعتِ تحریر کا عالم یہ تھا کہ مسوّدات کو چار نقل کرنے والے بیک وقت نقل کرتے جاتے۔ یہ فارغ بھی نہ ہوتے کہ پانچواں صفحہ تیار ہو جاتا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ امام احمد رضا نے اپنی زندگی میں کتنا کچھ لکھا ہوگا۔ امام احمد رضا کے ہاں دنیا بھر سے استفتاء اس قدر آتے کہ کسی مفتی کے پاس اس قدر فتوے نہ آتے تھے، ایک وقت میں پانچ پانچ سو استفتاء جمع ہو جایا کرتے تھے۔ خود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فرماتے ہیں:

> "فقیر کے یہاں کے علاوہ...... دیگر مشاغلِ کثیرہ دینیہ کے کارِ فتویٰ اس درجے وافر ہیں کہ دس مفتیوں کے کام سے زائد ہے۔ شہر و دیگر بلاد و امصار جملہ اقطار ہندوستان، بنگال و پنجاب و ملیبار، برما و ارکان و چین و غزنی و امریکہ و افریقہ حتیٰ کہ سرکارِ حرمین محترمین سے استفتاء آتے ہیں اور ایک وقت میں پانچ، پانچ سو جمع ہو جاتے ہیں"۔

(فتاویٰ رضویہ)

امام احمد رضا کی فقہی اور دینی اہمیت تو مسلم ہے، لیکن دوسری کئی حیثیات سے بھی اہم ہے۔ تاریخی، سیاسی، علمی، لسانی، ادبی، عمرانیاتی، اقتصادی، معاشرتی، سوانحی وغیرہ وغیرہ آپ کا مجموعہ فتاویٰ اپنے دامنِ وسعت میں بہت علوم و فنون سمیٹے ہوئے ہے۔ میرے امام احمد رضا کے فتاویٰ عربی، فارسی، اُردو، ہندی میں ہیں اور ہر زبان میں ایسی پیاری تحریر ہے ایسے لگتا ہے جیسے یہ ان کی مادری زبانیں ہیں، کیونکہ مستفتی جس زبان میں سوال کرتا تھا اُس کو اسی زبان میں جواب بھیجا جاتا تھا۔ امام احمد رضا اس کا لحاظ تو رکھتے ہی تھے کہ جس زبان میں استفتاء آئے، اُسی زبان میں جواب لکھا جائے، لیکن اس کا اہتمام رکھتے تھے کہ استفتاء منثور آتا تو جواب منثور دیا جاتا اور منظوم آتا تو جواب منظوم دیا جاتا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی فقہی تحقیقات اور فاضلانہ فتاویٰ نے بہت سے علماء کو مفتی بنا دیا۔ کوئی امام احمد رضا کے موافق ہو یا مخالف، سب آپ کے فتاویٰ سے استفادہ کرتے۔ بعض ان کا حوالہ دیتے اور بعض یہ تکلیف گوارا نہیں کرتے۔ بہر کیف میرے امام احمد رضا ثواب سے محروم نہیں ہوتے۔ میرے امام احمد رضا نے اپنے فتاویٰ جات کا نام "العطایہ النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ" رکھا۔ آپ کا یہ فتاویٰ بلندیوں کی بلندی اور انتہاؤں کی انتہاء کو چھو چکا ہے۔

آیئے فتاویٰ جات تحریر کیے جانے کے حوالے سے کہ کب سے فتاویٰ جاری کرنے والے سے فتویٰ تحریر کر رہے ہیں، اوراقِ تاریخ پر ایک سرسری نظر ڈالتے ہیں!

فتویٰ کا اصطلاحی معنی شرعی فیصلہ ہے، اس لفظ فتویٰ کا مادہ (ف، ت، و) سے قرآن پاک میں تقریباً اکیس مقامات پر مشتق

الفاظ آئے ہیں، گویا اس کی اصطلاحیں بہت قدیم ہیں۔ احادیث اور آثارِ صحابہ میں بھی بے شمار فتاویٰ نظر آتے ہیں۔

پہلی صدی ہجری میں مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، کوفہ و شام اور مصر و یمن وغیرہ میں درجنوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منصب افتاء پر فائز تھے جو فتاویٰ صادر فرماتے تھے۔ لیکن پہلی صدی کے بعد افتاء نویسی نے باضابطہ ایک دینی فن کی شکل اختیار کر لی، پھر اس کا ایک طویل سلسلہ چل پڑا، جو اسلامیانِ عالم کے لیے خصوصاً نعمت عظمیٰ اور دیگر اقوام و ملل کے لیے عموماً سنگِ میل ثابت ہوا۔

(فتاویٰ یورپ)

جہاں تک ہندوستان میں فتاویٰ کی تاریخ کا تعلق ہے تو اس کی تاریخ اتنی پرانی ہے، جتنی ہندوستان میں اسلام آنے کی۔ تاریخ بتاتی ہے کہ ہند کی سرزمین مسلمانوں کے قدم سے عہد فاروقی میں سرفراز ہو چکی تھی۔ جب سلاطینِ اسلام نے ہندوستان میں قدم جمائے اور اس کفرستان میں اسلام کی پرچم کشائی ہوئی تو اسلامی احکام اور شرعی قوانین کے نفاذ کے سلسلے میں علماء و فقہاء نے اس فن پر خصوصی توجہ دی۔ بالخصوص سلطان محمود غزنوی، ظہیر الدین محمد بابر، سلطان عالمگیر اورنگ زیب کے عہد میں اس فن نے واقعی ترقی حاصل کی۔ ان سلاطین میں سے بعض نے فتاویٰ کے مجموعے مرتب کروائے۔ اور بعض نے خود کتابیں تصنیف کیں، خود محمود غزنوی نے فقہ پر شاندار کتاب "التفرید فی الفروع" تصنیف کی۔ سلاطین کے مرتب کرائے ہوئے مجموعے میں فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ فیروز شاہی، فتاویٰ اکبر شاہی، فتاویٰ عادل شاہی اور فتاویٰ تاتارخانی جیسے مجموعہ ہائے فتاویٰ سلاطینِ اسلام کے دور کی عظیم یادگار ہیں۔ اس ذیل میں فتاویٰ عالمگیری کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی، کیونکہ اس کی تدوین پر اس زمانے میں سلطان عالمگیر اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ نے دو لاکھ صرف کیے تھے۔ (فتاویٰ ملک العلماء تلخیص)

فتویٰ نویسی کے ذریعے احکامِ اسلامیہ سے ناواقف افراد کو راہِ عمل کی طرف رہنمائی کی جاتی ہے۔ اس طرح مفتی اور مستفتی دونوں اپنے پروردگار کی خوشی حاصل کرتے ہیں، لیکن یہ جاننا ضروری ہے کہ

(۱) افتاء کیا ہے؟

(۲) افتاء کا اہل کون ہے؟

(۳) کیا ہر شخص فتویٰ دے سکتا ہے؟

(۴) مفتی کے اندر کتنی چیزوں کا ہونا ضروری ہے؟

یہ ساری چیزیں ہیں تو طوالت طلب، لیکن یہ ہے کہ فتویٰ دینے کے لیے فقہائے شریعت کے نزدیک کچھ اصول ہیں، جن کا جاننا ضروری ہے، کچھ اوصاف ہیں جن کا ہونا ضروری ہے۔ میرے امام احمد رضا نے اپنے رسالہ "ابانتہ المتواری فی مصالحۃ عبد الباری" میں تحریر فرمایا ہے: علومِ اسلامیہ میں سب سے مشکل فن علمِ فقہ ہے کہ فقہ دراصل قرآن و حدیث کی تعلیمات کا نچوڑ ہے۔ جو اصول فقہائے اسلام نے ایک مفتی کے لیے لازم قرار دیئے ہیں۔ ان اصولوں پر فتویٰ دینے میں امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کی چند خصوصیات جس میں آپ کو انفرادی و امتیازی حیثیت حاصل ہے:

(۱) حوالہ میں کثرت

فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ مفتی کے لیے ضروری ہے کہ وہ جس بات کو بطورِ دلیل پیش کر رہا ہے اس کا حوالہ دے کہ وہ بات کہاں سے منقول کر رہا ہے اس کا حوالہ ضروری ہے۔ اس میں اٹکل پچو جائز نہیں۔ علامہ خیر الدین رملی فرماتے ہیں:

فالمروض علی المفتی والقاضی التثبت فی الجواب وعدم المجازفتہ فیھما ۔

علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

لا یجوز لہ ان یفتیہ من کتاب ولا من کتابین ۔

ترجمہ: مفتی کے لیے جائز نہیں کہ ایک، دو کتابوں سے فتویٰ دے۔

فقہائے کرام کے اس قاعدہ کے پیشِ نظر میرے امام احمد رضا کے فتاویٰ پر اپنی نظریں تو جما کر دیکھیں کہ آپ کے فتاویٰ میں حوالہ ہی نہیں، حوالے ہی نہیں، بلکہ حوالوں کا نہ تھمتا ہوا ایک سیلاب نظر آئے گا، مگر مطالعہ شرط ہے۔ آپ کے فتاویٰ میں اس قدر حوالہ جات ہیں کہ ہر فتویٰ قرآن، حدیث، اجماع، قیاس، فقہائے کرام کے متون، شروح اور ان کے کلیات و جزئیات سے بھرے پڑے ہیں۔ ان میں سے چند مسائل پر دیئے گئے فتاویٰ نمونے کے طور پر پیش ہیں۔

(۱) دو نمازیں اکٹھی پڑھنے کا شرعی حکم میں ۳۶۵ حوالہ جات ہیں، اس فتویٰ کا نام "حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلوتین" ہے۔

(۲) اذان میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر انگوٹھے چومنے کے مسئلے میں ۴۰۵ حوالے ہیں۔ اس فتویٰ کا نام "منیر العین فی حکم تقبیل الابھامین" ہے۔

(۳) اذان بر قبر کے جواز پر قرآن و حدیث، فقہ و تفسیر سے ۶۲ دلائل بطور حوالہ ہیں، اس فتویٰ کا نام "ایذان الاجر فی اذان القبر" ہے۔

(۴) تیمم جنسِ ارض سے کیا مراد ہے؟ اس فتویٰ میں ۲۵۱ دلائل ہیں، اس فتویٰ کا نام "المطر السعید علی نبت جنس الصعید" ہے۔

(۵) سماعِ موتیٰ کے فتویٰ میں ۵۷۰ دلائل ہیں۔ اس فتویٰ کا نام "حیات الموات فی بیان سماع الاموات" ہے۔

(۲) مرجع العلماء

اسی سلسلے میں سب سے پہلے اصولیین کا ایک قاعدہ ملاحظہ فرمایئے۔ اصولیین کہتے ہیں:

"مفتی اگر مجتہد نہ ہو اور اس کو صورتِ مسؤلہ میں کوئی روایت، نص، قول یا جزئیات ملے تو وہ اپنے سے بڑے مفتی کی طرف رجوع کرے۔ اس قاعدے کی روشنی میں اگر اعلیٰ حضرت کو دیکھا جائے تو آپ کا تبحرِ علمی اور فقہی مہارت سورج کی روشنی کی طرح چمکتی چمکتی دکھائی دے رہی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ وقت کے بڑے بڑے علماء اور فقہاء مسائلِ شرعیہ میں آپ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ استفتاء کرنے والے علماء اور مفتیانِ کرام کی تعداد ایک ہزار اکسٹھ ہے۔ جب انہیں تحقیقی جواب طلب کرنا ہوتا تو وہ آپ کی طرف رجوع کرتے۔ علامہ امجد علی اعظمی (صدر الشریعہ)، علامہ عبد القادر بدایونی (تاج الفحول)، علامہ

حشمت علی (شیر بشبیہ اہل سنت)، علامہ سید نعیم الدین مراد آباد (صدر الافاضل)، علامہ سید محمد کچھوچھوی (محدثِ اعظم)، علامہ ظفر الدین (ملک العلماء) جیسے متبحر علماء آپ کے دارالافتاء کے مستفیضین ہیں۔ اس سے اندازہ لگائیے کہ اعلیٰ حضرت کو فقہ میں کس قدر مہارت حاصل تھی۔

(۳) بے نیازی اور خوفِ خدا

فقہاء کرام کا قاعدہ مسلمہ ہے کہ مفتی عادل اور ثقہ اور بے نیاز ہو اگر وہ بے نیاز نہیں، بلکہ محض حرص اور لالچ میں فتویٰ دیتا ہے تو وہ فعل حرام کا مرتکب ہے۔ علامہ خیر الدین رملی فرماتے ہیں:

ویحرم اتباع النفس والتشخص الميل الى المال الذى هو الداهية الكبرىٰ والمعصية العظمىٰ فان ذلك امر عظيم لايتجاسر عليه الاكل جاهل شقي. (شرح عقود رسم المفتی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

فما اخرج العلم من قلوب العلماء قال اطمع.

ترجمہ: علم کو علماء کے دلوں سے کس چیز نے نکال دیا؟ فرمایا: لالچ نے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الرجل الفقيه في الدين ان احتج اليه نفعه وان استغنى عنه اغنى نفسه.

ترجمہ: دین کا فقیہ وہ شخص ہے کہ اگر اس کی ضرورت پڑے تو نفع پہنچائے اور اگر ان سے بے پروائی برتی جائے تو اپنے آپ کو بے نیاز سمجھے۔ (متفق علیہ)

اس حدیث پاک کی روشنی میں اعلیٰ حضرت کو دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ آپ کے اندر بے نیازی کا یہ عالم کہ کبھی خلافِ شرع دنیوی اسباب کے لیے نہ قدم اُٹھایا اور نہ قلم، تقلب فی الدین اس قدر کہ کسی کی مجال نہیں کہ سامنے کوئی خلافِ شرع گفتگو یا سوال کردے۔ بے نیازی، صبر و تحمل اور بردباری جیسے اوصاف کے حاملِ کامل تھے۔ مشہور واقعہ ہے کہ نان پارہ کے نواب کی مدحت میں کچھ لوگ جب غزل لکھوانے کے لیے آپ کی چوکھٹ پر آئے تو آپ نے اس نواب کی مدح میں غزل لکھنے کی بجائے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ڈوب کر ایک نعت لکھ ڈالی اور اس نعت کے مقطع میں لکھتے ہیں:

کروں مدح اہلِ دول رضاؔ پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

(حدائق بخشش)

(۳) عرف اور لوگوں کے احوال سے واقف

فقہاء و علماءِ شرح متین فرماتے ہیں کہ ایک مفتی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے زمانے کے احوال اور اصطلاحات میں

اچھی طرح واقف ہے۔ فقہاء کا مشہور قول ہے:

من جهل باهل زمانه فهو جاهل .

المفتي اى الواقع لا بدله من معرفة احوال الناس .

فقہائے کرام کے اس قاعدے کے تحت اعلیٰ حضرت کو دیکھئے آپ فتویٰ میں صاحب ہدایہ اور صاحب الجوہرۃ النیرۃ کی طرف صورتِ مسؤلہ کے ہر ایک گوشے پر تفصیلی گفتگو فرماتے ہیں۔ پھر ایک گوشے کا شرعی حکم بتاتے ہیں۔

کلی اور مسواک کے فتوے میں تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”بدبودار کثیف بے احتیاطی حقہ پینے والوں کو اس کا خیال ضروری ہے (کہ اچھی طرح کلی اور مسواک کریں) ان سے زیادہ سگریٹ والے کو اس کی بدبو مرکب تمباکو سے سخت تر اور زیادہ دیرپا ہے، اور اس کا جرم دبا رہتا ہے، یہ سب لوگ وہاں کلیاں کریں کہ منہ بالکل صاف ہو جائے اور بو کا اصلاً نشان نہ رہے“۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ١)

بلکہ خود اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ عُرف پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”مفتی اور حاکم دونوں کو لازم ہے کہ جہاں کی نسبت حکم یا فتویٰ دیں، خاص وہاں کے رسم و رواج کا لحاظ کریں۔ دوسرا رواج اگرچہ کیسا ہی عام ہو، وہاں کے رہنے والے رواج کا معارج نہیں ہوسکتا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ١٨ ص ٣٥١)

صدر الافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

”علم فقہ میں جو تبحر و کمال حضرت ممدوح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کو حاصل تھا، اس کو عرب و عجم، مشارق و مغارب کے علماء کرام و فقہائے کرام نے گردنیں جھکا کر تسلیم کیا۔ تفصیل ان کے فتاویٰ دیکھنے پر موقوف ہے، مگر اجمال کے ساتھ دو لفظوں میں سمجھئے کہ موجود صدی دنیا بھر میں ایک مفتی تھا، جس کی طرف تمام عالم کے حوادث و وقائع استفتاء کے لیے رجوع کیے جاتے تھے، ایک قلم تھا جو دنیا بھر کو فقہ کے فیصلے دے رہا تھا۔ اہلِ باطل کی تصانیف کا بالغ ردّ بھی کرتا تھا اور زمانے بھر کے سوالوں کا جواب بھی دیتا تھا۔ میرے امام احمد رضا نے علم فقہ میں ٣٥٠ سے بھی زائد کتابیں تحریر فرمائیں۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور و معروف فتاویٰ رضویہ ہے۔ جو اپنی ضخامت اور تحقیقاتِ انیقہ کے اعتبار سے فائق ہے۔ آیئے میرے امام احمد رضا کی فقہ میں عمیق نظری کی جھلکیاں ملاحظہ فرمایئے:

امام احمد رضا کی فقہ میں تحقیقِ انیق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں اذان دی ہے یا نہیں؟

اس سلسلے میں علمائے کرام کی دو آرائیں ہیں:

(١) بعض حضرات نے کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اذان دی ہے کیونکہ امام ترمذی کی روایت سے اسی طرح ثابت ہے۔

(۲) بعض حضرات نے اس استدلال کو ردّ کر دیا' کیونکہ اسی طریق سے مسند احمد میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان دی۔

لہٰذا روایتِ ترمذی میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اذان کی اسناد ہے' وہ مجازی ہے۔ چنانچہ علامہ ابن عابدین شامی رد المحتار میں فرماتے ہیں:

> "عام طور سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دی ہے؟ اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے کہ آقا علیہ السلام نے دورانِ سفر خود اذان دی اور صحابہ کو نماز پڑھائی۔ اور امام نووی نے اس پر اعتماد کرتے ہوئے اسے قوی قرار دیا' لیکن اسی طریق سے مسندِ امام احمد میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان کہی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روایتِ ترمذی میں اختصار ہے اور ان کے قولِ اذان کا معنی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا"۔

اس مقام پر علامہ شامی نے دیگر علمائے کرام کی طرح اس پر اعتماد کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان نہیں دی ہے۔

بلکہ ترمذی کی روایت میں مجازی کا حکم ہے' لیکن میرے امام احمد رضا کی تحقیق یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں بنفسِ نفیس اذان دی ہے' کیونکہ تحفہ امام ابن حجر مکی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں اذان دی تھی اور کلماتِ شہادت یوں تھے: "اشهد انی رسول الله" اور ابن حجر نے اس کی صحت کی جانب بھی اشارہ کیا ہے اور یہ نص مفسر ہے' جس میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں۔ کیونکہ آپ نے خود اذان نہ دی ہوتی تو "اشهد انی رسول اللّٰه" کی بجائے "اشهد ان محمدًا رسول الله" کے الفاظ وارد ہوتے۔ لہٰذا ترمذی کی روایت کو مجاز پر محمول کرنا صحیح نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ' باب اذان والاقامۃ)

دیکھا آپ نے میرے امام احمد رضا نے کیسے تحقیقی جوہر دکھائے کہ بصیرتِ ایمان سے دیکھنے والے جھوم اُٹھتے ہیں۔ آیئے مزید دیکھئے کہ میرے امام احمد رضا نے اپنی خداداد علمی لیاقت اور صلاحیتوں کی بدولت مسئلے کی تنقیح و توضیح میں تحقیق کے بے شمار جواہر لٹا رہے ہیں۔

بنی ہاشم پر اللہ عزوجل نے زکوٰۃ اور صدقہ کا لینا حرام فرما دیا ہے' البتہ اس کے عوض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بنی ہاشم کو مالِ غنیمت سے پانچواں حصہ ملا کرتا تھا' پھر یہ بھی بند ہو گیا۔ اور صدقات کا لینا جوں کا توں حرام ہی رہا۔ مالِ غنیمت کے اس پانچویں حصے کے بند ہو جانے کے بعد کچھ فقہاء نے صدقات کو بنی ہاشم کے لیے حلال قرار دیا کہ جس کی وجہ سے صدقات کی حرمت کا حکم تھا۔ اب وہ باقی نہ رہا۔ لہٰذا تحریم صدقات کا حکم ساقط ہو جائے گا۔

اس سلسلے میں بھی میرے امام احمد رضا نے بڑی نفیس تحقیق فرمائی ہے۔ جس کے بعد مسئلے میں کسی قسم کی کوئی تشنگی نہیں رہ

جاتی۔ امام احمد رضا نے سب سے پہلے سادات کرام پر زکوٰۃ وصدقات لینے کی حرمت اور اس کی علت بیان فرمائی اور پھر یہ ثابت فرمایا کہ جب تک علت موجود رہے گی' اس وقت تک حکم باقی رہے گا۔ المختصر گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ سادات کرام پر صدقات لینا اس لیے حرام ہے کہ وہ مالوں کے میل ہوتے ہیں اور ان کی شان ارفع واعلیٰ اور عزت وکرامت کی حامل ہے۔ ان کی ستھری و پاک ذات اس سے برتر ہے کہ ایسی چیزوں سے آلودہ ہو۔ ایسا نہیں کہ انہیں مالِ غنیمت سے پانچواں حصہ ملا کرتا تھا۔ اس لیے صدقات حرام کر دیئے گئے تو جب صدقات کے حرام ہونے کا سبب مالوں کا میلا کچیلا ہوتا ہے تو اب صدقات ہمیشہ کے لیے حرام ہوں گے' کیونکہ یہ ایسی علت ہے جو زمانہ کے ہزار بدلنے سے متغیر نہیں ہو سکتی اور ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے گی۔ تو حکم بھی لاریب اپنی جگہ پر باقی رہے گا۔ پھر میرے امام احمد رضا نے خمس سے وارد ہونے والے اشکال کو دفع فرمایا۔ اس کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:

کہ بنی ہاشم پر پہلے صدقات حرام ہوئے' پھر اللہ عزوجل نے خمس کو ان کے رزق کا ایک ذریعہ بنایا۔ اسی طرح خمس (پانچواں حصہ) کا اثبات صدقات کے حرام ہونے کا سبب ہوا۔ ایسا نہیں کہ خمس کو ثابت کرنے کے بعد صدقات حرام کر دیئے گئے۔ گویا خمس صدقات کا عوض ہوا' تو اس مسئلے میں عوض یعنی خمس جب ساقط ہو گیا تو اس کی بنیاد پر معوض ثابت نہ ہوگا' کیونکہ معوض کا ثبوت اسی جگہ ہوتا ہے' جہاں عوض کے حاصل ہونے کی وجہ سے اس کا سوال ہوا ہو۔ ورنہ معوض کا زوال اگر کسی ایسی علت سے ہو جو عوض کے علاوہ ہو تو جب تک وہ علت باقی رہے گی' معوض ضرور ساقط رہے گا' عوض حال ہو چاہے ساقط ہو۔

تو بنی ہاشم کی عزت وحرمت کے سبب جب ان پر صدقات حرام فرما دیئے گئے تو اور اس عوض خمس کا ثبوت ہوا تو اب اس خمس کے ساقط ہو جانے سے صدقات کی حرمت ختم نہیں ہوگی' بلکہ وہ اپنے حال پر باقی رہے گی تو اس طرح صدقات کی حرمت ہمیشہ باقی رہے گی۔

میرے امام احمد رضا نے اس مسئلے کو بڑی آسان اور واضح مثال کے ساتھ بیان فرما دیا کہ کسی مریض سے جب وضو کی فرضیت ساقط ہو جائے اور اس کے تیمّم لازم ہو تو پاک مٹی نہ ہونے کے وقت تیمم بھی ساقط ہو جاتا ہے' تو ایسی صورت میں تیمم کے ساقط ہو جانے سے وضو کی فرضیت نہ لوٹے گی بلکہ اجتماعی طور پر وضو اور تیمّم دونوں ساقط ہو جائیں گے۔ اس مسئلے کو امام احمد رضا نے جتنے نفیس اور خوبصورت انداز میں ثابت فرمایا' وہ انہیں کے علم وفن کا حصہ ہے۔ اس کامل تحقیق کے بعد امام احمد رضا کو خود اس کا احساس ہوتا ہے اور آخر میں رقم فرماتے ہیں:

وللّٰہ الحمد ھکذا نبغی التحقیق واللّٰہ سبحانہ ولی التوفیق ۔

میرے امام احمد رضا کا اظہارِ تشکر بھی قابلِ تحسین ہے اور انیق وعمیق تحقیق کو ہم سراہتے ہیں۔ ہم کیا صدی حاضرہ اور صدی سابقہ کے بڑے بڑے فقہائے کرام وعلمائے کرام نے داد دینے کی سعادت حاصل کی۔ میرے امام احمد رضا کے کیا کہنے اور آپ کی تحقیق تو اللہ اللہ!

اللہ اللہ! یہ علو خاص عبدیت رضا!

آیئے ایک اور مسئلہ میں اپنے امام احمد رضا کی تحقیق کو پڑھتے ہیں اور دلوں کی تازگی بڑھاتے ہیں۔

مذہب حنفی میں نماز جنازہ کی تکرار ناجائز و نامشروع ہے۔ ہاں! اگر ولی کی اجازت کے بغیر کسی اجنبی نے نماز پڑھادی ہو تو ولی کو اعادہ کا حق حاصل ہے۔ اس پر چند احادیثِ مبارکہ سے اعتراض واقع ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت سکینہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں جب وہ بیمار ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ان کا انتقال ہو تو مجھے خبر کرنا۔ شب میں ان کا انتقال ہوا تو صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کرنا خلاف ادب سمجھا اور انہیں اندھیری رات میں کیڑے مکوڑوں کا بھی خوف ہوا۔ یہ خیال کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دفن کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع نہ کیا۔ صبح جب آقا علیہ السلام کو خبر ہوئی تو آقا علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں نہ کہا تھا کہ مجھے اس کی خبر دینا! تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ ہمارے دلوں کو یہ گوارا نہ ہوا کہ رات باہر آنے میں زحمت نہ دیں یا آپ کو بیدار دیں۔ پھر صحابہ کرام نے ان کی قبر پر صف لگائی اور حضور نے نماز پڑھائی۔ اسی طرح کے چند واقعات اور مروی ہیں' جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نمازِ جنازہ کی تکرار درست ہے۔ ان واقعات کا جواب امام احمد رضا نے بڑی ہی لطیف گفتگو سے دیا' جس کے بعد سارے اعتراضات یکسر ختم ہو جاتے ہیں اور شکوک وشبہات کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ نمازِ جنازہ ایک طرح کی شفاعت ہے اور شفاعت کے مالک باذنِ الٰہی صرف اور صرف سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آقا علیہ السلام کے علاوہ بھی جو شفاعت کرے گا' وہ آقا علیہ السلام کی نیابت سے کرے گا۔ آقا علیہ السلام کی شفاعت کے بغیر کرلے تو وہ فضولی کا تصرف ہو گا اور فضولی کا تصرف مالک کی اجازت پر موقوف رہے گا۔ مالک اگر اجازت دے اور اس کو جائز کر دے تو جائز ہو جائے گی۔ اگر مالک خود تصرف کرے تو فضولی کا تصرف باطل ہوگا تو جن واقعات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نہیں پڑھائی تو یہ نماز کی تکرار نہ ہوگی' بلکہ نمازِ اوّل یہی قرار پائے گی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد۴)

تطبیق بین الاقوال

مختلف اقوال میں تطبیق بڑا اہم اور کٹھن مرحلہ ہے۔ یہ بھی بڑے علم وتبحر اور دقت نظر کا مقتضی ہے۔ امام احمد رضا کی تصانیف میں اس کی بکثرت مثالیں موجود ہیں۔ یہاں اس کے چند نمونے پیش کرتا ہوں:

طہارت میں بلاوجہ پانی خرچ کرنے کے بارے میں فقہائے کرام کے درمیان سخت اختلاف پایا جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ حلبی نے غنیہ میں اور علامہ طحطاوی نے شرح درمختار میں بلاوجہ پانی صرف کرنے کو حرام ٹھہرایا۔ مدقق علائی نے درمختار میں مکروہ تحریمی قرار دیا۔ بحرالرائق میں اس کو مکروہ تنزیہی شمار کیا۔ محقق علی الاطلاق امام ابن ہمام نے فتح القدیر میں خلاف اولیٰ ہونے پر اعتماد کیا۔ الحاصل اس مسئلے میں فقہائے کرام کے چار اقوال ہیں: حرام' مکروہ تحریمی' مکروہ تنزیہی اور خلافِ اولیٰ' بظاہر یہ چند مختلف اقوال ہیں' لیکن امام احمد رضا نے اپنی خداداد صلاحیت سے تطبیق کی ایسی صورت بیان فرمائی' جس سے اختلاف یکسر ختم ہو

جاتا ہے۔

جس کا ماحصل یہ ہے کہ:

(۱) وضو میں سنت سمجھ کر بلاضرورت پانی خرچ کیا تو حرام ہے۔

(۲) بلا اعتقادِ سنت و بلا حاجت پانی اس طرح خرچ کیا کہ وہ پانی ضائع ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔

(۳) نہ تو سنت کا اعتقاد ہو نہ ضیاعِ ماء کا ارادہ، لیکن عادۃً بلاوجہ پانی خرچ کرتا ہو تو مکروہ تنزیہی ہے۔

(۴) نہ اعتقادِ سنت ہو اور اضاعت ہو نہ ہی بلاضرورت خرچ کرنے کی عادت ہو، بلکہ نادراً بلاضرورت پانی خرچ ہو جائے تو خلافِ اولیٰ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ا، باب الغسل)

امام احمد رضا نے یہ تطبیق یوں ہی نہیں کر دی، بلکہ اس تطبیق کو دلائل اور فقہاء کی عبارتوں سے روشن بھی فرما دیا ہے۔ اظہارِ بیان کا وسیلہ زبان ہوتی ہے۔ فقہ اور مفتی کے لیے اظہار و بیان کی قدرت ایک لازمی اور ضروری صفت ہے۔ ورنہ مسائل و مشاغل کی تفہیم آسان نہ ہو گی۔ امام احمد رضا اس میدان کے مردِ میداں ہی نہیں، بلکہ شہسوار بھی ہیں۔ عربی، فارسی اور اُردو پر انہیں جو کامل عبور تھا۔ اس کا ثبوت تو ان تینوں زبانوں میں ان کے شاعرانہ کمالات ہیں۔ جو نعت اور مدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وقف ہیں۔ مگر ''فتاویٰ رضویہ'' میں بھی وہ اظہار و بیان کے وسائل یعنی زبان کے ادبی اسلوب سے قاری کے ذہن کی چٹکیاں لیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ الفاظ کو نئے معنی پہنانا اور مرکباتِ کلام کو تضمن کے طور پر یوں استعمال کرنا کہ وہ انگشتری میں نگینہ جڑ دینے کا منظر پیش کرتے ہوئے نظر آئیں۔ یہ صرف قادر الکلام شاعر اور باکمال ادیب ہی کر سکتا ہے۔ دامنِ اختصار تھامے ہوئے یہاں صرف ''فتاویٰ رضویہ'' کی جلد اوّل کے دو تمہید عنوانات یعنی ''خطبۃ الکتاب'' اور ''اجلی الاعلام ان الفتوی مطلقاً علی قول الامام'' کے خطبے کی طرف اشارہ کافی ہو گا۔ خطبۃ الکتاب میں فقہ حنفی کی اُمہات الکتب کے اسماء اور فنی مصطلحات کو بطورِ تلمیح و براعتِ استہلال استعمال کر کے تطبیق کا جو سماں باندھا، وہ کچھ انہی کا کمال ہے۔ الفاظ پرانے ہیں مگر بطورِ تلمیح استعمال ہو کر نئے معانی کے لباس بن گئے ہیں۔

الحمد للہ ہو الفقہ الاکبر والجامع الکبیر، لزیادت، قبضہ المبسوط، الدرر الغرر، بہ الہدایۃ ومنہ البدایۃ والیہ النہایۃ ۔

یعنی سب حمد اللہ کے لیے ہے، یہی سب سے بڑی سمجھ اور اضافوں کو یکجا کرنے والی بات ہے۔ اُسکا فیض ہے جو پھیلا ہوا ہے، جیسے چمکتے ہوئے موتی ہوں، اسی ذات سے ہدایت وابستہ ہے، وہی اوّل اور وہی آخر ہے۔

یہ تو وہ معنی ہیں جو ان پرانے الفاظ کے لباس میں یہاں وارد ہوئے ہیں، مگر ان کے معنی فقہ حنفی کی اُمہات الکتب کے نام ہیں۔ فقہ اکبر امام اعظم ابو حنیفہ کی تصنیف ہے۔ جامع کبیر، زیادات، فیض، مبسوط، دُرر، غرر، ہدایہ اور بدایہ و نہایہ یہ سب کتب فقہ ہیں، مگر امام احمد رضا نے عربی زبان پر عبورِ تامہ رکھنے اور ان پرانے الفاظ سے دوہرا کام لے کر اپنی مہارت و عبقریت کا ثبوت

دے دیا ہے۔

میرے کے فتاویٰ اپنی عظیم تر افادیت کے ساتھ ساتھ ایک ایسی انفرادیت بھی رکھتے ہیں، جو تنوع، ایجاز، جامعیت اور باریک بینی کے علاوہ ایک مصنف کے کمالِ فن، وسعتِ نظر، عمق بصیرت، ظرافتِ طبع اور جزئیات میں کلیات اور کلیات میں جزئیات کو ایک خاص رنگ میں پیش کرنے کی فقیہانہ مہارت سے قاری کی قوتِ فیصلہ اور قلب و روح کو متاثر کرتی نظر آتی ہے، یہ وہ اعزاز ہے جو فقہائے متاخرین میں کسی کسی کے حصے میں کم کم آیا، مگر میرے امام احمد رضا کو کثرت سے میسر آیا ہے۔ فقاہت بھی اور شعر گوئی میں درکِ کامل بھی، میرے امام احمد رضا کا کمالِ علم اور مختلف زبان و ادب اور جس پیرا میں استفتاء ہوا، اسی زبان اور اسی انداز میں جواب عطاء فرمایا، لوگ دنگ رہ گئے۔ ایک صاحب نے منظوم استفتاء کیا تو منظوم ہی میں جواب عطاء فرمایا، استفتاء ہوا۔

گر کسی نے ترجمہ سجدہ کی آیت کا پوچھا، تب بھی کرنا کیا اس شخص پر واجب ہوا؟

جواب عطاء فرمایا: ترجمہ بھی اصل سا ہے، وجہ سجدہ بالیقین۔ فرق یہ ہے کہ فہم معنی اس میں شرط اس میں نہیں، آیت سجدہ سنی جانا کہ ہے سجدہ کی جا اب زبان سمجھے نہ سمجھے سجدہ واجب ہو گیا۔

ترجمہ نہ اس زبان کا جاننا بھی چاہیے، نظم و معنی دو ہیں، ان میں ایک تو باقی رہے تا کہ من وجہ تو صادق ہو، سنا قرآن کو ورنہ ایک موج ہوا تھی چھو گئی جھکان کو ہے یہی مذہب بہ یفتیٰ علیہ الاعتماد شامی از فیض وہنر واللہ اعلم بالرشاد۔

سائنسی نظریات علم الارض

دنیائے اسلام میں ایسی شخصیتوں کی کمی نہیں، جنہوں نے اپنے علم و فضل اور عقل و بصیرت سے پوری دنیا کو مستفیض فرمایا۔ جامی، رومی، غزالی، رازی وغیرہم یہ وہ ہستیاں ہیں، جن کے علمی کارنامے رہتی دنیا تک یاد کیے جائیں گے، کیونکہ ان میں کوئی نحو صرف کا امام ہے تو کوئی ریاضی و ہیئت کا، کوئی منطق و فلسفہ کا بے تاج بادشاہ ہے، تو کوئی علم جغرافیہ کا، لیکن جنت نشاں ملک سرزمینِ ہند اپنی قسمت پر جتنا ناز کرے، کم ہے۔ میرے امام احمد رضا کو اللہ عزوجل نے ایسے ایسے علمی جواہر عطاء کیے ہیں جس کی بدولت اِن کا سر فخر سے ہمیشہ بلند رہے گا۔ وہ کون سا علم و فن ہے جس پر امام احمد رضا کو عبور حاصل نہیں؟ آپ دینی اور دنیوی علوم کا حسین سنگھم ہیں۔ اگر آپ نے ایک طرف علوم و فنونِ دینی میں کام کیا تو دوسری طرف دنیاوی علوم و فنون کے ہر پہلو بلکہ ہر گوشے کو واضح کیا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ ایک بڑی تعداد ہے ایسے علوم و فنون کی جس میں امام احمد رضا کو مکمل مہارت حاصل تھی۔ حیرت انگیز تصویر ہے کہ زمانہ جسے ایک عام سا مولانا سمجھتا رہا، آج کے ماہرین اس کی علمی تحریریں سمجھنے سے قاصر ہیں۔ امام احمد رضا کے دو رسالے ''سفر السفر عن الجفر بالجفر'' اور ''اطائب الاکسیر فی علم التکسیر'' ان دو رسالوں کی تحریروں کو آج دنیا سمجھنے سے قاصر ہے۔ کیونکہ یہ علوم تقریباً معدوم ہو گئے ہیں۔ امام احمد رضا کو سائنس میں کتنی مہارت حاصل تھی؟ ان کے

سائنسی تخیلات کی حد کیا تھی؟ ان سوالات کے جوابات تلاش کرنے کی بجائے اگر میں یوں کہوں کہ امام احمد رضا ماضی قریب کے سائنس دانوں کے شہنشاہ تھے، تو غلط نہ ہوگا کیونکہ آپ کی سائنسی تحقیق اور تحریریں ماضی اور حال کے تمام سائنس دانوں کے لیے ایک کھلا ہوا چیلنج ہیں۔ یہ جملے حقیقت اور حقیقت پر مبنی ہیں، نہ کہ عقیدت پر مبنی ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ جس شعبہ میں امام احمد رضا کی علمی خدمات سے لوگوں کو واسطہ پڑا، اس شعبہ میں امام احمد رضا کی شخصیت نکھر کر سامنے آئی اور جس سے واسطہ نہیں پڑا، وہ ابھی تک پردۂ خفا میں ہے، انہی میں ایک سائنس بھی ہے۔ سائنس دراصل اشیاء کے حقائق دریافت کرنے کا نام ہے، مگر امام احمد رضا کے سائنسی نظریات ”شتر بے مہار“ کی طرح بے لگام نہیں، بلکہ آپ کے نظریات صرف اسلامی نظریات کے محور پر گردش کرتے ہیں۔ یہ اس ایمان ویقین کی بنیاد پر ہے جو اسلامی نظریات کے سلسلے میں آپ کو تھا۔

امام احمد رضا سے جب بھی کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا تو آپ اس سوال کا جواب دینے کے ساتھ ساتھ اس مسئلے سے متعلق جتنی اصلاحی، سائنسی، علمی اور فنی توجیہات ممکن ہوتیں، آپ وہ بھی تحریر فرماتے۔ مثلاً تیمم ایک شرعی مسئلہ ہے، اسے عبادت کے باب میں بڑی اہمیت اس لیے حاصل ہے کہ یہ مخصوص حالات میں وضو کا نعم البدل ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

> ”اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا، پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو۔ (النساء:٤٣)

صدر الافاضل اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> ”جو چیز مٹی کی جنس سے ہو جیسے گرد، ریت، پتھر وغیرہ ان سب سے تیمم جائز ہے خواہ پتھر پر غبار بھی نہ ہو“۔

لیکن پاک ہونا چیزوں کا شرط ہے۔ واضح ہو کہ مٹی کا تعلق علم الارض سے ہے جو کہ سائنس کا بہت ہی اہم شعبہ ہے۔ مٹی کی متعدد اجناس واقسام ہیں، ظاہر ہے اس فن کا ماہر ہی اس کی تمام اقسام سے واقف ہو سکتا ہے۔

مگر حیرت ہوتی ہے کہ امام احمد رضا اس موضوع پر ایسی ماہرانہ نظر رکھتے ہیں جیسے کہ علم الارض کے ماہر ہیں۔ حالانکہ یہ علم آپ نے کسی استاد یا یونیورسٹی سے نہیں پڑھا۔ مگر موضوع پر ایسی تحقیق وتدقیق پیش فرمائی کہ بڑے بڑے سائنسدانوں کی گردنیں خم ہو گئیں۔ فتاویٰ رضویہ جلد ا میں آپ نے ایک رسالہ بعنوان ”المطر السعید علی بنت جنس الصعید“ تحریر فرمایا جس میں آپ کے ماہر ارضیات ہونے کی جولانیاں دیکھی جا سکتی ہیں۔ اس رسالے میں آپ نے پتھروں کے بارے ایسی علمی تحقیق فرمائی ہے کہ سائنس دان انگشت بدنداں ہیں۔ علم ارضیات کے متعلق تو آپ کی تحقیقات اجتہادی درجہ تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ جب آپ سے تیمّم کے بارے میں استفسار کیا گیا تو آپ نے اس کے جواب میں ایک تفصیلی رسالہ بنام ”حسن التعلیم لبیان حد التیمم“ تحریر فرمایا۔ اور ایسا مدلل جواب تحریر فرمایا کہ عقل انسانی حیران رہ گئی۔ ایوانِ سائنس میں ہلچل مچ گئی۔ امام احمد رضا مغربی سائنسدانوں کے بارے لکھتے ہیں کہ یورپ والوں کو طریقہ

استدلال نہیں آتا، انہیں اثباتِ دعویٰ کی تمیز ہی نہیں، ان اوہام جن کو بطورِ دلیل پیش کرتے ہیں، یہ علتیں رکھتے ہیں۔

حیرت ناک بات یہ ہے کہ ان پر کام کرنے والے حضرات کسی مخصوص طبقۂ علم سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ ایک طرف تو علماء اور راسخین فی العلم کی کثیر تعداد ہے تو دوسری طرف صوفیہ اور زاہدین کا ایک طبقہ ہے۔ جدید و قدیم ماہرین کی ایک جماعت ہے، تو ریاضی اور علم ہیئت کے محققین کی ایک جماعت ہے، ناقدین شعر و ادب کا ایک گروہ ہے، تو آشنایانِ رموز و معروف کا ایک طبقہ ہے۔ دنیا کے تمام بڑے انسانوں کی طرح اگر ان کے مداحین کی عظیم جماعت ہے تو ناقدین کا بھی ایک طبقہ ہے۔ لیکن امرِ واقع ہے کہ اتنا کچھ ہونے کے باوجود بھی ہر قاری یہی محسوس کرتا ہے کہ ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

میرے امام احمد رضا کی حیات کا گوشہ ایک جہانِ دیگر ہے، جس کی خوبیوں کو اُجاگر کرنے کے لیے الحمد للہ اس وقت دنیا کے چار براعظموں ایشیاء، امریکہ، یورپ اور فریقہ کے ۹ ملکوں، ۲۸ یونیورسٹیوں میں آپ کی مذہبی، ادبی، فقہی اور طبی خدمات پر کام ہو رہا ہے۔

پاکستان کی نوٗ، ہندوستان کی نوٗ، برطانیہ کی ۳، امریکہ دوٗ، افریقہ، ہالینڈ، سعودی عرب اور افغانستان وغیرہ کی ایک یونیورسٹی میں امام احمد رضا پر مختلف موضوعات کے تحت محققین تحقیق فرما رہے ہیں۔ اور کتنے ہی افراد P.H.D ڈاکٹریٹ کی سندِ فراغت) حاصل کر چکے ہیں اور کتنے ہی لوگ ایم فل اور ایم۔ اے کے مقالات تحریر کر چکے ہیں۔ (ماہنامہ فیضانِ معرفت، آندھرا پردیش شمارہ۲ مئی ۲۰۰۰ء)

آخر میں، میں صرف اتنا ہی کہوں گا کہ میرے امام احمد رضا کی ذاتِ مبارکہ لاجواب و بے نظیر ہے۔ اور آپ کے قلمی و علمی جواہر پاروں میں صرف اور صرف ''العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ'' بھی لاجواب و بے نظیر ہے۔ یہ ایک فقہی انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اس میں زندگی کے تمام شعبہ جات کے متعلق خواہ وہ اسلامی ہوں یا دنیاوی تفصیلی و تنقیحی و تحقیقی و اصلاحی اور فعلی و قولی ہر قسم کا مواد موجود ہے۔ آخر میں تمام عقیدتوں اور محبتوں کے محور اپنے امام احمد رضا کو سلام پیش کروں گا اور دو شعروں پر کلام ختم کروں گا۔ ایک شعر تو خود میرے امام نے اپنے متعلق تحدیثِ نعمت تحریر فرمایا:

یہی کہتی ہے بلبلِ باغ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصف شاہِ ہدیٰ مجھے شوخیٔ طبع رضا کی قسم

اور دوسرے شعر میں شاعر نے کیا خوب کہا:

گونج گونج اُٹھے نغماتِ رضا سے بوستاں
کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وامنقار ہے

* * *

وضو کا بیان

سوال ا: وضو کے بعد ہاتھ منہ پونچھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں: علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ بعد وضو منہ کپڑے سے پونچھنا نہیں چاہیے' اس میں ثواب وضو کا جاتا رہتا ہے؟ بینوا توجروا

الجواب: اللہ تعالیٰ ثواب عطاء فرمائے! وضو کا ثواب جاتا رہنا محض غلط ہے' ہاں بہتر ہے کہ بے ضرورت نہ پونچھے' امراء ومتکبرین کی طرح اس کی عادت نہ ڈالے اور پونچھے تو بے ضرورت بالکل خشک نہ کرلے' قدرے نم باقی رہنے دے کہ حدیث میں آیا ہے:

ان الوضوء یوزن رواه الترمذی ۔

یہ پانی روزِ قیامت نیکیوں کے پلے میں رکھا جائے گا۔ (سنن ترمذی' ابواب الطہارۃ' ج ا)

اور ابن عساکر نے تاریخ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وضو کر کے پاکیزہ کپڑے سے بدن پونچھ لے تو کچھ حرج نہیں اور جو ایسا نہ کرے تو یہ بہتر ہے۔ اس لیے کہ قیامت کے دن آبِ وضو بھی سب اعمال کے ساتھ تولا جائے گا۔

اقول (میں کہتا ہوں' یعنی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ) آبِ وضو کے وزن کیے جانے سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ اسے پونچھنا مکروہ ہے' جیسا کہ امام ترمذی نے اپنی جامع میں لکھا کہ اس کام کو جس نے مکروہ کہا ہے' اسی وجہ سے مکروہ کہا ہے کہ فرمایا گیا ہے: یہ پانی روزِ قیامت نیکیوں کے پلّے میں رکھا جائے گا۔ مذکورہ بالا حدیثِ ابوہریرہ سے یہ استدلال ردّ ہو جاتا ہے' کیونکہ اس میں وزن کیے جانے کی صراحت کے ساتھ کراہت کی نفی' اور اس کے صرف مستحب ہونے پر نص موجود ہے۔ اور یہ معلوم ہے کہ ترکِ مستحب' کراہت تنزیہہ کا موجب نہیں۔ جیسا کہ محقق بحر اور علامہ شامی وغیرہما نے اس کی تحقیق فرمائی ہے۔

اس کے سوا اس کی ممانعت یا کراہت کے بارے میں اصلاً کوئی حدیث نہیں' بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد حدیثوں میں اس کا فعل مروی ہوا۔ جامع ترمذی میں اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہما سے ہے:

قالت كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم خرقة ينشف بها بعد الوضوء ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رومال رکھتے کہ وضو کے بعد اس سے اعضائے منور صاف فرماتے۔

(سنن ترمذی ج ا ابواب الطہارۃ)

فتاویٰ امام قاضی خان میں ہے:

"وضو و غسل کرنے والے کے لیے رومال سے بدن پونچھنے میں حرج نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ وہ ایسا کرتے تھے۔ بعض نے اسے مکروہ کہا ہے اور بعض نے وضو کرنے والے کے لیے مکروہ کہا ہے، غسل والے کے لیے نہیں اور صحیح وہی ہے جو ہم نے کہا، مگر چاہیے کہ اس میں مبالغہ نہ کرے اور پانی بالکل خشک نہ کرے، اعضاء پر کچھ اثر باقی رہنے دے"۔

تنبیہ

علماء میں مشہور ہے کہ اپنے دامن آنچل سے بدن نہ پونچھنا چاہیے اور اسے بعض سلف سے نقل کرتے ہیں اور ردالمحتار میں فرمایا: دامن سے ہاتھ منہ پونچھنا بھول پیدا کرتا ہے۔

ارشاد الساری باب المضمضہ والاستنشاق فی الجنابۃ میں ہے:

"ذخائر میں ہے: اور جب (بدن) خشک کرے تو اولیٰ یہ ہے کہ دامن، لباس کے کنارے اور ان کے مثل سے نہ پونچھے"۔

اقول (میں کہتا ہوں، یعنی امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ) یہ اہلِ تجربہ کی ارشادی باتیں ہیں، کوئی شرعی ممانعت نہیں۔ جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ کی حدیثیں گزریں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشۂ جامہ مبارک سے چہرۂ اقدس کا پانی صاف فرمایا۔

فقیہ ابواللیث نے شرح جامع صغیر میں فرمایا ہے کہ فقیہ ابوجعفر فرماتے تھے:

"یہ (یعنی اپنے بدن یا منہ کو اپنے دامن سے صاف کرنا) مکروہ اسی صورت میں ہے جب وہ نفیس قسم کا ہو، کیوں کہ اسی میں فخر و تکبر ہوتا ہے، اگر وہ کپڑا عمدہ قسم کا نہ ہو تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اس میں کوئی تکبر نہیں ہوتا"۔

(فتاوی رضویہ ج ا ص ۳۱۳)

سوال ۲: تانبے کے برتن میں کھانا پینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس صورت میں کہ شرع محمدی فعل بست و شتم در بیان مکروہاتِ وضو میں ہے۔

تیرے تانبے کے برتن سے اگر
ہے وضو ناقص کرے گا جو بشر

نہ یہ معلوم ہوا کہ تانبے کے برتن سے کیوں وضو ناقص ہے، آج کل بہت شخص تانبے کے برتن، لوٹے سے وضو کرتے ہیں۔ کیا ان سب کا وضو ناقص ہوتا ہے؟ بینوا توجروا (بیان کرو اجر دیئے جاؤ گے)

الجواب: تانبے کے برتن سے وضو کرنا، اس میں کھانا پینا، سب بلاکراہت جائز ہے۔ وضو میں کچھ نقصان نہیں آتا، ہاں قلعی کے بعد چاہیے، بےقلعی برتن میں کھانا پینا مکروہ ہے کہ جسمانی ضرر کا باعث ہے اور مٹی کا برتن تانبے سے افضل ہے۔ علماء نے وضو کے آداب و مستحباب سے شمار فرمایا کہ مٹی کے برتن سے ہو اور اس میں کھانا پینا بھی تواضع[1] سے قریب تر ہے۔

ردالمحتار میں اختیار شرح مختار سے ہے:

”کھانے پینے کے برتن مٹی کے ہونا افضل ہے کہ اس میں نہ اسراف ہے نہ اترانا۔ اور حدیث میں ہے: جو اپنے گھر کے برتن مٹی کے رکھے فرشتے اس کی زیارت کریں اور تانبے اور رانگ کے بھی جائز ہیں“۔ (جلد۱ص۱۳۶)

سوال۳: وضو کے دوران اگر ریح خارج ہو جائے تو کیا دوبارہ وضو کرے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ میں کہ اگر درمیانِ وضو کرنے کے ریح خارج ہو جائے، یعنی دو عضو یا تین عضو دھو لیے ہیں، اور ایک یا دو باقی ہیں، تو اس شخص کو ازسرِنو وضو کرنا چاہیے یا جو عضو باقی رہا ہے، صرف اسی کو دھو لینا کافی ہے؟ بینوا توجروا

الجواب: ازسرِنو وضو کرے اُتنے اعضاء کا غسل[2] باطل ہو گیا۔ مسئلہ بدیہہ ہے کہ ہے ناقضِ کامل، ناقضِ ناقص بدرجۂ اولیٰ ہے۔ معہذا جزئیہ کی طرف تصریح ہے۔

درمختار میں ہے:

”صحتِ طہارت کی شرط یہ ہے کہ طہارت کے اہل سے، اس کی جگہ واقع ہو اور کوئی مانع طہارت نہ ہو“۔

ردالمحتار میں ہے:

”عبادتِ شرح: ”کوئی مانع طہارت نہ ہو“ اس طرح کہ درمیانِ طہارت کو ناقض نہ پیدا ہو۔ یہ اس کے لیے ہے جو اسی ناقض کے عذر میں مبتلا نہ ہو“۔ (ج۱ص۱۳۷)

سوال۴: زکام سے وضو نہیں ٹوٹتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زکام جاری ہونے سے وضو جاتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا (بیان کیجیے اجر لیجیے)

الجواب: زکام جتنا بھی جاری ہو اس سے وضو نہیں جاتا کہ محض بلغمی رطوبات طاہرہ[3] ہیں، جن میں آمیزش خون یا ریم کا اصلاً احتمال نہیں۔

اقول ہمارے علماء تصریح فرماتے ہیں کہ بلغم کی قے کسی قدر کثیر ہو، ناقضِ وضو نہیں۔

---

[1] ......عاجزی

[2] ......دھونا

[3] ......پاک

نورالایضاح ومراقی الفلاح میں ہے:

''دس چیزیں ناقضِ وضو نہیں ہیں' ان میں سے ایک بلغم کی قے ہے' اگرچہ زیادہ ہو' اس لیے کہ نجاست اس کے اندر نہیں جاتی اور وہ خود پاک ہے''۔

یہ تصریحاتِ جلیلہ ہیں کہ بلغم جو دماغ سے اترے بالاجماع ناقضِ وضو نہیں اور ظاہر ہے کہ زکام کی رطوبتیں دماغ ہی سے نازل ہیں' تو ان سے نقضِ وضو کا قول نہیں ہو سکتا۔ حکم مسئلہ تو اسی قدر سے واضح ہے۔ مگر یہاں علامہ سید طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک شبہ عارض ہوا' جس کا منشاء یہ ہے کہ ہمارے علماء نے فرمایا: جو سائل چیز بدن سے بوجہ علت خارج ہو ناقضِ وضو ہے' مثلاً آنکھیں دکھتی ہیں یا جسے ڈھلکے کا عارضہ ہو یا آنکھ' کان' ناف وغیرہا میں دانا یا ناسور یا کوئی مرض ہو' ان وجوہ سے جو آنسو' پانی بہے وضو کا ناقض ہوگا۔ (ج ۱ ص ۳۴۷)

سوال ۵: ستر دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اپنے گھٹنے کھل جانے یا اپنا یا پرایا ستر بلاقصد یا بالقصد دیکھنے یا دوڑنے یا بلندی پر سے کودنے یا گرنے سے وضو جاتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب: ان میں سے کسی بات سے وضو نہیں جاتا' ستر کھلنے یا دیکھنے سے وضو جانا کہ عوام کی زبان زد ہے' محض بے اصل ہے۔ علماء نے سترِ عورت کو آدابِ وضو سے گنا' اگر کشف سے وضو جاتا تو فرائضِ وضو سے ہوتا۔ (ج ۱ ص ۳۷۰)

سوال ۶: نیند سے کب وضو ٹوٹتا ہے کب نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کس طرح کے سونے سے وضو جاتا ہے' اس میں قولِ منقح کیا ہے۔ بینوا توجروا (بیان فرمایئے' اجر پایئے)

الجواب: امام المدققین سیدی علاء الدین دمشقی حصکفی وعلامہ جلیل ابوالاخلاص حسن شرنبلالی ومحقق بالغ النظر سیدی ابراہیم حلبی ودیگر اکابر اعلام رحمۃ اللہ علیہم نے درمختار ونورالایضاح وغنیہ وصغیری وغیرہا میں بعد احاطۂ اقوال جو اس باب میں قولِ منقح فہیم مستفید من القی السمع وھو شہید کے لیے افادہ فرمایا' اس کا حاصل وعطر محاصل یہ ہے کہ نیند دو شرطوں سے ناقضِ وضو ہوتی ہے:

اوّل یہ کہ دونوں سرین اس وقت خوب جمے نہ ہوں۔

دوسرے یہ کہ ایسی ہیأت پر سویا ہو جو غافل ہو کر نیند آنے کو مانع نہ ہو۔

جب یہ دونوں شرطیں جمع ہوں گی تو سونے سے وضو جائے گا اور ایک بھی کم ہے تو نہیں' مثلاً:

(۱) دونوں سرین زمین پر ہیں' اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے' کرسی کی نشست اور ریل کی تپائی بھی اسی میں داخل

ہے۔

(۲) دونوں سرین پر بیٹھا ہے اور گھٹنے کھڑے ہیں اور ہاتھ ساقوں پر محیط ہیں، جیسے عربی میں احتباء کہتے ہیں، خواہ ہاتھ زمین وغیرہ پر ہوں اگر چہ سر گھٹنوں پر رکھا ہو۔

(۳) دوزانو سیدھا بیٹھا ہو۔

(۴) چارزانو پالتی مارے۔

یہ صورتیں خواہ زمین پر ہوں یا تخت یا چارپائی پر یا کشتی یا شقدف یا شبری یا گاڑی کے کھٹولے میں۔

(۵) گھوڑے یا خچر وغیرہ پر زین رکھ کر سوار ہے۔

(۶، ۷) ننگی پیٹھ پر سوار ہے مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا یا راستہ ہموار ہے۔

ظاہر ہے کہ ان سب صورتوں میں وضو نہ جائے گا، اگر چہ کتنا ہی غافل ہو جائے، اگر چہ سر بھی قدرے جھک گیا ہو، نہ اتنا کہ سرین نہ جمے رہیں، اگر چہ دیوار وغیرہ کسی چیز پر ایسا تکیہ لگائے ہو کہ وہ شے ہٹالی جائے تو یہ گر پڑے۔ یہی ہمارے امام کا اصل مذہب وظاہر الروایۃ ومفتیٰ بہ وصحیح ومعتمد ہے۔ اگر چہ ہدایہ وشرح وقایہ میں حالتِ تکیہ کو ناقضِ وضو لکھا۔

(۸) کھڑے کھڑے سوگیا۔

(۹) رکوع کی صورت پر۔

(۱۰) سجدہ مسنونہ مرداں کی شکل پر کہ پیٹ رانوں اور رانیں ساقوں اور کلائیاں زمین سے جدا ہوں، اگر چہ یہ قیام وہیأت رکوع و سجود غیر نماز میں ہو، اگر چہ سجدہ کی اصلاً نیت بھی نہ ہو، ظاہر ہے کہ یہ تینوں صورتیں غافل ہو کر سونے کی مانع ہیں تو ان میں بھی وضو نہ جائے گا۔

(۱۱) اکڑوں بیٹھے سویا۔

(۱۲، ۱۳، ۱۴) چت یا پٹ یا کروٹ پر لیٹ کر۔

(۱۵) ایک کہنی پر تکیہ لگا کر۔

(۱۶) بیٹھ کر سویا مگر ایک کروٹ کو جھکا ہوا کہ ایک یا دونوں سرین اُٹھے ہوئے ہیں۔

(۱۷) ننگی پیٹھ پر سوار ہے اور جانور ڈھال میں اتر رہا ہے۔

اقول (اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) فقیر گمان کرتا ہے کہ کاٹھی بھی ننگی پیٹھ کی مثل ہے اور وہ یورپین وضع کی کاٹھیاں جن کے وسط میں اسی لیے خلا رکھتے ہیں، مانع حدث نہیں ہوسکتیں، اگر چہ راہ ہموار ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۸) دوزانو بیٹھا اور پیٹ رانوں پر رکھا ہے کہ دونوں سرین جمے نہ رہے ہوں۔

(۱۹) اسی طرح اگر چارزانو ہے اور سر رانوں یا ساقوں پر ہے۔

(۲۰) سجدہ غیر مسنونہ کے طور پر، جیسی طرح عورتیں گٹھڑی بن کر سجدہ کرتی ہیں۔ اگرچہ خود نماز یا کسی سجدہ مشروعہ یعنی سجدہ تلاوت یا سجدہ شکر میں ہو۔ ان دس صورتوں میں دونوں شرطیں جمع ہونے کے سبب وضو جاتا رہے گا اور جب اصل مناط بتا دیا گیا تو زیادہ تفصیل صُوَر کی حاجت نہیں۔ ان دونوں شرطوں کو غور کر لیں، جہاں مجتمع ہیں، وضو نہ رہے گا ورنہ ہے۔ (ج۱ص۴۸۸)

☆ وضو سے متعلق فتاویٰ رضویہ سے اہم مسائل

مسئلہ: ۱

اگر وضو کرنے کے بعد اعضاء نہ پونچھنے سے ضرر (نقصان) ثابت ہو تو پونچھنا واجب تک ہو سکتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج۱ص۳۱۸)

مسئلہ نمبر: ۲

وضو کا پانی روزِ قیامت نیکیوں کے پلّے میں رکھا جائے گا۔ (ایضاً)

مسئلہ: ۳

وضو یا غسل میں پانی سے ہاتھ نہ جھٹکنا بہتر ہے، مگر منع نہیں اور اس بارے میں جو حدیث آئی کہ ”وہ شیطان کا پنکھا ہے“ ضعیف ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ: ۴

کھانے کے بعد کاغذ سے ہاتھ پونچھنا نہ چاہیے۔ (ایضاً)

مسئلہ: ۵

کھانے کے بعد اپنے عمامہ وغیرہ لباس سے ہاتھ پونچھنا منع ہے۔ مصنف کے نزدیک یہ ممانعت اس وقت ہے کہ ابھی ہاتھ نہ دھوئے ہوں یا دھونے کے بعد بھی چکنائی یا بُو باقی ہو، جس سے کپڑا خراب ہو۔ (ایضاً)

مسئلہ: ۶

وضو کرتے میں کوئی ناقضِ وضو واقع ہو تو سرے سے وضو کرے۔ (ایضاً)

مسئلہ: ۷

پانی چلّو میں لیا اور ابھی استعمال نہ کیا تھا کہ حدث واقع ہوا۔ بعض کے نزدیک اس پانی کو وضو میں استعمال کر سکتا ہے اور مصنف (یعنی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ) کی تحقیق کہ یہ خلاف صحیح ہے، وہ چلّو وضو میں کام نہیں دے سکتا۔ (ایضاً)

مسئلہ:۸

صحیح یہ ہے کہ جس بدن پر حدث ہو، پانی کا اسے چھو کر اس سے جدا ہونا ہی اس کے مستعمل کر دینے کو بس ہے۔ خود صاحبِ حدث کا پانی ڈالنا یا اس کی نیت یا اُس بدن سے جدا ہو کر دوسرے بدن یا کپڑے یا زمین پر ٹھہر جانا کچھ شرط نہیں۔ (ایضاً)

مسئلہ:۹

زکام کتنا ہی ہو، وضو نہیں جاتا۔ (ایضاً صفحہ ۳۴۷)

مسئلہ:۱۰

بلغم کی قے کتنی ہی کثیر ہو، وضو نہ جائے گا۔ (ایضاً صفحہ ۳۴۸)

مسئلہ:۱۱

آنکھیں دکھنے یا ڈھلکے میں جو آنسو بہے یا آنکھ، کان، چھاتی، ناف وغیرہ سے دانے ناسور، خواہ کسی مرض کے سبب پانی بہے، وضو جاتا رہے گا۔ (ایضاً صفحہ ۳۴۹)

مسئلہ:۱۲

بدن مکلف سے جو چیز نکلے اور وضو نہ جائے، وہ ناپاک نہیں، مگر یہ ضروری نہیں کہ جو ناپاک نہ ہو اس سے وضو نہ جائے۔ (ایضاً صفحہ ۳۵۱)

مسئلہ:۱۳

صحیح یہ ہے کہ ریح جو انسان سے خارج ہوتی ہے، پاک ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ:۱۴

صحیح یہ ہے کہ آبِ بینی پاک ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۵۲)

مسئلہ:۱۵

یہ کلیہ ہے کہ جو رطوبت بدن سے بہے، اگر نجس نہیں تو ناقضِ وضو بھی نہیں۔ (ایضاً صفحہ ۳۵۳)

مسئلہ:۱۶

شراب کی قے بھی اگر منہ بھر نہ ہو تو ناقضِ وضو نہیں۔ (ایضاً صفحہ ۳۵۵)

مسئلہ:۱۷

میت کے منہ سے جو پانی نکلتا ہے، ناپاک ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ:۱۸

تحقیق یہ ہے کہ (آنکھ میں) درد و مرض سے جو کچھ بہے اس وقت ناقض ہے کہ اس میں آمیزشِ خون وغیرہ نجاسات کا احتمال ہو۔ (ایضاً صفحہ ۳۵۶)

مسئلہ:۱۹

ناف سے زرد پانی بہہ کر نکلے وضو جاتا رہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۵۷)

مسئلہ:۲۰

اندھے کی آنکھ سے جو پانی بہے ناپاک و ناقضِ وضو ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۵۸)

مسئلہ:۲۱

جسے ناک سے خون آتا ہو اُسی حالت میں اُسے زکام ہو اور ریزش سرخی لیے نکلے اگرچہ اس وقت خون بہنا معلوم نہ ہو اس کی یہ ریزش بھی ناقض وضو ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۶۵)

مسئلہ:۲۲

جو چیز عادتاً بدن سے بہا کرتی ہو اور اس سے وضو نہ جاتا ہو جیسے آنسو پسینہ دودھ بلغم ناک کی ریزش وہ اگرچہ کتنی ہی کثرت سے نکلے ناقضِ وضو نہیں اگرچہ اس کی کثرت بجائے خود ایک مرض گنی جاتی ہو۔ (ایضاً صفحہ ۳۶۷)

مسئلہ:۲۳

خارش وغیرہ کے دانوں پر خالی چپک ہے کپڑا اس سے بار بار لگ کر بہت جگہ میں بھر گیا ناپاک نہ ہوا نہ وضو گیا۔ (ایضاً صفحہ ۳۷۰)

مسئلہ:۲۴

سوئی چبھ کر خواہ کسی طرح خون کی بوند اُبھری اور بولا سا ہو کر رہ گئی ڈھلکی نہیں تو فتویٰ اس پر ہے کہ وہ پاک ہے وضو نہ جائے گا۔ (ایضاً صفحہ ۳۷۱)

مسئلہ:۲۵

خون اُبھرا اس پر مٹی ڈال دی پھر اُبھرا پھر ڈالی وضو نہ رہا جبکہ ایک جلسے میں اتنا اُبھرا کہ مل کر بہہ جاتا۔ (ایضاً)

مسئلہ:۲۶

ایک جلسے میں متفرق طور پر جتنا خون اُبھرا یہ جمع ہو کر بہہ جاتا یا نہیں اس کا مدار اندازے پر ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۷۲)

مسئلہ: ۲۷

خون یا پیپ آنکھ میں بہا، مگر آنکھ سے باہر نہ گیا تو وضو نہ جائے گا، اسے کپڑے سے پونچھ کر پانی میں ڈال دیں تو ناپاک نہ ہوگا۔ (ایضاً)

مسئلہ: ۲۸

ناک کے سخت بانسے میں خون بہا اور نرم حصے میں نہ آیا تو مشہور تر یہ ہے کہ وضو نہ جائے گا۔ (ایضاً)

مسئلہ: ۲۹

زخم پر پٹی بندھی ہے، اس میں خون وغیرہ لگ گیا۔ اگر اس قابل تھا کہ بندش نہ ہوتی تو بہہ جاتا، تو وضو گیا ورنہ نہیں، نہ پٹی ناپاک۔ (ایضاً صفحہ ۳۷۳)

مسئلہ: ۳۰

قطرہ اترا یا خون وغیرہ ذکر کے اندر بہا، جب تک اس کے سوراخ سے باہر نہ آئے وضو نہ جائے گا، اور پیشاب کا صرف سوراخ کے منہ پر چمکنا کافی ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۷۴)

مسئلہ: ۳۱

فقط اتنی بات کہ مثلاً ناک یا دانت سے انگلی پر خون لگ آیا، دوبارہ دیکھا، پھر اثر پایا، وضو جانے کو کافی نہیں، جب تک اس میں خود بہنے کی قوت مظنون نہ ہو۔ (ایضاً صفحہ ۳۷۷)

مسئلہ: ۳۲

قے اگر منہ بھر کر ہو ناقضِ وضو ہے، پھر اگر چند بار میں تھوڑی تھوڑی آئے کہ سب ملانے سے منہ بھر ہو جائے تو اگر ایک ہی متلی سے آئی ہے، وضو جاتا رہے گا۔ اگرچہ مختلف جلسوں میں آئی ہو اور اگر متلی تھم گئی تھی، پھر دوسری متلی سے اور آئی تو ملائی نہ جائے گی، اگرچہ ایک ہی مجلس میں آئی ہو۔ (ایضاً صفحہ ۳۸۹)

مسئلہ: ۳۳

جونک[1] یا بڑکلی بدن کو لپٹی، اگر اتنا خون چوس لیا کہ خود نکلتا تو بہہ جاتا تو وضو جاتا رہے گا اور تھوڑا چوسا یا چوٹی رکلی تھی تو وضو نہ جائے گا، یوں ہی کھٹمل یا مچھر کے کاٹے سے وضو نہیں جاتا۔ (ایضاً صفحہ ۴۲۹)

مسئلہ: ۳۴

وضو کا ادب یہ ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا کر ہو، بلکہ استنجے کے بعد فوراً ہی ستر ہو لینا چاہیے کہ

---

[1] پانی کا وہ چار پانچ انچ لمبا کیڑا جسے فاسد خون نکالنے کے لیے آدمی کے جسم پر لگاتے ہیں۔

بلاضرورت برہنگی منع ہے۔ (ایضا صفحہ ۴۷۰)

مسئلہ:۳۵

کتنی ہی بلندی پر سے گر پڑے، وضو نہ جائے گا، مگر یہ کہ خون وغیرہ کچھ خارج ہو یا بے ہوش ہو جائے۔ (ایضا صفحہ ۴۷۲)

مسئلہ:۳۶

بوجھ اُٹھانے یا گر پڑنے یا کسی وجہ سے منی بے شہوت اپنے محل سے جدا ہو کر نکل گئی، وضو واجب ہوگا، غسل نہیں۔

(ایضا صفحہ ۴۷۳)

مسئلہ:۳۷

پھریا بالکل اچھی ہوگئی، اس کا مردہ پوست باقی ہے، جس میں اوپر منہ اور اندر خلا ہے، نہانے میں اس میں پانی بھر گیا، پھر دبا کر نکال دیا، وضو نہ جائے گا، نہ وہ پانی ناپاک ہوا۔ (ایضا ۴۷۴)

مسئلہ:۳۸

پھڑیا میں اگر ابھی خون وغیرہ رطوبت باقی ہے، نہانے کا پانی اس میں بھرا اور بہہ کر نکلا، وضو جاتا رہے گا کہ وہ پانی نجس ہو گیا۔ (ایضا صفحہ ۴۷۶)

مسئلہ:۳۹

پانی پیا اور معدے میں اتر گیا اور معاً (فوراً) قے ہو کر ویسا ہی صاف تھرا پانی نکل گیا، وضو جاتا رہا جبکہ منہ بھر کر ہو اور وہ پانی بھر ناپاک ہے۔ (ایضا)

مسئلہ:۴۰

بچے نے دودھ پیا اور معدے تک پہنچا ہی تھا کہ فوراً ڈال دیا، وہ دودھ نجس ہے جبکہ منہ بھر کر ہو، روپے بھر جگہ سے زیادہ جس چیز پر لگ جائے گا، ناپاک کر دے گا۔ (ایضا)

مسئلہ:۴۱

پانی پیا اور ابھی سینے ہی تک پہنچا تھا کہ اُچھو سے نکل گیا، وہ ناپاک نہیں، نہ اس سے وضو جائے، یونہی دودھ۔ (ایضا صفحہ ۴۷۷)

مسئلہ:۴۲

اگر دیوار وغیرہ سے تکیہ لگائے ہے اور اتنا غافل ہو گیا کہ وہ شے ہٹا لی جائے تو گر پڑے گا۔ فتویٰ اس پر ہے کہ یوں بھی وضو نہ جائے گا جبکہ دونوں سرین خوب جمے ہوں۔ (ایضا صفحہ ۴۸۹)

مسئلہ:۴۳

قیام، قعود، رکوع، سجود، نماز کی کیسی ہی حالت پر سو جائے، وضو نہ جائے گا، مگر قعود میں وہی شرط ہے کہ دونوں سرین جمع ہوں، اور سجود کی شکل وہ ہو جو مردوں کے لیے سنت ہے کہ بازو پہلوؤں سے جدا ہوں اور پیٹ رانوں سے الگ۔ (ایضاً صفحہ ۴۸۹)

مسئلہ:۴۴

بیٹھے بیٹھے نیند کے جھونکے لینے سے وضو نہیں جاتا، اگرچہ کبھی ایک سرین اُٹھ جاتا ہو۔ (ایضاً صفحہ ۴۹۱)

مسئلہ:۴۵

نیند خود ناقضِ وضو نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ سوتے میں خروجِ ریح کا ظنِ غالب ہے۔ (ایضاً صفحہ ۵۷۲)

مسئلہ:۴۶

انبیاء کرام علیہم السلام کا وضو سونے سے نہیں جاتا، کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی آنکھیں سوتی ہیں، دل کبھی نہیں سوتا۔ (ایضاً)

مسئلہ:۴۷

جنون سے وضو جاتا رہتا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۵۷۹)

مسئلہ:۴۸

نمازِ جنازہ کے سوا اور نماز میں بالغ آدمی جاگتے میں ایسا ہنسے کہ اوروں تک ہنسی کی آواز پہنچے تو وضو بھی جاتا رہے گا۔ (ایضاً)

مسئلہ:۴۹

جس عورت کے دونوں مسلک پردہ پھٹ کر ایک ہو گئے، اسے جو ریح آئے، احتیاطاً وضو کرے، اگرچہ یہ احتمال ہے کہ ریح فرج سے آئی ہو۔ (صفحہ ۷۴۹)

☆ وضو کے واجب و مندوب[1] واجب کا سبب معلوم ہے کہ اس چیز کا ارادہ جو بغیر اس کے حلال نہ ہو، جیسے نماز یا سجدہ یا مصحف کریم[2] کو ہاتھ لگانا۔

اور مندوب کے اسباب کثیر ہیں، از انجملہ:

(۱) قہقہہ سے ہنسنا

(۲) غیبت کرنا

---

[1] مستحب [2] قرآن کریم

(۳) چغلی کھانا

(۴) کسی کو گالی دینا

(۵) کوئی فحش لفظ زبان سے نکالنا

(۶) جھوٹی بات صادر ہونا

(۷) حمد و نعت و منقبت و نصیحت کے علاوہ کوئی دنیوی شعر پڑھنا

(۸) غصہ آنا

(۹) غیر عورت کے حسن پر نظر

(۱۰) کسی کافر سے بدن چھو جانا، اگرچہ کلمہ پڑھتا اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو، جیسے قادیانی۔ (ایضاً صفحہ ۹۶۳)

☆ وضو میں اسراف سے بچنے کے طریقے

وضو میں پانی زیادہ نہ خرچ ہونے کے لیے چند اُمور کا لحاظ رکھیں:

(۱) وضو دیکھ دیکھ کر ہوشیاری و احتیاط کے ساتھ کریں، عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ وضو بہت جلد کرنا چاہیے اور اسی معنی پر کہتے ہیں کہ وضو نو جوان کا سا اور نماز بوڑھوں کی سی، یہ غلط ہے۔ بلکہ وضو میں درنگ و ترکِ عجلت مطلوب ہے۔

(۲) بعض لوگ چلو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ اُبل جاتا ہے حالانکہ جو گرا بیکار گیا، اس سے احتیاط چاہیے۔

(۳) ہر چلو بھرا ہونا ضروری نہیں، بلکہ جس کام کے لیے ہیں اس کا اندازہ رکھیں، مثلاً ناک میں نرم بانسے تک پانی چڑھانے کو پورا چلو کیا ضرور نصف بھی کافی ہے، بلکہ بھرا چلو کلی کے لیے بھی درکار نہیں۔

(۴) لوٹے کی ٹونٹی متوسط معتدل چاہیے، نہ ایسی تنگ کہ پانی بدیر دے، نہ فراخ کہ حاجت سے زیادہ گرائے۔ اس کا فرق یوں معلوم ہوسکتا ہے کہ کٹوروں میں پانی لے کر وضو کیجیے تو بہت خرچ ہوگا، یونہی فراخ ٹونٹی سے بہانا زیادہ خرچ کا باعث ہے، اگر لوٹا ایسا ہو تو احتیاط کرے، پوری دھار نہ گرائے، بلکہ باریک۔

(۵) بہت بھاری برتن سے وضو نہ کرے، خصوصاً کمزور کہ پورا قابو نہ ہونے کے باعث پانی بے احتیاط گرے گا۔

(۶) اعضاء دھونے سے پہلے اُن پر بھیگا ہاتھ پھیر دے کہ پانی جلد دوڑتا ہے اور تھوڑا بہت کا کام دیتا ہے، خصوصاً موسمِ سرما میں اس کی زیادہ حاجت ہے کہ اعضاء میں خشکی ہوتی ہے، بہتی دھار بیچ میں جگہ خالی چھوڑ جاتی ہے، جیسا کہ مشاہدہ ہے۔

(۷) کلائیوں پر بال ہوں تو ترشوا دیں کہ اُن کو ہونا پانی زیادہ چاہتا ہے اور مونڈنے سے سخت ہوجاتے ہیں۔ اور تراشنا مشین سے بہتر کہ خوب صاف کر دیتی ہے اور سب سے احسن و افضل نورہ ہے کہ ان اعضاء میں یہی سنت سے ثابت، اور ایسا نہ کریں تو دھونے سے پہلے پانی سے خوب بھگو لیں کہ سب بال بچھ جائیں ورنہ کھڑے بال کی جڑ میں پانی گزر گیا اور نوک سے نہ بہا تو وضو نہ ہوگا۔

(۸) دست وپا پر اگر لوٹے سے دھار ڈالیں تو ناخنوں سے کہنیوں یا گٹوں کے اوپر تک علی الاتصال اتار دیں کہ ایک بار میں ہر جگہ پر ایک ہی بار گرے، پانی جبکہ گر رہا ہے اور ہاتھ کی روانی میں دیر ہوگی تو ایک جگہ پر مکرر گرے گا۔

(۹) بعض لوگ یوں کرتے ہیں کہ ناخن سے کہنی یا گٹے تک بہاتے لائے، پھر دوبارہ سہ بارہ کے لیے جو ناخن کی طرف لے گئے تو ہاتھ نہ روکا بلکہ دھار جاری رکھی۔ ایسا نہ کریں کہ تثلیث کے عوض پانچ بار ہو جائے گا، بلکہ ہر بار کہنی یا گٹے تک لاکر دھار روک لیں اور رکا ہوا ہاتھ ناخنوں تک لے جاکر وہاں سے پھر اجراء کریں کہ سنت یہی ہے کہ ناخن سے کہنیوں یا گٹوں تک پانی بہے، نہ اس کا عکس۔

(۱۰) قول جامع یہ ہے کہ سلیقہ سے کام لے، سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

"سلیقہ سے اُٹھاؤ تو تھوڑا بھی کافی ہو جاتا ہے اور بدسلیقگی برتو تو بہت بھی کفایت نہیں کرتا"۔ (ج۱ص۱۰۳۴)

حدیث: بسم اللہ سے وضو شروع کرنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بسم اللہ کہہ کے وضو کیا تو اس کا سارا جسم پاک ہوگا اور جس نے وضو کے وقت بسم اللہ نہ پڑھی تو صرف وضو کی جگہ ہی پاک ہوگی۔ (ج۲ص۹۴)

مسئلہ:

وضو کی بچی تری سے مسح جائز ہے، کسی شخص نے وضو کیا پھر ہاتھ دھونے کے بعد جو تری باقی رہ گئی تھی، اس سے موزے پر مسح کرلیا تو جائز ہے، اور اگر سر پر مسح کیا اور مسح کے بعد ہاتھ پر جو تری رہ گئی تھی اس سے موزے پر مسح کیا تو جائز نہیں، کیونکہ اس نے مستعمل (استعمال شدہ) تری سے موزے پر مسح کیا، بخلاف اوّل کے۔ (ایضاً صفحہ ۱۰۳)

مسئلہ:

کسی شخص نے ایسے حوض میں وضو کیا جس کا پانی منجمد ہو چکا تھا، اگر منجمد پانی ایسا ہے کہ ہلانے سے باآسانی ٹوٹ جاتا ہے تو (وضو) جائز ہے اور اگر اس کے بڑے بڑے ٹکڑے ہوں کہ ہلانے سے نہ ہلیں تو جائز نہیں۔ (ایضاً صفحہ ۱۹۰)

مسئلہ: دھوپ سے گرم پانی سے وضو کرنا کیسا؟

دھوپ کے گرم پانی کا سونے چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کے برتن سے جسم پر پہنچانا گرم وقت میں اور گرم علاقہ میں بلا ٹھنڈا کیے ممنوع ہے۔ (صفحہ ۴۶۶)

مسئلہ: پینے کی سبیل سے وضو کرنا کیسا؟

سبیل جو پینے کے لیے لگائی گئی ہو، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اس سے وضو، غسل اگرچہ صحیح ہو جائیں گے، جائز نہیں۔ یہاں تک کہ اگر اس کے سوا اور پانی نہ ملے اور اسے وضو یا غسل کی حاجت ہے تو تیمّم کرے، اس سے طہارت نہیں کرسکتا۔ (صفحہ ۴۸۱)

مسئلہ:

وضو میں مسح سر کا بہترین طریقہ سر کا استیعاب[1] سنت ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی ہتھیلیاں اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں تر کرے اور ہر ہتھیلی کی تین انگلیوں کا پیٹ سر کے اگلے حصے پر رکھے اور شہادت کی انگلیوں اور انگوٹھوں کو الگ کیے رہے اور شہادت کی انگلیوں کو سر کے پچھلے حصے تک کھینچ لائے، پھر دونوں کروٹوں کا ہتھیلیوں سے مسح کرے اور کانوں کے اوپری حصہ کا انگوٹھوں کے پیٹ سے اور کانوں کے اندرونی حصہ کا شہادت کی انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرے، تاکہ اس کا مسح ایسی تری سے جو مستعمل نہ ہوئی۔ (ج۳ ص۷۳۰)

مسئلہ: وضو میں ناخن بھر جگہ خشک رہنے کا حکم

ہمارے ائمہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک ایک طہارت میں پانی اور مٹی جمع نہیں ہو سکتے، مثلاً محدث کے پاس اتنا پانی ہے کہ ہاتھ منہ دھو لے یا جنب کے پاس اتنا کہ وضو کرے یا سارا بدن دھو لے۔ مگر چند اُنگل جگہ رہ جائے تو اسے حکم ہے کہ صرف تیمّم کرے۔ ان مواضع میں پانی خرچ کرنے کی اصلاً حاجت نہیں کہ جب تک ناخن بھر جگہ رہ جائے گی، حدث و جنابت بدستور رہیں گے۔ ان میں ذرہ بھر بھی کم نہ ہوگا کہ ہر حدث چھوٹا یا بڑا آتا ہے تو ایک ساتھ، اور جاتا ہے تو ایک ساتھ۔ اس میں حصے نہیں کہ بعض بدن کو حدث یا جنابت اب لاحق ہو، بعض کو پھر یا بعض بدن سے اب دور ہو جائے اور بعض سے کچھ دیر میں، اور جب بعد صَرف بھی حدث بدستور تو پانی کا خرچ کیا ضروریوں ہی اگر محدث کے اکثر اعضائے وضو یا جنب کا اکثر بدن مجروح ہو، تیمّم کریں، یہ نہیں کہ جتنا بدن صحیح ہے، اتنا دھوئیں اور باقی کے لیے تیمّم۔ (ج۴ ص۱۹۱)

مسئلہ: مسجد میں وضو کرنا کیسا؟

مسجد میں وضو کرنا اصلاً جائز نہیں مگر پہلے سے اگر کوئی محلِ معین[2] بانی نے بنوا دیا ہو تو اس میں وضو جائز ہے کہ اس قدر مستثنیٰ قرار پائے گا۔ (ج۸ ص۵۰۲)

مسئلہ: دورانِ وضو سلام کا جواب دینا کیسا؟

وضو میں (سلام کا) جواب دے اور وظیفہ و تلاوت میں جواب نہ دینے کا اختیار رکھتا ہے کہ اس حال میں اس پر سلام مکروہ ہے۔ (ج۲۲ ص۵۶۹)

* * *

---

[1] پورے سر کا مسح کرنا

[2] خاص جگہ

غسل کے مسائل

سوال ۷: فرائضِ غسل کو ادا کرنے کا طریقہ

فرائضِ غسل جنابت جو تین ہیں، ان میں کلی کرنے، ناک میں پانی چڑھانے اور پورے بدن پر پانی پہنچانے سے کیسا پانی پہنچانا مراد ہے؟ بینوا توجروا

الجواب: (۱) مضمضہ (کلی کرنا)

سارے دہن کا مع اس کے ہر گوشے پُرزے کنج کے حلق کی حد تک دُھلنا۔

(۲) استنشاق (ناک میں پانی چڑھانا)

ناک کے دونوں نتھنوں میں جہاں تک نرم جگہ ہے، یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دُھلنا۔

(۳) اسالۃ الماء علی ظاھر البدن (پانی کا تمام ظاہر بدن پر پہنچانا)

سر کے بالوں سے تلووں سے نیچے تک جسم کے ہر پُرزے رونگٹے کی بیرونی سطح پر پانی کا تقاطر کے ساتھ بہہ جانا سوا اس موضع (جگہ) یا حالت کے جس میں حرج ہو۔ (ج ۱ ص ۵۹۱)

☆ ضروریاتِ غسل مطلقاً

ظاہر ہے کہ وضو میں جس جس عضو کا دھونا فرض ہے، غسل میں بھی فرض ہے، تو یہ سب چیزیں یہاں بھی معتبر اور ان کے علاوہ یہ اور زائد۔

(۱) سر کے بال کہ گندھے ہوئے ہوں، ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا۔

(۲) کانوں میں بالی پتے وغیرہ زیوروں کے سوراخ کا غسل میں وہی حکم ہے جو ناک میں بلاک وغیرہ کے چھید کا غسل و وضو دونوں میں تھا۔

(۳) بھوؤں کے نیچے کی کھال اگرچہ بال کیسے ہی گھنے ہوں۔

(۴) کان کا ہر پرزہ اُس کے سوراخ کا منہ۔

(۵) کانوں کے پیچھے بال ہٹا کر پانی بہائے۔

(۶) استنشاق (کلی کرنا) بمعنی مذکور۔

(۷) مضمضہ (ناک میں پانی چڑھانا) بطرزِ مسطور۔

(۸) داڑھوں کے پیچھے۔

(۹) دانتوں کی کھڑکیوں میں جو سخت چیز ہو، وہ پہلے جدا کرلیں۔

(۱۰) جو ناریخیں وغیرہ جو بے ایذاء چھوٹ سکے، چھڑانا۔

(۱۱) تھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے منہ اُٹھائے نہ دُھلے گا۔

(۱۲) بغلیں بے ہاتھ اُٹھائے نہ دُھلے گی۔

(۱۳) بازو کا ہر پہلو۔

(۱۴) پیٹھ کا ہر ذرہ۔

(۱۵) پیٹ وغرہ کی بلٹیں اُٹھا کر دھوئیں۔

(۱۶) ناف انگلی ڈال کر جبکہ بغیر اس کے پانی بہنے میں شک ہے۔

(۱۷) جسم کا کوئی رونگٹا کھڑا نہ رہ جائے۔

(۱۸) ران اور پیروں کا جوڑ کھول کر دھوئیں۔

(۱۹) دونوں سرین ملنے کی جگہ خصوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں۔

(۲۰) ران اور پنڈلی کا جوڑ جبکہ بیٹھ کر نہائیں۔

(۲۱) رانوں کی گولائی۔

(۲۲) پنڈلیوں کی کروٹیں۔

☆ احتیاطیں خاص بمرداں:

(۲۳) گندھے ہوئے بال کھول کر جڑ سے نوک تک دھوئے۔

(۲۴) مونچھوں کے نیچے کی کھال اگرچہ گھنی ہوں۔

(۲۵) داڑھی کا ہر بال جڑ سے نوک تک۔

(۲۶) ذکر و انثیین کے ملنے کی سطحیں کہ بے جدا کیے نہ دُھلے گی۔

(۲۷) انثیین کی سطح زیریں جوڑ تک۔

(۲۸) انثیین کے نیچے کی جگہ جڑ تک۔

(۲۹) جس کا ختنہ نہ ہوا ہو، بہت علماء کے نزدیک اس پر فرض ہے کہ کھال چڑھ سکتی ہو تو حشفہ کھول کر دھوئے۔

(۳۰) اس قول پر اس کھال کے اندر بھی پانی پہنچنا فرض ہوگا، بے چڑھائے اس میں پانی ڈالے کہ چڑھنے کے بعد بند ہو جائے

گی۔

☆ احتیاطیں خاص بزناں (عورتوں کی غسل میں احتیاطیں)

(۳۱) گندی چوٹی میں ہر بال کی جڑ تر کرنی، چوٹی کھولنی ضرور نہیں۔ لیکن جب ایسی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی۔

(۳۲) ڈھلکی ہوئی پستان اُٹھا کر دھونی۔

(۳۳) پستان وشکم کے جوڑ کی تحریر۔

(۳۴، ۳۵) فرج خارج کے چاروں لبوں کی جیبیں جڑ تک۔

(۳۶) گوشت پارۂ بالا کا ہر پرت کہ کھولے سے کھل سکے گا۔

(۳۷) گوشت پارۂ زیریں کی سطح زیریں۔

(۳۸) اس پارہ کے نیچے کی خالی جگہ غرض فرجِ خارج کے ہر گوشے پُرزے کنج[1] کا خیال لازم ہے۔ ہاں فرجِ داخل کے اندر انگلی ڈال کر دھونا واجب نہیں، بہتر ہے۔ (صفحہ ۶۰۲)

☆ اُن چیزوں کا بیان جو غسل میں معاف ہیں

تمام ظاہر بدن ہر ذرہ ہر رونگٹے پر سر سے پاؤں تک پانی بہنا فرض ہے، ورنہ غسل نہ ہوگا، مگر مواضع حرج معاف ہیں۔ مثلاً:

(۱) آنکھوں کے ڈھیلے۔

(۲) عورت کے گندھے ہوئے بال۔

(۳) ناک، کان زیوروں کے وہ سوراخ جو بند ہو گئے۔

(۴) نامختون کا حشفہ جبکہ کھال چڑھانے میں تکلیف ہو۔

(۵) اس حالت میں اس کھال کی اندرونی سطح جہاں تک پانی بے کھولے نہ پہنچے کھولنے میں مشقت ہو۔

(۶) مکھی یا مچھر کی بیٹ جو بدن پر ہو اس کے نیچے۔

(۷) عورت کے ہاتھ پاؤں میں اگر کہیں مہندی کا جرم لگا رہ گیا۔

(۸) دانتوں کا جما ہوا چونا۔

(۹) مسّی کی ریخیں

(۱۰) بدن کا میل

(۱۱) ناخنوں میں بھری ہوئی یا بدن پر لگی ہوئی مٹی۔

(۱۲) جو بال خود گرہ کھا کر رہ گیا ہو، اگرچہ مرد کا۔

---

[1] ۔۔۔۔ٹیڑھا

(۱۳) پلک یا کوئے میں سرمہ کا جرم[۱]

(۱۴) کاتب کے انگوٹھے پر روشنائی۔

(۱۵) رنگ ریز کے ناخن پر رنگ کا جرم۔

(۱۶) نان بائی یا پکانے والی عورت کے ناخن میں آٹا، علیٰ خلاف فیہ۔

(۱۷) کھانے کے ریزے کہ دانت کی جڑ یا جوف میں رہ گئے۔

(۱۸) اقول (میں کہتا ہوں، یعنی امام اہل سنت رضی اللہ عنہ) ہلتا ہوا دانت اگر تار سے جکڑا ہے، معافی ہونی چاہیے اگرچہ پانی تار کے نیچے نہ بہے کہ بار بار کھولنا ضرر (نقصان) دے گا، نہ اس سے ہر وقت بندش ہو سکے گی۔

(۱۹) یونہی اگر اکھڑا ہوا دانت کسی مسالے مثلاً بُرادۂ آہن ومقناطیس وغیرہ سے جمایا گیا ہے، جمے ہوئے چونے کی مثل اس کی بھی معافی چاہیے۔

(۲۰) پٹی کہ زخم پر ہو اور کھولنے میں ضرر یا حرج ہے۔

(۲۱) ہر وہ جگہ کہ کسی درد یا مرض کے سبب اس پر پانی بہنے سے ضرر ہوگا۔ (صفحہ ۲۰۶)

سوال ۸: جنابت میں اگر غسل نقصان دیتا ہو تو کیا کرے؟

ایک بیمار کو نہانے کی حاجت ہے اور پانی نقصان دیتا ہے تو اس کے غسل و نماز میں کیا حکم ہے؟

الجواب: اگر اسے صرف سر دھونا مضر (نقصان دہ) ہو تو سر کا مسح کرے، باقی بدن دھوئے اور اگر ٹھنڈے پانی سے نہانا نقصان کرتا ہو تو گرم یا گنگنے سے نہائے، اگر مل سکے ورنہ تیمم کرلے یا سر پر مسح کرے اور بدن دھولے جیسا اس کے حالِ مرض کا تقاضا ہو، اور اگر ٹھنڈے وقت نہانا نقصان دیتا ہے تو اس وقت تیمم یا بدستور سر کا مسح اور باقی بدن کا غسل کرے، پھر جب گرم وقت آئے، نہالے۔ غرض جہاں تک ضرر ہو اسی کا اتباع کرے، اس سے آگے نہ بڑھے، جب کسی طرح نہ نہا سکے تو جب تک یہ حالت رہے، تیمم کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱ ص ۶۱۷)

☆ غسل سے متعلق مسائل ”فتاویٰ رضویہ“ میں

مسئلہ: ۱

دانتوں کی جڑ یا کھڑکی میں سخت چیز جمی ہو تو چھڑا کر کلی کرنا لازم، ورنہ غسل نہ اترے گا۔ (صفحہ ۵۹۳)

مسئلہ: ۲

وضو و غسل میں غرغرہ سنت ہے، مگر روزہ دار کو مکروہ۔ (صفحہ ۵۹۴)

---

[۱] جسم

مسئلہ:۳

منہ کے ہر ذرہ پر حلق تک پانی بہنا اور دونوں نتھنوں میں ناک کی ہڈی شروع ہونے تک پانی چڑھنا غسل میں فرض اور وضو میں سنتِ مؤکدہ ہے۔ (صفحہ۵۹۵)

مسئلہ:۴

سنتِ مؤکدہ کے ترک کی عادت سے گنہگار و مستحقِ عذاب ہوتا ہے۔ (صفحہ۵۹۶)

مسئلہ:۵

وضو و غسل میں سنت ہے کہ ناک کی جڑ تک پانی چڑھائے، مگر روزہ دار اس سے بچے۔ ہاں تمام نرم بانسے تک چڑھانا اسے بھی ضروری ہے۔ (صفحہ۵۹۶)

مسئلہ:۶

مواضعِ احتیاط (احتیاط کی جگہوں) میں پانی پہنچنے کا ظنِ غالب کافی ہے، یعنی دل کو اطمینان ہو کہ ضرور پہنچ گیا۔ مگر یہ اطمینان نہ بے پرواہوں کا کافی ہے، جو دیدہ و دانستہ بے احتیاطی کر رہے ہیں، نہ وہمی وسوسہ زدہ کا اطمینان، ضرور جسے آنکھوں دیکھ کر بھی یقین آنا مشکل بلکہ متدین، محتاط کا اطمینان چاہیے۔ (صفحہ۶۰۶)

مسئلہ:۷

جب بدن کے بعض حصے پر پانی ضرر دیتا ہو، بعض پر نہیں تو اکثر کا اعتبار ہے۔ (صفحہ۶۱۲)

سوال۹: احتلام کے بارے میں مسائل

اگر کوئی شخص سوتے سے جگا اور تری کپڑے یا بدن پر پائی یا خواب دیکھا اور تری نہ پائی تو اس پر نہانا واجب ہوا یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب: یہاں چھ صورتیں ہیں:

(۱) تری کپڑے یا بدن کسی پر نہ دیکھی۔

(۲) دیکھی اور یقین ہے کہ یہ منی یا مذی نہیں بلکہ ودی یا بول یا پسینہ یا کچھ اور ہے۔ ان دونوں صورتوں میں مطلقاً اجماعاً غسل اصلاً نہیں۔ اگر خواب میں مجامعت (جماع) اور اس کی لذت اور انزال تک یاد ہو۔

غنیہ میں ہے: کسی کو خواب دیکھنا یاد آیا اور تری نہ پائی تو بالاجماع اس پر غسل نہیں۔

(۳) ثابت ہو کہ یہ تری منی ہے، اس میں بالاتفاق نہانا واجب ہے، اگرچہ خواب وغیرہ اصلاً یاد نہ ہو۔

ردالمحتار میں ہے: بالاتفاق غسل واجب ہے' مطلقاً جب یقین ہو کہ یہ تری منی ہے۔

اب رہیں تین صورتیں:

(۴) اس تری کے منی ہونے کا احتمال ہو۔

(۵) مذی ہونے کا علم ہو۔

(۶) منی نہ ہونا تو معلوم مگر مذی ہونے کا احتمال ہو۔ پس اگر خواب میں احتلام ہونا یاد ہے تو ان تینوں صورتوں بھی بالاتفاق نہانا واجب ہے۔ (ج ۱ صفحہ ۶۲۳)

☆ احتلام سے متعلق اہم معلومات

مسئلہ: ۱

انزال ہوا اور نہالیا' اس کے بعد پھر منی نکلی' دوبارہ نہانا واجب ہوگا' اگرچہ اس بار بے شہوت نکلی ہو' مگر یہ کہ پیشاب کر چکا یا سولیا یا زیادہ چل لیا' اس کے بعد منی بے شہوت نکلی تو غسل کا اعادہ نہیں۔ (صفحہ ۶۸۴)

مسئلہ: ۲

رات کو احتلام ہوا' جاگا تو تری نہ پائی' وضو کر کے نماز پڑھ لی' اس کے بعد منی باہر آئی تو غسل اب واجب ہوا اور وہ نماز صحیح ہوگئی۔ (صفحہ ۶۸۶)

مسئلہ: ۳

جاگا' احتلام خوب یاد ہے' مگر تری نہیں' پھر مذی نکلی' غسل نہ ہوگا۔ (ایضاً)

مسئلہ: ۴

منی اپنے محل یعنی مرد کو پشت' عورت کے سینہ سے جدا ہوتے وقت شہوت چاہیے' پھر اگرچہ بلاشہوت نکلے' غسل واجب ہو جائے گا۔ مثلاً احتلام ہوا یا نظر یا فکر یا کسی اور طریق سوائے ادخال سے' منی بشہوت اتری: اس نے عضو کو مضبوط تھام لیا نہ نکلنے دی' یہاں تک کہ شہوت جاتی رہی۔ یا بعض لوگ سانس اوپر چڑھا کر اترتی ہوئی منی کو روک لیتے ہیں یا بعض میں ضعف شہوت کے سبب منی خیال بدلنے یا کروٹ لینے یا اُٹھ بیٹھنے یا پشت پر پانی کا چھینٹا دے لینے سے رک جاتی ہے۔

غرض کسی طرح شہوت کے وقت اترتی ہوئی منی کو روک لیا یا خود رک گئی اور پھر جب شہوت جاتی رہی' نکلی تو امام اعظم اور امام محمد (علیہم الرحمہ) کے نزدیک غسل واجب ہو جائے گا کہ اترتے وقت شہوت تھی' اگرچہ نکلتے وقت نہ تھی۔ اور امام ابو یوسف کے نزدیک نہ ہوگا کہ ان کے نزدیک نکلتے وقت بھی شہوت شرط ہے' ہاں جب تک نکلے گی نہیں' غسل بالاتفاق واجب نہ ہوگا کہ

نکلنا ضرور شرط ہے۔ (صفحہ ۶۸۹)

مسئلہ: ۵

زوج کی منی اگر عورت کی فرج سے نکلے تو اس (عورت) پر وضو واجب ہوگا، اس کے سبب غسل نہ ہوگا۔ (صفحہ ۷۰۶)

مسئلہ: ۶

چوٹ لگنے یا گرنے یا بوجھ اُٹھانے سے منی بے شہوت نکل جائے تو غسل (واجب) نہ ہوگا، صرف وضو آئے گا۔
(صفحہ ۷۱۴)

مسئلہ: ۷

بچہ بالکل صاف پیدا ہوا جس کے ساتھ خون کا اصلاً نشان نہیں، نہ بعد کو خون آیا، پھر بھی زچہ (عورت) پر احتیاطاً غسل واجب ہے۔ (صفحہ ۷۵۰)

سوال ۱۰: غسل کی نیت نہ کرنا کیسا؟

غسل کی نیت کرنی چاہیے یا نہیں اور غسل کی نیت کیا ہے؟

الجواب: غسل میں نیت سنت ہے، اگر نہ کی غسل جب بھی ہو جائے گا اور اس کی نیت یہ ہے کہ ناپاکی دور ہو جانے اور نماز جائز ہونے کی نیت کرتا ہوں۔

سوال ۱۱: ننگے نہانا کیسا؟

کیا کوئی شخص برہنہ غسل کر سکتا ہے کہ نہیں؟ کیا اس طرح غسل ہو جاتا ہے؟

الجواب: برہنہ (ننگے) غسل کرنے سے بھی غسل ہو جاتا ہے، اس میں کچھ حرج نہیں، اگر مکان پردے کا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

سوال ۱۲: زانی کا ذبیحہ کھانا کیسا؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زانی کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے، اس پر زید کہتا ہے کہ کیسے جائز ہو، زانی پر غسل چالیس روز تک نہیں اترتا ہے، کیا زید کا قول سچا ہے اور زانی کا غسل اترتا ہے یا نہیں؟

الجواب: زید نے محض غلط کہا، زانی کے ظاہر بدن کی طہارت اوّل ہی بار نہانے سے فوراً ہو جائے گی۔ ہاں قلب کی طہارت توبہ سے ہوگی۔ اس میں چالیس دن کی حد باندھنی غلط ہے، چالیس برس توبہ نہ کرے تو چالیس برس طہارتِ باطن نہ ہوگی اور غسل نہ اترنے کو ذبیحہ ناجائز ہونے سے کیا علاقہ! طہارت شرطِ ذبح نہیں، جنب کے ہاتھ کا بھی ذبیحہ درست ہے۔ بلکہ وہ جن

کا غسل فی الواقع کبھی نہیں اترتا، یعنی کافران کتابی ان کے ہاتھ کا ذبیحہ سب کتابوں بلکہ خود قرآنِ عظیم میں حلال فرمایا ہے۔

سوال۱۳: نماز کے دوران اگر حیض آ گیا تو کیا کرے؟

اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے کہ رسالہ ''طہارتِ کبریٰ'' میں لکھا ہے: کوئی عورت نماز پڑھ رہی ہو اور نماز کے دوران اسے حیض آ جائے تو وہ نماز توڑ دے، پھر اگر وہ فرض نماز ہے تو حصولِ طہارت کے بعد اس کی قضاء واجب نہ ہوگی اور اگر نفل نماز ہو تو واجب ہوگی؟ بینوا توجروا

الجواب: اس رسالے میں اگرچہ بہت جگہ غلطی واقع ہوئی ہے، تاہم یہ مسئلہ صحیح لکھا گیا ہے۔ اسی کی مثل البحر الرائق، درمختار اور ان کے علاوہ عمدہ کتب میں منقول ہے۔ اس کا سبب جو اس وقت خیال میں آ رہا ہے، یہ ہے کہ نماز اگرچہ نفل ہو، شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے۔ اگر تکمیل سے پہلے کوئی فساد ظاہر ہو تو قضاء لازم ہوگی، لیکن یہ حکم اس نماز کا ہے جسے قصداً شروع کیا ہو، لہٰذا اگر کوئی شخص نماز ظہر ادا کر کے بھول گیا ہو، پھر اس کی نیت کر لی لیکن فارغ ہونے سے پہلے یاد آ گیا اور اسی حالت میں نماز توڑ دی تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی، کیونکہ یہ شروع کرنا غلط بنیاد پر تھا، اسی طرح جب عورت کو حیض آیا تو اس وقت کی نماز اس پر فرض نہ تھی۔ اس نے فرض خیال کرتے ہوئے شروع کر دی تھی تو یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ کیونکہ ہمارے نزدیک آخر وقت کا اعتبار ہے۔ جیسے فقہاء کرام نے بیان فرمایا، لہٰذا قضاء لازم نہیں ہوگی۔ بخلاف نفل کے کہ وہ نہ تو واجب سمجھ کر شروع کیے اور نہ ہی آخر وقت میں حیض کا شروع نفل پڑھنے سے مانع ہے۔ لہٰذا نوافل کا شروع کرنا صحیح تھا، جب فاسد ہو گئے تو قضاء واجب ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ جو جانتا ہے۔ (ج۴ص۳۵۰)

سوال۱۴: حیض والی عورت کا مسئلہ

ایک عورت کو آٹھ دن سے کم حیض ہوتا ہے، سپیدی آ جانے کے بعد بے نہائے اس سے صحبت کرنا جائز ہے کہ نہیں؟

بینوا توجروا

الجواب: جو حیض اپنی پوری مدت یعنی دس دن سے کم میں ختم ہو جائے۔ اس میں دو صورتیں ہیں: یا تو عورت کی عادت سے بھی کم میں ختم ہوا، یعنی اس سے پہلے مہینے میں جتنے دنوں آیا تھا، اتنے دن بھی ابھی نہ گزرے اور خون بند ہو گیا، جب تو اس سے صحبت ابھی جائز نہیں، اگرچہ نہا لے، اور اگر عادت سے کم نہیں، مثلاً پہلے مہینے سات دن آیا تھا، اب بھی سات یا آٹھ روز آ کر ختم ہوا یا یہ پہلا ہی حیض ہے، جو اس عورت کو آیا اور دس دن سے کم میں ختم ہوا تو اس سے صحبت جائز ہونے کے لیے دو باتوں سے ایک بات ضرور ہے، یا تو عورت نہا لے اور اگر بوجہ مرض یا پانی نہ ہونے کے تیمم کرنا ہو تو تیمّم کر کے نماز بھی پڑھ لے، خالی تیمّم کافی نہیں۔ یا طہارت نہ کرے تو اتنا ہو کہ اس پر کوئی نمازِ فرض، فرض ہو جائے، یعنی نمازِ پنجگانہ سے کسی نماز کا وقت گزر جائے جس میں کم سے کم اس نے اتنا وقت پایا ہو جس میں نہا کر سر سے پاؤں تک ایک چادر اوڑھ کر تکبیر تحریمہ کہہ سکتی تھیں۔ اس صورت میں

بے طہارت بھی اس سے صحبت جائز ہو جائے گی' ورنہ نہیں۔ (ج۴ص۳۵۱)

سوال ۱۵: حالتِ حیض میں عورت سے نفع لینا کیسا؟

ایامِ حیض میں اپنی عورت سے ران یا پیٹ پر یا کسی اور مقام پر فراغت حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب: پیٹ پر جائز اور ران پر نا جائز ہے۔ کلیہ یہ ہے کہ حالتِ حیض ونفاس میں زیرِ ناف سے زانو تک عورت کے بدن سے بلا کسی ایسے حائل کے جس کے سبب جسم عورت کی گرمی اس کے جسم کو نہ پہنچے تمتع[۱] جائز نہیں۔ یہاں تک کہ اتنے ٹکڑے بدن پر شہوت سے نظر بھی جائز نہیں اور اتنے ٹکڑے کا چھونا بلا شہوت بھی جائز نہیں اور اس سے اوپر نیچے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا تمتع جائز۔ یہاں تک کہ سحق ذکر کر کے انزال کرنا۔ (ج۴ص۳۵۳)

سوال ۱۶: نفاس والی عورت کا اہم مسئلہ

نفاس کی اکثر مدت چالیس روز ہے' کمتر کی حد نہیں' اگر نفاس کا پانی ہشت روز میں بند ہوا اور نماز اور روزہ اور وطی کے بعد پانی پھر آیا' اس میں کیا حکم ہے؟

الجواب: پانی کوئی چیز نہیں' وہ تو رطوبت ہے' نفاس میں خون ہوتا ہے' چالیس دن کے دن جب خون عود کرے' شروع ولادت سے ختم خون تک سب دن نفاس ہی کے گنے جائیں گے' جو دن بیچ میں خالی رہ گئے وہ بھی نفاس ہی میں شمار ہوں گے' مثلاً ولادت کے بعد دو منٹ تک خون آ کر بند ہو گیا' عورت بگمانِ طہارت غسل کر کے نماز روزہ وغیرہ کرتی رہی۔ چالیس دن پورے ہونے میں ابھی دو منٹ باقی تھے' پھر خون آ گیا تو یہ سارا چلہ نفاس میں ٹھہرے گا' نمازیں بیگار گئیں' فرض یا واجب روزے یا ان کی قضاء نمازیں جتنی پڑھی ہوں' انہیں پھر پھیرے۔ (ج۴ص۳۵۴)

سوال ۱۷: حیض والی عورت کے ہاتھ کا کھانا کیسا ہے؟

حیض والی عورت کی روٹی پکی ہوئی کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور اسے اپنے ساتھ کھلانا جائز ہے کہ نہیں؟ اور اگر وہ حیض کے دوران مر جائے تو کیا کریں؟

الجواب: اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی جائز' اسے اپنے ساتھ کھلانا بھی جائز۔ ان باتوں سے احتراز یہود و مجوس کا مسئلہ ہے۔ (اگر حیض میں) مر جائے تو اس کے لیے ایک ہی غسل کافی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۴ص۳۵۴)

سوال ۱۸: حالتِ حیض میں ہمبستری کرنے کا کفارہ

کوئی شخص اپنی بیوی سے حیض یا نفاس میں صحبت کرے تو اس کا کفارہ کیا ہے؟

الجواب: اگر ابتدائے حیض میں ہے تو ایک دینار اور ختم پر ہے تو نصف دینار' اور دینار دس درہم کا ہوتا ہے اور دس درہم

---

[۱] .....فائدہ

دو روپے تیرہ آنے کچھ کوڑیاں کم۔ (ج۳ص۳۵۵)

سوال ۱۹: حالتِ جنابت میں کھانا کھانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ حالت جنابت میں ہاتھ دھو کر کلی کر کے کھانا کھانا کراہت رکھتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب: نہ اور بغیر اس کے مکروہ اور افضل تو یہ ہے کہ غسل ہی کرے، ورنہ وضو کہ جہاں جنب ہوتا ہے، ملائکہ رحمت اس مکان میں نہیں آتے۔ (ج۱ص۱۰۷۱)

سوال ۲۰: حالتِ ناپاکی میں مسجد میں جانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ حالتِ ناپاکی میں مسجد میں جانا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب: حرام ہے مگر بضرورتِ شدیدہ کہ نہانے کی ضرورت ہے اور ڈول رسّی اندر رکھا ہے، اور یہ اس کے سوا کوئی سامان نہیں کر سکتا، نہ کوئی اندر سے لانے والا ہے، یا کسی دشمن سے خائف ہے اور مسجد کے سوا جائے پناہ نہیں اور نہانے کی مہلت نہیں۔ ایسی حالتوں میں تیمم کر کے جا سکتا ہے۔ صورتِ اولیٰ میں صرف اتنی دیر کے لیے کہ ڈول رسّی لے آئے اور صورتِ ثانیہ میں جب تک وہ خوف باقی رہے۔ (ج۱ص۱۰۷۲)

سوال ۲۱: جُنب اور مُحدِث کو قرآن پاک چھونا حرام ہے

ترجمے والے یا تفسیر والے قرآن پاک کو جنب یا محدث چھو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: محدث کو مصحف (قرآن پاک) چھونا مطلقاً حرام ہے، خواہ اس میں صرف نظم قرآن پاک مکتوب ہو، یا اس کے ساتھ ترجمہ و تفسیر و رسم خط وغیرہا بھی کہ ان کے لکھنے سے نام مصحف زائل نہ ہوگا۔ آخر اسے قرآنِ مجید ہی کہا جائے گا۔ ترجمہ یا تفسیر یا اور کوئی نام نہ رکھا جائے گا۔ نہ زوائد (ترجمہ و تفسیر) قرآن پاک کے توابع ہیں۔ اور مصحف شریف سے جدا نہیں، ولہٰذا حاشیۂ مصحف کی بیاض سادہ کو چھونا بھی ناجائز ہوا، بلکہ پٹھوں کو بھی بلکہ چولی پر سے بھی، بلکہ ترجمے کا چھونا خود ہی ممنوع ہے۔ اگرچہ قرآن مجید سے جدا لکھا ہو۔ (ج۱ص۱۰۷۴)

سوال ۲۲: جُنب کا قرآن پاک پر پڑھنا کیسا؟

جنب کو کلام اللہ شریف کی پوری آیت پڑھنی ناجائز ہے یا آیت سے کم بھی؟ مثلاً کسی کام کے لیے "حسبنا اللہ ونعم الوکیل" یا کسی تکلیف پر "انا للہ وانا الیہ راجعون" کہہ سکتا ہے کہ یہ پوری آیتیں نہیں، آیتوں کے ٹکڑے ہیں، یا اس قدر کی بھی اجازت نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب: یہ معلوم رہے کہ قرآنِ عظیم کی وہ آیات جو ذکر و ثناء و مناجات و دعا ہوں، اگرچہ پوری آیت ہو، جیسے آیۃ

الکرسی' بلکہ متعدد آیاتِ کاملہ جیسے سورۂ حشر کی اخیر تین آیتیں "ھو الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ" سے آخر سورت تک بلکہ پوری سورت جیسے الحمد شریف بہ نیتِ ذکر و دعا بے نیت تلاوت پڑھنا جنب و حائض و نفسا سب کو جائز ہے۔ اسی لیے کھانے یا سبق کے ابتداء میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ سکتے ہیں' اگرچہ یہ ایک آیت مستقلہ ہے کہ اس سے مقصود تبرک و استفتاح ہے' نہ کہ تلاوت' تو "حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل" اور "انا للّٰہ وانا الیہ راجعون" کہ کسی مہم یا مصیبت پر بہ نیت ذکر و دعا نہ بہ نیتِ قرآن پڑھے جاتے ہیں۔ اگرچہ پوری آیت بھی ہوتی تو مضائقہ نہ تھا' جس طرح کسی چیز کے گمنے پر "عسٰی ربنا ان یبدلنا خیر امنھا انا الی ربنا راغبون" کہنا۔ ہاں آیۃ الکرسی یا سورۂ فاتحہ اور ان کے مثل قرأت کے سننے والا جسے قرآن سمجھے اُن عوام کے سامنے جن کو اس کا جنب ہونا معلوم ہو بآواز بہ نیتِ ثناء و دعا بھی پڑھنا مناسب نہیں کہ کہیں وہ بحال جنابت تلاوت جائز نہ سمجھ لیں' یا اس کا عدم جواز جانتے ہوں تو اس پر گناہ کی تہمت نہ رکھیں۔ (ج۱ص۱۰۷۷)

مسئلہ

صحیح یہ ہے کہ بہ نیت قرآن ایک حرف کی بھی جنب و حائض کو اجازت نہیں۔ (صفحہ۱۰۸۲)

مسئلہ

جنب کو وہ آیاتِ ثناء بہ نیت ثناء پڑھنا حرام ہے جن میں رب عزوجل نے اپنے لیے متکلم کی ضمیریں ذکر فرمائیں۔ (صفحہ۱۱۱۳)

مسئلہ

جن آیاتِ دعا و ثناء کے اوّل میں قُل ہے' اُن میں جنب یہ لفظ چھوڑ کر بہ نیتِ دعا پڑھے' ورنہ جائز نہیں۔ (صفحہ۱۱۱۳)

مسئلہ

اُسے (جنبی کو) حروفِ مقطعات والی دعا کی بھی اجازت نہیں۔ (صفحہ۱۱۱۴)

مسئلہ

جن آیات میں خالص دعا و ثنا نہیں' انہیں جنب یا حائض بہ نیتِ عمل بھی نہیں پڑھ سکتے۔ (ایضا)

مسئلہ

دم کرنے کے لیے بھی جنب وہی خالص آیاتِ دعا و ثناء بے نیتِ قرآن خاص بہ نیت دعا و ثناء ہی پڑھ سکتا ہے۔ (صفحہ۱۱۱۵)

مسئلہ

آیاتِ دعا و ثناء کو بہ نیت دعا و ثناء پڑھنے کی اجازت ہے' لکھنے کی اجازت نہ ہونی چاہیے' اگرچہ دعا ہی کی نیت کرلے' تو

جنب وہ تعویذ کسی نیت سے نہ لکھے، جس میں آیاتِ قرآنیہ ہوں۔ (صفحہ ۱۱۱۸)

فائدہ ضروریہ

تلاوتِ قرآن وقرأت حدیث کے سوا اپنی طرف سے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام خواہ کسی نبی کو معصیت (گناہ) کی طرف منسوب کرنا سخت حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج۱ص۱۱۱۹)

مسئلہ

زنِ حائضہ کو مستحب ہے کہ بعد فراغِ حیض جب غسل کرے، ایک پرانے کپڑے سے فرجِ داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کرے۔ (ج۱ص۴۲۲)

نجاستوں کا بیان

سوال ۲۳: جنابت میں پسینے کا حکم

حالتِ جنابت میں اگر پسینہ آئے اور کپڑے تر ہو جائیں تو نجس ہو جائیں گے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب: نہیں جنب کا پسینہ مثل اس کے لعابِ دہن[1] کے پاک ہے۔

درمختار میں ہے:

"آدمی کا جھوٹا مطلقاً پاک ہے، چاہے جنبی ہو چاہے کافر ہو اور پسینے کا حکم جھوٹے جیسا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم"۔

(ج ۴ ص ۳۸۰)

سوال ۲۴: چھپکلی اگر سرکہ میں گر جائے تو کیا کریں؟

سرکہ میں چھپکلی گر پڑی تھی، پھر زندہ ہی باہر نکل گئی۔ اس صورت میں سرکہ کھانا کیسا؟ اور اگر اندر ہی مرگئی تو سرکہ کس طرح پاک ہوگا؟

الجواب: جبکہ وہ زندہ نکل آئی، سرکہ پاک ہے، پھر اگر اس کا منہ سرکہ میں نہ ڈوبا بلکہ تیرتی ہی رہی تو اس سرکہ کا کھانا مکروہ تک نہیں اور ڈوب گئی تو غنی کے لیے کراہتِ تنزیہی اور فقیر کے لیے اس قدر بھی نہیں (یعنی کراہت فقیر کے لیے ہے، ہی نہیں)۔

ہاں اگر مرجائے تو سرکہ ناپاک ہوگیا اور اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دوسرا سرکہ صاف محفوظ کسی لوٹے میں لے کر اس گھڑے میں ڈالتے جائیں یہاں تک کہ یہ منہ بھر کر اُبل جائے اور باہر نکلنا شروع ہو، جب زمین پر کچھ دور بہہ جائے، موقوف کریں، سارا گھڑا صاف ونظیف ہو جائے گا، اور انسب یہ ہے کہ اس قدر ڈالیں جس میں سرکہ گھڑے سے اُبل کر بقدر دو ڈیڑھ ہاتھ طول کے بہہ جائے۔

دودھ، پانی، سرکہ، تیل، رقیق گھی اور ایسی ہی بہتی چیز جو ناپاک ہو جائے، دودھ ہو تو پاک دودھ اور پانی ہو تو پاک پانی، علیٰ ہذا القیاس، ہر شے اپنی ہی جنس کے ساتھ ملا کر بطور مذکور بہادیں، یا دھاریں ملا کر برتن میں لے لیں، سب پاک ہو جائے گا۔

(ج ۴ ص ۳۸۳)

---

[1] تھوک

سوال ۲۵: مرغی کی قے کے حکم

مرغی کی قے پاک ہے یا ناپاک؟ اور جس شے کی بیٹ پلید ہے، کیا اس کی قے بھی پلید ہے؟

الجواب: ہر جانور کی قے اس کی بیٹ کا حکم رکھتی ہے، یعنی جس کی بیٹ پاک ہے، جیسے چڑیا یا کبوتر اس کی قے بھی پاک ہے اور جس کی نجاستِ خفیفہ ہے، جیسے باز یا کوا، اس کی قے بھی نجاستِ خفیفہ، اور جس کی نجاستِ غلیظہ ہے جیسے بطخ یا مرغی، اس کی قے بھی نجاستِ غلیظہ۔ (ج۴ص۳۹۰)

سوال ۲۶: جوتے پر اگر پیشاب گر گیا تو پاک کیسے کریں؟

جوتے پر پیشاب پڑ گیا اور اس پر خاک جم کر تہ دار ہو گیا تو رگڑنے سے پاک ہو جائے گا یا نہیں؟

الجواب: جوتے پر اگر پیشاب پڑ گیا اور اس پر خاک جم گئی تو ایسے ملنے سے جس سے اس کا اثر زائل ہو جائے، پاک ہو جائے گا، ورنہ بغیر دھونے کے پاک نہ ہوگا۔ (ج۴ص۳۹۵)

سوال ۲۷: کھانے میں اگر مینگنی نکلے تو کیا حکم ہے؟

اگر پکی ہوئی کھچڑی یا چاول میں یا چونے میں چوہے کی مینگنی نکلے تو کیا حکم ہے؟

الجواب: چوہے کی مینگنی اگر چاول، کھچڑی، روٹی وغیرہ کھانے کی چیزوں میں نکلے تو اسے پھینک کر وہ اشیاء کھالی جائیں، بشرطیکہ اس کا رنگ یا بو یا مزہ ان میں نہ آ گیا ہو، اور اگر چونے میں نکلے اور وہ چونا جما ہوا ہو تو اس کے قریب کا پھینک کر باقی کھالیں اور بہتا ہوا ہے تو اس سب سے احتراز کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۴ص۳۹۸)

سوال ۲۸: اگر نجاست ایک کپڑے سے دوسرے میں سرایت کر گئی تو کیا حکم؟

اگر کپڑا بقدر درہم کے یا اس سے کم پیشاب سے پلید ہو گیا اور پھر وہ کپڑا تہ توڑ کر سب میں اثر پلیدی کر گیا تو وہ کپڑا پاک رہے گا یا نہیں؟

الجواب: جب کپڑے کو نجاست پہنچے اور ایک تہ سے دوسری تہ میں سرایت کرے تو ہر تہ کی نجاست جدا شمار میں آئے گی، اگر سب مل کر قدر درہم سے زائد ہو، نماز فاسد ہو، خواہ وہ تہیں ایک ہی کپڑے کی ہوں، جیسے دوہرے لباس یا چند کپڑے تہ بہ تہ بدن پر ہوں۔ (ج۴ص۵۵۵)

سوال ۲۹: چھوٹے بچے کا پیشاب پاک یا ناپاک؟

شیر خوار بچے کا پیشاب پاک یا ناپاک؟

الجواب: آدمی کا بچہ اگرچہ ایک دن کا ہو، اس کا پیشاب ناپاک ہے، اگرچہ لڑکا ہو۔ (ج۴ص۵۵۶)

سوال ۳۰: حلوائیوں کی کڑائیاں

حلوائیوں کی کڑائیوں کو کتے چاٹتے ہیں، اُنہی کڑائیوں میں وہ شیرینی بناتے ہیں اور دودھ گرم کرتے ہیں، ان کے یہاں کی شیرینی یا دودھ لے کر کھانا پینا درست ہے یا کہ نہیں؟

الجواب: طہارت ونجاست ظاہری میں شرع مطہر کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ احتمال سے نجاست ثابت نہیں ہوتی، جس خاص شے کی نجاست معلوم ہو وہی خاص نجس وحرام ہے وبس۔ (ج۴ص ۵۵۸)

سوال ۳۱: برتن صاف کرنے کا طریقہ

اگر مٹی کے برتن پیالے یا کونڈے وغیرہ میں نجاستِ غلیظہ مثل پاخانہ وپیشاب لگ جائے اور اس کو پانی سے دھو کر پاک کریں اور دھوپ میں خشک کر دیں، اسی طرح تین مرتبہ پاک کر دیا جائے تو وہ عندالشرع پاک قابلِ استعمال رہا یا نجس ہے؟

الجواب: ہاں پاک ہو گیا، مٹی کا برتن چکنا استعمالی جس کے مسام بند ہو گئے ہوں، جیسے ہانڈی، وہ تو تانبے کے برتن کی طرح صرف تین بار دھو ڈالنے سے پاک ہو جاتا ہے اور جو ایسا نہ وہ جیسے پانی کے گھڑے وغیرہ اُن کو ایک بار دھو کر چھوڑ دیں کہ پھر بوند نہ ٹپکے اور تری نہ رہے، دوبارہ دھوئیں اور اسی طرح چھوڑ دیں۔ سہ بارہ (تیسری بار) ایسا ہی کریں، پاک ہو جائے گا، چینی کا برتن جس میں بال ہو وہ بھی یوں ہی خشک کر کے تین بار دھویا جائے گا اور ثابت ہو تو صرف تین بار دھو دینا کافی ہے، مگر نجاست اگر جرم دار ہے تو اس کا جرم چھڑا دینا بہرحال لازم ہے، خشک کرنے کے یہ معنی ہیں کہ اتنی تری نہ رہے کہ ہاتھ لگانے سے ہاتھ بھیگ جائے، خالی نم یا سیل کا رہنا مضائقہ نہیں، نہ اس کے لیے دھوپ یا سایہ شرط۔ (ج۴ص ۵۵۸)

سوال ۳۲: پیشاب کی چھینٹوں کا حکم

اگر کپڑوں پر بیلوں کے پیشاب گوبر وغیرہ کی چھینٹیں پڑی ہیں اور کپڑے بدلنے کی فرصت نہیں ہے، نماز ایسی حالت میں ہوگی یا نہیں؟

الجواب: اگر چھینٹیں چہارم کپڑے سے کم پر پڑی ہیں، نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ اور کھیت سے فرصت نہ ہونے کا کچھ اعتبار نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۴ص ۵۶۳)

سوال ۳۳: گھی کو پاک کرنے کا طریقہ

گھی گرم تھا، اس میں مرغی کا بچہ گرا اور فوراً مر گیا، گھی کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: گھی ناپاک ہو گیا، بے پاک کیے اس کا کھانا حرام ہے، پاک کرنے کے تین طریقے ہیں۔ ایک یہ کہ اتنا ہی پانی اس میں ملا کر جنبش دیتے رہیں، یہاں تک کہ سب گھی اوپر آ جائے تو اسے اُتار لیں۔

اور دوسرا پانی اسی قدر ملا کر یونہی کریں، پھر اُتار کر تیسرے پانی سے اُسی طرح دھوئیں اور اگر گھی سرد ہو کر جم گیا ہو تو اس کے

برابر پانی ملا کر جوش دیں، یہاں تک کہ گھی اوپر آ جائے تو اتار لیں۔

دوم: ناپاک گھی جس برتن میں ہے، اگر جمنے کی طرف مائل ہو گیا ہو، آگ پر پگھلا لیں اور ویسا ہی پگھلا ہوا پاک گھی اُس برتن میں ڈالتے جائیں یہاں تک کہ گھی سے بھر کر اُبل جائے، سب گھی پاک ہو جائے گا۔

سوم: دوسرا گھی پاک لیں اور مثلاً تخت پر بیٹھ کر نیچے ایک خالی برتن رکھیں، اور پرنالے کی مثل کسی چیز میں وہ پاک گھی ڈالیں، اس کے بعد یہ ناپاک گھی اسی پرنالے میں ڈالیں۔ یوں کہ دونوں کی دھاریں ایک ہو کر پرنالے سے برتن میں گریں۔ اسی طرح پاک و ناپاک گھی ملا کر ڈالیں، یہاں تک کہ سب ناپاک گھی پاک گھی سے ایک دھار ہو کر برتن میں پہنچ جائے، سب پاک ہو گیا۔

پہلے طریقہ میں پانی سے گھی کو تین بار دھونے میں گھی خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور دوسرے طریقہ میں اُبل کر تھوڑا گھی ضائع ہو جائے گا۔ تیسرا طریقہ بالکل صاف ہے، مگر اس میں احتیاط بہت درکار ہے کہ برتن میں ناپاک گھی کی کوئی بوند نہ پاک گھی سے پہلے نہ بعد کو گرے، پرنالے میں بہاتے وقت اُس کی کوئی چھینٹ اُڑ کر پاک گھی سے جدا برتن میں گرے ورنہ جتنا برتن میں پہنچا یا اب پہنچے گا، سب ناپاک ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۴ص۵۶۳_۵۶۴)

سوال۳۴: بچے نے اگر زمین پر پیشاب کر دیا تو پاک کرنے کا طریقہ

بچے زمین پر پیشاب پاخانہ کرتے تھے، اس پر راب گر گئی، وہ سب آٹے میں اس کی کانجی پڑی کھاجر کے سوار پڑا وہ کچی شکر پاک ہوئی یا پکا کر پاک یا کس طرح پاک ہو؟

الجواب: جب بچے زمین پر پاخانہ پھرتے ہیں، وہ اُٹھا دیا جاتا ہے، زمین کھرچ دی جاتی ہے، پیشاب کرتے ہیں وہ خشک ہو جاتا ہے، اُس کا اثر زائل ہو جاتا ہے زمین پاک ہو جاتی ہے، شبہ اور وہم پالنا منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۴ص۵۶۷)

سوال۳۵: کتے کا جھوٹا کیسے پاک کریں؟

کھانے کے پاس کتا کھڑا اور کھانے میں کچھ نشانات بھی تھے، پر کسی نے کتے کو کھانے میں منہ ڈالتے نہیں دیکھا، اس صورت میں کیا حکم ہے؟

الجواب: جبکہ اس طرف برتن خالی ہونے اور کھانا گرنے کی اور کوئی وجہ ظاہر نہ ہو، اور کتا موجود ہو تو ضرور اس نے کھایا اور کھانا ناپاک ہو گیا۔ اگر تر مثل شیر (دودھ) وشوربا ہے تو سب اور خشک مثل برنج[1] ہے تو جہاں منہ لگا ہے، وہاں سے اتار کر پھینک دیں، باقی پاک ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۴ص۵۶۸)

سوال۳۶: نطفہ پاک ہے یا ناپاک؟

وہ نطفہ جو آدمی کی پیدائش کا قرار پاتا ہے، وہ پاک ہے یا ناپاک؟

---

[1] ......چاول

الجواب: منی مطلق ناپاک ہے، سوا اُن پاک نطفوں کے جن سے تخلیق حضراتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہوئی اور خود انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نطفے کے کہ اُن کا پیشاب بھی پاک ہے، یونہی تمام فضلات۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۴ص ۵۷۰)

نجاست کے بارے مسائل

مسئلہ:

سوئی کی نوک کے برابر باریک باریک بندکیاں نجس پانی یا پیشاب کی کپڑے یا بدن پر پڑ گئیں، معاف رہیں گی۔ اگرچہ جمع کرنے سے روپے بھر سے زائد جگہ میں ہو جائیں، مگر پانی پہنچا اور نہ بہا، یا غیر جاری پانی میں وہ کپڑا اگر گیا تو نجس ہو جائے گا اور اب اس کی نجاست سے کپڑا ابھی ناپاک ٹھہرے گا۔ (صفحہ ۶۸۹)

مسئلہ:

کپڑا ناپاک ہو گیا اور جگہ یاد نہ رہی، کہیں سے پاک کر لیا جائے پاک ہو جائے گا۔ ہاں اگر بعد کو یاد آیا کہ ناپاکی دوسری طرف تھی تو پھر پاک کرنا ہوگا اور جو نمازیں پڑھی ہیں، پھیری جائیں گی۔ (صفحہ ۶۹۰)

مسئلہ:

جو جانور بہتا خون نہ رکھتا ہو، پانی اس کے مرجانے سے ناپاک نہ ہوگا، اگرچہ ریزہ ریزہ ہو جائے، ہاں جب اس کے اجزا جدا کرنا ممکن نہ رہے گا تو اسے پینا یا اس کا شوربا بنانا حرام ہو جائے گا، صرف دو جانوروں میں یہ بھی حلال رہے گا، ٹڈی اور وہ مچھلی کہ خود مر کر نہ اتر آئی ہو۔ (ایضاً)

مسئلہ:

گوشت کا خون کہ رگوں کا خون نکل جانے کے بعد خود گوشت میں باقی رہتا ہے، پاک ہے اور حلال جانور ہو تو حلال بھی ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ:

دودھ، گھی، تیل، روغنِ زیتون سے دھونا نجاست کو پاک نہیں کرتا۔ (صفحہ ۶۹۱)

مسئلہ:

رحم کی رطوبت پاک ہے۔ (صفحہ ۶۹۲)

مسئلہ:

زمین خشک ہونے سے نجاست بالکل صاف نہیں ہو جاتی، خفیف نجاست باقی رہتی ہے، جو غیر تیمم مثل نماز وغیرہ میں عفو

ہے۔ (صفحہ ۶۹۳)

مسئلہ:

نجاست غیر مرئیہ مثل پیشاب وغیرہ میں تین بار دھونے اور ہر بار اتنا نچوڑنے کا حکم ہے کہ بوند نہ ٹپکے، اب اگر ایک کپڑا زید نے نچوڑا کہ اس کے نچوڑنے سے اب اس میں سے بوند نہ ٹپک سکی۔ لیکن عمرو کہ زید سے زیادہ قوی ہے۔ اگر نچوڑتا تو ابھی اور ٹپکتی، اس صورت میں وہ کپڑا زید کے حق میں پاک ہوگیا۔ اسے پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے، مگر عمرو کے حق میں ناپاک ہے، اسے جائز نہیں۔ (صفحہ ۶۹۳)

مسئلہ:

نجاست حکمیہ، نجاست حقیقیہ سے سخت تر ہے، نجاست حقیقیہ اگر غلیظ ہو تو درہم بھر اور خفیفہ ہو تو ربع ثوب سے کم معاف ہے اور حکمیہ کا ذرہ بھی معاف نہیں۔ (صفحہ ۶۹۴)

مسئلہ:

گوبر وغیرہ نجاسات جب جل کر بالکل راکھ ہوجائیں، جس میں اصلاً جان نہ رہے تو وہ راکھ پاک ہے۔ (صفحہ ۶۹۵)

استنجاء کا بیان

سوال ۳۷: وضو کے پانی سے استنجاء کرنا کیسا؟

ایک شخص نے لوٹے سے وضو کیا، اس میں پانی بچ رہا، اُس بچے ہوئے پانی سے چھوٹا بڑا استنجاء یا وضو کرنا کیسا ہے اور اسے پھینک دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: پھینک دینا تو تضییع مال (مال کو ضائع کرنا) ہے کہ شرع میں قطعاً ممنوع اور وضو کرنا بے شک جائز۔ مگر یہ کہ اُس میں ماءِ مستعمل اس قدر گر گیا ہو کہ غیر مستعمل پر غالب ہو گیا۔ رہا استنجاء، جواز میں تو اُس کے بھی شبہ نہیں، نہ کسی کتاب میں اُس کی ممانعت نظرِ فقیر سے گزری۔ ہاں اس قدر ہے کہ بقیہ وضو کے لیے شرعاً عظمت واحترام ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرما کر بقیہ آب کو کھڑے ہو کر نوش فرمایا اور ایک حدیث میں روایت کیا گیا کہ اس کا پینا ستر مرض سے شفا ہے تو وہ ان اُمور میں آبِ زمزم سے مشابہت رکھتا ہے، ایسے پانی سے استنجاء مناسب نہیں۔ (ج ۴ ص ۵۷۵)

سوال ۳۸: داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنا کیسا؟

ایک شخص کے ہاتھ کو چوٹ لگی ہے کیا وہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کر سکتا ہے اور ایسا شخص نماز پڑھ سکتا اور امامت کروا سکتا ہے؟

الجواب: داہنے ہاتھ سے استنجاء اگرچہ ممنوع و گناہ ہے۔ صحیح حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نہی فرمائی ہے، مگر جب عذر ہے تو کچھ مواخذہ نہیں۔

فان الضرورات تبیح المحظورات ۔

ضرورتیں ممنوعات کو جائز کر دیتی ہیں۔

مگر حالتِ عذر ہمیشہ مستثنیٰ ہوتی ہے اور ترکِ سنت صحتِ نماز میں خلل انداز نہیں۔ پس صورتِ مستفسرہ میں بلا تأمل نہ اُس شخص کی اپنی نماز میں حرج نہ امامت میں نقصان، البتہ اگر نجاست مخرج کے علاوہ قدر درہم سے زیادہ ہو تو اس وقت پانی سے دھوئے بغیر طہارت نہیں ہوتی۔ ایسی حالت میں اگر پانی پر کسی طرح کسی ہاتھ سے قدرت نہ پائے تو اُس کی اپنی نماز ہو جائے گی، مگر امامت نہیں کر سکتا۔ (ج ۴ ص ۵۷۷)

سوال ۳۹: استنجاء کس چیز سے کیا جائے؟

اگر لوگ بعد فراغت بول کلوخ سے استنجاء نہیں کرتے، بلکہ صرف پانی پر اکتفاء کرتے ہیں، ایسا کرنا کیسا اور ایسے شخص کا

امامت کرنا کیسا؟

الجواب: کلوخ[1] و آب میں جمع افضل ہے، نفسِ سنت ہر ایک سے ادا ہو جاتی ہے۔ سب سے اولیٰ (بہتر) جمع ہے، پھر تنہا آب پھر تنہا کلوخ صرف پانی پر قناعت سے کپڑا نجس نہیں ہوتا، نماز و امامت میں کوئی حرج نہیں۔ (ج۴ص۵۸۳)

سوال ۴۰: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا کیسا؟

رشید گنگوہی کا ایک مرید کہتا ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں کوئی کراہت نہیں۔ وہ حدیث سے ثابت ہے، جو حکم ہو حدیث وفقہ سے بیان فرمائیں؟

الجواب: اقول (میں کہتا ہوں) کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں چار حرج ہیں:

اوّل: بدن اور کپڑوں پر چھینٹیں پڑنا، جسم ولباس بلاضرورتِ شرعیہ ناپاک کرنا اور یہ حرام ہے۔ بحرالرائق میں بدائع سے ہے:

"پاک چیز کو ناپاک کرنا حرام ہے"۔

دوم: ان چھینٹوں کے سبب عذابِ قبر کا استحقاق اپنے سر پر لینا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"پیشاب سے بچو کہ اکثر عذابِ قبر اسی سے ہے"۔ (الدارقطنی ج۱باب نجاسۃ البول)

سوم: رہگزر پر ہو یا جہاں لوگ موجود ہوں تو باعثِ بے پردگی ہوگا، بیٹھنے میں رانوں اور زانوؤں کی آڑ ہو جاتی ہے اور کھڑے ہونے میں بالکل بے ستری اور یہ باعثِ لعنتِ الٰہی ہے۔ حدیث میں ہے:

"جو دیکھے اس پر بھی لعنت اور جو دکھائے اس پر بھی لعنت"۔ (مشکوٰۃ شریف ص۲۷۰)

چہارم: یہ نصاریٰ سے تشبہ (مشابہت) اور ان کی سنتِ مذمومہ میں اُن کا اتباع ہے۔ آج کل جن کو یہاں یہ شوق جاگا ہے، اس کی یہی علت اور یہ موجبِ عذاب وعقوبت ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"شیطان کے قدموں پر نہ چلو"۔ (القرآن الحکیم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"جو شخص جس قوم سے مشابہت اختیار کرے، وہ انہی میں سے ہے"۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج۲)

ابن ماجہ وبیہقی، جابر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا"۔ (سنن ابن ماجہ ص۲۷)

سوال ۴۱: عورت استنجاء کس سے کرے؟

عورت بعد پیشاب کلوخ لے یا صرف پانی سے استنجاء کرے؟

---

[1] مٹی کا ڈھیلا

الجواب: دونوں کا جمع کرنا افضل ہے اور اس کے حق میں کلوخ سے کپڑا بہتر ہے۔ (ج۴ص۵۹۸)

سوال ۴۲: پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا کیسا؟

بعد پیشاب حالت کلوخ میں سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا یا کلوخ کرتے ہوئے کو سلام کرنا کیسا؟

الجواب: نہ اس پر سلام کیا جائے' نہ وہ سلام کرے اور نہ جواب دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۴ص۵۹۹)

سوال ۴۳: کاغذ سے استنجاء کرنا کیسا؟

بعد فراغت جائے ضرور کے کاغذ سے استنجاء پاک کرنا جائز ہے کہ نہیں؟ زید کہتا ہے کہ ریل گاڑی میں درست ہے؟

الجواب: کاغذ سے استنجاء کرنا مکروہ وممنوع وسنتِ نصاریٰ ہے' کاغذ کی تعظیم کا حکم ہے اور لکھا ہوا ہو تو بدرجۂ اولیٰ۔

درمختار میں ہے:

کرہ تحریما بشیء محترم.

کسی قابلِ احترام چیز کے ساتھ (استنجاء) مکروہ تحریمی ہے۔

اور ریل کا عذر صرف زید ہی کو لاحق ہوتا ہے اور مسلمانوں کو کیوں نہیں ہوتا' کیا ڈھیلے یا پرانا کپڑا نہیں رکھ سکتے۔ ہاں سنتِ نصاریٰ کا اتباع منظور ہو تو یہ قلب کا مرض ہے' دوا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۴ص۵۹۹)

سوال ۴۴: استنجاء کرتے وقت کعبہ شریف کو منہ یا پیٹھ کرنا گناہ ہے

استنجاء کرتے وقت منہ کدھر ہونا چاہیے؟

الجواب: پیشاب کے وقت منہ نہ قبلہ کو ہونا جائز ہے نہ پشت' جو لوگ ایسا کریں خطاء کار ہیں۔ (ج۴ص۶۰۱)

سوال ۴۵: پائخانہ میں تھوکنا منع ہے

پائخانہ میں تھوکنا کیسا ہے' کیا اس کی ممانعت ہے کہ وہاں نہ تھوکے؟

الجواب: ہاں پاخانے میں تھوکنے کی ممانعت ہے کہ مسلمان کا منہ قرآنِ عظیم کا راستہ ہے' وہ اس سے ذکرِ الٰہی کرتا ہے تو اس کا لعاب ناپاک جگہ ڈالنا بے جا ہے۔ (ج۴ص۶۰۵)

سوال ۴۶: پختہ اینٹ سے استنجاء کرنا کیسا؟

پختہ اینٹ سے استنجاء صاف کرنا کیسا؟ اور کیا اینٹ کے جس ٹکڑے سے استنجاء کیا' اس کے سوکھ جانے کے بعد اسی ٹکڑے سے استنجاء کر سکتے ہیں؟

الجواب: پختہ اینٹ سے استنجاء منع ومکروہ ہے اور اُس میں اندیشۂ مرض بھی ہے۔ جس ڈھیلے وغیرہ سے چھوٹا استنجاء کیا

گیا ہو' بعد خشکی دوبارہ کام میں لا سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۴ص۶۰۷)

☆ استنجاء کے مسائل ''فتاویٰ رضویہ'' سے

مسئلہ:

بڑے استنجاء میں سنت یہ ہے کہ خوب پاؤں پھیلا کر بیٹھے اور سانس سے نیچے کو زور دے کہ جتنا حصہ مخرج کا ظاہر ہو سکے' ظاہر ہو کہ سب نجاست دھل جائے۔ (ج۴ص۶۹۵)

مسئلہ:

یہ مسنون طریقہ ہے کہ بڑے استنجاء میں مذکور ہوا۔ روزہ دار کے لیے نہیں' وہ ایسا نہ کرے۔ (ایضا)

مسئلہ:

استنجاء سے پہلے تین بار دونوں ہاتھ کلائیوں تک دھونا سنت ہے۔ اگرچہ سوتے سے نہ اُٹھا ہو' ہاں سوتے سے اُٹھا اور بدن پر کوئی نجاست تھی تو زیادہ تاکید یہاں تک کہ سنت مؤکدہ ہے۔ (ایضا)

مسئلہ:

پانی سے استنجے کے بعد کپڑے سے خوب صاف کر لینا مستحب ہے' کپڑا نہ ہو تو بار بار بائیں ہاتھ سے یہاں تک کہ خشک ہو جائے۔ (ج۱ص۳۳۰)

مسئلہ:

نجاست اگر مخرج کی اندرونی سطح تک آ جائے' وضو نہ جائے گا' جب تک کنارے پر ظاہر نہ ہو۔ (صفحہ۴۲۶)

تیمّم کے مسائل

تیمم کے مسائلِ ضروریہ ''فتاویٰ رضویہ'' سے

مسئلہ:

تیمم کی ضرب کی اور ابھی منہ یا ہاتھ پر نہ ملنے پایا تھا کہ حدث واقع ہوا تو از سرِ نو ضرب کرے۔ (ج۴ص۶۵۴، فوائد جلیلہ)

مسئلہ:

اگر تیمم میں دو انگلیوں سے مسح کیا تیمم نہ ہوگا، اس میں تین انگلیاں ضروری ہیں۔ (ایضا)

مسئلہ:

اگر خاک میں بہ نیتِ تیمم لوٹا اور غبار منہ اور دونوں ہاتھوں کو بالاستیعاب پہنچ گیا، تیمم ہو گیا۔ (صفحہ ۶۵۵)

مسئلہ:

سفر میں اگر صحیح اندیشہ ہو کہ پانی جو ساتھ ہے، اس سے وضو یا غسل کرے تو آپ یا دوسرا مسلمان یا اپنا خواہ اس کا جانور یہاں تک کہ وہ کتا جس کا پالنا جائز ہے، پیاسا رہ جائے گا، یا آٹا گوندھنے یا اتنی نجاست پاک کرنے کو جس سے نماز جائز ہو جائے، پانی نہ ملے گا تو سب صورتوں میں تیمم کرے۔ (ایضا)

مسئلہ:

نمازِ جنازہ قائم ہوئی، بعض کا پانی موجود ہے، تندرست ہیں۔ مگر وضو کریں تو نمازِ جنازہ فوت ہو، تیمّم کر کے شامل ہو سکتے ہیں، مگر اس تیمم سے نہ دوسری نماز پڑھ سکتے ہیں نہ قرآن مجید چھو سکتے ہیں۔ (ایضا)

مسئلہ:

زمین پر نجاست پڑ کر خشک ہو گئی کہ اس کا رنگ و بو وغیرہ کوئی اثر اصلاً نہ رہا۔ نماز کے حق میں پاک ہو گئی، مگر اس سے تیمم نہیں ہو سکتا، جب تک دھو کر پاک نہ کر لی جائے۔ (ایضا)

مسئلہ:

ہتھیلیاں کہ نیت کے ساتھ جنسِ زمین سے ملائی گئیں، ان کے بعد جنسِ زمین کی اصلاً حاجت نہیں رہتی، بلکہ حکم ہے کہ

ہتھیلیاں زمین پر مار کر جھاڑ لیں، کہ جو گرد و غبار لگا بھی ہو جھڑ جائے، نرے صاف ہاتھ منہ اور ہاتھوں پر پھیرے جائیں۔ (ایضاً)

مسئلہ:

تیمم کے لیے ہاتھ جنسِ ارض پر رکھے تو سنت یہ ہے کہ ہاتھ اس پر مَلے، آگے بڑھائے، پھر اپنی طرف لائے۔ (صفحہ ۶۵۶)

مسئلہ:

جائز ہے کہ دوسرے سے کہے کہ مجھے تیمم کرا دے، وہ اپنے ہاتھ جنسِ زمین پر مار کر اس کے منہ اور ہاتھوں پر مسح کرے، اس صورت میں اس کہنے والے کی نیت شرط ہوگی، جس سے کہا اس کی نیت کا اعتبار نہیں۔ (ایضاً)

مسئلہ:

آندھی چلی، غبار چہرے اور ہاتھوں پر پڑ گیا، اگر تیمم کی نیت سے اس غبار پڑے ہونے کی حالت میں چہرے اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیرے، تیمّم ہو جائے گا، ورنہ نہیں۔ (ایضاً)

مسئلہ:

جس کے ہاتھ شل ہوں، وہ ہاتھوں کو زمین پر رگڑے اور منہ کو دیوار پر، یوں بقدر امکان بجاء لائے جتنا حصہ ہاتھ یا منہ کا جنسِ ارض پر مسح سے باقی رہ جائے، معاف کیا جائے گا۔ اسی قدر سے اس کا تیمم صحیح ہو جائے گا۔ (صفحہ ۶۵۷)

مسئلہ:

جس طرح وضو میں ہر عضو کو تین تین بار دھونا سنت ہے، تیمم میں تکرار سنت نہیں، بلکہ ایک ایک بار منہ اور ہاتھوں کا مسح سنت ہے۔ (صفحہ ۶۵۸)

مسئلہ:

سنت یہ ہے کہ جنسِ زمین پر ضرب ہتھیلیوں سے ہو، نہ صرف پشتِ دست سے۔ (ایضاً)

مسئلہ:

جتنے منہ اور ہاتھوں کا وضو میں دھونا فرض ہے، تیمّم میں اتنوں کا مسح فرض ہے، اگر ان میں کوئی ذرہ مسح سے رہ جائے، تیمّم نہ ہوگا۔ ولہٰذا کفِ دست زمین پر مارے اور مسح کرنے میں پشتِ دست پر ہاتھ نہ پھیرا، تیمّم نہ ہوا۔ (ایضاً)

مسئلہ:

جس طرح باوضو کو دوبارہ وضو کرنا ثواب ہے۔ تیمّم ہوتے ہوئے دوبارہ تیمّم کرنا کچھ ثواب نہیں، بلکہ عبث اور مکروہ ہے۔

(صفحہ ۶۵۹)

مسئلہ:

تیمم میں کسی عضو پر مکرر (تکرار کے ساتھ) مسح کرنا بالاجماع مکروہ ہے، یعنی ضربِ جدید اور ضربِ واحد سے بھی عبث ہے۔

اقول: مگر جبکہ استیعاب میں شبہ ہو۔ (ایضاً)

مسئلہ:

تیمم میں ہاتھوں کے مسح کا بہتر طریقہ ذخیرہ وکافی[1] میں یہ فرمایا کہ بائیں ہتھیلی اپنے داہنے دستِ پشت پر رکھے اور انگوٹھا اور کلمے کی انگلی چھوڑ کر باقی تین انگلیوں سے کلائی کی پشت پر کہنیوں کے اوپر تک مسح کرے نیچے سے، پھر ان دو انگلیوں سے کلائی کے پیٹ کا مسح کرے اوپر سے نیچے اترتا ہوا، پھر یوں ہی بائیں ہاتھ پر۔ (ایضاً)

مسئلہ:

اگر خود اپنے شہر میں پانی میل بھر دور ہو، تیمم کرسکتا ہے۔ (صفحہ ٦٦٠)

مسئلہ:

وضو یا غسل میں پانی سے نرا اندیشہ کافی نہیں، نہ کسی ڈاکٹر یا فاسق یا ناقص طبیب کا کہنا کافی، بلکہ تین دلائلِ شرعیہ سے ایک کا ہونا ضرور، یا تو ظاہر واضح روشن علامت یا صحیح تجربہ یا طبیبِ حاذق مسلمان غیر فاسق کا بیان۔ (صفحہ ٦٦١)

مسئلہ:

کیسی ہی سخت سردی ہو، اس کے سبب وضو کی جگہ تندرست کو تیمم جائز نہیں، مگر جبکہ انہیں تین دلائل شرعیہ (جو ابھی پچھلے مسئلے میں مذکور ہوئے) میں کسی دلیل سے ثابت ہو کہ وضو کیا تو بیمار ہو جائے گا۔ (ایضاً)

مسئلہ:

جو تیمم تنگی وقت کے لیے کیا ہو، اس سے دوسری عبادت کہ بے طہارت جائز نہیں کہ یہ اس ضرورت کے لیے تھا، جہاں ضرورت نہیں، اس کے لیے وہ تیمم بھی باطل۔ (ایضاً)

مسئلہ:

تیمّم کے لیے پانی معدوم ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اس کے پاس نہ ہو اور اس تک پہنچنے میں حرج وضرر (نقصان) ہو۔ (ایضاً)

---

[1] ……فقہ کی کتابوں کے نام

مسئلہ:

پانی اگر آنکھوں کے سامنے موجود ہے، مگر اس تک پہنچ نہیں سکتا تو وہ پانی معدوم ہی ٹھہرے گا۔ (ایضاً)

مسئلہ:

اگر پانی معلوم تھا اور یہ سمجھا کہ خرچ ہو گیا، تیمم سے نماز پڑھ لی۔ بعد کو معلوم ہوا کہ پانی باقی تھا، بالاتفاق نماز نہیں ہوئی، وضو کرکے پھر پڑھے اگرچہ قضاء۔ (صفحہ ۶۶۴)

مسئلہ:

تیمم والے کے پیچھے پانی سے طہارت والا نماز پڑھ سکتا ہے، مگر افضل عکس ہے، جبکہ وہ لائق امامت ہو۔ (صفحہ ۶۶۵)

مسئلہ:

پانی موجود اور استعمال پر قدرت ہو تو سوا اس عبادت فرض یا واجب یا سنتِ مؤکدہ کے جو بلاعوض فوت ہو، باقی کسی شے کے لیے تیمم جائز نہیں، اگر کرے گا تیمم لغو محض ہوگا۔ (ایضاً)

مسئلہ:

پانی نہ ہونے کی حالت میں جوازِ تیمم کے لیے دو میں سے ایک شرط ہے، یا تو مطلق تطہیر یا رفع حدث کہ یہ نیت تو عام و تام ہے، یا مطلقاً کسی عبادت کی نیت اگرچہ نہ مقصودہ ہو نہ مشروطہ۔ (صفحہ ۶۶۶)

مسئلہ:

پانی ہوتے ہوئے صرف اسی عبادت مؤکدہ کے لیے تیمم جائز ہے، جو پانی سے طہارت کرنے سے بلابدل فوت ہوتی ہو۔ (ایضاً)

مسئلہ:

بے وضو شخص جسے نہانا نہیں (یعنی غسل فرض نہیں) مسجد میں ذکر الٰہی کے لیے بیٹھنا چاہتا ہے اور پانی نہیں تو بہتر ہے کہ تیمم کرے، مگر اس تیمم سے نماز نہ ہوگی۔ (ایضاً)

مسئلہ:

پانی ہوتے ہوئے مسِ مصحف (قرآن کریم کو چھونے کے لیے) یا تلاوت کے لیے تیمم کیا تو لغو و باطل ہوگا، نہ اس سے مصحف شریف کا چھونا حلال ہو سکے گا نہ جنب کی تلاوت۔ (صفحہ ۶۶۶)

مسئلہ:

پانی ہوتے ہوئے صرف تنگی وقت کے باعث تہجد یا چاشت یا چاند گہن کی نماز کے لیے تیمم لغو وباطل ہے، اس سے یہ نمازیں جائز نہ ہو سکیں گی۔ (صفحہ ٦٦٧)

مسئلہ:

تیمم وضو وغسل ہر طہارت غیر معذور کے لیے اس وقت ہونے کا محل ہے، جب وہ چیزیں کہ طہارت کے منافی ہیں، جیسے حیض ونفاس، حدث وخون وغیرہ منقطع ہوئیں۔ حدث باقی ہونے کی حالت میں طہارت فضول ولغو ہے۔ (ایضا)

مسئلہ:

اگر ضرب میں پوری ہتھیلیاں جنسِ ارض سے مس نہ کریں تو واجب ہے کہ ہتھیلیوں کی باقی جگہ پر بھی ہاتھ پھیرے اور اگر باقی حصہ متعین نہیں تو کلائیوں کے ساتھ ساری ہتھیلیوں پر ہاتھ پھیرے ورنہ تیمم نہ ہوگا۔ (صفحہ ٦٦٨)

مسئلہ:

تیمم کی شرط یہ ہے کہ جس چیز پر تیمم کرے، نہ اس وقت اس کی ناپاکی معلوم ہو، نہ بعد کو ثابت ہو۔ (صفحہ ٦٦٩)

مسئلہ:

کسی شے پر تیمم کیا، بعد کو کسی مسلمان ثقہ عادل نے خبر دی کہ وہ شے نجس تھی، یا کسی مستور یا فاسق نے خبر دی اور اس کے دل پر اس (خبر) کا صدق جما تو وہ تیمم صحیح نہ ہوا۔ اس سے نماز پڑھی ہو تو پھیرے، اور دل پر نہ جما تو اس کا لحاظ ضرور نہیں، اور اگر کسی کافر نے خبر دی اگرچہ کلمہ گو ہو تو وہ مطلقاً مردود ہے۔ (ایضا)

مسئلہ:

دوسرے سے اپنا تیمم کرانا بلاضرورت مکروہ ہے۔ (ایضا)

مسئلہ:

اگر تیمم میں حصول طہارت یا رفعِ حدث یا جوازِ نماز کی نیت نہ کی بلکہ صرف اتنی کہ میں تیمم کرتا ہوں یا میں نے تیمم کی نیت کی، تو تیمم نہ ہوگا۔ (ایضا)

مسئلہ:

لازم ہے کہ انگوٹھی، چھلے انگلیوں کلائیوں کے گہنے کو اتار کر تیمم کیا جائے یا انہیں ہٹا ہٹا کر مسح کریں۔ (صفحہ ٦٧٠)

مسئلہ:

آدمی نے جہاں سے تیمم کیا اگر ہزار بار وہیں سے تیمم کرے یا جہاں سے ایک شخص نے تیمم کیا اگر ہزاروں آدمی خاص اسی جگہ سے تیمم کریں، کچھ حرج نہیں کہ جنسِ ارض تیمم سے مستعمل نہیں ہوتی۔ (ایضاً)

مسئلہ:

ایک عضو کو ایک ہی ضرب سے مسح کرے، عضوِ واحد کے لیے متعدد ضربیں بالاجماع مکروہ ہیں۔ (صفحہ ٦٧١)

مسئلہ:

کسی دیوار پر تیمم دیوار میں کوئی تصرف نہیں۔ (ایضاً)

مسئلہ:

تیمم سے نماز پڑھ لینے کے بعد معلوم ہوا کہ دوسرے کے پاس پانی موجود تھا، نماز ہوگئی، اگر وہ اب پانی دے گا، آئندہ کے لیے تیمم ٹوٹے گا۔ (ایضاً)

مسئلہ:

نماز میں پانی پایا، تیمم ٹوٹ گیا، نماز جاتی رہی، اگر التحیات کے بعد سلام سے پہلے پائے۔ (ایضاً)

مسئلہ:

سو آدمی تیمم سے نماز پڑھ رہے ہیں، ایک شخص پانی لایا اور خاص ایک سے کہا کہ یہ پانی لے تو اسی کی (نماز) گئی اور ان کی ہوگئی۔ ہاں! اگر وہ امام ہے تو سب کی گئی اور اگر یوں کہا کہ جس کے جی میں آئے یہ پانی لے، سب کی گئی۔ (ایضاً)

مسئلہ:

نماز میں معلوم ہوا یا یاد آیا کہ دوسرے کے پاس پانی ہے، اگر ظنِ غالب ہو کہ مانگے سے دے دے گا، نیت توڑ کے ورنہ جائز نہیں۔ (ایضاً)

مسئلہ:

اگر گمانِ غالب ہو کہ مانگے سے (پانی) دے دے گا تو نیت توڑنا واجب ہے۔ (صفحہ ٦٧٢)

مسئلہ:

تیمم سے نماز، نمازِ کامل ہے۔ تیمم بھی ہمارے نزدیک طہارتِ کاملہ ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ:

اگر ظنِ غالب ہو کہ پانی یہاں کہیں قریب ایک میل سے کم فاصلے پر ہے' تو تلاش کرنا واجب ہے اور شک ہو تو مستحب' ورنہ مستحب بھی نہیں۔ (ایضاً)

مسئلہ:

جس چیز کے ہوتے ہوئے تیمم نہ ہو سکتا ہو' تیمم کی حالت میں جب وہ شے پائی جائے گی' اسے توڑ دے گی۔ (صفحہ ۶۷۳)

مسئلہ:

بتانے والا موجود تھا اور اس نے نہ پوچھا اور نماز پڑھ لی' پھر دریافت کیا اور اس نے پانی قریب بتایا' نماز نہ ہوئی۔ (صفحہ ۶۷۴)

مسئلہ:

اوّل وقت ہے اور پانی ایک میل ہے اور امیدِ واثق ہے کہ اوسط وقت میں وہاں تک پہنچ جائے گا' جب بھی اس پر تاخیر واجب نہیں۔ جائز ہے کہ ابھی تیمم سے پڑھ لے' ہاں تاخیر مستحب ہے جبکہ جانے کہ پانی ملنے اور طہارت کرنے میں وقت مکروہ نہ آجائے گا۔ (صفحہ ۶۷۵)

مسئلہ:

پانی دیکھا اور نہ مانگا نہ نماز سے پہلے نہ بعد' اور اسے وقت نکل جانے کے بعد اس کی حاجت پر اطلاع ہوئی' اور پانی لایا' نمازیں پھیرنا چاہیے۔ (ایضاً)

مسئلہ:

جسے نہانے کی حاجت ہو' اور اس کے ساتھ کوئی حدث موجبِ وضو بھی ہو' مثلاً سویا پھر احتلام ہوا یا انزال کے بعد پیشاب کیا اور حالت یہ ہو کہ نہا نہیں سکتا اور وضو کر سکتا ہے۔ اور پانی صرف وضو کے لائق موجود ہے یا نہانا مضر ہے۔ وضو میں ضرر نہیں' یا صبح کو اتنے تنگ وقت میں اٹھا کہ فقط وضو کر کے نماز مل جائے گی' نہانے سے نہ ملے گی تو ان سب صورتوں میں حکم ہے کہ وضو اصلاً نہ کرے' تیمم کرے' وہی جنابت وحدث کے لیے کافی ہو جائے گا۔ (صفحہ ۶۸۱)

مسئلہ:

ہر حدث چھوٹا ہو یا بڑا' آتا ہے تو ایک ساتھ' جاتا ہے تو ایک ساتھ' اس میں ٹکڑے نہیں۔ (ایضاً)

مسئلہ:

اکثر اعضائے وضو زخمی ہیں' صرف تیمم کرے' یونہی نہانے میں اکثر بدن پر پانی نہیں ڈال سکتا۔ تو جتنے پر ڈال سکتا ہے' اس

پر بھی نہ ڈالے، فقط تیمم کرے۔ (ایضا)

مسئلہ:

وضو کیا یا نہایا اور کچھ جگہ باقی رہ گئی اور پانی ختم ہو چکا، تیمم کرے۔ یہ تیمم ہی اس کی طہارت ہوگا، جتنا بدن دھویا تھا، بیکار ہو گیا۔ (ایضا)

مسئلہ:

نہانے میں کچھ جگہ رہ گئی اور پانی نہ رہا، تیمم کرے۔ اس کے بعد اگر حدث ہو تو اس کے لیے دوسرا تیمم کرے، جیسے نہانے کے بعد حدث واقع ہو تو پھر وضو کرنا لازم ہوتا ہے۔ (صفحہ ٦٨٢)

مسئلہ:

پانی مطہر مقتصر ہے، یعنی جتنی جگہ گزرے گا اسی قدر کو پاک کرے گا، مگر مٹی مطہر شامل ہے کہ تیمم میں ہاتھ صرف چہرہ و ہر دو دست پر گزرنے سے سارا بدن پاک ہو جاتا ہے۔ (صفحہ ٦٨٣)

مسئلہ:

جنب کو حدث بھی ہو اور نہانا مضر ہو، وضو مضر نہ ہو تو صرف تیمم کافی ہے، لیکن اگر تیمم کر لیا پھر حدث ہوا تو وضو ضرور ہوگا۔ (صفحہ ٦٨٥)

مسئلہ:

حدث ہو یا جنابت یا دونوں، ایک تیمم ان میں سے جس کی نیت سے چاہے کرے کافی ہے، کچھ تخصیص ضرور نہیں کہ حدث اصغر رفع کرتا ہو یا اکبر۔ (ایضا)

مسئلہ:

سفر میں ہے، وضو کی حاجت اور کپڑے پر بقدر مانع نماز کوئی نجاست ہے اور پانی اتنا ہے کہ چاہے وضو کرے، چاہے نجاست دھولے۔ اس پر لازم ہے کہ نجاست دھوئے اور حدث کے لیے تیمم کرے۔ (ایضا)

مسئلہ:

وضو کرنا ہے اور جنابت کا کوئی حصہ باقی ہے، وہ بھی دھونا ہے اور پانی ایک ہی کے قابل ہے۔ جنابت کا حصہ دھوئے اور لازم ہے کہ حدث کے لیے تیمم اس کے بعد کرے۔ پہلے کر لیا تو جائز نہ ہوگا۔ پانی خرچ ہونے کے بعد دوبارہ کرے۔ (ج٣ص٦٨٦)

کتاب الصلوٰۃ

سوال ۴۷: کون سی نماز کس نبی نے سب سے پہلے پڑھی؟

نمازِ پنجگانہ میں کون سی نماز سب سے پہلے کس نبی نے پڑھی؟ اور کیا نمازِ پنجگانہ اس اُمت کا خاصہ ہے؟

الجواب: نمازِ پنجگانہ اللہ عزوجل کی وہ نعمتِ عظمیٰ ہے کہ اس نے اپنے کرمِ عظیم سے خاص ہم کو عطاء فرمائی، ہم سے پہلے کسی امت کو نہ ملی۔ بنی اسرائیل پر دو ہی وقت کی فرض تھی، وہ بھی صرف چار رکعتیں دو صبح، دو شام، وہ بھی ان سے نہ نبھی۔

طحاوی نے شرح معانی الآثار میں امام عبید اللہ بن محمد ابن عائشہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا:

”سب سے پہلے عشاء ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی“۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۵ ص ۴۳)

ایک قول یہ بھی ہے کہ (بعض علماء فرماتے ہیں:) فجر آدم، ظہر ابراہیم، عصر سلیمان، مغرب عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام نے پڑھی اور عشاء خاص اس اُمت کو ملی۔ (ایضاً)

سوال ۴۸: ہم میں اور مشرکوں میں فرق نماز کا

اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ جس نے نماز کو چھوڑا اس میں اور مشرک میں کچھ فرق نہیں۔ اگر یہ بات سچ تو اکثر لوگ بے نماز، تو لوگ شرک میں داخل ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: بلاشبہ حدیث میں آیا ہے کہ ہم میں اور مشرکوں میں فرق نماز کا ہے، اس میں شک نہیں کہ جو نماز کا تارک (ترک کرنے والا) ہے، وہ مشرکوں کے فعل میں اُن کا شریک ہے، پھر اگر دل سے بھی نماز کو فرض نہ جانے یا ہلکا سمجھے، جب تو سچا مشرک پورا کافر ہے، ورنہ اُس کا یہ کام کافروں مشرکوں کا سا ہے۔ اگرچہ وہ حقیقۃً کافر مشرک نہ ٹھہرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۵ ص ۱۰۸)

سوال ۴۹: ایک وقت کی نماز قضاء کرنے والا بھی فاسق

ایک وقت کی نماز قضاء کرنے سے بھی آدمی فاسق کہا جاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: ہاں! جو ایک وقت کی نماز بھی قصداً بلا عذرِ شرعی دیدہ و دانستہ قضاء کرے، فاسق و مرتکبِ کبیرہ و مستحقِ جہنم ہے۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ، واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۱۱۰)

سوال ۵۰: نماز نہ پڑھنے پر جرمانہ کرنا کیسا؟

کیا یہ تجویز ٹھیک ہے کہ جو شخص نماز نہ پڑھے اُس کو حقہ پانی نہ دیا جائے، اور جتنے وقت کی نماز نہ پڑھے، ایک پیسہ جرمانہ ہونا

چاہیے؟

الجواب: حقہ پانی نہ دینے کی تجویز ٹھیک ہے اور مالی جرمانہ جائز نہیں۔ (ج ۵ ص ۱۱۱)

سوال ۵۱: چلتی ریل میں نماز پڑھنا کیسا؟

جہاز پر یا چلتی ریل گاڑی میں نماز کی بابت کیا حکم ہے؟ اگر سنت وفرض ونفل ادا کیے جائیں تو ہوتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: چلتے جہاز خواہ لنگر کیے ہوئے ہو اور کنارے سے میلوں دور ہو اس پر نماز جائز ہے اور ناؤ اگر کنارے پر ٹھہری ہے اور جہاز کی طرح زمین پر نہیں بلکہ پانی پر ہے۔ اور یہ اتر کر کنارے پر نماز پڑھ سکتا ہے تو ٹھہری ہوئی ناؤ میں بھی فرض اور وتر اور صبح کی سنتیں نہ ہوسکیں گے اور چلتی ہوئی میں بدرجہ اولیٰ نہ ہوں گے۔ جیسے سیر دریا کے بجرے کنارے کنارے جاتے ہیں اور انہیں روک کر زمین پر نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر اُتر کر کنارے پر نماز نہ پڑھ سکنا اپنی ذاتی معذوری سے ہے تو ہر نماز ہو جائے گی اور اگر کسی کی ممانعت کے سبب ہے تو پڑھ لے اور پھر پھیرے۔ یہی حکم ریل کا ہے، ٹھہری ہوئی ریل میں سب نمازیں جائز ہیں اور چلتی ہوئی میں سنتِ صبح کے سوا سب سنت ونفل جائز ہیں، مگر فرض ووتر یا صبح کی سنتیں نہیں ہوسکتیں۔ اہتمام کرے کہ ٹھہری میں پڑھے اور دیکھے کہ وقت جاتا ہے، پڑھ لے اور جب ٹھہرے پھر پھیرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۱۱۳)

سوال ۵۲: نماز میں سستی کرنا کیسا؟

کوئی شخص اگر ایک نماز میں وقت سے تاخیر کرے یعنی سستی کرے، اگرچہ بعد میں ادا کرے تو اس کو دوزخ میں اتنا رہنا پڑے گا کہ ستر ہزار سالوں کی نماز اس دوران قضاء کی جاسکے۔ کیا یہ مسئلہ صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب: عذر شرعی کے بغیر اتنی تاخیر کہ وہ چلا جائے اور قضاء کرنی پڑے۔ بے شک حرام، فسق اور کبیرہ گناہ ہے، اس کو عذاب دینا یا بخش دینا اللہ کی مشیت کے سپرد ہے اور کوئی مسلمان دوزخ میں دنیا کی عمر یعنی سات ہزار سال سے زیادہ نہیں رہے گا۔ (ج ۵ ص ۱۱۵)

سوال ۵۳: سوتے کو نماز کے لیے جگانا کیسا؟

نماز کے لیے سوتے آدمی کو جگا دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ضرور (جائز) ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۱۱۵)

سوال ۵۴: بے نمازی سے تعلقات رکھنا کیسا؟

یہاں ایک مولوی صاحب آئے اور یہ بیان کیا کہ بے نمازی کے ہمراہ کھانا کھانا اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا نیز وہ بیمار ہو جائے تو اس کے گھر جانا بہت بڑا ثواب ہے۔ بعضے علماء اس سے اجتناب اور اس پر کفر اور قید کا فتویٰ دیتے ہیں، محض غلطی پر ہیں؟

الجواب: بے نمازی کو ہمارے امام (امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) نے کافر نہ کہا، مگر بہت صحابہ کرام وتابعین عظام و

ائمہ اعلام نے اس کی تکفیر کی اور جو صحیح حدیث میں ارشاد ہے: ''جس نے قصداً نماز ترک کی، وہ علانیہ کافر ہو گیا''۔ جو ائمہ اس کی تکفیر کرتے ہیں، اُن کے نزدیک اُس کی عبادت کو جانا بھی ناجائز ہوگا۔ اُس کے جنازہ کی نماز بھی ناجائز ہوگی۔ ہمارے امام کہ تکفیر نہیں فرماتے۔ اُن کے نزدیک بھی اُسے (بے نمازی کو) ضربِ شدید وقید مدید (لمبی قید) کا حکم ہے۔ جس کا اختیار سلطانِ اسلام کو ہے اور کسی کی عیادت کو جانا واجب نہیں۔ بہ نظر جزا اگر بے نمازی کی عیادت کو نہ جائیں تو کوئی الزام نہیں۔ ہاں جبکہ ہمارے نزدیک وہ کافر نہیں۔ فقط فاسق وفاجر مرتکب کبائر (کبیرہ گناہ کرنے والا) ہے، تو اس کے جنازہ کی نماز ضرور ہے، پھر بھی علماء و پیشوایانِ قوم اگر اوروں کی عبرت کے لیے اُس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھیں اور بعض عوام سے پڑھوا دیں تو یہ بھی مستحسن (اچھا) ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۵ص۱۲۰)

سوال ۵۵: زوال کا وقت کون سا ہے؟

دن میں جس وقت میں نماز منع ہے، اسے زوال کا وقت کہتے ہیں، یہ کہنا کیسا ہے؟

الجواب: زوال تو سورج ڈھلنے کو کہتے ہیں، یہ وقت وہ ہے کہ ممانعت کا وقت نکل گیا اور جواز کا آیا تو وقتِ ممانعت کو زوال کہنا صریح مسامحت (غلطی) ہے اور غایت تاویل مجاز مجاورت (اس کو زوال کہنے کی انتہائی تاویل یہ ہے کہ قربت کی وجہ سے ممانعت کے وقت کو زوال کہہ دیا جاتا ہے) بلکہ اسے وقتِ استواء کہنا چاہیے، یعنی نصف النہار کا وقت۔ (ج۵ص۱۲۶)

سوال ۵۶: ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟

امام اعظم اور صاحبین کے نزدیک ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت کب شروع ہوتا ہے اور ان میں سے مفتی بہ قول کس کا ہے؟

الجواب: حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک جب تک سایہ ظلِ اصلی کے علاوہ دو مثل نہ ہو جائے وقتِ عصر نہیں آتا۔ اور صاحبین کے نزدیک ایک ہی مثل کے بعد آ جاتا ہے۔ (ج۵ص۱۳۲)

سوال ۵۷: امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو ترجیح حاصل

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو صاحبین کے قول پر کیوں ترجیح حاصل ہے؟

الجواب: یہ مذہب مہذب بوجوہِ کثیرہ (کئی وجوہات سے) مذہبِ صاحبین پر مرجح ہوا۔

اوّلاً: یہی مذہب امام ہے اور مذہب امام اعظم پر عمل واجب، جب تک کوئی ضرورت اس کے خلاف پر باعث نہ ہو۔

ثانیاً: اسی پر متون مذہب ہیں اور متون کے حضور اور کتابیں مقبول نہیں ہوتیں۔

ثالثاً: اسی پر عامہ شروح ہیں اور شروح فتاویٰ پر مقدم۔

رابعاً: اجلہ اکابر ائمہ تصحیح وفتویٰ مثل امام قاضی خان وامام برہان الدین صاحب ہدایہ وامام ملک العلماء مسعود کاشانی صاحبِ

بدائع وغیرہم رحمہم اللہ تعالٰی نے اسی کی ترجیح وتصحیح فرمائی اور جلالتِ شانِ مصححین (تصحیح کرنے والوں کی شان وعظمت) باعث ترجیح ہے۔

خامسا: اسی میں احتیاط ہے کہ مثل ثانی میں عصر پڑھی تو ایک مذہب جلیل پر فرض ذمہ سے ساقط نہ ہوا۔ پڑھی بے پڑھی برابر رہی' اور بعد مثل ثانی پڑھی تو بالاتفاق صحیح وکامل ادا ہوئی۔

سابعاً: رہیں حدیثیں بعض صاحبوں نے گمان کیا کہ احادیث مذہب صاحبین میں نص ہیں۔ بخلاف مذہب امام اعظم رضی اللہ عنہم' حالانکہ حق یہ ہے کہ صحاح احادیث دونوں جانب موجود ہرگز کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ مذہب صاحبین پر کوئی حدیث صحیح صریح سالم عن المعارض ناطق (دلالت کررہی) ہے۔ جسے دعویٰ ہو پیش کرے اور بامدادِ روحِ پُرفتوح حضرت سیدنا الامام رضی اللہ عنہ (امام اعظم رضی اللہ عنہ کی روح مبارک کی امداد سے) اس فقیر سے جواب لے۔ ان شاء اللہ تعالٰی یا تو ثابت ہو جائے گا کہ وہ حدیث جس سے مخالف نے اسناد کیا صحیح نہ تھی' یا صحیح تھی تو مذہب صاحبین میں صریح نہ تھی' یا یہ بھی سہی تو اس کا معارض صحیح موجود ہے۔ اور فقیر ان شاء اللہ ثابت کردے گا کہ اس تعارض میں احادیثِ مذہب صاحبین کو منسوخ ماننا ہی مقتضائے اصول ہے۔ اور اگر نہ مانیں' تاہم تعارض قائم ہو کر تساقط ہوگا۔ اور پھر وہی مذہب امام رنگِ ثبوت پائے گا کہ جب بوجہ تعارض مثل ثانی میں شک واقع ہوا کہ یہ وقتِ ظہر ہے یا وقتِ عصر اور اس سے پہلے وقتِ ظہر بالیقین ثابت تھا تو شک کے سبب خارج نہ ہوگا۔ اور وقتِ عصر بالیقین نہ تھا۔ تو شک کے سبب داخل نہ ہوگا۔ والحمد للہ رب العلمین! (ج٥ص١٣٥)

سوال ٥٨: عصر کا مستحب وقت

عصر کی ادائیگی کا مستحب وقت کون سا ہے؟

الجواب: نمازِ عصر میں اَبر کے دن تو جلدی چاہیے' نہ اتنی کہ وقت سے پیشتر ہو جائے' باقی ہمیشہ اس میں تاخیر مستحب ہے۔ اسی واسطے اس کا نام عصر رکھا گیا۔ "لانها تعصر" (یعنی وہ نچوڑ کے وقت پڑھی جاتی ہے)۔

حاکم ودار قطنی نے زیاد بن عبداللہ نخعی سے روایت کی:

ہم امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ مسجد جامع میں بیٹھے تھے' مؤذن نے آ کر عرض کی: یاامیر المؤمنین! نماز۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: بیٹھو! وہ بیٹھ گیا' دیر کے بعد پھر حاضر ہوا اور نماز کے لیے عرض کی۔ امیر المؤمنین نے فرمایا:

ھذا الکلب یعلمنا السنة.

یہ کتا ہمیں سنت سکھاتا ہے۔

پھر اُٹھ کر ہمیں نمازِ عصر پڑھائی' جب ہم نماز پڑھ کر وہاں آئے جہاں مسجد میں پہلے بیٹھے تھے۔

فجثونا للرکب لنزول الشمس للغروب نتراھا.

ہم زانوؤں پر کھڑے ہو کر سورج کو دیکھنے لگے کہ وہ غروب کے لیے نیچے اتر گیا تھا۔

یعنی دیواریں اس زمانے میں نیچی نیچی ہوتیں' آفتاب ڈھلک گیا تھا۔ بیٹھنے سے نظر نہ آیا' دیوار کے نیچے اتر چکا تھا۔ گھٹنوں پر کھڑے ہونے سے نظر نہ آیا۔

مگر ہرگز ہرگز اتنی تاخیر جائز نہیں کہ آفتاب کا قرص (سورج کا آلہ) متغیر ہو جائے۔ اس پر بے تکلف نگاہ ٹھہرنے لگے یعنی جبکہ غبار کثیر یا ابر رقیق وغیرہ حائل نہ ہو' کہ ایسے حائل کے سبب تو ٹھیک دوپہر کے آفتاب پر نگاہ بے تکلف جمتی ہے۔ اس کا اعتبار نہیں' بلکہ صاف شفاف مطلع میں۔ (ج ۵ ص ۱۳۶)

سوال ۵۹: سنتوں کے اوقات

سنتِ قبلیہ (فرضوں سے پہلے کی سنتوں) اور سنتِ بعدیہ (فرضوں کے بعد کی سنتوں) کا اولیٰ وقت کون سا ہے؟

الجواب: سنت قبلیہ میں اولیٰ اوّل وقت ہے' بشرطیکہ فرض وسنت کے درمیان کلام یا کوئی فعلِ منافی نماز نہ کرے اور سنت بعدیہ میں مستحب فرضوں سے اتصال ہے' مگر یہ کہ مکان پر آ کر پڑھے۔ تو فصل (جدائی) میں حرج نہیں' لیکن اجنبی افعال سے فصل نہ چاہیے۔ یہ فعل سنتِ قبلیہ وبعدیہ دونوں کے ثواب کو ساقط اور انہیں طریقہ مسنونہ سے خارج کرتا ہے۔ (ج ۵ ص ۱۳۹)

سوال ۶۰: پانچوں نمازوں کے مستحب اوقات

پانچوں نمازوں کے مستحب اوقات کون سے ہیں؟

الجواب: فرضِ فجر وعصر وعشاء میں مطلقاً اور ظہر میں بموسم گرما تاخیر مستحب ہے' اور مغرب میں تعجیل (جلدی کرنا مستحب ہے)' تاخیر کے یہ معنی کہ وقت مکروہ کے دو حصے کر کے پہلا نصف چھوڑ دیں' دوسرے نصف میں نماز پڑھیں۔ (ج ۵ ص ۱۳۹)

سوال ۶۱: تنگ وقت نماز پڑھنے والے کون؟

تنگ وقت نماز ادا کرنے والے کو اللہ تعالیٰ وَیل فرماتا ہے' اور آپ خود تنگ وقت ادا فرماتے ہیں' اس کی تفصیل بیان فرمایئے؟

الجواب: تنگ وقت نماز ادا کرنے پر قرآن عظیم میں وَیل کہیں نہ فرمایا۔ ساھون کے لیے وَیل آیا ہے' جو وقت کھو کر نماز پڑھتے ہیں۔ حدیث میں اس آیت کی یہی تفسیر فرمائی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں:

میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں جنہیں اللہ عزوجل' قرآن عظیم میں فرماتا ہے:

''خرابی ہے اُن نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں''۔

فرمایا: وہ لوگ جو نماز وقت گزار کر پڑھیں۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲)

(امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) فقیر کے یہاں بحمد اللہ نماز تنگ وقت نہیں ہوتی' بلکہ مطابق مذہب حنفی ہوتی

ہے۔ عوام بیچارے اپنی ناواقفی سے غلط سمجھتے ہیں۔ مذہب حنفی میں سوا مغرب اور جاڑوں کی ظہر کے سب نمازوں میں تاخیر افضل ہے۔ اُس حد تک کہ وقت کراہت نہ آنے پائے اور وہ عصر میں اس وقت آتا ہے جب قرصِ آفتاب پر بے تکلف نگاہ جمنے لگے اور تجربے سے ثابت ہے کہ یہ بیس منٹ دن رہے (جب سورج ڈوبنے میں بیس منٹ رہ جاتے ہیں تب) ہوتا ہے اس سے پہلے پہلے جو نمازِ عصر اس کے وقت کا نصف اوّل گزار کر نصف آخر میں ہو وہ وقت مستحب ہے کہ یہ پانچ بج کر پچاس منٹ سے چھ بج کر چالیس منٹ تک نمازِ عصر پڑھیں۔ اور عشاء میں وقت کراہت آدھی رات کے بعد ہے۔ یہ حالتیں بحمد اللہ تعالیٰ میرے یہاں نہیں، مجھے پابندیٔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے احکام کی ہے نہ جاہلوں کے خیالات واوہام کی۔ (ج۵ ص۱۴۸)

سوال۶۲: نمازوں کے اوقات کب تک رہتے ہیں؟

وقت ظہر کا عصر کا مغرب وعشاء وفجر کا کب تک رہتا ہے، خصوصاً مغرب کا وقت کب تک رہتا ہے؟

الجواب: وقت ظہر کا اس وقت تک رہتا ہے کہ سایہ سوا سایۂ اصلی کے جو اُس روز ٹھیک دوپہر کو پڑا ہو دو مثل ہو جائے اور عصر کا وقت غروبِ آفتاب تک، یعنی جب سورج کی کوئی کرن بالائے اُفق نہ رہے اور اس کا وقتِ مستحب جب تک ہے کہ آفتاب کے قرص پر نظر اچھی طرح نہ جمے۔ جب بغیر کسی عارض بخار یا غبار وغیرہ کے نگاہ قرصِ آفتاب پر جمنے لگی، وقتِ کراہت آ گیا اور یہ وقت فقیر کے تجربہ سے اس وقت آتا ہے، جب سورج ڈوبنے میں بیس منٹ رہ جاتے ہیں۔ مغرب کا وقت سپیدی ڈوبنے تک ہے، یعنی چوڑی سپیدی کہ جنوباً شمالاً پھیلی ہوتی اور بعد سرخی غائب ہونے کے تا دیر باقی رہتی ہے۔ جب وہ نہ رہی وقتِ مغرب گیا اور عشاء آئی، دراز سپیدی کہ صبح کاذب کی طرح شرقاً غرباً ہوتی ہے، معتبر نہیں۔ اور یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ بعد غروبِ آفتاب ہوتا ہے۔ آخر مارچ وآخر ستمبر میں، اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ ہوتا ہے آخر جون میں، اور موسم سرما میں بڑھ کر ایک گھنٹا چوبیس منٹ ہوتا ہے آخر دسمبر میں، اور اس کا وقت مستحب جب تک ہے کہ ستارے خوب ظاہر نہ ہو جائیں۔ اتنی دیر کرنی کہ چھوٹے چھوٹے ستارے بھی چمک آئیں، مکروہ ہے۔ عشاء کا وقت طلوعِ فجر صادق تک ہے اور وقتِ مستحب آدھی رات سے پہلے پہلے۔ یہ تمام اوقات درجاتِ شمس ودرجات عرض البلاد کے اختلاف سے مختلف ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے لیے ان وقتِ معین بتانا ممکن نہیں۔ مغرب کو سائل نے بالخصوص دریافت کیا تھا، اُس کے لیے وہ قریب تخمینہ کہ ان شہروں میں ہے۔ گزارش ہوا یہی تخمینہ مقدار صبح صادق کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۵ ص۱۵۳)

سوال۶۳: دو نمازوں کا جمع کرنا کیسا؟

دو نمازوں کا جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: اللہ عزوجل نے اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشادات سے نمازِ فرض کا ایک خاص وقت جداگانہ مقرر فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت نہ اس کے بعد تاخیر کی اجازت۔ ظہرین عرفہ (عرفہ کی ظہر وعصر) وعشائین

مزدلفہ (مزدلفہ کی مغرب وعشاء) کے سوا۔ دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً حضراً ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔ قرآن عظیم واحادیثِ صحاح سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔ (ج ۵ ص ۱۵۹)

سوال ۶۴: اگر نمازِ فجر میں دن نکل آیا

امام نابینا نے صبح کی نماز پڑھاتے وقت ایسی بڑی سورت پڑھی کہ جب سورت شروع کی تھی، اُس وقت سورج نہیں نکلا تھا اور جب سلام پھیرا تو سورج نکل آیا، یہ نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب: نمازِ فجر میں اگر قعدہ سے پہلے آفتاب نکل آیا، یعنی ہنوز اتنی دیر جس میں التحیات پڑھ لی جائے نہ بیٹھنے پایا کہ سورج کی کرن چمکی تو بالاتفاق جاتی رہی۔ اور اگر تحریمہ نماز سے باہر آنے کے بعد نکلا تو بالاتفاق ہوگئی، مثلاً جب تک پہلی بار لفظ السلام کہا تھا، سورج نہ نکلا تھا۔ السلام کہتے ہی فوراً چمک آیا کہ علیکم ورحمۃ اللہ سورج نکلنے میں کہا تو نماز صحیح ہوگئی کہ فقط السلام کہنا تحریمہ نماز سے باہر کر دیتا ہے۔

الا من علیه سهو، بشرط ان یاتی بالسجود ۔

مگر جس پر سجدہ سہو ہو، بشرطیکہ سجدہ کرے۔

اور اگر طلوعِ شمس دونوں امر کے بیچ میں ہوا، یعنی قعدہ بقدر تشہد کر چکا اور ہنوز (ابھی) تحریمہ نماز میں تھا کہ آفتاب طالع (طلوع) ہوا تو ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک جاتی رہی، یعنی یہ فرض نفل ہو کر رہ گئے۔ فرضوں کی قضاء ذمہ کر رہی۔

(ج ۵ ص ۳۱۴)

سوال ۶۵: فجر قضاء ہو جائے تو کب پڑھے؟

طلوعِ آفتاب ہونے کے کتنی دیر کے بعد نماز قضاء پڑھنے کا حکم ہے اور وہ شخص جس نے کہ سنتیں فجر کی نہ پڑھی ہوں اور دس بارہ منٹ طلوع میں باقی ہوں، نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ اسی طرح پر ظہر کی سنت بے پڑھے امامت کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: طلوع کے بعد کم از کم بیس منٹ کا انتظار واجب ہے، دس بارہ منٹ میں سنتیں اور فرض دونوں ہو سکتے ہیں۔ سنتیں پڑھ کر نماز پڑھاتے، اگر وقت بقدرِ فرض کے ہی باقی ہے تو آپ ہی سنتیں چھوڑے گا، پھر اگر جماعت میں اگر کسی نے سنتیں نہ پڑھیں، وہی امامت کرے گا، اور اگر وقت میں وسعت ہے تو سنتِ قبلیہ کا ترک گناہ ہے اور اُس کی امامت مکروہ ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۳۲۵)

سوال ۶۶: نمازِ عشاء میں نصف رات سے زائد تاخیر کرنا کیسا؟

ایک مولوی صاحب مولود شریف عشاء سے لے کر ایک بجے تک پڑھتے اور نمازِ عشاء بعد مولود شریف کے ایک بجے کے بعد پڑھتے ہیں، بغیر عذر کے فقط......؟

الجواب: نمازِ عشاء کی نصف شب سے زائد تاخیر مکروہ ہے، اُن کو چاہیے کہ عشاء پڑھ کر مجلس شریف پڑھا کریں۔ وھو تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۳۲۵)

سوال ۶۷: فرائض کے بارے میں

جو فرائض نماز میں داخل ہیں، ان کی فرضیت ہر نماز میں یکساں ہے، یا صرف فرض نمازوں کے ساتھ مختص ہے؟

الجواب: تکبیرِ تحریمہ ہر نماز میں حتیٰ کہ نمازِ جنازہ میں بھی (فرض ہے)۔ رکوع، سجود، قرأت اور قعود (نمازِ جنازہ کے علاوہ) ہر نماز میں، خواہ نفلی نماز ہو۔ قیام ہر اس نماز میں جو فرض اور واجب ہو اور اصح قول کے مطابق فجر کی سنتوں میں بھی، اپنے کسی عمل سے نماز سے خارج ہونا، یہ سب فرائض ہیں۔ اور تعدیلِ ارکان واجب ہے، لیکن استطاعت سب میں شرط ہے۔ گونگا تکبیر و قرأت کا اور اشارہ کرنے والا مریض رکوع و سجود کا مکلف نہیں ہے۔ علامہ شرنبلالی کی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے کہ اگر کبڑے کا کبڑا پن رکوع کی حد تک پہنچا ہوا ہے تو وہ رکوع کے لیے سر سے اشارہ کرے گا، کیوں کہ اس سے زیادہ اس کے بس میں نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۳۲۶)

سوال ۶۸: نماز کے لیے وقت مقرر کرنا کیسا؟

اوقاتِ نماز مقرر کرنا چاہیے یا جس وقت خاص لوگ آئیں اس وقت نماز شروع کرنا چاہیے؟

الجواب: عادتِ کریمہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی کہ جب لوگ جلد جمع ہو جاتے نماز پڑھ لیتے، ورنہ دیر فرماتے مگر آج کل لوگوں کو شوقِ جماعت کم ہے، وقت مستحب کی تعیین مناسب ہے۔ پھر بھی اگر تاخیر دیکھیں تو اتنا انتظار کریں کہ حاضرین پر بار نہ ہو اور کسی خاص شخص کے انتظار کے لیے تاخیر نہ چاہیے، مگر چند صورتوں میں، اوّل کہ وہ امام معین ہو، دوم عالمِ دین، سوم حاکمِ اسلام، چہارم پابندِ جماعت کہ بعض اوقات مرض وغیرہ عذر کی وجہ سے اسے دیر ہو جائے، پنجم سر برآوردہ شریر جس کا انتظار نہ کرنے سے ایذاء کا خوف ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۳۲۹)

سوال ۶۹: بعد نمازِ عصر قرآن شریف پڑھنا کیسا؟

نمازِ عصر کے بعد قرآن شریف پڑھنا دیکھ کر یا زبانی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: بعد نمازِ عصر تلاوتِ قرآن عظیم جائز ہے، دیکھ کر ہو خواہ یاد پر۔ مگر جب آفتاب قریب غروب پہنچے اور وقتِ کراہت آئے، اُس وقت تلاوت التوی کی جائے اور اذکارِ الٰہیہ کیے جائیں کہ آفتاب نکلتے اور ڈوبتے اور ٹھیک دوپہر کے وقت نماز ناجائز ہے اور تلاوت مکروہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۳۳۰)

سوال ۷۰: بعد نمازِ فجر و عصر سجدہ کرنا کیسا؟

بعد نمازِ عصر کے اور فجر کے سجدہ کرنا یا فقہ پڑھنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جائز ہے مگر جب عصر میں وقت کراہت آ جائے تو قضاء بھی جائز نہیں اور سجدہ مکروہ اگرچہ سہو یا تلاوت کا ہو اور سجدہ شکر تو بعد نماز فجر و عصر مطلقاً مکروہ۔ (ج ۵ ص ۳۳۰)

سوال ۷۱: نمازِ فجر میں اگر طلوع آفتاب ہو جائے

زید نے نمازِ فجر طلوع آفتاب سے پہلے شروع کی اور اُس کے نماز پڑھنے میں آفتاب نکل آیا تو وہ نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب: نمازِ فجر میں سلام سے پہلے اگر ایک ذرہ سا کنارہ طلوع ہوا نماز نہ ہوگی۔ (ج ۵ ص ۳۳۱)

سوال ۷۲: نمازِ مغرب غروبِ آفتاب سے ذرہ پہلے پڑھنا کیسا؟

نمازِ مغرب غروبِ آفتاب سے پہلے شروع کی اور نماز پڑھتے ہی آفتاب غروب ہو گیا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب: اگر ایک نقطۂ بھر کنارۂ شمس کو باقی ہے اور اس نے مغرب کی تکبیر تحریمہ کہی' نماز نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۵ ص ۳۳۱)

سوال ۷۳: جمعہ کا وقت کون سا ہے؟

جمعہ کا وقت سردیوں اور گرمیوں میں کتنے بجے ہوتا ہے؟

الجواب: جمعہ اور ظہر کا ایک ہی وقت ہے۔ سایہ جب تک سایۂ اصلی کے سوا دو مثل کو پہنچے' جمعہ و ظہر دونوں کا وقت باقی رہتا ہے۔ (ج ۵ ص ۳۳۲)

سوال ۷۴: شرابی کے پاس نماز پڑھنا کیسا؟

جس مکان میں کوئی شخص شراب پیئے' اس میں نماز پڑھنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب: اگر وہ شخص اس وقت شراب پینے میں مشغول نہیں' نہ وہاں شراب کی نجاست ہے تو ایسے وقت وہاں نماز پڑھ لینے میں حرج نہیں' اور اگر بالفعل وہ شراب پی رہا ہے تو بلا ضرورت وہاں نماز نہ پڑھے کہ شراب خور پر بحکم احادیثِ صحیحہ لعنتِ الٰہی اترتی ہے اور محلِ نزولِ لعنت میں نماز پڑھنی نہ چاہیے۔ (ج ۵ ص ۳۴۵)

سوال ۷۵: چارپائی پر کوئی بیٹھا ہو اور پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟

جائے نماز برابر کسی شخص کی چارپائی کے بچھا کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: اگر کوئی شخص چارپائی پر بیٹھا خواہ لیٹا ہے اور اس طرف اس کی پیٹھ ہے' تو اس کے پیچھے جاء نماز بچھا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں' اسی طرح اگر اس طرف پیٹھ کیے سو رہا ہے' جب بھی مضائقہ نہیں' مگر سوتے کے پیچھے پڑھنے سے احتراز مناسب ہے' دو وجہ سے: ایک یہ کہ کیا معلوم اِن کے نماز پڑھنے میں وہ اس طرف کروٹ لے اور ادھر اس کا منہ ہو جائے' دوسرے محتمل (احتمال) ہے کہ سوتے میں اس سے کوئی چیز ایسی صادر ہو جس سے نماز میں اسے ہنسی آ جانے کا اندیشہ ہو۔ (ج ۵ ص ۳۴۶)

سوال ۷۶: چارپائی پر نماز پڑھنا کیسا؟

چارپائی پر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ جو مشہور ہے کہ اگلی امتوں میں کچھ لوگ چارپائی پر نماز پڑھنے کا سبب بندر ہو گئے، یہ بات ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب: اصل ان مسائل میں یہ ہے کہ جو چیز ایسی ہو کہ سجدہ میں سر اسی پر مستقر ہو جائے، یعنی اس کا دبنا ایک حد پر ٹھہر جائے کہ پھر کسی قدر مبالغہ کریں، اس سے زائد نہ دبے، ایسی چیز پر نماز جائز ہے، خواہ وہ چارپائی ہو یا زمین پر رکھا ہوا گاڑی کا کھٹولا یا کوئی شے اور یہ جو جاہلوں میں، بلکہ عورتوں میں مشہور ہے کہ اگلی اُمتوں میں کچھ لوگ چارپائی پر نماز پڑھنے سے مسخ ہو گئے، محض غلط و باطل ہے۔ (ج۵ص۳۴۶)

سوال ۷۷: قبرستان میں نماز پڑھنا کیسا؟

قبرستان میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: اس مسئلے میں تحقیق یہ ہے کہ نماز قبر پر مطلقاً مکروہ وممنوع ہے، بلکہ قبر پر پاؤں رکھنا ہی جائز نہیں۔ عالمگیری میں ہے کہ:

’’قبروں پر پاؤں رکھنے سے گناہگار ہوتا ہے، کیونکہ قبر کی چھت میت کا حق ہے‘‘۔

اور قبر کی طرف بھی نماز مکروہ وممنوع ہے، جبکہ سترہ نہ ہو اور صحرا یا مسجد کبیر میں قبر موضع سجود میں ہو، یعنی اتنے فاصلے پر جبکہ یہ خاشعین کی سی نماز پڑھے اور اپنی نگاہِ خاص موضع سجود (سجدہ کرنے کی جگہ) پر جمی رکھے تو اسی پر نظر پڑے کہ نگاہ کا قاعدہ ہے کہ جس محل خاص پر اسے جمایا جائے اس سے کچھ دور آگے بڑھتی ہے۔ مذہبِ اصح (صحیح ترین مذہب) میں بحالت مذکورہ جہاں تک نگاہ پہنچے سب موضع سجود ہے۔ اور اگر قبر داہنے بائیں یا پیچھے ہے تو اصلاً موجب کراہت نہیں، بلکہ اگر مزاراتِ اولیاء کرام ہوں اور اُن کی ارواحِ طیبہ سے استمداد کے لیے ان کی قبورِ کریمہ کے پاس داہنے یا بائیں نماز پڑھے تو اور زیادہ موجبِ برکت ہے۔ (ج۵ص۳۴۷)

باب الاذان والاقامۃ

سوال۷۸: تثویب جائز ہے

اذان کے بعد صلوٰۃ کہنا جس طرح یہاں رمضان مبارک میں معمول ہے، جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: اسے فقہ میں تثویب کہتے ہیں، یعنی مسلمانوں کو نماز کی اطلاع اذان سے دے کر پھر دوبارہ اطلاع دینا' ا: ۰ہ شہروں کے عرف پر ہے، جہاں جس طرح اطلاعِ مکرر رائج ہو وہی تثویب ہے۔ خواہ عام طور پر ہو، جیسے ''صلاۃ'' کہی جاتی ہے یا خاص طریقہ پر، مثلاً کسی سے کہنا: اذان ہوگئی' یا جماعت کھڑی ہوتی ہے، یا امام آ گئے، یا کوئی قول یا فعل ایسا جس میں دوبارہ اطلاع دینا ہو، وہ سب تثویب ہے اور اس کا اور صلوٰۃ کا ایک حکم ہے، یعنی جائز۔

اور ماہِ مبارک رمضان سے اُس کی تخصیص بے جا نہیں کہ لوگ افطار کے بعد کھانے پینے میں مشغول اور نفس آرام کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ لہٰذا تنبیہ بعد تنبیہ مناسب ہوئی' جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اذانِ فجر میں ''الصلوٰۃ خیر من النوم'' مقرر کرنے کی اجازت عطاء فرمائی۔ (ج۵ص۳۶۱' المعجم الکبیر للطبرانی ج۱)

سوال۷۹: مسجد میں اذان دینا کیسا؟

آپ نے فرمایا تھا کہ مسجد میں اذان دینا مکروہ ہے، اس کا لوگوں نے کتاب سے ثبوت چاہا ہے؟

الجواب: فتاوائے امام اجل قاضی خاں وفتاوائے خلاصہ وبحر الرائق شرح کنز الدقائق وشرح نقایہ للعلامۃ عبد العلی البرجندی وفتاویٰ عالمگیریہ وحاشیۃ الطحطاوی علیٰ مراقی الفلاح وفتح القدیر شرح ہدایہ وغیرہا میں اس کی منع وکراہت کی تصریح فرمائی۔

امام اجل کمال الدین محمد بن الہمام فرماتے ہیں:

الاقامۃ فی المسجد ولابد منه اما الاذان فعلی المئذنة فان لم تکن ففی فناء المسجد وقالوا لا یؤذن فی المسجد.

''تکبیر مسجد کے اندر کہی جائے اور اس کے بغیر کوئی اور صورت نہیں' البتہ اذان منارہ پر دی جائے' اگر وہ نہ ہو تو فنائے مسجد میں دینی چاہیے اور فقہاء نے بیان کیا ہے کہ مسجد میں اذان نہ دی جائے''۔ (ج۵ص۳۶۳)

سوال۸۰: مؤذن کی اجازت کے بغیر اقامت کہنا کیسا؟

مؤذن کی بغیر اجازت دوسرا شخص اقامت کہہ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: ناجائز نہیں، ہاں خلافِ اولیٰ ہے، اگر مؤذن حاضر ہو اور اسے گراں گزرے ورنہ اتنا بھی نہیں (یعنی خلافِ اولیٰ بھی نہیں)۔ (ج۵ص۳۶۶)

سوال ۸۱: جمعہ کی اذانِ ثانی کا جواب دینا کیسا؟

خطیب کے سامنے جو اذان ہوتی ہے، مقتدیوں کو اس کا جواب دینا اور جب وہ خطبوں کے درمیان جلسہ کرے، مقتدیوں کو دعا کرنی چاہیے یا نہیں؟

الجواب: ہرگز نہ چاہیے یہی احوط (احتیاط کے زیادہ نزدیک) ہے۔ ردالمحتار میں ہے:

''اذان کا جواب اُس وقت مکروہ ہے''۔

ہاں! یہ جوابِ اذان یا دعا اگر صرف دل سے کریں، زبان سے تلفظ اصلاً نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، اور امام یعنی خطیب تو اگر زبان سے بھی جوابِ اذان دے یا دعا کرے، بلاشبہ جائز ہے۔ صحیح بخاری وغیرہ میں ہے: یہ دونوں اُمور سیّد کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ (ج۵ص۳۶۸)

سوال ۸۲: بارش کے لیے اذان دینا کیسا؟

بارش کے لیے اذان دینی درست ہے یا نہیں؟

الجواب: درست ہے۔

اذلا حظر من الشرع ۔

اس میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں۔

اذان ذکرِ الٰہی ہے اور بارش رحمتِ الٰہی، اور ذکرِ الٰہی باعثِ نزولِ رحمتِ الٰہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۵ص۳۷۰)

سوال ۸۳: میت کو دفن کے بعد اذان دینا کیسا؟

بعد دفنِ میت قبر پر اذان جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جائز ہے، فقیر نے خاص اس مسئلہ میں رسالہ ایذان الاجر فی اذان القبر لکھا۔ واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم! (ج۵ص۳۷۰)

سوال ۸۴: بے وضو کا اذان دینا کیسا؟

بے وضو اذان کہنا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: جائز ہے، بایں معنی کہ اذان ہو جائے گی مگر چاہیے نہیں۔ حدیث میں اس سے ممانعت آئی ہے۔ ولہٰذا علامہ شرنبلالی نے نظر بحدیث کراہت اختیار فرمائی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۵ص۳۷۳)

سوال۸۵: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خود اذان دی؟

کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اذان دی ہے یا نہیں؟ اگرچہ تمام عمر میں ایک دفعہ ہو؟

الجواب: درمختار میں فرمایا: اور الضیاء میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں بنفسِ نفیس اذان دی، تکبیر کہی اور ظہر کی نماز پڑھائی۔ (ج۵ص۳۷۳)

سوال۸۶: جمعہ کی اذانِ اوّل سن کر مسجد میں نہ آنا کیسا؟

مسجدوں میں لوگوں نے بعد اذان صلوٰۃ کا سلسلہ شروع کیا ہے، یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور جمعہ میں کون سی اذان کے بعد مسجد میں آنا ضروری ہے؟

الجواب: صلوٰۃ جائز ہے، مگر جمعہ کے دن اذانِ اوّل سن کر نہ آنا حرام ہے۔ (ج۵ص۳۷۸)

سوال۸۷: فجر کی نماز کے لیے گھروں میں جاکر لوگوں کو اُٹھانا کیسا؟

اگر نمازیوں کو نماز کے وقت سے گھنٹہ آدھ گھنٹہ پہلے ان کی اجازت سے یا بغیر اجازت اُن کے مکانوں پر جاکر فجر کی نماز کے واسطے بتاکید جگا دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: نماز کے لیے جگانا موجبِ ثواب ہے، مگر وقت سے اتنا پہلے جگانے کی کیا حاجت ہے۔ البتہ ایسے وقت جگائے کہ استنجاء و وضو سے فارغ ہوکر سنتیں پڑھے اور تکبیر اولیٰ میں شامل ہوجائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۵ص۳۷۸)

سوال۸۸: کھڑے ہوکر تکبیر سننا کیسا؟

تکبیر کھڑے ہوکر سننا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: کھڑے ہوکر تکبیر سننا مکروہ ہے، یہاں تک کہ علماء حکم فرماتے ہیں کہ جو شخص مسجد میں آیا اور تکبیر ہورہی ہے، وہ اس کے تمام تک کھڑا نہ رہے بلکہ بیٹھ جائے، یہاں تک کہ مکبّر "حی علی الفلاح" تک پہنچے، اُس وقت کھڑا ہو۔ (ج۵ص۳۸۰)

سوال۸۹: اقامت سے پہلے درود شریف پڑھنا کیسا؟

ایک شخص اقامت سے پہلے درود شریف پڑھتا ہے، یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: درود شریف قبلِ اقامت پڑھنے میں حرج نہیں، مگر اقامت سے فصل چاہیے یا درود شریف کی آواز آوازِ اقامت سے ایسی جدا ہو کہ امتیاز رہے۔ اور عوام کو درود شریف جزءِ اقامت معلوم نہ ہو۔ (ج۵ص۳۸۶)

سوال۹۰: وقت سے پہلے اذان دینا کیسا؟

اگر صبح کی اذان لوگوں کو سحری کے وقت کے اختتام سے آگاہی کے واسطے صبح صادق نکلنے سے آٹھ یا دس منٹ پہلے دے

دی جایا کرے تو اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟

الجواب: اذان وقت سے پہلے دینی مطلقاً ناجائز و ممنوع ہے۔ تبیین الحقائق میں ہے:

''قبل از وقت اذان نہ دی جائے اور اگر دے دی جائے تو وقت کے اندر پھر لوٹائی جائے''۔ (ج۵ ص۳۸۶)

سوال۹۱: ایک وقت کی نماز کے لیے دو مرتبہ اذان دینا کیسا؟

اذان ہو چکی تھی، ایک شخص نے لاعلمی میں اذان شروع کی، کسی نے اسے روکا کہ اذان تو ہو چکی، اب وہ درمیان اذان میں تھا تو فوراً رک جائے، یا پھر پوری اذان دے؟

الجواب: اگر مسجد، مسجدِ محلّہ ہے، جہاں کے لیے امام و جماعت متعین ہے اور جماعتِ اولیٰ ہو چکی، اور اب کچھ لوگ جماعت کو آئے اور ان کو اذان کی خبر نہ تھی اور شروع کی اور اطلاع ہوئی تو معاً (فوراً) رک جائے اور اگر مسجد عام ہے، مثلاً مسجد بازار و سراء و اسٹیشن و جامع تو ہرگز نہ رُکے، اذان پوری کرے، ممانعت جہالت ہے۔ اور اگر مسجد محلّہ ہے یا عام ہے اور جماعت اولیٰ ابھی نہ ہوئی تو اختیار ہے چاہے رک جائے یا پوری کرے اور اتمام (اذان کو مکمل پڑھنا) اولیٰ ہے۔ (ج۵ ص۳۹۶)

سوال۹۲: اقامت کس طرف کہی جائے؟

اقامت امام کے دائیں جانب کہی جائے یا بائیں جانب، اس میں کوئی فضیلت داہنے بائیں کی ہے یا نہیں؟

الجواب: اقامت امام کی محاذات میں کہی جائے، یہی سنت ہے۔ وہاں جگہ نہ ملے تو داہنی طرف **لفضل الیمین عن الشمال** (کیونکہ دائیں جانب کو بائیں پر فضیلت ہے) ورنہ بائیں طرف **لحصول المقصود بکل حال** (کیونکہ مقصود ہر حال میں حاصل ہوتا ہے)۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۵ ص۳۹۷)

سوال۹۳: جمعہ کی اذانِ ثانی کہاں کہی جائے؟

جمعہ کی اذانِ ثانی جو منبر کے سامنے ہوتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد کے اندر ہوتی تھی یا باہر؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں یہ اذان مسجد سے باہر دروازے پر ہوتی تھی اور کبھی منقول نہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفائے راشدین نے مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو، اگر اس کی اجازت ہوتی تو بیانِ جواز کے لیے کبھی ایسا ضرور فرماتے۔ (ج۵ ص۳۹۷)

سوال۹۴: تکبیر میں دائیں بائیں رخ کرنا کیسا؟

اذان میں ''حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح'' کے وقت مؤذن دائیں بائیں رخ کرتا ہے، آیا اقامت میں بھی دائیں بائیں رخ کرنا سنت ہے یا نہیں؟

الجواب: علماء نے اقامت میں بھی داہنے بائیں منہ پھیرنے کا حکم دیا ہے اور بعض نے اسے اس صورت کے ساتھ

خاص کیا ہے کہ کچھ لوگ اِدھر اُدھر منتظرِ اقامت ہوں۔ درمختار میں ہے:

ویلفت فیه و کذا فیها مطلقًا ۔

اذان میں منہ پھیر لے اور اسی طرح تکبیر میں بھی ہر حال میں۔ (ج۵ص۴۱۴)

سوال۹۵: انگوٹھے چومنا کیسا؟

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ مبارک سن کر ہاتھ چوم کر آنکھوں پر لگانا کیسا ہے؟

الجواب: جائز بلکہ مستحب ہے، جبکہ کوئی ممانعتِ شرعی نہ ہو۔ مثلاً حالتِ خطبہ میں یا جس وقت قرآن مجید سن رہا ہے یا نماز پڑھ رہا ہے۔ ایسی حالتوں میں اجازت نہیں، باقی سب اوقات میں جائز بلکہ مستحب ہے۔ جبکہ بہ نیت محبت وتعظیم ہو اور تفصیل ہمارے رسالہ منیر العین میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۵ص۴۱۴)

سوال۹۶: انگوٹھے چومنا ثواب کا کام ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر درود شریف ہم پڑھتے ہیں، ایک شخص کہتا ہے کہ جو انگوٹھے نہ چومے وہ مردود ملعون ہے، یہ کلمات کہنا کیسا؟ اور کیا انگوٹھے نہ چومنے سے گناہ ہوتا ہے؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ اقدس اذان میں سن کر انگوٹھے چومنا مستحب ہے، اچھا ہے، ثواب ہے، مگر فرض واجب نہیں کہ نہ کرنے سے گناہ ہو، اور صرف اس قدر پر (انگوٹھے نہ چومنے پر) مردود وملعون کہنا سخت باطل ومردود ہے۔ ہاں جو بربنائے وہابیت اسے بُرا جان کر نہ چومے تو وہابی ضرور مردود وملعون ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۵ص۴۱۷)

سوال۹۷: مسجد میں بلا اذان کے نماز پڑھنا کیسا؟

مسجد میں بلا اذان نماز درست ہے یا نہیں؟ اور تنگ وقت کی وجہ سے صرف تکبیر جماعت کے لیے کافی ہے یا نہیں؟

الجواب: بلا اذان جماعتِ اولیٰ مکروہ وخلافِ سنت ہے، ہاں وقت ایسا تنگ ہو گیا ہو کہ اذان کی گنجائش نہ ہو تو مجبوراً نہ خود ہی چھوڑی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۵ص۴۱۹)

سوال۹۸: اذان سنت یا واجب؟

اذان سنت ہے یا واجب؟

الجواب: جمعہ وجماعت پنجگانہ کے لیے اذان سنتِ مؤکدہ وشعارِ اسلام وقریب بواجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۵ص۴۲۰)

سوال۹۹: نابالغ کا اذان دینا کیسا؟

اذان نابالغ دے تو جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: نابالغ اگر عاقل ہے اور اس کی اذان اذان سمجھی جائے تو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۵ ص۴۲۰)

سوال ۱۰۰: اذان کے ساتھ درود شریف پڑھنا کیسا؟

بعد اذان کے اور جماعت سے ذرا قبل "**الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله . الصلوٰة والسلام عليك يا حبيب الله**" پڑھنا باآوازِ بلند چاہیے یا نہیں؟ ایک شخص کہتا ہے کہ صلوٰۃ وسلام پڑھنے سے اذان کی حیثیت گھٹتی ہے، کوئی ضرورت نہیں؟

الجواب: پڑھنا چاہیے اور صلوٰۃ وسلام سے اذان کی حیثیت بڑھتی ہے کہ وہ اعلام کے لیے تھی اور یہ اسی کی ترقی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۵ ص۴۲۱)

سوال ۱۰۱: وہابی کی اذان کا جواب دینا کیسا؟

ایک وہابی نے سنیوں کی مسجد میں اذان دی تو کیا اس کی اذان کا جواب دیا جائے گا اور سنی اس کی اذان پر اکتفاء کر سکتا ہے؟

الجواب: اسم جلالت پر کلمہ تعظیم اور نامِ رسالت پر درود شریف پڑھیں گے، اگرچہ یہ اسمائے طیبہ کسی کی زبان سے ادا ہوں، مگر وہابی کی اذان، اذان میں شمار نہیں، جواب کی حاجت نہیں اور اہل سنت کو اس پر اکتفاء کی اجازت نہیں، بلکہ ضرور دوبارہ اذان کہیں۔ درمختار میں ہے:

ويعاد اذان كافر وفاسق .

کافر اور فاسق کی اذان لوٹائی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۵ ص۴۲۱)

سوال ۱۰۲: دفن کے وقت اذان کہنا کیسا؟

دفن کے وقت جو قبر پر اذان کہی جاتی ہے، شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: بعض علمائے دین نے میت کو قبر میں اتارتے وقت اذان کہنے کو سنت لکھا ہے۔

امام ترمذی محمد بن علی نوادر الاصول میں امام اجل سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں:

"جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ شیطان اس پر حاضر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے، یعنی میں تیرا رب ہوں، اس لیے حکم آیا کہ میت کے لیے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں"۔

(نوادر الاصول فی معرفۃ احادیث الرسول)

صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہما میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا اذن المؤذن ادبر الشيطان وله حصاص .

جب مؤذن اذان کہتا ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز زناں بھاگتا ہے۔

صحیح مسلم کی حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے واضح ہے کہ چھتیس میل تک بھاگ جاتا ہے اور خود حدیث میں آیا کہ جب شیطان کا کھٹکا ہو، فوراً اذان کہو کہ وہ دفع ہو جائے گا اور جب ثابت ہو لیا کہ (وقتِ دفن شیطان کا آنا) وہ وقت عیاذاً باللہ مداخلت شیطان لعین کا ہے اور ارشاد ہوا کہ شیطان اذان سے بھاگتا ہے اور اس میں حکم آیا کہ اس کے دفع کو اذان کہو تو یہ اذان خاص حدیثوں سے مستنبط بلکہ عین ارشادِ شارع کے مطابق اور مسلمان بھائی کی عمدہ امداد و اعانت ہوئی جس کی خوبیوں سے قرآن وحدیث مالا مال۔ (ج۵ص۶۵۳)

سوال۱۰۳: نماز میں کپڑے سے بدن نظر آنا کیسا؟

تہبند اگر ایسے باریک کپڑے کا ہے کہ اس میں سے بدن کی سرخی یا سیاہی نمایاں ہے تو اُس تہبند سے نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

الجواب: درمختار میں ہے: چھپانے والی چیز وہ ہے جو اپنے اندر کی چیز کو ظاہر نہ کرے۔ ردالمحتار میں ہے: بایں طور کہ اس سے جسم کا رنگ دکھائی نہ دے۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا وہ دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی چمکے، مفسدِ نماز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (فتاویٰ رضویہ ج۶ ص۲۹)

سوال۱۰۴: نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں؟

مرد اور عورت نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں گے؟

الجواب: ہمارے علماء نے فرمایا ہے کہ مرد ناف کے نیچے اور عورت سینہ پر ہاتھ باندھے، اور یہ بھی فرمایا: عورت اپنے دونوں ہاتھ سینہ پر رکھے، جیسا کہ جمِ غفیر نے تصریح کی ہے۔ اور علامہ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے غنیۃ میں اس مسئلہ پر اتفاقِ علماء کی تصریح کی ہے اور اگر کوئی حدیث اس کے موافق نہیں ملتی تو اس کی مخالفت میں بھی وارد نہیں۔ اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے تو دلیل پیش کرے۔ اسی لیے محقق حلبی نے حلیہ میں فرمایا: ہم نے جو یہ کہا کہ عورت اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر اپنے سینے پر باندھے، یہ اس لیے کہ عورت کے لیے اس میں زیادہ ستر ہے، لہٰذا یہ اس کے حق میں اولیٰ ہے کیونکہ یہ بات معلوم ہے کہ عورت کے حق میں جتنے بھی اُمور جائز ہیں، ان میں سے اسی کو اختیار کرنا بہتر ہے جو سب سے زیادہ ستر کا سبب ہو، خصوصاً حالتِ نماز میں زیادہ خیال رکھنا چاہیے، یہ تو وہ ہے جو ظاہر نظر میں آیا ہے۔

اقول (میں کہتا ہوں:) اللہ کی توفیق سے کہ اس مسئلہ پر ایک حدیث جید الاسناد پیش کروں۔ اس کی تقریر یوں ہے کہ حضور علیہ السلام سے ہاتھ باندھنے کی دو صورتیں مروی ہیں: ایک صورت زیرِ ناف کی ہے اور اس بارے میں متعدد احادیث وارد ہیں۔ سب سے اہم روایت وہ ہے جسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں ذکر کیا کہ ہمیں وکیع نے موسیٰ بن عمیر سے علقمہ بن وائل بن حجر نے اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے دورانِ نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں

ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھتے دیکھا ہے۔ دوسری صورت سینے پر ہاتھ باندھنے کی ہے۔ اس بارے میں ابن خزیمہ اپنی صحیح میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت لائے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نماز پڑھنے کا شرف پایا، تو آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر ہاتھ باندھے، چونکہ ان کی تاریخ کا علم نہیں کہ کون سی روایت پہلے کی ہے اور کون سی بعد کی۔ اور دونوں روایات ثابت ومقبول ہیں، تو لاجرم دونوں میں سے کسی ایک کو ترجیح ہوگی۔

جب ہم نماز کے اس فعل بلکہ نماز کے تمام افعال پر نظر خیر ڈالتے ہیں تو وہ تمام کے تمام تعظیم پر مبنی نظر آتے ہیں۔ اور مسلم و معروف تعظیم کا طریقہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ہے۔ لہٰذا امام محقق علی الاطلاق نے فتح میں فرمایا ہے: قیام میں بقصدِ تعظیم ہاتھ باندھنے کا معاملہ معروف طریقے پر چھوڑا جائے اور قیام میں تعظیماً ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ہی معروف ہے۔ (ج٦ص١٤٣)

سوال ١٠٥: التحیات میں انگلی کا اشارہ کرنا کیسا؟

انگشتِ شہادت سے التحیات میں اشارہ کیسا ہے؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد میں اپنا داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھا اور سب انگلیاں بند کرکے انگوٹھے کے پاس کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر دھاردار ہتھیار سے زیادہ سخت ہے۔

عینی میں تحفہ کے حوالے سے ہے کہ اشارہ کرنا مستحب ہے۔ اور محیط میں ہے کہ سنت ہے۔ (ج٦ص١٤٩)

سوال ١٠٦: رفع یدین منع ہے

رفع یدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا یا نہیں؟ اور کیا تو کب تک کیا؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہرگز کسی حدیث میں ثابت نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رفع یدین فرمایا، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا خلاف ثابت ہے، نہ احادیث میں اس کی مدت مذکور۔ ہاں حدیثیں اس کے فعل و ترک دونوں میں وارد ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ حضور پُرنور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے؟ یہ کہہ کر نماز کو کھڑے ہوئے تو صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھائے، پھر نہ اُٹھائے۔

صحیح مسلم میں ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا ہوا کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے دیکھتا ہوں، گویا تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑے کی دُمیں ہیں، قرار سے رہو نماز میں۔

(ج٦ص١٥٣)

سوال ١٠٧: نماز میں دونوں پاؤں کا فاصلہ

شافعیہ ایک ہاتھ کے فرق سے نماز میں پاؤں کشادہ کرتے ہیں اور مذہب حنفیہ میں چار انگشت (انگل) کے فاصلہ پر ایک

پاؤں سے دوسرا پاؤں رکھتے ہیں، کس طرح کرنا چاہیے؟

الجواب: چار ہی انگل کا فاصلہ رکھنا چاہیے، یہی ادب اور یہی سنت ہے۔ اور یہی ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ردالمحتار میں ہے کہ دونوں قدموں کے درمیان ہاتھ کی چار انگلیوں کی مقدار فاصلہ ہونا چاہیے کیونکہ یہ خشوع کے زیادہ نزدیک ہے۔

اور امام علامہ جلال الدین یوسف اردبیلی شافعی نے بھی کتاب الانوار کہ اجل معتمدات مذہب شافعی سے ہے۔ اسی چار انگل فعل کے مستحب ہونے کی تصریح فرمائی۔

جن شافعیہ نے ایسا کیا غالباً کوئی عذر ہوگا یا شاید ناواقفی کی بناء پر کہ مکہ معظمہ کا ہر متنفس تو عالم نہیں۔ اعتبار اقوال وافعال علماء کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۶ ص۱۵۵)

سوال ۱۰۸: بیٹھ کر نماز پڑھنے میں رکوع کا طریقہ

نفل نماز بیٹھ کر ادا کرے تو رکوع کس طرح ادا کریں، یعنی سرین اٹھے یا نہیں؟

الجواب: رکوع میں قدرِ واجب تو اسی قدر ہے کہ سر جھکائے اور پیٹھ کر قدرے خم دے، مگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس کا درجہ کمال وطریقہ اعتدال یہ ہے کہ پیشانی جھک کر گھٹنوں کے مقابل آ جائے، اس قدر کے لیے سرین اُٹھانے کی حاجت نہیں، تو قدرِ اعتدال سے جس قدر زائد ہوگا وہ عبث وبیجا میں داخل ہوگا۔ (ج۶ ص۱۵۷)

سوال ۱۰۹: بیمار قیام پر قدرت نہ پائے تو کیا کرے؟

ایک شخص بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا، مگر اتنی طاقت ہے کہ تکبیر تحریمہ کھڑے ہی ہو کر باندھ لے اور باقی نماز بیٹھ کر ادا کرے، ایسا کرنا کیسا؟

الجواب: صورتِ مستفسرہ میں بے شک اُس پر لازم ہے کہ تحریمہ کھڑے ہو کر باندھے، جب قدرت نہ رہے بیٹھ جائے، یہی صحیح ہے۔

بلکہ ائمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس کا خلاف اصلاً منقول نہیں۔ تنویر الابصار ودرمختار میں ہے:

”اگر نمازی قیام پر قدرے قادر ہو، اگر وہ عصا یا دیوار کے ذریعے ہو تو اس پر حسبِ طاقت قیام کرنا لازم ہے، خواہ وہ ایک آیت یا تکبیر کی مقدار ہو، مختار مذہب یہی ہے کیونکہ بعض کا کل کے ساتھ اعتبار کیا جاتا ہے“۔

فقیر غفر اللہ لہٗ کو اللہ تعالیٰ تحقیقِ حق القاء کرے۔ علماء تصریح فرماتے ہیں کہ تحریمہ کے لیے قیام شرط ہے، اگر بیٹھ کر بلکہ اتنا جھکا ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچیں، تحریمہ باندھے ہرگز صحیح نہ ہوگی، اور تحریمہ شرطِ نماز ہے کہ بے اس کے نماز باطل، تو جبکہ تحریمہ

کے لیے قیام کرسکتا ہے اور نہ کیا۔ شرطِ تحریمہ فوت ہوئی تو تحریمہ صحیح نہ ہوئی، تو نماز ادا نہ ہوئی۔

اذافات الشرط فات المشروط .

جب شرط فوت ہوگئی تو مشروط از خود فوت ہوجائے گا۔

آج کل بہت جہال ذرا سی بے طاقتی مرض یا کبر سن میں سرے سے بیٹھ کر فرض پڑھتے ہیں، حالانکہ اوّلاً ان میں بہت ایسے ہیں کہ ہمت کریں تو پورے فرض کھڑے ہوکر ادا کرسکتے ہیں اور اس ادا سے نہ ان کا مرض بڑھے، نہ کوئی نیا مرض لاحق ہو، نہ گر پڑنے کی حالت ہو، نہ دورانِ سر وغیرہ کوئی سخت الم شدید ہو۔ صرف ایک گونہ مشقت و تکلیف ہے، جس سے بچنے کو صراحۃً نمازیں کھوتے ہیں۔ ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ وہی لوگ جنہوں نے بحیلۂ ضعف و مرض فرض بیٹھ کر پڑھے اور وہی (لوگ) باتوں میں اتنی دیر کھڑے رہے کہ اُتنی دیر میں دس بارہ رکعت ادا کر لیتے، ایسی حالت میں ہرگز قعود کی اجازت نہیں، بلکہ فرض ہے کہ پورے فرض قیام سے ادا کریں۔

کافی شرح وافی میں ہے:

ان لحقه نوع مشقة لم يجز ترك القيام .

اگر ادنیٰ مشقت لاحق ہو تو ترکِ قیام جائز نہ ہوگا۔ (ج ۶ ص ۱۵۷)

سوال ۱۱۰: نماز میں سورت سے پہلے بسم اللہ پڑھنا کیسا؟

الحمد للہ کے بعد جو سورت پڑھی جائے، اس پر بھی بسم اللہ شریف پڑھنی چاہیے یا نہیں؟

الجواب: ہمارے علماءِ محققین رحمہم اللہ علیہم اجمعین سب معتمدہ میں روشن تصریحیں فرما رہے ہیں کہ ابتدائے سورت پر بھی بسم اللہ شریف پڑھنی مطلقاً مستحب و مستحسن ہے، خواہ نماز سریہ ہو یا جہریہ اور صاف ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کا ناجائز ہونا درکنار ہمارے ائمہ مذہب رضی اللہ عنہم میں کوئی اس کی کراہت کا بھی قائل نہیں، بلکہ سب ائمہ کرام بالاتفاق اسے خوب و بہتر جانتے ہیں۔ (ج ۶ ص ۱۶۲)

سوال ۱۱۱: نماز میں دونوں سجدے فرض یا ایک؟

نماز میں دونوں سجدے فرض ہیں یا ایک فرض اور دوسرا واجب؟

الجواب: باجماعِ اُمت دونوں سجدے فرض ہیں، اصلاً اس میں کسی عالم کا خلاف نہیں کہ قوی و راجح بتایا جائے، اس کا منکر اجماعِ اُمت کا منکر ہے۔ (ج ۶ ص ۱۷۱)

سوال ۱۱۲: مقتدی ثناء ختم نہ کرنے پایا کہ امام نے قرأت شروع کی، تو کیا کرے؟

مقتدی ''سبحانك اللّٰهم'' ختم نہ کرنے پایا تھا کہ امام نے قرأت شروع کی، اس کو ناتمام چھوڑ کر خاموش ہوجانا پڑے یا

نوراً ختم کر کے خاموش ہو جانا چاہیے؟

الجواب: "سبحنك اللهم" اسی وقت پڑھ سکتے ہیں کہ امام قرأت باٰواز شروع نہ کرے جب قرأت جہری شروع کردی اب خاموش رہنا اور سننا فرض ہے۔ (ج٦ص١٨٢)

سوال ١١٣: جلسہ میں دعا پڑھنا کیسا؟

دونوں سجدوں کے درمیان دعا پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: "اللّٰھم اغفرلی" کہنا امام و مقتدی و منفرد سب کو مستحب ہے اور زیادہ طول دعا سب کو مکروہ ہاں منفرد کو نوافل میں مضائقہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج٦ص١٨٢)

سوال ١١٤: امام کے پیچھے مقتدی کا سورۂ فاتحہ پڑھنا کیسا؟

امام کے پیچھے مقتدی سورۂ فاتحہ پڑھے یا نہ پڑھے؟

الجواب: مقتدی کو قرآن مجید پڑھنا مطلقاً جائز نہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

واذا قریء القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون. (القرآن الحکیم)

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انما جعل الامام ليؤم به فاذا كبر فكبروا اذا قراء فانصتوا. (مصنف ابن ابی شیبہ ج٢)

امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے جب تکبیر کہے تم تکبیر کہو جب قرأت کرے تو خاموش رہو۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مجھے تمنا ہے کہ جو امام کے پیچھے پڑھے اس کے منہ میں آگ ہو"۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"قدرت پاتا تو اس کی (امام کے پیچھے پڑھنے والے کی) زبان کاٹ دیتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم!" (ج٦ص١٨٣)

سوال ١١٥: آمین اونچی آواز میں کہنا کیسا؟

آمین باٰواز بلند کہنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: آمین باٰواز بلند کہنا نماز میں مکروہ و خلاف سنت ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وادعوا ربكم تضرعا وخفية. (القرآن)

"تم اپنے رب کو عاجزی اور تواضع سے آہستہ آہستہ پکارو"۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

واذا قال ولا الضالین فقولوا آمین فان الامام یقولها واللّٰہ تعالٰی اعلم ۔ (سنن النسائی ج١)

جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ امام اسے کہہ رہا ہے۔ (ج٦ص١٨۴)

سوال ١١٦: تراویح بیس رکعت ہیں

بجائے بیس رکعت تراویح کے آٹھ رکعت پڑھے تو درست ہے؟

الجواب: تراویح بیس رکعت سنت مؤکدہ ہیں، سنت مؤکدہ کا ترک بد ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین عفوا علیها بالنواجذ ۔ (سنن ابوداؤد ج٢)

تم پر میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے، اسے اپنی ڈاڑھوں کے ساتھ مضبوطی سے تھام لو۔

دوسری حدیث میں ہے:

انه سیحدث بعدی اشیاء وان من احبها الی لما احدث عمر ۔ (کنز العمال ج١٢)

میرے بعد بہت سی اشیاء ایجاد ہوں گی ان میں سے مجھے وہ سب سے زیادہ پسند ہیں جو عمر ایجاد کریں گے۔

(ج٦ص١٨٥)

سوال ١١٧: وتر تین ہی ہیں

بجائے تین وتر کے ایک وتر پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: ایک رکعت وتر خواہ نفل باطل ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری فعل تین رکعت وتر ہے۔

وانما یؤخذ بالاخر فهو الاخر من فعل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمر کے اعمال پر عمل کیا جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل یہی ہے۔

(ج٦ص١٨٥)

سوال ١١٨: ''سمع اللّٰہ لمن حمدہ'' کہنے کا طریقہ

''سمع اللّٰہ لمن حمدہ'' کہنے کا سنت طریقہ کیا ہے؟

الجواب: سنت یہ ہے کہ ''سمع اللّٰہ'' کا سین رکوع سے سر اٹھانے کے ساتھ کہیں اور ''حمدہ'' کی ہ سیدھا ہونے کے ساتھ ختم، اسی طرح ہر تکبیر انتقال میں حکم ہے کہ ایک فعل سے دوسرے فعل کو جانے کی ابتداء کے ساتھ اللہ اکبر کا الف شروع ہو اور ختم کے ساتھ ختم ہو۔ (ج٦ص١٨٧)

سوال ۱۱۹: تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنے کا طریقہ

التحیات میں انگلی سے اشارہ کرنا جائز ہے یا نہیں، اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

الجواب: التحیات میں انگلی کا اشارہ سنت ہے، جب اشہد پر پہنچے چھنگلیا اور اس کے برابر کی انگلی کی گرہ باندھے اور انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ بنائے اور ''لا'' پر کلمے کی انگلی اٹھائے اور ''الا'' پر گرا کر ہاتھ کھول دے۔

(ج۶ص۱۹۰)

سوال ۱۲۰: جمعہ کی نیت کس طرح کریں؟

جمعہ کے فرض کی نیت کس طرح کرنا چاہیے اور جمعہ کے بعد کتنی رکعت پڑھنی چاہیے؟

الجواب: اتنی نیت کافی ہے کہ آ کے فرضِ جمعہ اور چاہے تو دو رکعت بھی کہے اور بعضے یہ بھی بڑھاتے ہیں کہ واسطے ساقط کرنے ظہر کے، اس میں بھی نہ حرج نہ حاجت، فرضِ جمعہ کے بعد چھ رکعت سنت پڑھیں چار پھر دو۔ اور ان میں سنت بعد جمعہ کی نیت کریں اور پہلی چار میں قبل جمعہ کی۔ بعد کی (چھ) سنتیں پڑھ کر دو یا جتنے چاہے نفل پڑھیں، ان سے زائد عام لوگوں کو حاجت نہیں۔ (ج۶ص۱۹۱)

سوال ۱۲۱: مقتدی آخری قعدہ میں کیا پڑھے؟

مقتدی کو آخری رکعت کے قعدہ میں کیا پڑھنا چاہیے؟

الجواب: التحیات، درود، دعا اگر اسے اوّل (شروع) سے نماز ملی ہو اور اگر کسی رکعت کے پڑھنے کے بعد شامل ہوا تو امام کے ساتھ قعدہ اخیرہ میں التحیات ٹھہر ٹھہر کر اس قدر ترتیل کے ساتھ پڑھے کہ اس کی التحیات امام کے سلام کے وقت ختم ہو، اور اگر یہ التحیات پڑھ چکا اور امام نے ابھی سلام نہ پھیرا تو پچھلے دونوں کلمہ شہادت بار بار پڑھتا رہے، یہاں تک کہ امام سلام پھیرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۶ص۱۹۳)

سوال ۱۲۲: نماز کے بعد دعا مانگنا کیسا؟

فریضہ نمازوں کے بعد دعا مانگ کر ہاتھوں کو چہرے پر ملتے ہوئے چوم لینا چاہیے یا نہیں؟

الجواب: نماز کے بعد دعا مانگنا سنت ہے اور ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا اور بعد دعا ہاتھوں کو منہ پر پھیر لینا یہ بھی سنت سے ثابت ہے، مگر چومنا کہیں ثابت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۶ص۲۰۲)

سوال ۱۲۳: عمامہ کی فضیلت

عمامہ کی فضیلت پر کچھ ارشاد فرمادیں؟

الجواب: حدیث اوّل: بے شک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے جمعہ میں عمامہ باندھے ہوؤں پر درود بھیجتے

ہیں۔ (مجمع الزوائد ج ۲)

حدیث دوم: ایک نماز نفل ہو یا فرض، عمامہ کے ساتھ پچیس نماز بے عمامہ کے برابر ہے اور ایک جمعہ عمامہ کے ساتھ ستر جمعہ بے عمامہ کے ہمسر (برابر)۔ (مرقات بحوالہ ابن عساکر ج ۸)

حدیث سوم: عمامہ میں نماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔ (الفردوس بماثور الخطاب ج ۲) (ج ٦ ص ۲۰۴)

سوال ۱۲۴: فرض نماز کے بعد امام کیا کرے؟

بعد سلام امام کو پنج وقتہ نماز میں داہنے بائیں پھر کر دعا مانگنا چاہیے یا صرف فجر وعصر میں؟

الجواب: کسی نماز میں امام کو ہرگز نہ چاہیے کہ رُو بقبلہ بیٹھا رہے۔ انصراف (پھرنا) مطلقاً ضرور ہے۔ (ج ٦ ص ۲۰۴)

سوال ۱۲۵: جائے نماز کا نماز کے بعد طے کر دینا کیسا؟

اکثر دیہات میں نماز پڑھ کر جب اُٹھتے ہیں، کونا مصلّی کا اُلٹ دیتے ہیں، اس کا شرعاً ثبوت ہے کہ نہیں؟

الجواب: ابن عساکر نے تاریخ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"شیطان تمہارے کپڑے اپنے استعمال میں لاتے ہیں تو کپڑا اتار کر تہہ کر دیا کرو کہ اس کا کام راست ہو جائے کہ شیطان تہہ کیے کپڑے کو نہیں پہنچتا"۔ (کنز العمال ج ۱۵)

ابن ابی الدنیا نے قیس ابن ابی حازم سے روایت کی، فرمایا:

"جہاں کوئی بچھونا بچھا ہو، جس پر کوئی سوتا نہ ہو، اس پر شیطان سوتا ہے"۔ (ابن ابی الدنیا)

ان احادیث سے اُس کی اصل نکل سکتی ہے اور پورا لپیٹ دینا بہتر ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

سوال ۱۲٦: بغیر شملہ کے عمامہ باندھنا کیسا؟

کیا بغیر شملہ کے عمامہ باندھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: مرقاۃ میں فرمایا: کتبِ سیر میں روایاتِ صحیحہ سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی عمامہ کا شملہ دونوں کاندھوں کے درمیان چھوڑتے اور کبھی بغیر شملہ کے باندھتے، اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ان اُمور میں سے ہر ایک کو بجالانا سنت ہے۔ (ج ٦ ص ۲۰۹)

سوال ۱۲۷: "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بجائے صرف صلعم لکھنا کیسا؟

نام پاک حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بجائے پورا درود شریف "صلی اللہ علیہ وسلم" کے صرف صلعم یا ص لکھنا کیسا ہے؟

الجواب: نامِ پاک حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بجائے صلی اللہ علیہ وسلم، صلعم لکھا جاتا ہے۔ یہ جہالت آج کل بہت جلد بازوں میں رائج ہے، کوئی صلعم لکھتا ہے، تو کوئی ص اور یہ سب بیہودہ و مکروہ و سخت ناپسند و موجب محرومی شدید ہے۔ اس سے بہت سخت احتراز چاہیے۔

اگر تحریر میں ہزار جگہ نامِ پاک حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آئے، ہر جگہ پورا صلی اللہ علیہ وسلم لکھا جائے، ہرگز ہرگز کہیں صلعم وغیرہ نہ ہو۔ علماء نے اس سے سخت ممانعت فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ بعض کتابوں میں بہت اشد حکم لکھ دیا ہے۔

علامہ طحطاوی حاشیہ دُرِ مختار میں فرماتے ہیں:

"صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ ص وغیرہ اور رضی اللہ عنہ کی جگہ رض لکھنا مکروہ ہے، بلکہ اسے کامل طور پر لکھا پڑھا جائے"۔ (ج۶ ص۲۲۱)

سوال ۱۲۸: کیا ہر بار صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں؟

کلمہ طیبہ جب ورد کر کے پڑھا جائے تو کیا نامِ نامی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر بار درود پڑھنا چاہیے یا ایک مرتبہ جبکہ جلسہ ختم کرے؟

الجواب: نامِ پاک حضور پُرنور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم مختلف جلسوں میں جتنی بار لے یا سنے ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ اگر نہ پڑھے گا گنہگار ہوگا اور سخت سخت وعیدوں میں گرفتار، ہاں اس میں اختلاف ہے کہ ایک ہی جلسہ میں چند بار نام پاک لیا یا سنا ہر بار واجب ہے یا ایک بار کافی اور ہر بات مستحب ہے۔

بہت علماء قولِ اوّل کی طرف گئے ہیں، ان کے نزدیک ایک جلسہ میں ہزار بار کلمہ شریف پڑھے تو ہر بار درود شریف بھی پڑھتا جائے، اگر ایک بار بھی چھوڑا گنہگار رہوا۔

دیگر علماء نے بنظرِ آسانیٔ اُمت قولِ دوم اختیار کیا، ان کے نزدیک ایک جلسہ میں ایک بار درود ادائے واجب کے لیے کفایت کرے گا، زیادہ کے ترک سے گنہگار نہ ہوگا، مگر ثوابِ عظیم و فضلِ جسیم سے بے شک محروم رہا۔ بہر حال مناسب یہی ہے کہ ہر بار صلی اللہ علیہ وسلم کہتا جائے کہ ایسی چیز جس کے کرنے میں بالاتفاق بڑی بڑی رحمتیں، برکتیں ہیں اور نہ کرنے میں بلاشبہ بڑے فضل سے محرومی اور ایک مذہب قوی پر گناہ و معصیت، عاقل کا کام نہیں کہ اسے ترک کرے۔ وباللہ التوفیق! (ج۶ ص۲۲۳)

سوال ۱۲۹: وظیفہ پڑھنا اور نماز نہ پڑھنا کیسا؟

ایک شخص وظیفہ پڑھتا ہے اور نماز نہیں پڑھتا، یہ جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: جو وظیفہ پڑھے اور نماز نہ پڑھے، فاسق و فاجر و مرتکب کبائر ہے۔ اس کا وظیفہ اس کے منہ پر مارا جائے گا۔ ایسوں ہی کو حدیث میں فرمایا:

كم من قارى يقرأن والقران يلعنه ۔ (المدخل للعبدری ج ۱)

''بہتیرے قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن انہیں لعنت کرتا ہے''۔ (ج ۶ ص ۲۲۳)

سوال ۱۳۰: اونچی آواز میں درود شریف پڑھنا کیسا؟

درود شریف بالجہر پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: درود شریف ذکر ہے اور ذکر بالجہر جائز ہے، جبکہ نہ ریا ہو نہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کی ایذاء نہ کسی اور مصلحتِ شرعیہ کا خلاف۔ (ج ۶ ص ۲۲۴)

سوال ۱۳۱: نماز کے بعد کلمہ طیبہ کا ورد کرنا کیسا؟

ایک شخص ہر نماز کے بعد کلمہ طیبہ، کلمہَ توحید اور کلمہ شہادت بآوازِ بلند حاضرین جماعت کے ساتھ پڑھتا ہے، یہ فعل اس کا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جائز ہے، مگر حاضرین کو ان کی خوشی پر رکھا جائے، مجبور نہ کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۲۲۷)

سوال ۱۳۲: بے ترتیب قرآن مجید پڑھنا کیسا؟

تلاوتِ کلامِ مجید مُصَلّی (نمازی) یا غیر مصلّی پر بالترتیب پڑھنا فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب؟ اور امام نماز میں بے ترتیب سورہ پڑھے تو اس پر کیا حکم ہے؟

الجواب: نماز ہو یا تلاوت بطریقِ معہود ہو۔ دونوں میں لحاظ ترتیب واجب ہے، اگر عکس کرے گا تو گنہگار ہوگا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسا شخص خوف نہیں کرتا کہ اللہ عزوجل اس کا دل اُلٹ دے۔ ہاں اگر خارج نماز ہے کہ ایک سورت پڑھ لی، پھر خیال آیا کہ دوسری سورت پڑھوں، وہ پڑھ لی اور یہ اس سے اوپر کی تھی تو اس میں حرج نہیں۔ یا مثلاً حدیث میں شب کے وقت چار سورتیں پڑھنے کا ارشاد ہوا ہے، یٰسین شریف کہ جو اسے رات میں پڑھے گا، صبح کو بخشا ہوا اُٹھے گا۔ سورۂ دخان شریف کہ جو اسے رات میں پڑھے گا، صبح اس حالت میں اُٹھے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہوں گے۔ سورۂ واقعہ شریف کہ جو اسے ہر رات پڑھے گا، محتاجی اس کے پاس نہ آئے گی۔ سورۃ تبارک الذی شریف کہ جو اسے ہر رات پڑھے گا، عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔

ان صورتوں کی ترتیب یہی ہے، مگر اس غرض کے لیے پڑھنے والا چار صورتیں متفرق پڑھنا چاہتا ہے کہ ہر ایک مستقل جدا عمل ہے، اسے اختیار ہے، جس کو چاہے پہلے پڑھے، جسے چاہے پیچھے پڑھے۔

امام نے سورتیں بے ترتیبی کے ساتھ سہواً پڑھیں تو کچھ حرج نہیں، قصداً پڑھیں تو گنہگار رہوا، نماز میں کچھ خلل نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۲۳۹)

سوال ۱۳۳: سرّی نماز میں اگر امام قرأت جہری شروع کر دے، کیا حکم ہے؟

امام یا منفرد تیسری یا چوتھی رکعت میں کچھ قرأت جہر سے پڑھ جائے تو سجدۂ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

الجواب: اگر امام اُن رکعتوں میں جن میں آہستہ پڑھنا واجب ہے، جیسے ظہر و عصر کی سب رکعات اور عشاء کی پچھلی دو اور مغرب کی تیسری اتنا قرآنِ عظیم جس سے فرضِ قرأت ادا ہو سکے (اور وہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مذہب میں ایک آیت ہے) بھول کر بآواز پڑھا جائے گا تو بلاشبہ سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ اگر بلا عذرِ شرعی سجدہ نہ کیا یا اس قدر قصداً بآواز پڑھا تو نماز کا پھیرنا واجب ہے۔ اور اگر اس مقدار سے کم مثلاً ایک آدھ کلمہ بآوازِ بلند نکل جائے تو مذہبِ راجح میں کچھ حرج نہیں۔

یہ حکم امام کا ہے اور منفرد کے لیے بھی زیادہ احتیاط اسی میں ہے کہ اس فعل سے عمداً بچے اور سہواً واقع ہو تو سجدہ کرے۔
(ج ۶ ص ۲۵۱)

سوال ۱۳۴: ایک ہی سورت دو رکعتوں میں پڑھنا کیسا؟

نماز فرض ہو یا نفل، ہر رکعت میں ایک ہی سورت کا تکرار کرنا کیسا ہے؟

الجواب: بغیر ضرورت فرائض میں مکروہ تنزیہی ہے، پس پہلی رکعت میں سورۃ الناس عمداً نہیں پڑھنی چاہیے، تاکہ تکرار کی ضرورت نہ پڑ جائے، اگر سہواً یا عمداً پڑھ چکا تو اب دوسری رکعت میں بھی وہی سورت یعنی سورۃ الناس دوبارہ پڑھے، کیونکہ ترتیب بدل کر پڑھنا تکرار سے بھی سخت ہے۔ بخلاف ختمِ قرآن کی صورت کے کہ اس کی پہلی رکعت میں سورۃ الناس تک پڑھنا اور دوسری رکعت میں الم تا مفلحون پڑھنا جائز اور درست ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے: ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ عمل کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منزل میں اترنے والا اور کوچ کرنے والا (یعنی جو شخص قرآن شریف ختم کرے، فوراً شروع کرے اور یوں ہی کرتا رہے) جیسا کہ نہر اور ردالمحتار میں ہے۔

میں کہتا ہوں: اس سے مراد یہ ہے کہ ختمِ قرآن کی صورت میں یہ عکس اور ترتیب کا بدلنا نہیں، بلکہ قرآن کو نئے سرے سے شروع کرنا ہے، جیسا کہ لفظ حال و مرتحل بھی اس پر دلیل ہے۔ فافہم واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۲۶۷)

سوال ۱۳۵: رکعتوں میں قرأت کتنی کریں؟

رکعتوں میں قرأت کی کمی بیشی کرنا کیسا ہے؟

الجواب: فرائض کی دوسری رکعت کو پہلی پر لمبا کرنا (پہلی سے زیادہ دوسری میں پڑھنا) بالاتفاق مکروہ ہے۔ اور اصح (صحیح ترین) قول کے مطابق نوافل میں بھی مکروہ ہے، اس کے برعکس قرأت کرنا نوافل میں کراہت نہیں رکھتا۔ اور نمازِ فجر (کی رکعت اولیٰ) میں بھی بالاتفاق اور بالاطلاق جائز ہے، یعنی جس طرح بھی ہو طویل کرے، کوئی حرج نہیں، تہائی کی مقدار مستحب ہے اور بعض نصف مقدار تک کا قول بھی کرتے ہیں، اور اس سے زیادہ لمبا کرنا جائز ہونے کے باوجود خلافِ اولیٰ

ہے۔ (ج۶ص۲۷۱)

سوال۱۳۶: ضاد کو ظا پڑھنا کیسا؟

اگر کوئی شخص ضاد کو مشتبہ بظاء پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

الجواب: یہ حرف دشوار ترین حرف ہے اور ان کی ادا خصوصاً عجم پر کہ اُن کی زبان کا حرف نہیں، سخت مشکل، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا مخرج صحیح سے ادا کرنا سیکھیں اور کوشش کریں کہ ٹھیک ادا ہو۔ اپنی طرف سے نہ ظاد کا قصد کریں نہ دواد کا کہ دونوں محض غلط ہیں اور جب اس نے حسبِ وسع و طاقت جہد کیا اور صرف صحیح ادا کرنے کا قصد کیا، پھر کچھ نکلے، اس پر کچھ مواخذہ نہیں:

لا یکلف اللّٰہ نفسًا الا وسعھا۔

”اللہ تعالیٰ کسی ذی نفس کو اس کی طاقت سے بڑھ کر مکلّف نہیں ٹھہراتا“۔

اور ائمۂ متقدمین بھی علی الاطلاق (نماز کے لیے) حکم فساد نہیں دیتے۔ (ج۶ص۲۷۲)

سوال۱۳۷: قصداً ضاد کو ظاد پڑھنا کیسا؟

اگر کوئی شخص قصداً ضاد کو ظاد پڑھے تو کیا حکم ہے؟

الجواب: ض، ظ، ذ، ز معجات سب حروف متبائنہ متغائرہ ہیں۔ ان میں کسی کو دوسرے سے تلاوتِ قرآن میں قصداً بدلنا، اس کی جگہ اُسے پڑھنا نماز میں ہو، خواہ بیرونِ نماز حرام قطعی و گناہِ عظیم، افتراء علی اللہ و تحریفِ قرآن کریم ہے۔

یہاں تک کہ امام اجل ابوبکر بن محمد بن الفضل فضلی و امام برہان الدین محمود صاحب، صاحبِ ذخیرہ وغیرہ و علامہ علی قاری مکی رحمہم اللہ تعالیٰ تصریح فرماتے ہیں کہ جو قصداً ضاد کی جگہ ظاد پڑھے، کافر ہے۔

محیط برہانی میں ہے:

”امام فضلی سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا، جس نے ضاد کی جگہ ظا یا ظا کی جگہ ضاد پڑھا، تو فرمایا: اس کی امامت جائز نہیں اور اگر اس نے قصداً ایسا کیا تو یہ کفر ہے“۔ (ج۶ص۳۰۵)

سوال۱۳۸: تجوید کا انکار کرنا کیسا؟

اکثر جہلاء کو قواعدِ تجوید سے انکار ہے اور ناحق جانتے ہیں، کیا حکم ہے؟

الجواب: تجوید بنصِ قطعی قرآن و اخبار متواترہ سیّد الانس والجان علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والسلام و اجماع تام صحابہ و تابعین و سائر ائمہ کرام علیہم الرضوان المستدام حق و واجب اور علم دین شرع الٰہی ہے:

قال اللّٰہ تعالیٰ ورتل القرآن ترتیلا۔

''اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو''۔

اسے (تجوید کو) مطلقاً ناحق بتانا کلمۂ کفر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ!

ہاں جو اپنی ناواقفی سے کسی قاعدے پر انکار کرے، وہ اس کا جہل ہے۔ اُسے آگاہ ومتنبہ کرنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۳۲۲)

سوال ۱۳۹: کیا صرف الحمد شریف سے نماز ہو جائے گی؟

ایک شخص نے نماز پڑھی اور ''الحمد للہ رب العلمین'' کہہ کر بھول گیا، رکوع وسجود کیا، آخر میں سجدہ سہو کیا، کیا نماز ہو گی یا نہیں؟

الجواب: قرآن مجید کی ایک آیت سورۂ فاتحہ سے ہو خواہ کسی صورت سے پڑھنا فرض ہے، نہ خاص فاتحہ کی تخصیص ہے نہ کسی سورت کی۔ جو فقط ''الحمد للہ رب العلمین'' کہہ کر بھول گیا اور رکوع کر دیا، نماز کا فرض ساقط ہو جائے گا، مگر ناقص ہوئی کہ واجب ترک ہوا۔ الحمد شریف تمام وکمال پڑھنا ایک واجب ہے اور اس کے سوا کسی دوسری سورت سے ایک آیت بڑی یا تین آیتیں پڑھنا واجب ہے۔ اگر الحمد للہ بھولا تھا اور واجب اوّل کے ادا کرنے سے باز رکھا گیا تو واجب دوم کے ادا سے عاجز نہ تھا، فقط ایک ہی آیت پر قناعت کر کے رکوع کر دینے میں قصداً واجب ترک ہوا، اور جو واجب قصداً چھوڑا جائے، سجدۂ سہو اس کی اصلاح نہیں کر سکتا۔ تو واجب ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔ ہاں! اگر ایسا بھولا کہ نہ بقیہ فاتحہ یاد آتا ہے اور نہ قرآنِ عظیم سے کہیں کی آیتیں اور ناچار رکوع کر دیا اور سجدے میں جانے تک فاتحہ وآیات یاد نہ آئیں تو اب سجدۂ سہو کافی ہے، اور اگر سجدہ میں جانے سے پہلے رکوع میں خواہ قومہ بعد الرکوع میں یاد آ جائیں تو واجب ہے کہ قرأت پوری کرے اور رکوع کا پھر اعادہ کرے، اگر قرأت پوری نہ کی تو اب پھر قصداً ترکِ واجب ہوگا اور نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا اور اگر قرأت بعد الرکوع پوری کر لی اور رکوع دوبارہ نہ کیا تو نماز ہی جاتی رہی کہ فرض ترک ہوا۔ (ج ۶ ص ۳۲۹)

سوال ۱۴۰: کھڑا ہونے کے بعد قعدۂ اولیٰ کو جانا کیسا؟

امام صاحب قعدۂ اولیٰ میں بیٹھنا بھول گئے اور مقتدی نے دو مرتبہ امام کے کھڑے ہونے سے پیشتر التحیات للہ کہا۔ لیکن امام صاحب نے قرأت کی، رکوع کیا اور سجدۂ سہو بھی کیا۔ اس صورت میں مقتدی اور امام کی نماز میں نقصان آیا یا نہیں؟

الجواب: جبکہ امام پہلا قعدہ بھول کر اُٹھنے کو ہوا اور ابھی سیدھا نہ کھڑا ہوا تھا تو مقتدی کے بتانے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ بتانا ہی چاہیے۔ ہاں! اگر پہلا قعدہ چھوڑ کر امام پورا کھڑا ہو جائے تو اس کے بعد اسے بتانا جائز نہیں، اگر مقتدی بتائے گا تو اس کی نماز جاتی رہے گی اور اگر امام اس کے بتانے پر عمل کرے گا تو سب کی جائے گی کہ پورا کھڑا ہو جانے کے بعد قعدہ اولیٰ کے لیے لوٹنا حرام ہے۔ اب مقتدی کا بتانا محض بیجا، بلکہ حرام کی طرف بلانا اور بلاضرورت کلام ہوا، اور وہ مفسد نماز ہے۔ قرأت میں صحیح

لقمہ دینا مطلقاً جائز ہے، نماز فرض ہو خواہ نفل امام تین آیات سے زائد پڑھ چکا ہو۔ خواہ کم تو اس صورت میں لقمہ دینے سے مقتدی کی نماز میں کچھ نقصان نہیں۔ ہاں! اگر وہ غلطی کہ امام نے کی مغیر معنی مفسد نماز تھی اور مقتدی نے بتایا اور اس نے نہ لیا، اسی طرح غلط پڑھ کر آگے چل دیا تو امام کی نماز جاتی رہی اور اس کے سبب سے سب مقتدیوں کی بھی گئی اور اگر غلطی مفسدِ نماز نہ تھی تو سب کی نماز ہوگئی، اگرچہ امام غلطی پر قائم رہا اور لقمہ نہ لیا۔ اور امام نے صحیح پڑھا، مقتدی کو دھوکا ہوا کہ اس نے غلط بتایا تو اس مقتدی کی نماز ہر طرح جاتی رہی۔ پھر اگر امام نے نہ لیا تو امام اور دیگر مقتدیوں کی نماز صحیح رہی اور اگر لے لیا تو سب کی گئی۔ (ج ٦ ص ۳۳۰)

سوال ۱۴۱: نماز میں دو ہی رکعت میں قرأت

فرضوں کی دو رکعت خالی اور دو رکعت بھری پڑھی جاتی ہیں، اور سنت اور نفلوں میں چاروں بھری، اس کی وجہ؟

الجواب: نماز میں صرف دو ہی رکعت میں تلاوتِ قرآنِ مجید ضروری ہے، سنت و نفل کی ہر دو رکعت نماز جداگانہ ہے۔ لہٰذا ہر دو رکعت میں قرأت لازم ہو کر چاروں بھری ہوگئیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ٦ ص ۳۳۴)

سوال ۱۴۲: نماز میں پوری ''بسم اللہ'' کب پڑھنی چاہیے؟

ہر نماز میں کتنی مرتبہ اور کس کس مقام پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا چاہیے؟

الجواب: سورۂ فاتحہ کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سنت ہے اور اس کے بعد اگر کوئی سورت اوّل سے پڑھے تو اس پر بسم اللہ کہنا مستحب ہے اور کچھ آیتیں کہیں اور سے پڑھے تو اس اس پر کہنا مستحب نہیں، اور قیام کے سوا رکوع و سجود و قعود کسی جگہ بسم اللہ پڑھنا جائز نہیں کہ وہ آیۂ قرآنی ہے اور نماز میں قیام کے سوا اور جگہ کوئی آیت پڑھنی ممنوع ہے۔ (ج ٦ ص ۳۴۹)

سوال ۱۴۳: جمعہ کی نماز کے لیے شہر شرط

جمعہ کی ادا کے لیے شہر شرط ہے یا نہیں؟

الجواب: جمعہ کے لیے ہمارے ائمہ رضی اللہ عنہم کے اتفاق و اجماع سے شہر شرط ہے۔ شہر کی صحیح تعریف مذہبِ حنفی میں یہ ہے جو خود امامِ مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمائی: وہ آبادی جس میں متعدد محلے اور دوامی بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو، اس کے متعلق دیہات ہوں۔ اور اس میں کوئی حاکم با اختیار ایسا ہو کہ اپنی شان اور اپنے یا دوسروں کے علم کے ذریعہ سے مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے۔ (ج ٦ ص ۳۵۲)

امامت کا بیان

سوال۱۴۴: نابینا شخص کا امامت کرنا کیسا؟

ایک نابینا شخص جو حافظ وقاری ہے اور مسائل نماز روزہ سے بھی واقف ہے اور اس جیسا محلے میں کوئی شخص نہیں، اس نابینا کا امامت کرنا کیسا؟

الجواب: ہر جماعت میں سب سے زیادہ مستحق عبادت وہی ہے جو اُن سب سے زیادہ مسائلِ نماز وطہارت جانتا ہے۔ اگرچہ اور مسائل میں بہ نسبت دوسروں کے کم علم ہو، مگر شرط یہ ہے کہ حروف اتنے صحیح ادا کرے کہ نماز میں فساد نہ آنے پائے، اور فاسق و بدمذہب نہ ہو۔ جو شخص ان صفات کا جامع ہو اس کی امامت افضل، اگرچہ اندھا ہو کہ زیادتِ علم کے باعث کراہتِ نابینائی زائل ہو جاتی ہے۔ ہاں فاسق و بدمذہب کی امامت بہرحال مکروہ اگرچہ سب حاضرین سے زیادہ علم رکھتے ہوں۔ یوں ہی اگر حرف ایسے غلط ادا کیے کہ نماز گئی تو امامت جائز ہی نہیں، اگرچہ عالم ہی ہو۔ (ج۶ص۳۸۱)

سوال۱۴۵: سود خور کا امامت کرنا کیسا؟

سود خور کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے اور اسے امام مقرر کرنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب: سود خور فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز ناقص و مکروہ، اگر پڑھ لی تو پھیری جائے، اگرچہ مدت گزر چکی ہو۔ ولہٰذا اسے ہرگز امام نہ کیا جائے، جہاں امامت کرتا ہو، بشرط قدرت معزول کر کے امام متقی صحیح العقیدہ صحیح القراءۃ مقرر کریں، اگر قدرت نہ پائیں تو جمعہ کے لیے دوسری مسجد میں جائیں، یوں ہی پنجگانہ (نماز) میں خواہ اپنی دوسری جماعت یہیں کریں۔ صغیری میں ہے:

یکرہ تقدیم الفاسق کراهة تحریم .

فاسق کی تقدیم (یعنی امامت) مکروہ تحریمی ہے۔ (ج۶ص۳۹۰)

سوال۱۴۶: توبہ کے بعد امامت جائز

زید حافظِ قرآن ہے، مگر نوکری خانساماں (بیرا) گیری کرتا ہے، اب اس نوکری سے اس نے توبہ کی، تو کیا اس کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں، جبکہ لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے کراہت محسوس کرتے ہیں؟

الجواب: اگر صرف اس وجہ سے کراہت کرتے ہیں کہ اس نے وہ نوکری کی تھی، اگرچہ اب توبہ کر لی تو اُن کی کراہت بیجا ہے کہ کوئی گناہ بعد توبہ باقی نہیں رہتا۔ حدیث میں ہے: حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

التائب من الذنب کمن لا ذنب له ۔ (سنن ابن ماجہ ص ۳۲۳)

گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔ (ج ۶ ص ۳۹۷)

سوال ۱۴۷: روزہ چھوڑنے والے کی امامت

ایک شخص مولوی حافظ ہو کر روزہ نہ رکھے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جو بلا عذر شرعی روزہ نہ رکھے، فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ، تو اگر دوسرے شخص متقی کے پیچھے نماز مل سکے تو اس کے پیچھے نہ پڑھے یہاں تک کہ جمعہ بھی۔ کیونکہ ایسی صورت میں دوسری مسجد کی طرف منتقل ہونا جائز ہے، ورنہ پڑھ لے کیونکہ اقتداء تنہا نماز ادا کرنے سے اولیٰ ہے اور پڑھ کر پھیر لے۔

کیونکہ اکثر علماء کے نزدیک اس میں کراہتِ تحریمی ہے۔ (ج ۶ ص ۴۰۷)

سوال ۱۴۸: وہابی کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟

وہابیہ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر کسی مسجد کا امام وہابی المذہب ہو تو اس کی اقتداء کرنا بہتر ہے یا اس مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں نماز پڑھنا؟

الجواب: ان دیار میں وہابی ان لوگوں کو کہتے ہیں جو اسمٰعیل کے پیرو اور اُس کی کتاب ''تقویۃ الایمان'' کے معتقد ہیں، یہ لوگ مثل شیعہ، خارجی، معتزلہ وغیرہم اہل سنت و جماعت کے مخالف مذہب ہیں۔ ان میں جس شخص کی بدعت حدِ کفر تک نہ ہو، یہ اُس وقت تھا، اب کبرائے وہابیہ نے کھلے کھلے ضروریاتِ دین کا انکار کیا اور تمام وہابیہ اُس میں اُن کے موافق یا کم از کم ان کے حامی یا انہیں مسلمان جاننے والے ہیں اور یہ سب صریح کفر ہیں، تو اب وہابیہ میں کوئی ایسا نہ رہا، جس کی بدعت کفر سے گری ہوئی ہو، خواہ غیر مقلد ہو یا بظاہر مقلد۔

نسأل الله العفو و العافية ۔

ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے اور جو اس حد تک پہنچ گئی تو اقتداء اس کی اصلاً صحیح نہیں۔ (ج ۶ ص ۴۳۹)

سوال ۱۴۹: توتلے کا امامت کرنا کیسا؟

توتلے کے پیچھے نماز کیسی ہے؟

الجواب: مذہبِ صحیح میں غیر توتلے کی نماز اس کے پیچھے باطل ہے۔ خیریہ میں ہے:

امامة الالثغ بالفصیح فاسدة فی الراجح الصحیح ۔

توتلے کی امامت فصیح (غیر توتلے) کے لیے راجح اور صحیح قول کے مطابق فاسد ہے۔ (ج ۶ ص ۴۵۲)

سوال ۱۵۰: رشوت خور کا امامت کرنا کیسا؟

جو شخص رشوت لیتا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اور جو شخص اپنی زوجہ کو باہر نکلنے سے منع نہیں کرتا، اور پردہ نہیں کراتا اس کے پیچھے نماز پڑھنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب: رشوت لینا حرام ہے اور رشوت لینے والے کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہے، اور اگر عورت بے ستر نکلتی ہے، جیسے بلادِ ہندیہ (ہند کے شہروں کے) ننگے کپڑے، اور شوہر اس کا باوصف اطلاع وقدرت باز نہیں رکھتا تو فاسق ہے، اور اس کے پیچھے نماز مکروہ، ورنہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۴۵۵)

سوال ۱۵۱: عورت کا اپنے خاوند کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا؟

عورت کا اپنے خاوند کے ساتھ ایک ہی مصلّے پر فرض نماز پڑھنا بایں صورت کہ خاوند امام ہو اور عورت مقتدی، کیا حکم رکھتا ہے؟

الجواب: اگر عورت اس قدر پیچھے کھڑی ہے کہ اس کی ساق مرد کی ساق یا کسی عضو کے محاذی نہیں تو اقتداء صحیح ہے، اور دونوں کی نماز ہو جائے گی اور اگر برابر ہے کہ نہ بیچ میں کوئی حائل ہے نہ کوئی اتنا فاصلہ جس میں ایک آدمی کھڑا ہو سکے اور عورت کی ساق مرد کی ساق ( ) یا کسی عضو کے محاذی (برابر) ہے تو اس صورت میں اگر مرد نے اُس کی امامت کی نیت نہ کی تو مرد کی نماز صحیح ہے اور عورت کی فاسد اور اگر مرد نے وقت تحریمہ نیتِ امامتِ زن (عورت) کی تھی تو دونوں کی گئی۔ (ج ۶ ص ۴۹۲)

سوال ۱۵۲: امامت کے ناقابل کون کون سے اشخاص؟

وہ کون کون شخص ہیں مسلمانوں میں جن کے پیچھے نماز درست نہیں؟

الجواب: بہت لوگ ہیں، ازاں جملہ غیر مقلدین اور رافضی اور وہ وہابی جن کی بدعت حدِ کفر تک پہنچی ہے۔ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

الصلوة خلف اهل الاهواء لا تجوز ۔

اہل ہواء کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

جو قرآن مجید ایسا غلط پڑھتا ہو جس سے فسادِ معنی ہو، جس کی طہارت صحیح نہ ہو، اگرچہ مجبوری کی وجہ سے مثلاً جیسے معاذ اللہ سلس البول (پیشاب کے قطروں کا آنا) یا ہر وقت ریح خارج ہونے کا عارضہ ہے۔ یا زخم یا پھوڑے سے خون یا زرد آب بہتا ہے۔ اسی طرح وہ شافعی المذہب مثلاً جس نے اپنے طور پر طہارتِ صحیحہ کی، مگر مذہب حنفی میں صحیح نہ ہوئی۔ مثلاً سر کے صرف

ایک بال کا مسح کر لیا، یا فصد لگوا کر وضو کا اعادہ نہ کیا کہ حنفی کی نماز اس کے پیچھے نہ ہوگی، ان کے سوا اور بکثرت صورتیں ہیں کہ کتب مذہب میں اس کی تفصیل ہے۔ (ج۶ص۴۹۵)

سوال ۱۵۳: امام کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے شخص کا نماز پڑھانا کیسا؟

جس مسجد میں امامِ مقررہ وجود ہو، اس کی بغیر اجازت دوسرا شخص نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: بے اس کی اجازت کے دوسرے کو امامت نہ چاہیے جبکہ وہ امام معین صالح امامت ہو، یعنی سنی صحیح العقیدہ کہ قرآنِ عظیم صحیح پڑھے اور اس کا فسق ظاہر نہ ہو۔ (ج۶ص۵۰۳)

سوال ۱۵۴: خوبصورت لڑکوں سے دوستیاں کرنے والے کا امامت کرنا کیسا؟

ایک شخص امامت کرتا ہے اور امرد (بے ریش) لڑکوں سے محبت رکھتا ہے، ایک لڑکا ضرور رکھتا ہے، جب اسے چھوڑ دیتا ہے تو دوسرا تجویز کر لیتا ہے۔ خلوت میں بھی وہ لڑکے اس کے پاس بیٹھتے ہیں، بعض وقت انہیں پیار کرتے بھی دیکھا گیا ہے، ایسے شخص کو امام بنانا کیسا ہے؟

الجواب: ایسے شخص کو کہ متہم (تہمت والا) ہے، امام بنانا نہ چاہیے۔

لان التهمة توجب تقليل الجماعة وهو عكس مقصود الشريعة .

کیونکہ تہمت جماعت کی قلت کا سبب ہے اور وہ مقصود شریعت کے خلاف ہے۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ دوسرے شخص سنی صحیح العقیدہ غیر فاسق و غیر متہم کو کہ قرآنِ عظیم صحیح پڑھتا ہو اور نماز و طہارت کے مسائل سے آگاہی رکھتا ہو، امام مقرر کریں اور یہ شخص کہ کسی طرح اُس عادت سے باز نہیں آتا، امامت سے جدا کر دیا جائے، نہ مسجد میں سکونت کرے۔

لان الخلوة القبيحة بالامرد اخبث من الخلوة بالاجنبية فينزه المسجد عنه .

کیونکہ بے ریش لڑکے کے ساتھ خلوتِ قبیحہ اجنبیہ خاتون سے بھی بدتر ہے، لہٰذا اس سے مسجد کو پاک کرنا ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۶ص۵۰۴)

سوال ۱۵۵: جھوٹے شخص کی امامت جائز نہیں

پیش امام نے اپنے نفس کے واسطے جھوٹ بولا اور کہا کہ میرے گھر کو آگ لگ گئی تو اس سے پیش امام کی امامت میں فرق تو نہیں آیا؟

الجواب: اگر اس نے جھوٹ بول کر لوگوں کو دھوکا دیا، اُن سے کچھ مال وصول کیا تو وہ فاسق ہے، امامت سے معزول کیا جائے اور اگر مراد یہ نہیں تو مراد واضح کی جائے کہ اُس کا جواب دیا جائے۔ ایسے گول الفاظ سوال میں لکھنا نادانی ہے۔ واللہ تعالیٰ

اعلم! (ج ۶ ص ۵۱۲)

سوال ۱۵۶: زانی کو امام بنانا ناجائز ہے

زانی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: زانی فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز منع ہے، اُسے امام بنانا گناہ ہے، اس کے پیچھے جو نمازیں پڑھی ہوں، اُن کا پھیرنا واجب ہے۔ (ج ۶ ص ۵۲۳)

سوال ۱۵۷: نابالغ کا امامت کرنا کیسا؟

زید وہابیہ عقیدہ رکھتا ہے، اس کا لڑکا نابالغ تقریباً ۱۲ سال کا ہے اور وہ ہمیں مجبور کرتا ہے، جبکہ ہم اہل سنت و جماعت ہیں کہ میرا لڑکا تراویح پڑھائے، اس کے پیچھے تراویح پڑھنا کیسا؟

الجواب: اس لڑکے کے پیچھے تراویح وغیرہ کوئی نماز جائز نہیں کہ صحیح مذہب میں نابالغ بالغوں کی امامت کسی نماز میں نہیں کرسکتا اور اگر وہ عقیدہ بھی وہابیہ رکھتا ہو جیسا کہ ظاہر یہی ہے تو وہابی کے پیچھے ویسے بھی نماز ناجائز محض ہے، اگرچہ بالغ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۵۳۵)

سوال ۱۵۸: امام اگر غنی ہونے کے باوجود صدقۂ فطر لیتا ہو

ایک شخص جو مسجد کا امام ہے، صدقۂ فطر لیتا ہے، حتیٰ کہ وہ خود صاحبِ زکوٰۃ ہے، اگر اسے نہ دیا جائے تو ناراض ہوتا ہے، ایسی جگہ نماز ترک کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: غنی کو صدقۂ فطر لینا حرام ہے، اگر امام غنی ہے اور صدقہ فطر لیا کرتا ہے، یہاں تک کہ ملنے میں دیر سے ناراض ہوتا ہے تو وہ فاسق معلن ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ اگر اُسے معزول نہ کرسکیں تو وہاں ترکِ جماعت کا یہ عذر صحیح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۵۴۲)

سوال ۱۵۹: جو قرآن غلط پڑھے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں

دائم المریض اور جس کے وضو کا بھی کافی طور سے احتمال ہو اور اسے قرآن مجید بھی ٹھیک نہ پڑھنا آتا ہو، غلط پڑھتا ہو تو ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے سے اجتناب کرسکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: اگر قرآن مجید ایسا غلط پڑھتا ہے جس سے نماز فاسد ہوتی ہے، مثلاً ا، ع یا ت، ط، ث، س، ص یا ح، ہ یا ز، ذ، ظ، ض میں فرق نہیں کرتا تو اس کے پیچھے نماز باطل ہے اور اس صورت میں اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا ترکِ جماعت نہیں کہ وہ جماعت کیا نماز ہی نہیں، یونہی اگر اس کا وضو مشکوک رہتا ہے، جب بھی اس کے پیچھے نہ پڑھنے میں مواخذہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۵۴۳)

سوال ۱۶۰: ایک مشت سے کم داڑھی والے کا امامت کرنا کیسا؟

جو شخص داڑھی اپنی مقدارِ شرع سے کم رکھتا ہے اور ہمیشہ ترشواتا ہے، اُس کا امامت کرنا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے؟

الجواب: وہ فاسق معلن ہے اور اسے امام کرنا گناہ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی بھی مکروہ تحریمی۔ غنیہ میں ہے:

لو قدموا فاسقا یاثمون۔

اگر لوگوں نے فاسق کو مقدم کیا تو وہ لوگ گنہگار ہوں گے۔ (ج۶ص۵۴۴)

سوال ۱۶۱: ایک وقت کی نماز چھوڑنے والے کی امامت کرنا کیسا؟

ایک وقت کی نماز جس شخص کی قضا ہو گئی ہو اس کے پیچھے نماز امامت درست ہو گی یا نہیں؟

الجواب: بلاقصد جس کی نماز قضا ہو جائے، اُس کے پیچھے نماز میں حرج نہیں۔ (ج۶ص۵۴۴)

سوال ۱۶۲: ایسے شخص کا امامت کرنا کیسا جس سے مقتدی ناخوش ہوں؟

ایک شخص حافظِ قرآن ہے، وہ جبراً امامت کروانا چاہتا ہے، حالانکہ جماعتِ مسلمین اس کی غلط باتوں کی وجہ سے اسے ناخوش ہیں، ایسے شخص کا امامت کرنا کیسا؟

الجواب: جس سے مقتدی اُس کے عیب کی وجہ سے ناراض ہوں، اُس کی نماز قبول نہیں۔ حدیث میں ارشاد فرمایا:

ثلثة لا ترفع صلاتهم فوق اٰذانهم شبرا وعد منهم من امر قوما وهم له كارهون (سنن ابن ماجہ ص۶۹)

تین شخصوں کی نماز اُن کے کانوں سے بالشت بھر بھی اونچی نہیں ہوتی، یعنی بارگاہِ عزت تک رسائی تو بڑی چیز ہے۔ ایک وہ جو کچھ لوگوں کی امامت کرے اور وہ لوگ اُس سے ناراض ہوں، یعنی اس میں کسی قصورِ شرعی کے سبب۔ (ج۶ص۵۵۰)

سوال ۱۶۳: عقیدہ چھپانے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟

جس امام کو اس کے عقائد پوچھے جائیں اور وہ نہ بتائے تو اس کی اقتداء جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: اپنا عقیدہ و مذہب دریافت کرنے پر نہ بتانے سے ظاہر یہی ہے کہ اُس میں کچھ فساد ہے، ورنہ دین بھی کچھ چھپانے کی چیز ہے، اُس کی اقتداء ہرگز نہ کی جائے کہ بطلانِ نماز کا (نماز کے باطل ہونے کا) احتمال قوی ہے۔ اور نماز اعظم فرائضِ اسلام سے ہے، اس کے لیے سخت احتیاط مطلوب، یہاں تک کہ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا:

''جب کسی ایک وجہ پر نماز فساد ہو اور متعدد وجوہ کی بناء پر درست تو فسادِ نماز کا حکم ہوگا''۔ (ج۶ص۵۷۵)

سوال ۱۶۴: منافق کا امامت کرنا کیسا؟

زید باطنی غیر مقلد ہو اور اہل سنت کے دکھانے کو کہے کہ میں حنفی مذہب رکھتا ہوں اور اس پر یہ بھی ساتھ فخر کے کہے تو وہ

امامت کے لائق ہے یا نہیں؟

الجواب: غیر مقلد کی امامت باطل ہے اور اس کے پیچھے نماز محض ناجائز، اور جب اس کا غیر مقلد ہونا ثابت و تحقیق ہے تو اس کا براوتقیہ (یعنی جھوٹ) اپنے آپ کو حنفی کہنا کچھ مفید نہیں۔ (ج۶ص۵۸۸)

سوال ۱۶۵: جماعت کھڑی ہے اور امام کے عقیدے کا پتہ نہیں تو کیا کریں؟

کسی مسجد میں جماعت تیار ہے، لیکن اتنا وقت نہیں کہ دریافت کیا جائے کہ امام سنّی ہے یا وہابی، تو جماعت سے نماز پڑھنا چاہیے یا اپنی علٰیحدہ؟

الجواب: جبکہ شبہ کی کوئی وجہ قوی نہ ہو، جماعت سے پڑھے، پھر اگر تحقیق ہو کہ امام وہابی تھا، نماز پھیر لے (یعنی دوبارہ پڑھے)۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۶ص۵۹۶)

سوال ۱۶۶: کسی فاسق کے پیچھے نماز نہ ہوگی؟

فاسق کی تعریف کیا ہے؟ فاسق و فاجر میں کوئی فرق ہے؟ فاسق کے پیچھے نماز کیسی ہے؟ فاسق معلن کب کہا جائے گا، اور اس کے پیچھے نماز کیسی ہے؟ اسے ایسے جان کر امام بنانے والے کا کیا حکم ہے؟

الجواب: فاسق وہ کہ کسی گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا اور وہی فاجر ہے، اور کبھی فاجر خاص زانی کو کہتے ہیں۔ فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے، پھر اگر معلن نہ ہو، یعنی وہ گناہ چھپ کر کرتا ہو، معروف و مشہور نہ ہو تو کراہت تنزیہی ہے، یعنی خلاف اولیٰ اور اگر فاسق معلن ہے کہ علانیہ کبیرہ کا ارتکاب یا صغیرہ پر اصرار کرتا ہے تو اسے امام بنانا گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پڑھ لی ہو تو پھیرنی واجب۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۶ص۶۰۱)

سوال ۱۶۷: گالی دینے والے کو امام بنانا کیسا؟

عمرو بہت مسخرا ہے اور بہت فحش گالی کے ساتھ مذاق کرتا رہتا ہے، اُس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

الجواب: اسے امام بنانا گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۶ص۶۰۳)

سوال ۱۶۸: امام اور ایک مقتدی نماز پڑھتے ہوں……

امام اور ایک مقتدی نماز پڑھتے ہوں، دوسرا مقتدی آ گیا تو امام کو وہیں رہنا چاہیے یا آگے چلا جائے یا نہیں (اور آگے بڑھنے کی جگہ ہو)؟

الجواب: اگر پہلا مقتدی مسئلہ دان ہے اور اسے پیچھے ہٹنے کی جگہ ہے تو وہ ہٹ آئے، دوسرا مقتدی اس کے برابر کھڑا ہو جائے، اور اگر یہ مسئلہ دان نہیں یا اسے پیچھے ہٹنے کو جگہ نہیں، تو امام آگے بڑھ جائے، اور اگر امام کو بھی آگے بڑھنے کی جگہ نہیں تو دوسرا مقتدی بائیں ہاتھ کو کھڑا ہو جائے، مگر اب تیسرا مقتدی آ کر نہ ملے، ورنہ سب کی نماز مکروہ تحریمی اور سب کو اس کا پھیرنا

واجب۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۶۱۱)

سوال ۱۶۹: بدمذہبوں سے میل جول رکھنے والے کی امامت کرنا کیسا؟

زید بدمذہبوں کے ہاں اعلانیہ کھاتا ہے، بدمذہبوں سے میل جول رکھتا ہے، مگر خود سنی ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟

الجواب: اس صورت میں وہ فاسق معلن ہے اور امامت کے لائق نہیں [۱] واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۶۲۵)

سوال ۱۷۰: وہابی کے پیچھے نماز جائز نہیں

اگر استاد وہابی ہو تو شاگرد اس کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: وہابی کے پیچھے نماز جائز نہیں، اگرچہ اپنا استاذ ہو، بلکہ اسے استاد بنانا ہی اُس کے حق میں زہرِ قاتل سے بدتر ہے، فوراً پرہیز کرے کہ صحبتِ بد آدمی کو بد بنا دیتی ہے، نہ کہ بد کی تعلیم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایاکم و ایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (صحیح مسلم ج ۱)

اُن سے دور بھاگو اور اُن کو اپنے سے دور کرو، کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

(ج ۶ ص ۶۳۳)

سوال ۱۷۱: نماز کی پڑھائی لینا کیسا؟

نماز کی پڑھائی معین کر کے لینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: درست ہے، مگر بچنا بہتر ہے، اللہ کے واسطے پڑھائے اور نمازی اسے حاجت مند دیکھ کر اللہ کے لیے اس کی اعانت کریں، یہ صاف کر لیا جائے کہ امامت کی اُجرت کچھ نہ لی دی جائے گی۔ یوں بلا دغدغہ حلال طیب ہے۔

لان النفی الصریح یزیل حکم دلالۃ الحال فان الصریح یفوق الدلالۃ کما فی قاضی خان۔

کیونکہ صراحۃً نفی دلالتِ حال کو زائل کر دیتی ہے کیونکہ صراحت، دلالت پر فوقیت رکھتی ہے، قاضی خان میں اسی طرح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۶ ص ۶۴۰)

---

[۱] ......اللہ اکبر! جو بدمذہبوں سے تعلقات کو بڑھاتا ہے، ان کی مجلسوں میں جاتا ہے وہ فاسق ہے، اور اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنا چاہیے، کیونکہ وہ امامت کے لائق نہیں، سوچیے جو خود بدمذہب ہے اُس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسے جائز ہوگا!

جماعت کا بیان

سوال ۱۷۲: امام کے پیچھے کھڑے ہونے کا ایک اہم مسئلہ

اگر صفِ اوّل کے مقتدی امام کے ایسے متصل کھڑے ہوں کہ ان کے پنجے امام کی ایڑی کے برابر ہوں یا ایک بالشت امام کی ایڑی کے پیچھے ہوں، اس غرض سے کہ دوسری صف بھی مسجد کے اندر ہو جائے، حالانکہ صحن میں جگہ ہے اور صفِ اوّل کا کوئی مقتدی امام کے پیچھے نہ ہو، اس صورت میں کراہت ہوگی یا نہیں؟ اگر ہوگی تو کیسی کراہت ہوگی؟

الجواب: صورتِ مستفسرہ (پوچھی گئی صورت) میں بے شک کراہتِ تحریمی ہوگی اور ایسے امر کے مرتکب آثم و گنہگار کہ امام کا صف پر مقدم ہونا سنتِ دائمہ ہے۔ جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ مواظبت فرمائی۔ مواظبت (ہمیشگی) دائمہ دلیل وجوب ہے اور ترکِ واجب مکروہ تحریمی اور مکروہ تحریمی کا ارتکاب گناہ۔

امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

مقتضى فعله صلى الله عليه وسلم مقتدى كثير التقدم على الكثير من غير ترك الوجوب .

مقتدی کثیر ہونے کی صورت میں حضور علیہ السلام کا ہمیشہ آگے کھڑے ہونا اور کبھی ترک نہ فرمانا وجوب کا تقاضا کرتا ہے۔ (فتح القدیر) (فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۴۰)

سوال ۱۷۳: نمازی کے آگے سے گزرنا کیسا؟

نمازی کے آگے سے گزرنا کیسا ہے؟

الجواب: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"اگر نمازی کے سامنے گزرنے والا جانتا ہو کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو چالیس برس کھڑا رہنا، اس گزر جانے سے اس کے حق میں بہتر تھا"۔ (صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ)

اور فرماتے ہیں:

"اگر تم میں سے کوئی جان لے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے پر کیا گناہ ہوتا ہے؟ تو وہ اس ایک قدم چلنے سے سو سال تک کھڑے رہنے کو بہتر سمجھے گا"۔ (سنن ابن ماجہ) (ج ۷ ص ۴۷)

سوال ۱۷۴: تشہد میں ملنے والے کا جمعہ ہوگا یا نہیں؟

نمازِ جمعہ میں اگر کوئی شخص تشہد میں شریک ہو تو نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب: سلام سے پہلے جو شریک ہوگیا، اُسے جمعہ مل گیا۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۵۲)

سوال ۱۷۵: مقتدی کے لیے التحیات پوری پڑھنی واجب ہے

اگر مقتدی ابھی التحیات پوری نہ کرنے پایا تھا کہ امام کھڑا ہوگیا یا سلام پھیر دیا تو مقتدی التحیات پوری کرلے یا اتنی ہی پڑھ کر چھوڑ دے؟

الجواب: ہر صورت میں پوری کرلے اگرچہ اس میں کتنی ہی دیر ہوجائے۔

لان التشهد واجب والواجب لا يترك لسنة والمسئله منصوص عليها فی الخانية فی كتب العلماء.

تشہد واجب ہے اور واجب کو کسی سنت کی وجہ سے ترک نہیں کیا جاسکتا، اس مسئلہ پر خانیہ اور دیگر علماء کی کتب میں نص موجود ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۵۲)

سوال ۱۷۶: تارک الجماعت کون؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تارک الجماعت کس کو کہتے ہیں؟

الجواب: تارکِ جماعت وہ کہ بے کسی عذرِ شرعی قابلِ قبول کے قصداً جماعت میں حاضر نہ ہو۔ مذہب صحیح معتمد پر اگر ایک بار بھی بالقصد ایسا کیا گنہگار ہوا۔ تارکِ واجب ہوا مستحقِ عذاب ہوا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ! اور اگر عادی ہو کہ بارہا حاضر نہیں ہوتا، اگرچہ بارہا حاضر بھی ہوتا ہے تو بلاشبہ فاسق فاجر مردود الشہادۃ ہے۔

فان الصغيرة بعد الاصرار تصيه كبيرة.

صغیرہ اصرار کی بناء پر کبیرہ ہوجاتا ہے۔ (ج ۷ ص ۱۳۱)

سوال ۱۷۷: فجر میں اگر دیر سے اُٹھا اور غسل فرض تھا......

ایک شخص کو غسل کی حاجت ہے، اگر غسل کرتا ہے تو فجر کی نماز قضاء ہوئی جاتی ہے تو ایسے وقت اسے کیا کرنا چاہیے؟

الجواب: تیمم کرکے نماز پڑھ لے اور غسل کرکے پھر اعادہ کرے (یعنی دوبارہ پڑھے)۔ (ج ۷ ص ۱۹۲)

سوال ۱۷۸: مسبوق تکبیرِ تحریمہ کیسے کہے؟

جبکہ امام رکوع میں ہے اور ایک شخص ایک تکبیر کہہ کر شاملِ جماعت ہوگیا، تو یہ تکبیر تحریمہ ہوئی یا مسنونہ، اس صورت میں

نماز اس مقتدی کی ہوگی یا نہیں؟

الجواب: اگر اس نے تکبیر تحریمہ کہی، یعنی سیدھے کھڑے ہوئے، تکبیر کہی کہ ہاتھ پھیلائے زانو تک نہ جائے، تو نماز ہو گئی اور اگر تکبیر انتقال کہی، یعنی جھکتے ہوئے تکبیر کہی تو نماز نہ ہوگی، اسے دو تکبیر کہنے کا حکم ہے۔ تکبیر تحریمہ اور تکبیر انتقال، پہلی تکبیر تحریمہ قیام کی حالت میں اور دوسری تکبیرِ انتقال رکوع کو جاتے ہوئے۔ (ج ۷ ص ۱۹۲)

سوال ۱۷۹: جماعت میں اگر کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرے؟

ایک جماعت میں چار صفیں ہیں، صفِ اوّل میں مقتدی یا امام کا وضو جاتا رہا، تب وہ مقتدی یا امام باہر کس طرح آ سکتا ہے، کیونکہ درمیان میں تین صفیں ہیں، جو شانہ سے شانہ ملائے ہیں اور مقتدی کی جو جگہ خالی ہے، اُس کے واسطے کیا حکم ہے؟

الجواب: مقتدی جس طرح جگہ پائے چلا جائے، یونہی امام دوسرے کو خلیفہ بنا کر، اب صفوں کا سامنا سامنا نہیں کہ امام کا سترہ سب کا سترہ ہے اور مقتدی کی جو جگہ خالی رہی، کوئی نیا آنے والا اسے بھر دے یا یونہی رہنے دے۔ واللہ تعالٰی اعلم!

(ج ۷ ص ۱۹۷)

سوال ۱۸۰: ایک وقت میں ایک مسجد میں دو جماعتیں بلا وجہ کروانا کیسا؟

کیا ایک مسجد میں ایک ہی وقت فرض کی دو جماعتیں کروانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ایک مسجد میں ایک فرض کی دو جماعتیں ایک ساتھ قصداً کرنا بلا وجہ شرعی ناجائز و ممنوع ہے۔ (ج ۷ ص ۱۹۸)

سوال ۱۸۱: بدمذہبوں کی جماعت کے ہوتے ہوئے اپنی جماعت کروانا کیسا؟

ایک طرف دیوبندی جماعت کروا رہے ہیں، اس صورت میں سنّی اپنی علیحدہ جماعت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: عین اُن کی جماعت ہونے کی حالت میں سنّی اپنی جماعت کر سکتے ہیں کہ نہ اُن کی جماعت، جماعت ہے، نہ اُن کی نماز، نماز۔ واللہ تعالٰی اعلم! (ج ۷ ص ۱۹۸)

سوال ۱۸۲: جماعت کے لیے تعینِ وقت کرنا کیسا؟

جماعت کے لیے تعینِ وقت گھڑی سے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جائز ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم! (ج ۷ ص ۱۹۹)

سوال ۱۸۳: امام کے لیے مقتدی کا انتظار کرنا کیسا؟

اگر کوئی مقتدی سنتِ مستحب نماز پڑھتا ہو تو اس کی سنت ختم ہونے تک امام کو انتظار کرنا چاہیے یا نہیں۔ سنتِ مؤکدہ کی تعریف کیا ہے؟

الجواب: انتظار کر سکتا ہے، اگر وقت میں وسعت ہو اور اَوروں پر گرانی نہ ہو۔ سنتِ مؤکدہ وہ امرِ دینی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا، مگر نادراً کبھی ترک نہ فرمایا، مگر اتفاق سے کسی نے ترک کیا تو اس پر انکار بھی نہ فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم ! (ج ۷ص ۲۰۰)

سوال ۱۸۴: چند افراد کا بے جماعت نماز پڑھنا کیسا، جبکہ جماعت ہو چکی ہو؟

ایک مسجد میں ایک ہی وقت دو تین آدمیوں کا فرداً فرداً فرض پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب: اگر ان میں کوئی شرعی حیثیت سے قابلِ امامت ہو اور دانستہ (جان بوجھ کر) بلاوجہ شرعی ترکِ جماعت کریں تو گنہ گار ہوں گے، اگر چہ نماز ہو جائے گی، اور نادانستہ ہو، یعنی ایک شخص فرض پڑھ رہا ہے، دوسرا آیا اسے معلوم نہیں کہ یہ فرض پڑھ رہا ہے، اس نے بھی فرض کی نیت الگ باندھ لی، اسی طرح تیسرا آیا، اس نے بھی فرض کی نیت باندھ لی، یا اُن میں کوئی قابلِ امامت نہیں تو حرج نہیں۔ (ج ۷ص ۲۰۴)

سوال ۱۸۵: مقتدیوں کو امام کا انتظار کرنا کیسا؟

امام کے انتظار میں وقت میں تاخیر کرنا مقتدیوں کو درست ہے یا نہیں؟

الجواب: وقتِ کراہت تک انتظارِ امام میں ہرگز تاخیر نہ کریں، ہاں وقتِ مستحب تک انتظار باعثِ زیادت اجر و تحصیل افضلیت ہے۔ پھر اگر وقت طویل ہے اور آخر وقت مستحب تک حاضرین پر شاق نہ ہوگی کہ سب اس پر راضی ہیں تو جہاں تک تاخیر ہو، اتنا ہی ثواب ہے کہ سارا وقت اُن کا نماز ہی میں لکھا جائے گا۔ (ج ۷ص ۲۰۵)

سوال ۱۸۶: بھوک کی حالت میں جبکہ کھانا حاضر ہو، ترکِ جماعت کرنا کیسا؟

کھانا تیار ہے اور جماعت بھی تیار ہے تو اوّل کھانا کھائے، یا نماز پڑھ لے؟

الجواب: جماعت تیار ہے اور کھانا سامنے آیا اور وقت تنگ نہ ہو جائے گا، اور پہلے جماعت کے سبب دل کھانے میں لگا رہے یا کھانا سرد ہو کر بے مزہ ہو جائے گا، یا اس کے دانت کمزور ہیں، روٹی ٹھنڈی ہو کر نہ چبائی جائے گی تو اجازت ہے کہ پہلے کھانا کھالے، اور اگر کھانے میں کوئی خرابی یا وقت نہ آئے گی، نہ اُسے ایسی بھوک ہے تو جماعت نہ کھوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم !

(ج ۷ص ۲۲۹)

سوال ۱۸۷: جس کو مغرب کی پہلی رکعت ملی، وہ باقی کیسے ادا کرے؟

ایک شخص نمازِ مغرب کو آیا جبکہ دو رکعت نماز ہو چکی تھی، باقی ایک اسے ملی تو اپنی بقیہ نماز کیسے ادا کرے؟

الجواب: قراءۃ کے حق میں وہ اپنی ابتداء نماز اور تشہد کے حق میں آخر نماز تصور کرے، فجر کے علاوہ ایک رکعت پانے والا دو رکعتوں کو فاتحہ اور سورت کے ساتھ ادا کرلے اور ان کے درمیان قعدہ بھی کرے اور چار رکعتی نماز میں چوتھی رکعت کو صرف فاتحہ کے ساتھ ادا کرے اور اس سے پہلے قعدہ نہ کرے۔

خلاصہ وہندیہ میں ہے:

لو ادرك ركعة من المغرب قضٰى ركعتين وفصل بقعدة فتكون بثلث قعدات .

اگر کسی نے مغرب کی ایک رکعت پائی تو وہ باقی ماندہ دو بجالائے' اور ان کے درمیان قعدہ کے ساتھ فاصلہ کرلے تو یہاں تین قعدے ہوجائیں گے۔

یہاں تک کہ غنیہ شرح منیہ میں فرمایا: اگر ایک رکعت پڑھ کر قعدہ نہ کیا تو قیاس یہ ہے کہ نماز ناجائز ہو' یعنی ترکِ واجب کے سبب ناقص وواجب الاعادہ' البتہ استحساناً حکمِ جواز وعدمِ وجوب اعادہ دیا گیا کہ یہ رکعت من وجہ پہلی بھی ہے۔ (ج ۷ ص ۲۳۳)

سوال ۱۸۸: جس کی ظہر کی تین رکعتیں رہ گئی' وہ کیسے ادا کرے؟

نمازِ ظہر کی جماعت کھڑی ہے' میں نے وضو کیا' تب تک تین رکعتیں خلاص ہوگئیں' چوتھی میں جاملا' اب میں تین رکعت کس ترتیب سے ادا کروں؟

الجواب: سلامِ امام کے بعد کھڑے ہوکر "سبحنك اللّٰهم......الخ" پہلے اگر نہ پڑھا تھا تو اب پڑھے' ورنہ اعوذ باللہ سے شروع کرے اور الحمد و سورت پڑھ کر رکوع وسجدہ کرکے بیٹھ کر التحیات پڑھے' پھر کھڑا ہوکر الحمد وسورت پڑھے اور رکوع وسجدہ کرکے بغیر بیٹھے کھڑا ہوجائے اور چوتھی رکعت میں فقط الحمد پڑھ کر رکوع وسجدہ کرکے التحیات پڑھے اور نماز تمام کرے۔

(ج ۷ ص ۲۳۵)

سوال ۱۸۹: مسبوق کا امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرنا کیسا؟

کیا مسبوق امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرسکتا ہے' اُس کی نماز پر کوئی اثر تو نہ پڑے گا؟

الجواب: ضرور مل جائے' ہر حال میں اقتداء درست وصحیح ہے۔ (ج ۷ ص ۲۳۶)

سوال ۱۹۰: نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے

نمازی کے آگے سے نکلنے والا گنہگار ہوتا ہے اور اُس کی نماز میں تو کوئی خلل واقع نہیں ہوتا ہے' اور نمازی کے آگے سے کس قدر دور تک گزر جانا چاہیے؟

الجواب: نماز میں کوئی خلل نہیں آتا' نکلنے والا گنہگار ہوتا ہے۔ نماز اگر مکان یا چھوٹی مسجد میں پڑھتا ہو' تو دیوارِ قبلہ تک نکلنا جائز نہیں' جب تک بیچ میں آڑ نہ ہو۔ اور صحرا اور بڑی مسجد میں پڑھتا ہو تو صرف موضع سجود تک نکلنے کی اجازت نہیں' اس سے باہر نکل سکتا ہے۔ موضع سجود کے یہ معنی ہیں کہ آدمی جب قیام میں اہلِ خشوع وخضوع کی طرح اپنی نگاہ خاص جائے سجود پر جمائے یعنی جہاں سجدے میں اس کی پیشانی ہوگی تو نگاہ کا قاعدہ ہے کہ جب سامنے روک نہ ہو تو جہاں جمائے وہاں سے کچھ آگے بڑھتی ہے' جہاں تک آگے بڑھ کر جائے' وہ سب موضع میں ہے' اس کے اندر نکلنا حرام ہے اور اس سے باہر جائز۔ (ج ۷ ص ۲۵۴)

سوال۱۹۱: جماعت میں مقتدی کے بھول جانے پر سجدۂ سہو نہیں

امام جماعت میں اگر واجب ترک کرے تو سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، اگر مقتدی سے واجب چھوٹا تو کیا حکم ہے؟

الجواب: درمختار میں ہے:

سجود السهو يجب على مقتد بسهو امامه لا بسهوه اصلًا ۔ (ملخصًا)

امام کے بھول جانے کی وجہ سے مقتدی پر سجدۂ سہو لازم ہوتا ہے، مگر مقتدی کے بھولنے کی وجہ سے سجدہ لازم نہیں ہوتا، نہ مقتدی پر نہ امام پر۔ (ج۷ص۲۷۸)

سوال۱۹۲: عادۃً کوئی بات منہ سے نکلنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی

امام نے "يايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما" پڑھی، مقتدی کے منہ سے عادۃً صلی اللہ علیہ وسلم نکل گیا، نماز فاسد ہوئی یا نہیں؟

الجواب: اس میں جواب امام مقصود نہیں ہوتا، بلکہ امتثال امرِ الٰہی، لہٰذا افسادِ نماز نہیں۔ (ج۷ص۲۷۹)

مکروہاتِ نماز کا بیان

سوال۱۹۳: امام کا دوستونوں کے درمیان کھڑے ہونا کیسا؟

امام کا دوستونوں کے بیچ میں اور مقتدیوں سے تین گرہ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا کیسا ہے؟

الجواب: امام کا دوستونوں کے بیچ میں کھڑا ہونا مکروہ ہے، اسی طرح امام کا تمام مقتدیوں سے بلند جگہ میں ہونا بھی مکروہ۔

سنن ابی داؤد میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا امر الرجل القوم فلا یقم فی مکان ارفع من مقامهم او نحو ذلك ۔ (سنن ابوداؤد ج ۱)

یعنی جب کوئی شخص نمازیوں کی امامت کرے تو اُن کے مقام سے اونچی جگہ میں نہ کھڑا ہو۔ (ج۷ ص۲۹۱)

سوال۱۹۴: نماز میں دونوں ہاتھوں سے دونوں پائنچوں کو گھٹنوں سے اُٹھانا کیسا؟

بعض شخص نماز میں رکوع کے بعد سجدہ کو جاتے وقت دونوں ہاتھوں سے دونوں پائنچوں کو گھٹنوں سے اوپر کو چڑھا لیا کرتے ہیں اس کی نسبت کیا حکم ہے؟

الجواب: مکروہ ہے۔ (ج۷ ص۲۹۶)

سوال۱۹۵: آستین اوپر چڑھا کر نماز پڑھنا کیسا؟

ہاتھوں کی کہنی کھول کر آستین اوپر کو چڑھا کر نماز پڑھنے میں کس قدر نقصان ہے، مکروہ ہے یا نہیں؟

الجواب: نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی اگر نہ پھیرے گا گنہگار رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۷ ص۲۹۶)

سوال۱۹۶: نماز میں ٹوپی اُٹھانا کیسا؟

نماز میں اگر ٹوپی گر جائے تو اُٹھانا چاہیے یا نہیں؟

الجواب: اُٹھالینا افضل ہے جبکہ بار بار نہ گرے اور اگر تذلل وانکسار کی نیت سے سر برہنہ رہنا چاہے تو نہ اُٹھانا افضل۔ (ج۷ ص۲۹۷)

سوال۱۹۷: پتلون میں نماز پڑھنا کیسا؟

پتلون پہن کر نماز درست ہے یا نہیں؟

الجواب: پتلون پہننا مکروہ اور مکروہ کپڑے میں نماز بھی مکروہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۷ ص۳۰۰)

سوال ۱۹۸: ریشمی کپڑے پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟

مرد کو ریشمی کپڑا پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: فی الواقع ریشمی کپڑا پہن کر نماز مرد کے لیے مکروہ تحریمی ہے کہ اُسے اتار کر پھر پڑھنا واجب۔ (ج ۷ ص ۳۰۶)

سوال ۱۹۹: اُلٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟

ایک شخص نے غلطی سے کپڑا اُلٹا پہن کر نماز ادا کی، نماز ہوئی یا نہیں؟ مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی یا فاسد؟

الجواب: واجب الاعادہ مکروہ تحریمی ایک چیز ہے، کپڑا اُلٹا پہننا، اوڑھنا خلافِ معتاد میں داخل ہے اور خلافِ معتاد جس طرح کپڑا پہن یا اوڑھ کر بازار میں یا اکابر کے پاس نہ جاسکے، ضرور مکروہ ہے کہ دربارِ عزت احق بادب و تعظیم ہے۔ ہاں اگر قصداً ایسا کیا، یوں کہ نماز کو محل بے پرواہی جانا اور اس کا ادب و اجلال ہلکا مانا تو کراہت و حرمت درکنار، معاذ اللہ! اسلام ہی نہ رہے گا۔

كما قالوا فی الصلوٰة حاسر الرأس اذا كان للاشهانة ۔

جیسا کہ علماء نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو سستی و کاہلی کی وجہ سے ننگے سر نماز ادا کرتا ہے۔ والعیاذ باللہ! واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۳۶۰)

سوال ۲۰۰: نماز میں اگر خارش ہو تو کیا کرے؟

حالتِ نماز میں کسی مقام پر کھجلی (خارش) چلے تو کھجاوے یا نہیں؟ اور اگر کھجاوے تو کتنی مرتبہ؟

الجواب: ضبط کرے اور نہ ہوسکے یا اس کے سبب نماز میں دل پریشان ہو تو کھجالے مگر ایک رکن، مثلاً قیام یا قعود یا رکوع یا سجود میں تین بار نہ کھجاوے، دو بار تک اجازت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۳۸۴)

سوال ۲۰۱: نماز کی حالت میں کسی تصویر کا جیب میں ہونا کیسا؟

کسی چیز کی مورت (تصویر) اگر جیب میں رکھی ہو تو نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب: نماز درست ہوگی مگر یہ فعل مکروہ و ناپسند ہے، جبکہ کوئی ضرورت نہ ہو، روپے اشرفی میں ضرورت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۳۸۵)

سوال ۲۰۲: فجر کی سنتیں رہ گئیں تو کب پڑھے؟

ایک شخص نے فوتِ جماعت کے خوف سے سنتیں فجر کی ترک کیں، اور جماعت میں شامل ہوگیا، اب وہ ان سنتوں کو فرضوں کے بعد سورج نکلنے سے پیشتر پڑھے یا بعد؟

الجواب: جبکہ فرض فجر پڑھ چکا تو سنتیں سورج بلند ہونے سے پہلے ہرگز نہ پڑھے۔ ہمارے ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ عنہم کا اس پر اجماع ہے، بلکہ پڑھے تو سورج بلند ہونے کے بعد دوپہر سے پہلے پڑھ لے، نہ اس کے بعد پڑھے نہ اس سے پہلے۔
(ج۷ص۴۲۴)

سوال۲۰۳: فرض اور سنتوں کے درمیان کلام کرنا کیسا؟

امام نے ظہر کے وقت چار رکعت نماز سنت ادا کرنے کے بعد کلامِ دنیا کیا، بعد اس کے نماز پڑھائی، اس سے فرض یا سنت کے ثواب میں نقصان آوے گا یا نہیں؟

الجواب: فرض میں نقصان کی کوئی وجہ نہیں کہ سنتیں باطل نہ ہوں گی، ہاں اس کا ثواب کم ہوجاتا ہے۔ (ج۷ص۴۴۸)

سوال۲۰۴: تراویح میں پورا قرآن پڑھنا سنت مؤکدہ ہے

تراویح میں پورا قرآن مجید پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے یا مستحب وغیرہ؟

الجواب: تراویح میں پورا کلام اللہ شریف پڑھنا اور سننا سنتِ مؤکدہ ہے۔ (ج۷ص۴۵۸)

سوال۲۰۵: رمضان میں وتر پڑھنے کا طریقہ

زید نے فرض عشاء تنہا ادا کیا اور تراویح جماعت سے اب وتر جماعت سے ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جس نے فرض تنہا پڑھے، وتر کی جماعت میں شریک نہ ہوگا۔ (ج۷ص۴۶۷)

سوال۲۰۶: رمضان میں وتر کی جماعت اگر رہ جائے؟

وتروں کے مسبوق کو اپنے فوت شدہ رکعت میں قنوت پڑھنی چاہیے یا نہیں؟

الجواب: مسبوق کی اگر وتر کی تینوں رکعتیں فوت ہوئیں، اخیر میں قنوت پڑھے اور اگر ایک رکعت بھی ملی ہے۔ اگرچہ تیسری کے رکوع ہی میں شامل ہوا تو اب باقی نماز میں قنوت نہ پڑھے۔ (ج۷ص۴۸۴)

سوال۲۰۷: دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا پڑھے؟

ایک شخص نے وتروں کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کی بجائے تین بار قل ھو اللہ شریف پڑھ لیا، نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب: نماز صحیح ہوجانے میں تو کلام نہیں، نہ یہ سجدہ سہو کا محل کہ سہواً کوئی واجب ترک نہ ہوا، دعائے قنوت اگر یاد نہیں تو یاد کرنا چاہیے کہ خاص اُس کا پڑھنا سنت ہے اور جب تک یاد نہ ہو: ''**اللّٰھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار**'' پڑھ لیا کرے، یہ بھی یاد نہ ہو تو ''**اللّٰھم اغفرلی**'' تین بار کہہ لیا کرے، یہ بھی نہ آتا ہو تو صرف یا ربّ تین بار کہے، واجب ادا ہوجائے گا۔ رہا یہ کہ قل ھو اللہ شریف پڑھنے سے بھی یہ واجب ادا ہوا کہ نہیں، اتنے دنوں کے وتر کا اعادہ لازم ہو۔ ظاہر یہ ہے کہ ادا ہوگیا کہ وہ ثناء ہے اور ہر ثناء دعا ہے۔ (ج۷ص۴۸۵)

سوال ۲۰۸: فسادی کو مسجد میں آنے سے روکنا جائز ہے

ایک شخص جو انتشار پھیلاتا ہے اور لوگوں کو بہت تنگ کرتا ہے، اُسے مسجد میں داخلہ سے روکا جا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: جو شخص موذی ہو کہ نمازیوں کو تکلیف دیتا ہے، بُرا بھلا کہتا ہے، شریر ہے، اُس سے اندیشہ رہتا ہے۔ ایسے شخص کو مسجد میں آنے سے منع کرنا جائز ہے اور اگر بد مذہب، گمراہ، وہابی یا رافضی یا غیر مقلد یا نیچری[1] یا تفضیلی[2] وغیرہا ہے اور مسجد میں آ کر نمازیوں کو بہکاتا ہے، اپنے مذہب ناپاک[3] کی طرف بلاتا ہے، تو اسے منع کرنا اور مسجد میں نہ آنے دینا ضرور واجب ہے۔[4]

اور جو فتنہ کا سبب بنے، خود حدیث میں اُس پر لعنت آئی ہے، حدیثِ پاک کا مفہوم ہے:

''فتنہ سویا ہوا ہوتا ہے، جو اس کو جگائے اُس پر اللہ کی لعنت ہو''۔

سوال ۲۰۹: مسجد کے بارے سوالات

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل ذیل میں:

(۱) صحنِ مسجد خارج مسجد ہے یا داخلِ مسجد ہے؟

(۲) اذانِ ثانی جمعہ جو مسجد میں پڑھی جائے تو داخلِ مسجد قرار پائے گی یا نہ؟

(۳) کوئی شخص باوجود داخل مسجد ہونے کے صحنِ مسجد میں نماز پڑھے تو اس کو مسجد کا پورا ثواب ملے گا یا کم؟

(۴) جنازہ مسجد میں یا صحنِ مسجد میں پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: صحنِ مسجد جزوِ مسجد ہے، اُس میں نماز مسجد ہی میں نماز ہے۔ پٹے ہوئے درجے کو مسجد شتوی کہتے ہیں، یعنی

---

[1] ...... یہ فرقہ نیچر کی طرف منسوب ہے، یعنی طبیعت، ان کا عقیدہ ہے کہ کوئی چیز مقتضائے طبیعت کے خلاف، کسی طرح، کسی صورت، کسی حالت، کسی وجہ سے نہیں ہو سکتی۔ اسی لیے یہ لوگ معجزات کے قائل نہیں کہ یہ خلاف نیچر، خلاف فطرت ہے۔ اس فرقہ کے بانی کا نام سر سید احمد خان دہلوی مسکنا علی گڑھی مدفنا ہے۔ (حیات اعلیٰ حضرت، جلد دوم)

[2] ...... تفضیلیہ بھی ایک شاخ شیعہ کی ہے، اور یہ لوگ مولائے کائنات کو دوسرے صحابہ کرام حتیٰ کہ خلفائے ثلاثہ راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی افضل سمجھتے ہیں۔ (حیات اعلیٰ حضرت جلد دوم)

[3] ...... جو شخص مذہب حقہ اہلسنت و جماعت سے انحراف کرے اور اس کے پیروکار مسلمانوں کو بُرا بھلا کہے، حالانکہ یہی گروہ سوادِ اعظم ہے، جس کا خود ان معترضین کو اعتراف ہے اور سوادِ اعظم کی پیروی کا حکم حدیث میں واضح موجود ہے، تو گویہ چھوٹے چھوٹے فرقے سوادِ اعظم گروہ کی مخالفت کر کے حدیث کی مخالفت کرتے ہیں اور انہوں نے اپنا نیا مذہب بنالیا ہے، جس کی بنیاد ہی گستاخی اور توہینِ رسول پر ہے، تو وہ مذہب ناپاک ہی ہوگا۔

شرک ٹھہرے جس مذہب میں تعظیم حبیب
اُس بُرے مذہب پر لعنت کیجیے

[4] ...... تاکہ فتنہ پیدا نہ ہو اور مسلمان ان کی صحبت سے بچتے رہیں، یہ تو ایسے ہیں کہ

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

موسمِ سرما کی مسجد اور صحن کو مسجدِ صیفی یعنی موسمِ گرما کی مسجد۔ اذان مسجد میں منع ہے، نہ دالان میں اجازت ہے، نہ صحن میں، مسجد و صحنِ مسجد میں جنازے کے لیے اجازت نہیں۔ **ھو الصحیح** (یہی صحیح ہے) صحن کسی حکم میں مسجد سے جدا نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(فتاویٰ رضویہ (جدید) ج۸ ص۷۳)

سوال۲۱۰: مسجد میں کھانا پینا کیسا؟

وہ لوگ جن کے پاس رہنے، سونے کو مکان ہیں، وہ مسجد میں کسی وقت سو سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: صحیح و معتمد یہ ہے کہ مسجد میں کھانا، پینا، سونا سوا معتکف کے کسی کو جائز نہیں۔ مسافر یا حضری اگر چاہتا ہے تو اعتکاف کی نیت کیا دشوار ہے، اور اُس کے لیے نہ روزہ شرط نہ کوئی مدت مقرر ہے۔ اعتکافِ نفل ایک ساعت کا ہو سکتا ہے، مسجد کو گھر بنانا کسی کے لیے جائز نہیں، وہ لوگ بھی بہ نیتِ اعتکاف رہ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۸ ص۹۵)

سوال۲۱۱: مسجد میں سونا کیسا؟

ایک شخص کچہری میں ملازم ہے، ضرورت کے وقت رات و دن میں مسجد میں قیام کر کے سوتا ہے، اسے منع کیا، پر وہ کہتا ہے کہ میں نیتِ اعتکاف کر لیتا ہوں، اس میں کوئی حرج تو نہیں؟

الجواب: اگر واقعی وہ ہر بار نیتِ اعتکاف کرتا اور کچھ دیر ذکرِ الٰہی کر کے کھاتا، سوتا ہے تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج۸ ص۹۶)

سوال۲۱۲: نمازی کے پاس ذکر آہستہ کریں

نماز پڑھنے والے اور سونے والے کے پاس جہر سے قرآن پاک و وظائف پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: جہاں کوئی نماز پڑھتا ہو، یا سوتا ہو کہ باآواز پڑھنے سے اس کی نماز یا نیند میں خلل آئے گا، وہاں قرآن مجید و وظیفہ ایسی آواز سے پڑھنا منع ہے، مسجد میں جب اکیلا تھا اور باآواز پڑھ رہا تھا، جس وقت کوئی شخص نماز کے لیے آئے فوراً آہستہ ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۸ ص۱۰۰)

سوال۲۱۳: مسجد میں کرسی پر بیٹھ کر وعظ کرنا کیسا؟

جہاں جمعہ ہوتا ہو، وہاں کرسی پر بیٹھ کر وعظ کہنے کو بعض لوگ عدمِ سنت کہتے ہیں، سنت ہونے کی دلیل چاہتے ہیں؟

الجواب: واعظ کا کرسی پر مسجد میں بیٹھنا جائز ہے، جبکہ نماز اور نمازیوں کا حرج نہ ہو۔ ایک آدھ بار حدیث سے یہ ثابت ہے مگر ایک آدھ بار سے فعل سنت نہیں بن جاتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۸ ص۱۰۸)

سوال۲۱۴: مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا کیسا؟

مساجد میں معاملاتِ دنیا کی باتیں کرنے والوں پر کیا ممانعت ہے اور بروزِ حشر کیا مواخذہ ہوگا؟

الجواب: دنیا کی باتوں کے لیے مسجد میں جا کر بیٹھنا حرام ہے۔ اشباہ و نظائر میں فتح القدیر سے نقل فرمایا:

''مسجد میں دنیا کا کلام نیکیوں کو ایسا کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو''۔

یہ مباح باتوں کا حکم ہے، پھر اگر باتیں خود بُری ہوئیں تو اس کا کیا ذکر ہے۔ دونوں سخت حرام در حرام، موجب عذاب شدید ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۱۱۲)

سوال ۲۱۵: سنتیں پڑھتے ہوئے فرض شروع ہو گئے تو کیا کرے؟

ایک شخص نے چار رکعت نماز سنت یا نفل کی نیت کر کے شروع کی، ابھی دوسری رکعت کی طرف اٹھا تھا کہ نماز فرض کی شروع ہو گئی، اب یہ شخص چار رکعت پوری کرے یا دو پر اکتفاء کرے، دو چھوڑ دے؟

الجواب: نفل ادا کرنے والا نمازی ثناء سے تشہد کے آخر تک جو پہلی دو رکعت میں ہے، ابھی تیسری رکعت کی طرف اس نے قیام نہیں کیا تھا کہ جماعت فرض کھڑی ہو گئی، تو ایسے شخص پر لازم ہے کہ وہ انہیں دو رکعات پر اکتفاء کرے اور جماعت میں شریک ہو جائے۔ پھر فرائض کے بعد ان پہلی چار سنتوں کو قضاء کر لے۔ (ج ۸ ص ۱۲۹)

سوال ۲۱۶: فجر میں امام کو تشہد میں پائے تو سنتِ فجر پڑھے یا جماعت میں ملے

نمازِ فجر کا وضو کیا تو امام کو تشہد میں پایا، اب اگر سنتیں پڑھتا ہے تو جماعت جاتی ہے، اس صورت میں سنتیں پڑھے یا قعدہ میں مل جائے۔

الجواب: اس صورت میں بالاتفاق جماعت میں شریک ہو جائے کہ جماعت میں ملنا سنتیں پڑھنے سے اہم و آکد ہے، جب یہ جانے کہ سنتیں پڑھوں گا تو جماعت ہو چکے گی۔ بالاتفاق جماعت میں مل جانے کا حکم ہے، اگرچہ امام ابھی رکعتِ ثانیہ کے شروع میں ہو، قعدہ تو ختمِ نماز ہے، اس میں کیونکر اُمید ہو سکتی ہے کہ امام کے سلام سے پہلے یہ سنتیں پڑھ کر جماعت میں مل سکے گا۔ (ج ۸ ص ۱۳۶)

سوال ۲۱۷: سنتیں فجر کی اگر چھوٹ جائیں تو کیا کرے؟

اگر کسی کی فجر کی سنتیں رہ جائیں تو وہ اُن کو ادا کیسے کرے گا؟

الجواب: سنتوں کو قضا کرنا چاہے تو بعد بلندیٔ آفتاب کرے فرضوں کے بعد طلوع (آفتاب) سے پہلے (فجر کی سنتیں پڑھنا) جائز نہیں۔ (ج ۸ ص ۱۳۸)

سوال ۲۱۸: جمعہ کی جماعت سے پہلے کی چار سنتیں اگر چھوٹ جائیں تو کیا کریں؟

سننِ اربعہ جو بروزِ جمعہ قبل از خطبہ پڑھی جاتی ہیں، اگر وہ کسی عذر سے ترک ہو جائیں تو بعد خطبہ اور فرضوں کے اُن کی ادا ہے یا نہیں؟

الجواب: ہے اور سنتوں ہی کی نیت کرے، وہ سنت ہی واقع ہوں گی۔

دُرِ مختار میں ہے کہ بخلاف ظہر کی سنتوں کے اور اسی طرح جمعہ کی سنتوں کے، اگر ایک رکعت کے فوت ہونے کا خطرہ ہے تو سنتیں چھوڑ کر امام کی اقتداء کرے، پھر ان کو وقت ظہر میں ادا کرے۔

ہاں اگر وقتِ ظہر نکل گیا تو قضاء نہیں۔

لما قدمنا۔

جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کر دیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۱۵۳)

سوال ۲۱۹: اگر الحمد شریف پڑھ کر سوچتا رہا تو؟

ایک شخص الحمد شریف پڑھ کر سوچتا رہا کہ کیا پڑھوں اور اس میں کچھ دیر لگ گئی تو کیا حکم ہے؟

الجواب: اگر بقدر ادائے رکن ای مع سنۃ کما فی الغنیۃ (یعنی سنت کے مطابق جیسے غنیہ میں ہے) یعنی مثلاً جتنی دیر میں تین بار سبحان اللہ کہہ لیتا، اتنے وقت تک سوچتا رہا تو سجدۂ سہو لازم ہے، ورنہ نہیں۔ (ج ۸ ص ۱۷۷)

سوال ۲۲۰: قعدۂ اولیٰ سے بھول کر کھڑا ہوا تو کیا کرے؟

ایک شخص نمازِ فرض یا وتر میں پہلا قعدہ بھول کر کھڑا ہو گیا یا کھڑا ہونے لگا تو اس صورت میں کیا حکم ہے، لوٹ آئے یا نہ لوٹے؟ اور اگر کھڑا ہو گیا یا کھڑا ہونے کے قریب تھا، اس کے بعد لوٹ آیا تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ اگر ہو جائے گی تو سجدۂ سہو واجب ہو گا یا نہیں؟

الجواب: اگر ابھی قعود سے قریب ہے کہ نیچے کا آدھا بدن ہنوز (ابھی) سیدھا نہ ہونے پایا، جب تو بالاتفاق لوٹ آئے اور مذہبِ اصح میں (صحیح ترین مذہب میں) اُس پر سجدۂ سہو نہیں، اور اگر قیام سے قریب ہو گیا، یعنی بدن کا نصف زیریں سیدھا اور پیٹھ میں خم باقی ہے تو بھی مذہب اصح وارجح میں پلٹ آنے ہی کا حکم ہے۔ مگر اب اس پر سجدۂ سہو واجب، اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو پلٹنے کا اصلاً حکم نہیں، بلکہ ختم نماز پر سجدۂ سہو کر لے، پھر بھی اگر پلٹ آیا بہت بُرا کیا، گناہگار ہوا۔ یہاں تک کہ حکم ہے کہ فوراً کھڑا ہو جائے اور اگر امام ایسا کرے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کریں، کھڑے رہیں، یہاں تک کہ وہ پھر قیام میں آئے۔ مگر مذہب اصح میں نماز یوں بھی نہ جائے گی، صرف سجدۂ سہو لازم رہے گا۔ (ج ۸ ص ۱۸۱)

سوال ۲۲۱: قعدۂ اخیرہ کے بعد اگر کھڑا ہو جائے تو کیا کرے؟

قعدۂ اخیرہ کے بعد گمان ہوا کہ یہ قعدہ اولیٰ تھا، کھڑا ہو گیا، اور قبل سجدہ کے یاد آ گیا تو اب عود (یعنی واپس پلٹنا) کر کے دوبارہ التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو میں جائے، یا ویسے ہی سجدہ کو چلا جائے؟

الجواب: عود کر کے بیٹھنا چاہیے اور معاً (فوراً) سجدۂ سہو میں چلا جائے، دوبارہ التحیات نہ پڑھے۔ (ج ۸ ص ۱۸۳)

سوال ۲۲۲: امام پر سجدۂ سہو نہ تھا، پھر بھی کیا تو کیا حکم ہے؟

کوئی امام بھول کر سجدۂ سہو کرلے تو اس صورت میں نمازِ امام و مقتدیان اور بعد سجدۂ سہو کے جو مقتدی ملے، ان سب کی نماز کیسی ہوگی؟ اور حقیقت میں سہو نہیں تھا؟

الجواب: امام و مقتدیانِ سابق کی نماز ہوگئی، جو مقتدی اس سجدۂ سہو میں جانے کے بعد ملے، اُن کی نماز نہیں ہوئی کہ جب واقع میں سہو نہ تھا۔ دین اسلام کہ امام نے پھیرا ختمِ نماز کا موجب ہوا، یہ سجدہ بلا سبب لغو تھا، تو اس سے تحریمہ نماز کی طرف عود نہ ہوا اور مقتدیانِ مابعد (جو مقتدی نماز میں بعد کو ملے) کو کسی جزءِ امام میں شرکت امام نہ ملی لہٰذا ان کی نماز نہ ہوئی، ولہٰذا اگر سجدۂ سہو میں مسبوق اتباعِ امام کرے۔ بعد کو معلوم ہو کہ یہ سجدہ بے سبب تھا، اُس کی نماز فاسد ہو جائے گی کہ ظاہر ہوا کہ محلِ انفراد میں اقتداء کیا تھا۔ ہاں اگر معلوم نہ ہوا تو اس کے لیے حکم فساد نہیں کہ وہ حالِ نماز کو صلاح و صواب پر حمل کرنا ہی چاہیے۔ (ج ۸ ص ۱۸۵)

سوال ۲۲۳: قعدۂ اولیٰ میں کتنا درود پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہوگا؟

چار رکعت نماز میں درمیانی قعدے میں تشہد کے بعد سہو سے "اللّٰھم صل......" کہاں تک پڑھے کہ سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا؟

الجواب: "اللّٰھم صل علیٰ محمدٍ وبه یفتی" ("اللّٰھم صل علیٰ محمد" تک اور اسی پر ہی فتویٰ ہے)۔ (ج ۸ ص ۱۹۱)

سوال ۲۲۴: مسبوق کا امام کے ساتھ سلام پھیرنا کیسا؟

جماعت میں سجدۂ سہو کے قبل کا سلام اُس شخص کو جس کی ایک دو رکعت باقی ہے اور اس کو یہ معلوم نہ ہو کہ یہ سلام اختتامِ نماز کا ہے یا سجدۂ سہو کا بے، چاہیے یا نہیں؟

الجواب: جائز نہیں، اور اگر قصداً پھیرے گا تو نماز جاتی رہے گی۔

لو قوعه خلال صلوٰته ۔

کیونکہ یہ سلام نماز کے درمیان ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۱۹۱)

سوال ۲۲۵: نماز میں شک کی وجہ سے سجدۂ سہو کیا تو کیا حکم ہے؟

قعدۂ اوّل میں شک ہوا مگر یقین نہیں اور سجدۂ سہو کا کیا، اب نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۱۹۲)

سوال ۲۲۶: فرض کی آخری دو رکعتوں میں قصداً یا سہواً سورت کا ملانا کیسا؟

ایک شخص نمازِ فرض پڑھتا ہے اور اس نے سہواً پچھلی دو رکعت میں بھی الحمد کے بعد سورت پڑھی، اب اس کی نماز فرض ہوئی

یا سنت؟ اور اگر وہ سجدۂ سہو کر لیتا تو کیا اس کی فرض نماز ہو جاتی یا نہیں؟

الجواب: (اس کی نماز) فرض ہوئی اور نماز میں کچھ خلل نہ آیا، نہ اس پر سجدۂ سہو تھا، بلکہ اگر قصداً بھی فرض کی پچھلی (یعنی آخری) رکعتوں میں سورت ملائی تو کچھ مضائقہ نہیں، صرف خلاف اولیٰ ہے، بلکہ بعض ائمہ نے اس کے مستحب ہونے کی تصریح فرمائی۔ فقیر کے نزدیک ظاہراً یہ استحباب تنہا پڑھنے والے کے حق میں ہے۔ امام کے لیے ضرور مکروہ ہے، بلکہ مقتدیوں پر گراں گزرے تو حرام (ہے)۔ (ج۸ص۱۹۲)

سوال ۲۲۷: سجدۂ سہو واجب ہو تو سلام ایک طرف پھیرنا چاہیے یا دونوں طرف؟

امام کے ساتھ یا اکیلا بعد التحیات کے سجدۂ سہو کا ایک سلام بعد کرنا چاہیے یا کہ دونوں طرف سلام پھیر کے؟

الجواب: ایک سلام کے بعد چاہیے، دوسرا سلام پھیرنا منع ہے یہاں تک کہ اگر قصداً دونوں طرف پھیر دے گا، سجدۂ سہو نہ ہو سکے گا اور نماز پھیرنا واجب رہے گا۔ (ج۸ص۱۹۶)

سوال ۲۲۸: فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورت نہ ملائی تو کیا کرے؟

نمازی کسی رکعت میں صرف الحمد پڑھے اور سہواً سورت نہ ملائے، اور پھر سہو کا سجدہ کر لے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

الجواب: جو سورت ملانا بھول گیا، اگر اسے رکوع میں یاد آیا تو فوراً کھڑے ہو کر سورت پڑھے، پھر رکوع دوبارہ کرے، پھر نماز تمام کر کے سجدۂ سہو کر لے اور اگر رکوع کے بعد سجدہ میں یاد آیا تو صرف اخیر میں سجدۂ سہو کر لے، نماز ہو جائے گی اور پھیرنی نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۸ص۱۹۶)

سوال ۲۲۹: امام کے ساتھ لاحق بھی سجدۂ سہو کرے یا نہیں؟

اگر امام پر سہو واجب ہو تو امام کے ساتھ لاحق کو سجدہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ اور جو مصلّی بعد اس سجدہ سہو امام کے ساتھ شریک ہوئے اُن کی نماز کا بنا صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب: امام کے سہو سے لاحق پر بھی سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، مگر امام کے ساتھ نہ کرے، بلکہ نماز پوری کر کے، ہاں اگر سلامِ امام سے پہلے فوت شدہ نماز پوری کر کے پھر شامل ہو گیا کہ امام کے ساتھ سلام پھیرا تو امام کے ساتھ ہی سجدۂ سہو کرے ورنہ بعد اتمام۔ اگر قبل اتمام کے سجدۂ سہو کر لے گا، نماز تو نہ جائے گی، مگر یہ سجدہ بیکار جائے گا اور خلافِ مرتکب ہوگا اور بعد اتمام پھر سجدۂ سہو کرنا ہوگا، (اور) جو مصلّی سجدۂ سہو کے بعد قعدہ میں شریکِ امام ہوئے، شریک جماعت ہو گئے، اُن کی بناء صحیح ہے باتفاقِ ائمہ۔ (ج۸ص۲۱۱)

سوال ۲۳۰: نمازِ وتر کے رکوع میں دعائے قنوت پڑھنا یاد آیا تو کیا کرے؟

وتر میں قبل دعائے قنوت کے سہواً رکوع کیا اور دو ایک تسبیح بھی پڑھ چکا۔ اب خیال ہوا کہ کھڑے ہو کر قنوت پڑھی تو اس

صورت میں سجدۂ سہو لازم ہے یا نہیں؟

الجواب: تسبیح پڑھ چکا ہو یا ابھی کچھ نہ پڑھنے پایا ہو اُسے قنوت پڑھنے کے لیے رکوع چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ اگر قنوت کے لیے قیام کی طرف عود کیا' گناہ کیا۔ پھر قنوت پڑھے یا نہ پڑھے' اس پر سجدۂ سہو نہیں۔ (ج ۸ ص ۲۱۲)

سوال ۲۳۱: قعدۂ اولیٰ بھول جائے تو کیا کرے؟

امام چار رکعت فرض پڑھا رہا تھا کہ قعدۂ اولیٰ میں بیٹھنا بھول گیا اور اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو گیا' بعد کو مقتدی نے بتایا تو بیٹھ کر اس نے التحیات پڑھی اور آخر میں سجدۂ سہو کیا' آیا مقتدی اور امام کی نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب: اگر امام ابھی سیدھا کھڑا نہ ہونے پایا تھا کہ مقتدی نے بتایا اور وہ بیٹھ گیا تو سب کی نماز ہو گئی اور سجدۂ سہو کی حاجت نہ تھی اور اگر امام پورا کھڑا ہو گیا تھا' اس کے بعد مقتدی نے بتایا تو مقتدی کی نماز اُسی وقت جاتی رہی۔ اور جب اس کے کہنے سے امام لوٹا تو اس کی بھی گئی' اور سب کی گئی۔ اور اگر مقتدی نے اس وقت بتایا تھا کہ امام ابھی پورا سیدھا نہ کھڑا ہوا تھا کہ اتنے میں پورا سیدھا کھڑا ہو گیا' اُس کے بعد لوٹا تو مذہب اصح (یعنی صحیح ترین مذہب) میں نماز ہو تو سب کی گئی۔ مگر مخالفتِ حکم کے سبب مکروہ ہوئی کہ سیدھا کھڑا ہونے کے بعد قعدہ اولیٰ کے لیے لوٹنا جائز نہیں' نماز کا اعادہ کریں' خصوصاً ایک مذہب قوی پر نماز ہوئی ہی نہیں' تو اعادہ فرض ہے' اسی کی امام زیلعی نے تصریح کی ہے اور یہی مشاہیر (مشہور کی جمع) کتب میں ہے۔ (ج ۸ ص ۲۱۳)

سوال ۲۳۲: اگر کسی نے دو کی بجائے تین سجدے کر لیے تو کیا کرے؟

ایک امام نے رکعتِ ثانیہ میں سہو سے تین سجدے کیے اور اس کو ظنِ غالب دو سجدوں کا ہی تھا' مقتدیان بہت تھے' یعنی تین صف میں سے ہر صف میں ۲۵، ۱۲۲۶ اشخاص تھے' کسی نے امام کو یاد نہ دلایا' نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب: فرض ادا ہو گیا' واجب ترک ہوا۔ سجدۂ سہو لازم تھا' نمازیں پھیریں اُتنے آدمی' ایسی کثیر جماعت نہیں جس کے سبب سجدۂ سہو ساقط ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۲۱۵)

سوال ۲۳۳: ''سمع الله لمن حمده'' کی جگہ اگر ''الله اکبر'' نکل جائے؟

جماعت میں امام نے ''سمع الله لمن حمده'' کہا اور سجدۂ سہو نہیں کیا' کیا نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب: نماز ہو گئی اور سجدۂ سہو کی اصلاً حاجت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۲۱۶)

سوال ۲۳۴: قنوت پڑھنا بھول جائے تو کیا کرے؟

امام وتر پڑھا رہا تھا کہ تیسری رکعت میں بغیر قنوت پڑھے' تکبیر قنوت کہہ کر رکوع میں گیا اور مقتدیان کی تکبیر کہنے سے واپس ہو کر قنوت پڑھا اور پھر دوبارہ رکوع کیا اور آخر میں سجدۂ سہو کیا' نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب: جو شخص قنوت بھول کر رکوع میں چلا جائے' اُسے جائز نہیں کہ پھر قنوت کی طرف پلٹے' بلکہ حکم ہے کہ نماز ختم کر

کے اخیر میں سجدۂ سہو کر لے۔ پھر اگر کسی نے اس حکم کا خلاف کیا تو بعض ائمہ کے نزدیک اس کی نماز باطل ہو جائے گی اور اصح (یعنی صحیح ترین) یہ ہے کہ بُرا کیا گناہ گار ہوا' مگر نماز نہ جائے گی۔

بہر حال اس عود کو جائز کوئی نہیں بتاتا تو جن مقتدیوں نے اسے اس عود ناجائز کی طرف بلانے کے لیے تکبیر کی' ان کی نماز فاسد ہوئی۔ امام ان کے کہنے کی بناء پر نہ لوٹتا نہ اُن کے بتائے سے انہیں یاد آتا۔ بلکہ اسے خود ہی یاد آیا اور لوٹتا' اگر چہ اس کا یاد کرنا اور اُن کا تکبیر کہنا برابر واقع ہوتا تو اس صورت میں مذہبِ اصح پر امام اور باقی مقتدیوں کی نماز ہو جاتی' یعنی واجب اتر جاتا' اگر چہ اس کراہتِ تحریم کے باعث اعادہ واجب ہوتا' اب کہ وہ ان مقتدیوں کے بتانے سے پلٹا اور یہ نماز سے خارج تھے تو خود اس کی بھی نماز جاتی رہی اور اس کے سبب سب کی (نماز) گئی۔

لانہ امتثل امرھم او تذکر بتکبیرھم فعاد برأی نفسہ فقد تعلم ممن ھو خارج الصلوٰۃ کما افادہ فی الجر ۔

کیونکہ اس نے اُن کی بات مانی یا اسے ان کی تکبیر سے یاددہانی ہوئی اور وہ اپنی رائے سے لوٹا تو اب اس نے نماز سے خارج آدمی سے سیکھایا جانا ہے' جیسا کہ بحر میں اس کا افادہ کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۲۱۹)

سوال ۲۳۵: سجدۂ تلاوت کس پر واجب؟

سجدۂ تلاوت کس شخص پر واجب اور کس پر نہیں؟

الجواب: خانیہ میں ہے:

سجدۃ التلاوۃ تجب علی من تجب علیہ الصلوٰۃ اذا قرأ ایۃ السجدۃ او سمعھا ۔

ترجمہ: سجدۂ تلاوت اس شخص پر واجب ہوتا ہے جس پر نماز واجب ہے جبکہ اس نے آیت سجدہ پڑھی یا سنی۔

(ج ۸ ص ۲۲۴)

سوال ۲۳۶: سجدۂ تلاوت میں جلدی کرنی چاہیے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سجدات کلام اللہ شریف وقتِ تلاوت معاً (فوراً) ادا کرے یا جس وقت چاہے؟

الجواب: سجدہ صلوتیہ (جو سجدہ نماز میں ہی واجب ہوا) جس کا ادا کرنا نماز میں واجب ہو' اس کا وجوب علی الفور ہے' یہاں تک کہ دو تین آیت سے زیادہ تاخیر گناہ ہے' اور غیر صلوتیہ میں بھی افضل واسلم یہی ہے کہ فوراً ادا کرے' جبکہ کوئی عذر نہ ہو کہ اٹھا رکھنے میں بھول پڑتی ہے۔

وفی التاخیر افات ۔

دیر کرنے میں آفات ہیں۔

ولہٰذا علماء نے اس (غیر نماز کے سجدہ) کی تاخیر کو مکروہ تنزیہی فرمایا، مگر نا جائز نہیں۔ (ج۸ص۲۳۳)

سوال ۲۳۷: مسافر کا جان بوجھ کر قصر نماز چھوڑنا کیسا؟

اگر کوئی شخص جس پر نمازِ قصر ہو وہ سفر میں اگر دیدہ و دانستہ بہ نیت زیادہ ثواب، پوری نماز پڑھے گا تو گناہگار ہوگا یا نہیں؟

الجواب: بے شک گناہگار و مستحقِ عذاب ہوگا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

صدقة تصرق بها عليكم فاقبلوا صدقته ۔ والله تعالٰی اعلم! (سنن ابی داؤد ج۱)

یہ قصر صدقہ ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر صدقہ کیا ہے، اس کے صدقہ کو قبول کرو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۸ص۲۶۸)

سوال ۲۳۸: دیہات میں جمعہ پڑھنا کیسا؟

دیہات میں جمعہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: دیہات میں جمعہ نا جائز ہے، اگر پڑھیں گے تو گناہگار ہوں گے اور ظہر ذمہ سے ساقط نہ ہوگا۔ (ج۸ص۲۷۳)

سوال ۲۳۹: جمعہ میں کتنے افراد کا ہونا ضروری ہے؟

جمعہ کی نماز میں امام کے علاوہ کتنے آدمیوں کا ہونا ضروری ہے؟

الجواب: ہمارے امام رضی اللہ عنہ کے نزدیک صحتِ نمازِ جمعہ کے لیے امام کے سوا تین مرد عاقل، بالغ درکار ہیں، اس سے کم میں جائز نہیں۔ زیادہ کی ضرورت نہیں۔

فی التنویر والجماعة اقلها ثلثة رجال سوی الامام ۔

تنویر میں ہے: جماعت کے لیے امام کے علاوہ کم از کم تین مردوں کا ہونا ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۸ص۳۰۰)

سوال ۲۴۰: جمعہ کی اذانِ ثانی کا جواب نہ دینا چاہیے

خطیب کے سامنے جو اذان ہوتی ہے، مقتدیوں کو اس کا جواب دینا اور جب دو خطبوں کے درمیان جلسہ کرے (خطیب) تو مقتدیوں کو دعا کرنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب: ہرگز نہ چاہیے یہی احوط ہے۔ ردالمحتار میں ہے:

اجابة الاذان مكروهة نهر الفائق ۔

ترجمہ: اس وقت اذان کا جواب دینا مکروہ ہے۔ نہر الفائق

ہاں یہ جوابِ اذان یا دعا اگر صرف دل سے کریں، زبان سے تلفظ اصلاً نہ ہو تو کوئی حرج نہیں اور امام یعنی خطیب تو اگر

زبان سے بھی جواب دے یا دعا کرے، بلا شبہ جائز ہے۔ (ج۸ص۳۰۰)

سوال ۲۴۱: نماز غیر خطیب کا پڑھانا کیسا؟

نابالغ کا خطبۂ جمعہ پڑھنا اور نماز غیر خطیب کا پڑھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: غیر خطیب کا نماز پڑھانا اولیٰ (بہتر) نہیں۔

اور اگر نابالغ خطبہ پڑھے اور بالغ نماز پڑھائے تو اس میں اختلاف ہے۔ عالمگیری میں ہے:

ناقلا عن الزاهدی ۔

زاہدی سے منقول ہے۔

خطیب کا صالح امامت جمعہ ہونا شرط ٹھہرایا اور نابالغ صالح امامت نہیں تو اس کا خطبہ پڑھنا جائز اور فرض اس سے ساقط نہ ہوگا۔

الاشباہ میں ہے کہ اگر (نابالغ نے) بادشاہ کی اجازت سے خطبہ دیا اور بالغ نے نماز پڑھادی تو جائز ہے۔ بہر حال ''صونا عن الخلاف'' (اختلاف سے بچنے کی خاطر) نابالغ کا خطبہ پڑھنا مناسب نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۸ص۳۰۱)

سوال ۲۴۲: جمعہ کب فرض ہوا؟

جمعہ کس سال فرض ہوا؟

الجواب: جمہور کے نزدیک صحیح مشہور یہی ہے کہ ہجرت کے پہلے سال فرض ہوا۔

شرح المواہب للزرقانی میں ہے کہ آیت (جمعہ) مدنی ہے جو دال (دلالت کرتی) ہے کہ جمعہ کی فرضیت مدینہ منورہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ میں ہوئی اور اکثر علماء کی یہی رائے ہے۔ (ج۸ص۳۱۳)

سوال ۲۴۳: جمعہ میں نمازی کثرت سے ہوں تو سجدۂ سہو ساقط ہو جاتا ہے

نماز عیدین یا جمعہ میں آدمیوں کی کثرت سے سجدۂ سہو امام کو ترک کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ہاں علمائے کرام نے بحالتِ کثرتِ جماعت جبکہ سجدۂ سہو کے باعث مقتدیوں کے خبط و افتتان کا اندیشہ ہو، اس کے ترک کی اجازت دی، بلکہ اسی کو اولیٰ قرار دیا۔ (ج۸ص۳۱۴)

سوال ۲۴۴: جمعہ کے بعد کتنی سنتیں پڑھی جائیں؟

جمعہ کی نماز میں جو اخیر میں دو رکعت ظہر کی سنت پڑھتے ہیں، اس کی ضرورت ہے یا نہیں؟

الجواب: جمعہ کے بعد ظہر کی سنت کا کوئی محل ہی نہیں، نہ ضرورت بمعنی وجوب سنن میں محتمل۔ ہاں جمعہ کی سنتِ بعدیہ میں اختلاف ہے۔ اصل مذہب میں چار ہیں، ''وعلیہ المتون'' (متون میں اس بات کا تذکرہ ہے) واحوط د

افضل چھ ہیں۔

امام ابو یوسف کا یہی قول ہے اور اسی پر اکثر مشائخ کا عمل ہے۔ (ج ۸ ص ۳۲۶)

سوال ۲۴۵: خطبۂ جمعہ میں اردو کے اشعار پڑھنا خلافِ سنت

خطبہ کے درمیان اُردو کے اشعار پڑھنا کیسا؟ اور کیا خطبہ عربی کے سوا کسی اور زبان میں پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: خطبہ میں کوئی شعر اُردو فارسی نہ پڑھنا چاہیے نہ خطبہ عربی کے سوا کسی زبان میں پڑھا جائے کہ یہ سنت متوارثہ کے خلاف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۳۴۲)

سوال ۲۴۶: منبر کتنی سیڑھی کا ہو؟

منبر کتنی سیڑھی کا ہونا چاہیے اور کس پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا چاہیے اور منبر کس زمانہ سے شروع ہوا ہے؟

الجواب: منبر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوایا اور اس پر خطبہ فرمایا۔

بخاری و مسلم وغیرہ میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ منبر اقدس کے تین زینے تھے، علاوہ اوپر کے تختے کے جس پر بیٹھتے ہیں۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم درجۂ بالا پر فرمایا کرتے۔ صدیق رضی اللہ عنہ نے دوسرے پر پڑھا، فاروق رضی اللہ عنہ نے تیسرے پر، جب زمانہ ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا آیا پھر اوّل (درجہ) پر خطبہ فرمایا، سبب پوچھا گیا تو فرمایا: اگر دوسرے پر پڑھتا تو لوگ گمان کرتے کہ میں صدیق کا ہمسر ہوں اور تیسرے پر وہم ہوتا کہ فاروق کے برابر ہوں، لہٰذا وہاں جہاں یہ احتمال متصور ہی نہیں، اصل سنت اوّل درجہ پر قیام ہے۔ (ج ۸ ص ۳۴۳)

سوال ۲۴۷: خطبۂ جمعہ کے وقت کچھ نہ پڑھنا چاہیے

جس وقت امام خطبہ پڑھتا ہے، اس وقت کوئی وظیفہ پڑھنا یا نوافل پڑھنا یا فجر کی قضاء کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: اس وقت وظیفہ مطلقاً ناجائز ہے اور نوافل بھی اگر پڑھے گا، گنہگار ہوگا، اگرچہ نماز ہو جائے گی۔ رہی قضا اگر صاحبِ ترتیب نہیں تو اس کا بھی یہی حکم ہے، ورنہ (اگر صاحبِ ترتیب ہے تو) وہ ضرور پہلے قضاء ادا کرے اور جہاں تک دوری ممکن ہو اختیار کرے کہ صورتِ مخالفت سے بچے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!۔ (ج ۸ ص ۳۵۲)

سوال ۲۴۸: خطبۂ جمعہ میں انگوٹھے بھی نہ چومے نہ درود پڑھے

خطبۂ جمعہ میں جب نامِ پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آوے، اس وقت سامعین کو درود شریف پڑھنا کیسا ہے، چاہیے یا نہیں؟

الجواب: خطبے میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک سن کر دل میں درود پڑھیں، زبان سے سکوت فرض ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم!۔ (ج ۸ ص ۳۶۵)

سوال۲۴۹: جمعہ کی اذانِ ثانی مسجد میں نہیں دینی چاہیے

جمعہ کے دن اذانِ ثانی امام کے قریب مسجد میں جو دی جاتی ہے، یہ مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی؟

الجواب: علمائے کرام نے کراہت لکھی اور اسے مطلق رکھا اور مطلق کراہت غالبًا کراہتِ تحریم پر محمول ہوتی ہے۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اذان دروازۂ مسجد میں ہوا کرتی اور کبھی نہ حضور سے منقول نہ خلفائے راشدین سے کہ مسجد کے اندر اذان کہلوائی ہو، اور عادتِ کریمہ تھی کہ مکروہِ تنزیہی کو بیانِ جواز کے لیے کبھی اختیار فرماتے، پھر (مسجد میں اذان دینا) اس میں ترکِ ادبِ بارگاہِ الٰہی ہے۔ والعلم بالحق عند اللہ۔ (ج۸ص۴۰۲)

سوال۲۵۰: فنائے مسجد میں اذان جائز ہے

کیا فنائے مسجد میں بھی اذان نہیں دے سکتے؟

الجواب: فنائے مسجد میں اذان جائز ہے۔ (ج۸ص۴۰۲)

سوال۲۵۱: کھڑے ہو کر خطبہ سننا کیسا؟

کیا خطبۂ جمعہ کھڑے ہو کر سننا جائز ہے؟

الجواب: خطبہ سننے کی حالت میں حرکت منع ہے اور خطبہ بلاضرورت کھڑے ہو کر سننا خلافِ سنت ہے۔ عوام میں یہ معمول ہے کہ خطیب آخر خطبہ میں ان لفظوں پر پہنچتا ہے: ''ولذ اللہ تعالٰی اعلٰی'' تو اس کے سنتے ہی نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں، یہ حرام ہے کہ ہنوز (ابھی) ختم نہ ہوا، چند الفاظ باقی ہیں اور خطبہ کی حالت میں کوئی عمل حرام ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم!

(ج۸ص۴۴۱)

سوال۲۵۲: جمعہ بغیر خطبہ کے پڑھنا کیسا؟

کیا بغیر خطبہ کے جمعہ کی نماز درست ہے یا نہیں؟

الجواب: نمازِ جمعہ بے خطبہ باطل ہے، خطبہ مختصر کافی ہے، ایسا شخص امامِ جمعہ نہیں ہو سکتا، جو خطبہ نہ پڑھ سکے۔ واللہ تعالٰی اعلم! (ج۸ص۴۴۶)

سوال۲۵۳: خطبہ وقرأت کتنی ہونی چاہیے؟

خطبہ دراز یا قرأتِ طویل کا پڑھنا کوئی فضل رکھتا ہے یا نقصان؟

الجواب: قرأت بقدرِ سنت سے زائد نہ ہو اور اتنی زیادت کہ کسی مقتدی کو ثقیل ہو، حرام ہے اور خطبہ کی نسبت ارشاد فرمایا کہ آدمی کی فقاہت کی نشانی ہے کہ اس کا خطبہ کوتاہ ہو اور نماز متوسط، زیادہ طویل خطبہ خلافِ سنت ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم!

(ج۸ص۴۵۴)

سوال ۲۵۴: سنتوں کی نیت میں کیا کہیں؟

قبل اور بعد سنتوں میں سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا کیسا ہے؟

الجواب: سنتیں جمعہ کی ہوں یا اور وقت کی، ان سنتوں میں نامِ اقدس کی طرف اضافت کہ حضور کی سنت ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس سے وہابیہ منع کرتے ہیں جو نامِ اقدس سے جلتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۸ ص ۴۵۴)

سوال ۲۵۵: اپنے گھر میں باجماعت جمعہ پڑھنا کیسا؟

کچھ لوگوں نے اپنے گھروں سے متصل جگہ بنا رکھی ہوتی ہے، جہاں وہ نماز پڑھتے ہیں اور لوگ بھی آ جاتے ہیں، اور کبھی اس جگہ کو ہٹا بھی دیا جاتا ہے، یہاں پر جمعہ کی نماز باجماعت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: یہ مکانات مساجد البیوت کہلاتے ہیں، یہ حقیقۃً مسجد نہیں ہوتے، نہ ان کے لیے حکمِ مسجد ہے، مگر جمعہ کے لیے مسجد شرط نہیں، مکان میں بھی ہو سکتا ہے، جبکہ شرائطِ جمعہ پائے جائیں اور اذنِ عام دے دیا جائے، لوگوں کو اطلاعِ عام ہو کہ یہاں جمعہ ہوگا اور کسی کے آنے کی ممانعت نہ ہو۔ کافی امام نسفی میں ہے:

> "اگر سلطان چاہتا ہے کہ وہ اپنے گھر میں نمازِ جمعہ ادا کرے تو اگر اس نے دروازہ کھلا رکھا تو لوگوں کو اذنِ عام تھا تو جائز ہے"۔

تو اگر یہ صورت تھی وہ لوگ مصیب ہوئے، ہاں اگر وہاں مسجدِ جمعہ موجود تھی، اُس (مسجد) میں نماز نہ ہوئی اور گھر میں قائم کی کراہت ہوئی اور اگر کوئی شرطِ جمعہ مفقود تھی، مثلاً وہ جگہ مصر (یعنی شہر) وفنائے مصر نہ تھی، یا امام امامِ جمعہ نہ تھا یا بعض نمازیوں کو بلاوجہ شرعی وہاں نماز کے آنے سے ممانعت تھی، یا نمازیوں میں وہاں اقامتِ جمعہ مشہور نہ تھی، بطورِ خود ان لوگوں نے پڑھ لی اور عام اطلاع نہ ہوئی، اگرچہ لوگوں نے اور مسجدوں میں پڑھی تو ان صورتوں میں ان کی (جنہوں نے نماز اپنے مکان میں باجماعت قائم کی) نماز نہ ہوئی۔ (ج ۸ ص ۴۶۰)

سوال ۲۵۶: دو خطبوں کے درمیان دعا مانگنا کیسا ہے؟

جمعہ کے دن بین الخطبتین (دو خطبوں کے درمیان) ہاتھ اُٹھا کر آہستہ سے دعا مانگی جاتی ہے، بعض لوگ اسے مکروہ شدید و حرام و بدعتِ سیئہ و شرک قرار دے کر اس فعل سے منع کرتے ہیں، اس صورت میں کیا کرنا چاہیے کہ یہ دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: امام کے لیے اس دعا کے جواز[1] میں اصلاً کلام نہیں، جس کے لیے نہی شارع نہ ہونا ہی سند کافی، ممنوع وہی ہے جسے خدا و رسول منع فرمائیں۔ جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم بے اُن کی نہی کے ہرگز کوئی شے ممنوع نہیں ہو سکتی، خصوصاً دعا سی چیز جس کی طرف خود قرآنِ عظیم نے بکمال ترغیب و تاکید علی الاطلاق بے تحدید و تقیید بلایا اور احادیثِ شریفہ نے اسے عبادت و

---

[1] ..... جائز ہونے میں

مغز عبادت فرمایا۔ پھر یہاں صحیح حدیث کا فحوی الخطاب اس کی دلیل پر دلیلِ صواب کہ خود حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عین خطبہ میں دستِ مبارک بلند فرما کر ایک جمعہ کو مینہ برسنے اور دوسرے کو مدینہ منورہ پر سے کھل جانے کی دعا مانگنا۔ صحیح بخاری و مسلم وغیرہما میں حدیثِ انس رضی اللہ عنہ سے مروی' حالانکہ وہ قطع خطبہ کو مستلزم تو بین الخطبتین بدرجۂ اولیٰ جواز ثابت لاجرم۔ علمائے کرام نے شروحِ حدیث وغیرہ کتب میں صاف اس کا جواب افادہ فرمایا۔ مولانا علی قاری مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں زیرِ حدیث "یخطب ثم یجلس فلا یتکلم" (امام خطبہ پڑھے پھر بلا گفتگو بیٹھ جائے) فرماتے ہیں:

"نہ گفتگو کرے' یعنی بیٹھنے کی حالت میں آہستہ ذکر یا قراءۃ کے علاوہ قرأت نہ کرے' قرأت اولیٰ ہے' کیونکہ ابن حبان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھنے کی حالت میں کتاب اللہ کی تلاوت فرماتے تھے"۔

امام شوکانی نے نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار میں نقل کیا اور مقرر و مسلم رکھا:

"یہاں اُنہوں نے شیواں قول شمار کرتے ہوئے کہا کہ دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت اسے طیبی نے نقل کیا' پھر کہا کہ ابن منیر نے کہا: تمام اقوال احسن ہیں۔ ساعتِ قبولیت تو ایک ہی ہے' اسے وہی پائے گا جو تمام وقت دعا میں رہے گا"۔

یہ حکم امام کا ہے' رہے مقتدی ان کے بارے میں ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ عنہم مختلف' امامِ ثانی عالم ربانی قاضی الشرق والغرب حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اُنہیں (یعنی مقتدیوں کو) بحالتِ خطبہ سکوت واجب' قبل شروع وبعدِ ختم و بین الخطبتین دعا وغیرہ کا کلام دینی کی اجازت دیتے ہیں۔ اور امام الائمہ مالک الازمہ حضرت امامِ اعظم رضی اللہ عنہ خروجِ امام سے ختمِ نماز تک عند التحقیق دینی و دنیوی ہر طرح کے کلام یہاں تک کہ امر بالمعروف وجوابِ سلام بلکہ مخل استماع ہر قسم کے کام سے منع فرماتے ہیں' اگرچہ کلام آہستہ ہو' اگرچہ خطیب سے دور بیٹھا ہو کہ خطبہ سننے میں نہ آتا ہو۔ امام ثالث محرر المذہب محمد بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ بین الخطبتین میں امام اعظم اور قبل وبعد میں امام ابو یوسف کے ساتھ ہیں۔

بالجملہ مقتدیوں کا یہ فعل علی الاختلاف ممنوع' مگر مسلمانوں کو بلاوجہ مشرک بدعتی کہنا بالاجماع حرام قطعی' تو یہ حضرات مانعین خود اپنی خبر لیں اور امام کے لیے تو اس کے جواز میں اصلاً کلام نہیں۔ ہاں خوف مفسدۂ اعتقادِ عوام ہو تو التزام نہ کرے۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں اکثر سکوت کرتا اور کبھی (سورۂ) اخلاص کبھی درود پڑھتا ہے اور رفع یدین کبھی نہیں کرتا کہ مقتدی دیکھ کر خود بھی مشغول بدعانہ ہوں' مگر معاذ اللہ ایسا ناپاک تشددِ شرع کبھی روا نہیں فرماتی۔ مولیٰ تعالیٰ ہدایت بخشے۔ آمین واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم! (ج ۸ ص ۴۸۵)

سوال ۲۵۷: نمازِ عیدین میدان میں ادا کی جائے

زید کہتا ہے کہ نمازِ عیدین صحرا میں پڑھنی چاہیے' لیکن شہر میں بھی جائز ہے اور اگر اس نے مسجد میں بھی پڑھی تو نماز تو ادا ہو جائے گی' لیکن یہ ترکِ سنت سے ادا ہوگی' ثوابِ سنت سے محروم رہے گا' کیا یہ قول صحیح ہے؟

الجواب: قولِ زید صحیح ہے، عامہ کتبِ مذہب متون وشروح وفتاویٰ میں تصریح ہے کہ نمازِ عیدین بیرونِ شہر مصلّٰی یعنی عیدگاہ میں پڑھنی مندوب ہے، مستحب ہے، افضل ہے، مسنون ہے، فرض نہیں کہ شہر میں ادا ہی نہ ہو کہ شہر میں پڑھنا مطلقاً گناہ ہو (ایسا نہیں)۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں علامہ ابن ملک سے ہے:

الافضل اداؤها فی الصحراء فی سائر البلدان وفی مکة خلاف ۔

تمام شہروں میں میدان میں عید ادا کرنا افضل ہے، لیکن مکہ میں اختلاف ہے۔

فتاویٰ ظہیریہ وغیرہا میں ہے:

الخروج الیها سنة ۔

عیدگاہ کی طرف نکلنا سنت ہے۔

شرح نقایۂ قہستانی میں ہے:

الخروج الیه یندب وان کان الجامع یسعهم فالخروج لیس بواجب ۔

عیدگاہ کی طرف نکلنا مندوب ہے، اگر جامع مسجد میں لوگوں کی گنجائش ہو، البتہ نکلنا واجب نہیں۔ (ج۸ص۵۶۲)

سوال ۲۵۸: نمازِ عید نہ پڑھنا گناہ ہے

اگر کوئی شخص فرصت ہونے کے باوجود نمازِ عید نہ پڑھے تو اس کا کیا کیا جائے؟

الجواب: نمازِ عید شہروں میں ہر مرد آزاد، تندرست، عاقل، بالغ، قادر پر واجب ہے۔ قادر کے یہ معنی کہ نہ اندھا ہو نہ لُولا ہو نہ لُنجا، نہ قیدی، نہ کسی ایسے مریض کا تیماردار ہو کہ یہ اسے چھوڑ کر گھر سے جائے تو مریض ضائع رہ جائے، نہ ایسا بوڑھا کہ چل پھر نہ سکے، نہ اسے نماز کو جانے میں حاکم یا چور یا دشمن کی طرف سے جان یا مال یا عزت کا سچا خوف ہو۔ نہ اس وقت مینہ (یعنی سخت بارش) یا برف یا کیچڑ یا سردی اس شدت سے ہو کہ نماز کو جانا سخت مشقت کا موجب ہو۔

تو (جو) شخص شہر میں ان صفات کا جامع اور موانع سے خالی ہو اور وہاں اقامت نمازِ عید بروجہ شرعی ہو، پھر نہ پڑھے تو گنہگار اور شرعاً مستحق سزا وتعزیر ہوگا۔

لارتکابه معصیة لاحد فیها ۔

کیونکہ یہ ایسی معصیت کا ارتکاب ہے جس میں حد نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۸ص۵۷۰)

سوال ۲۵۹: نمازِ عیدین کو مؤخر کرنا کیسا؟

اگر بلا عذر نمازِ عید روزِ اوّل نہ پڑھیں تو روزِ دوم مع الکراہت جائز ہوگی یا نہیں؟ جیسا کہ بعض خطبوں میں لکھا ہے یا اصلاً صحیح نہ ہوگی؟

الجواب: نمازِ عید الفطر میں بوجہ عذر ایک دن کی تاخیر روا رکھی ہے، وہاں شرط عذر نفی کراہت کے لیے نہیں، بلکہ اصل صحت کے لیے ہے، یعنی اگر بلا عذر روزِ اوّل نہ پڑھے تو روزِ دوم اصلاً صحیح نہیں، اسے نمازِ عید الاضحیٰ سے اشتباہ گزرا کہ وہاں دو روز کی تاخیر بوجہ عذر بلا کراہت اور بلا عذر بروجہ کراہت روا (یعنی جائز) ہے۔ (ج۸ ص۵۷۲)

سوال۲۶۰: عیدگاہ میں مسجد کا سامان لے جانا جائز نہیں

عیدگاہ میں مسجد کے بستر (دری وغیرہ) لے جانا جائز ہے کہ نہیں؟

الجواب: عیدگاہ میں مسجد کا مال لے جانا ممنوع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۸ ص۵۸۴)

باب الجنائز

سوال۲۶۱: جنازہ کو اُٹھانے کا طریقہ

جنازے اُٹھانے میں کس طرف سے سبقت کی جائے؟

الجواب: جنازہ کو یوں لے چلیں کہ سرہانا آگے کی جانب ہو، اور پہلے سرہانے کا داہنا پایہ اپنے داہنے شانے پر لے، پھر پائنتی کا داہنا، پھر سرہانے کا بایاں، پھر پائنتی کا بایاں، اور ہر بار کم از کم دس قدم چلے، یہ ایک دَور ہوا، اس پر چالیس گناہ کبیرہ معاف ہونے کی بشارت ہے، حسب طاقت وحالت جتنے دَورے ممکن ہو کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۹ص۸۱)

سوال۲۶۲: پہلے دن میت والوں کو کھانا کھلانا چاہیے

کیا میت والے گھر روٹی پکانا منع ہے؟

الجواب: موت کی پریشانی کے سبب وہ لوگ پکاتے نہیں ہیں، پکانا کوئی شرعاً منع نہیں، یہ سنت ہے کہ پہلے دن صرف گھر والوں کے لیے کھانا بھیجا جائے اور اُنہیں باصرار کھلایا جائے، نہ دوسرے دن بھیجیں، نہ گھر سے (جو لوگ گھر موجود ہیں ان سے) زیادہ آدمیوں کے لیے بھیجیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۹ص۹۰)

سوال۲۶۳: میت کے بال کاٹنا کیسا؟

مرنے کے بعد مُردے کے بال کاٹنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ناجائز ہے۔ درمختار میں ہے:

''میت کے بالوں میں کنگھا نہ کیا جائے یعنی یہ مکروہ تحریمی ہے، اور اس کے ناخن نہ تراشے جائیں مگر وہ جو ٹوٹا ہوا ہے، نہ ہی بال تراشے جائیں، نہ ختنہ کیا جائے''۔ (ج۹ص۹۲)

سوال۲۶۴: شوہر کا اپنی مرحوم بیوی کو غسل دینا جائز نہیں؟

عورت مرجائے تو شوہر کو اسے غسل دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ناجائز ہے۔ تنویر الابصار میں ہے:

''خاوند کو بیوی کے غسل سے منع کیا جائے گا''۔ (ج۹ص۹۲)

سوال ۲۶۵: جنب مرجائے تو اسے کتنے غسل دیے جائیں؟

کوئی سنی ناپاکی کی حالت میں مرجائے تو اسے کتنے غسل دیے جائیں، ایک یا دو؟ اور کیا ناک میں پانی چڑھایا جائے اور کلی کیسے کروائی جائے؟

الجواب: غسل ایک دیا جائے گا اور میت کے ناک اور منہ میں پانی نہیں ڈالتے۔ (ج۹ص۹۸)

سوال ۲۶۶: مرد وعورت کے لیے کفن کے کتنے کپڑے ہونے چاہئیں؟

مرد اور عورت کو کفن میں کتنے، کتنے کپڑے دینے چاہئیں اور میت نابالغ کو کتنا کفن دینا لازمی ہے؟

الجواب: سنت مرد کے لیے تین کپڑے ہیں، ایک تہبند کہ سر سے پاؤں تک ہو، اور کفن گردن کی جڑ سے پاؤں تک، اور چادر کہ اس کے قد سے سر اور پاؤں دونوں طرف اتنی زیادہ ہو جسے لپیٹ کر باندھ سکیں، پہلے چادر بچھائیں، اس پر تہبند، پھر میت مغسول کا بدن ایک کپڑے سے صاف کریں، پھر اس پر رکھ کر کفنی بچھا کر تہبند لپیٹیں، پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف لپیٹیں، تاکہ داہنا حصہ بائیں کے اوپر رہے، پھر اسی طرح چادر لپیٹ کر اوپر نیچے دونوں جانب باندھ دیں۔

اور عورت کے لیے پانچ کپڑے سنت ہیں، تین یہی (مرد جیسے) مگر مرد وعورت کے لیے کفنی میں اتنا فرق ہے کہ مرد کی قمیص عرض میں مونڈھوں کی طرف چیرنا چاہیے اور عورت کا طول میں سینے کی جانب، چوتھے اوڑھنی جس کا طول ڈیڑھ گز یعنی تین ہاتھ ہو، پانچواں سینہ بند کہ پستان سے ناف بلکہ افضل یہ ہے کہ رانوں تک ہو، پہلے چادر اور اس پر تہبند بدستور بچھا کر کفنی پہنا کر تہبند پر لٹائیں اور اس کے بال دو حصے کرکے بالائے سینہ کفنی کے اوپر لاکر رکھیں، اس کے اوپر اوڑھنی سر سے اوڑھا کر بغیر لپیٹے منہ پر ڈال دیں، پھر تہبند اور اس چادر کو بدستور لپیٹیں اور چادر اسی طرح دونوں سمت باندھ دیں، ان سب کے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ناف یا ران تک باندھیں، یہ کفن سنت ہے اور کافی اس قدر ہے کہ مرد کے لیے دو کپڑے ہوں تہبند اور چادر۔ اور عورت کے لیے تین کفنی و چادر یا تہبند و چادر اور تیسرے اوڑھنی، اسے کفن کفایت کہتے ہیں۔

نابالغ اگر حدِ شہوت کو پہنچ گیا ہے، جب تو اس کا کفن جوان مرد وعورت کی مثل ہے، اور یہ حکم حدِ شہوت کو پہنچنا پسر میں بارہ اور دختر میں نو برس کی عمر کے بعد نہیں رکتا۔ اور ممکن ہے کبھی اس سے پہلے بھی حاصل ہو جائے جبکہ جسم نہایت قوی اور مزاج گرم اور حرارت جوش پر ہو۔ لڑکوں میں یہ اس کا دل عورتوں کی طرف رغبت کرنے لگے اور لڑکیوں میں یہ کہ اسے دیکھ کر مردوں کو اس کی طرف میل پیدا ہو، جو بچے اس عمر و حالت کو نہ پہنچیں ان میں اگر پسر کو ایک اور دختر کو دو کپڑوں میں کفن دے دیں تو کوئی حرج نہیں اور پسر (بیٹا) کو دو، دختر کو تین دیں تو اچھا ہے۔ اور دونوں کو پورا کفن مرد وعورت کا دیں تو سب سے بہتر، اور جو بچہ مردہ پیدا ہوا یا کچا گر گیا، اسے بہر طور ایک ہی کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دینا چاہیے، کفن نہ دیں۔

(ج۹ص۹۹)

سوال ۲۶۷: جنازہ کے ساتھ نعتیں پڑھنا کیسا؟

بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ جنازہ کے ساتھ نعتیں پڑھتے ہیں، اس کی نسبت کیا حکم ہے؟

الجواب: جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۹ ص ۱۵۷)

سوال ۲۶۸: بے نمازی کی نمازِ جنازہ جائز ہے؟

جو شخص کبھی نماز پڑھے، کبھی نہ پڑھے، اس کا جنازہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور بے نمازی کے لڑکے نابالغ کا جنازہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: بے نمازی اگرچہ فاسق ہے مگر مسلمان ہے اور اس کی نابالغ اولاد کا غسل و کفن اور نماز و دفن میں وہی حکم ہے جو اور مسلمانوں کا حدیث میں ارشاد ہوا:

صلوا علی کل بر و فاجر۔

ہر نیک و بد کی نمازِ جنازہ پڑھو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۹ ص ۱۶۳)

سوال ۲۶۹: رافضی کی نمازِ جنازہ پڑھنا کیسا؟

اہلِ شیعہ کی نمازِ جنازہ پڑھنا اہلِ سنت و جماعت کے لیے جائز ہے یا نہیں؟ اگر اہلِ سنت و جماعت کے لوگوں نے کسی شیعہ کی جنازہ کی نماز پڑھی تو اُن لوگوں کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب: اگر رافضی ضروریاتِ دین کا منکر ہے، مثلاً قرآنِ عظیم میں کچھ سورتیں یا آیات یا کوئی حرف صرف امیر المؤمنین عثمان ذوالنورین غنی رضی اللہ عنہ یا صحابہ خواہ کسی شخص کا گھٹایا ہوا مانتا ہے، یا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم خواہ دیگر ائمہ اطہار کو انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم میں کسی سے افضل جانتا ہے اور آج کل یہاں کے رافضی تبرائی عموماً ایسے ہی ان میں شاید ایک شخص بھی ایسا نہ نکلے جو ان عقائدِ کفریہ کا معتقد نہ ہو، جب تو وہ کافر مرتد ہے اور اس کی نماز حرام قطعی و گناہِ شدید ہے۔

اور اگر ضروریاتِ دین کا منکر نہیں مگر تبرائی ہے، تو جمہور ائمہ و فقہائے عظام کے نزدیک اس کا بھی وہی حکم ہے اور اگر صرف تفضیلیہ ہے تو اس کے جنازے کی نماز بھی نہ چاہیے۔ متعدد حدیثوں میں بدمذہبوں کی نسبت ارشاد ہوا:

ان ماتوا فلا تشهد وهم ولا مرين۔ ولا تصلوا عليهم۔

تو ان کے جنازہ پر نہ جائیں۔ ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو۔

نماز پڑھنے والوں کو توبہ استغفار کرنی چاہیے اور اگر صورت پہلی تھی، یعنی وہ مردہ رافضی منکرِ بعض ضروریاتِ دین تھا اور کسی شخص نے باآں کہ اس حال سے مطلع تھا، دانستہ اس کے جنازے کی نماز پڑھی، اس کے لیے استغفار کی، جب تو اس شخص کو تجدید اسلام اور اپنی عورت (یعنی بیوی) سے ازسرِ نو نکاح کرنا چاہیے۔ حلیہ میں قرانی سے نقل کیا اور اسے برقرار رکھا ہے کہ ”کافر کے

لیے دعائے مغفرت کفر ہے' کیونکہ یہ خبرِ الٰہی کی تکذیب کا طالب ہے''۔ (ج۹ص۱۷۲)

سوال۲۷۰: ہیجڑہ کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے یا نہیں؟

اگر ہیجڑہ مرجائے تو اس پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے یا نہیں؟ اور اگر پڑھی جائے تو نیت مرد کی کی جائے یا عورت کی؟

الجواب: ہیجڑہ اگر مسلمان ہے تو اس کے جنازہ کی نماز فرض ہے اور نیت میں مرد عورت کی تخصیص کی کوئی حاجت نہیں' مرد عورت دونوں کے لیے ایک ہی دعا ہے' خصوصاً یہ ہیجڑے جو یہاں ہوتے ہیں' مرد ہی ہوتے ہیں' جو اپنے آپ کو عورت بناتے ہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم! (ج۹ص۱۷۴)

سوال۲۷۱: ایک میت پر دوبار جنازہ پڑھنا کیسا؟

میت اگرچہ بالغ ہو یا نابالغ ہو' اُس کے جنازہ میں ولی داخل نہیں ہوا تو اس کا جنازہ ہوا یا نہیں؟

الجواب: نماز ہوگئی مگر جو نمازِ جنازہ بے اجازت ولی (سرپرست) پڑھی جائے ولی کو اختیار ہے کہ دوبارہ پڑھے' مگر جو پہلے پڑھ چکے ہیں' وہ دوبارہ نہیں پڑھ سکتے' پھر یہ بھی اُس صورت میں ہے کہ پہلی نماز کسی ایسے نے پڑھی جس پر ولی کو ترجیح تھی' ورنہ اگر مثلاً بادشاہِ اسلام یا قاضی شرع یا امامِ حی نے نماز پڑھا دی تو ولی کو اعادہ کا اختیار نہیں کہ وہ اس بات میں ولی سے مقدم ہیں۔ (ج۹ص۱۸۲)

سوال۲۷۲: بے وضو نمازِ جنازہ پڑھنے کا حکم

جنازہ کی نماز میں کچھ لوگ بلا وضو و بلا تیمّم شریک ہوگئے' ان کی نماز ہوئی یا نہیں؟ ان کی نسبت کیا حکم ہے؟ ایک شخص کہتا ہے کہ جنازہ میں صرف امام کا باطہارت ہونا ضروری ہے' مقتدیوں کی طہارت کی حاجت نہیں' اس کا یہ قول کیسا ہے؟

الجواب: جنازہ کی نماز مثل اور سب نمازوں کے بغیر طہارت کے ہرگز صحیح نہیں' وہ پڑھنے والے گنہگار ہوئے اور انہوں نے بہت سخت بُرا کیا اور ان کی نماز ہرگز ادا نہ ہوئی۔ نمازِ جنازہ میں صرف طہارتِ امام شرط ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اگر ایسا ہو' جب بھی اس میت کی نمازِ جنازہ ادا ہو جائے گی اور وہ فرضِ کفایہ ساقط ہو جائے گا کہ جب امام طاہر تھا تو اس کی نماز صحیح ہوگئی' اس فرض کو ادا کرنے کو اتنا کافی ہے کہ اس میں جماعت شرط نہیں' یہ معنی نہیں کہ فقط طہارتِ امام صحتِ نماز مقتدیان کے لیے بھی کفایت کرتی ہے۔ مقتدیوں کو بے طہارت پڑھ لینی جائز ہے' یہ محض جہالتِ فاحشہ ہے' جس نے یہ فتویٰ دیا بیہودہ دیا' وہ شرعاً تعزیر دیے جانے کے قابل ہے کہ جاہل کو مفتی بنانا حرام ہے۔ (ج۹ص۱۸۷)

سوال۲۷۳: نمازِ جنازہ جوتا اُتار کر پڑھے یا پہن کر؟

نمازِ جنازہ جوتا اتار کر پڑھنی چاہیے یا پہن کر پڑھنی چاہیے؟

الجواب: اگر وہ جگہ پیشاب وغیرہ سے ناپاک تھی یا جن کے جوتوں کے تلے ناپاک تھے اور اس حالت میں جوتا پہنے

ہوئے نماز پڑھی اُن کی نماز نہ ہوئی۔ احتیاط یہی ہے کہ جوتا اتار کر اس پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھی جائے کہ زمین یا تلا اگر ناپاک ہو تو نماز میں خلل نہ آئے۔ (۹ص۱۸۸)

سوال ۲۷۴: نمازِ جنازہ کے مسبوق کا حکم

نمازِ جنازہ کا مسبوق (جس کی چند رکعتیں یا نمازِ جنازہ میں چند تکبیریں رہ جائیں) فوت شدہ تکبیروں کو پورا کرے تو ان میں کس، کس تکبیر میں کیا کیا پڑھے؟

الجواب: اگر جنازہ اٹھالیا جانے کا اندیشہ ہو، جلد جلد تکبیریں بلا دعا کہہ کر سلام پھیر دے، ورنہ ترتیب وار پڑھے۔ مثلاً تین تکبیریں فوت ہوئیں تو چوتھی امام کے ساتھ کہہ کر بعدِ سلام پہلی تکبیر کے بعد ثناء پھر درود، پھر دعا پڑھے اور دو فوت ہوئیں، تیسری امام کے ساتھ دعا، چوتھی کے بعد سلام، پھر اوّل کے بعد ثناء، دوم کے بعد درود اور ایک ہی فوت ہوئی تو بعدِ سلام ایک تکبیر کے بعد ثناء۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۹ص۱۹۴)

سوال ۲۷۵: مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنا کیسا؟

مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جنازہ مسجد میں رکھ کر اس پر نماز مذہبِ حنفی میں مکروہ تحریمی ہے۔ تنویر الابصار میں ہے:

''مسجدِ جماعت میں نمازِ جنازہ مکروہ تحریمی ہے، جبکہ جنازہ مسجد کے اندر ہو اور اگر باہر ہے تو اس بارے میں اختلاف ہے، مختار یہ ہے کہ مکروہ ہے''۔ (ج۹ص۲۶۳)

سوال ۲۷۶: میت تابوت میں ہو تو جنازہ کی نماز جائز ہے؟

میت اگر صندوق جو بمنزلہ تابوت کے ہوتا ہے، میں ہو اور اسے کھولا بھی نہ جائے تو نمازِ جنازہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: میت اگر تابوت کے اندر ہو، نماز اس پر اسی طرح جائز ہے، کھولنے کی حاجت نہیں۔ (ج۹ص۲۶۵)

سوال ۲۷۷: قبروں کو پختہ کرنا کیسا؟

کسی ولی یا سادات یا علماء کی قبروں کو پختہ کرنا کیسا ہے؟

الجواب: قبر جس قدر میت سے متصل ہوتی، اس اندرونی حصہ کو پختہ کرنا ممنوع ہے اور باہر سے پختہ کرنے میں حرج نہیں اور معظمانِ دینی کے لیے ایسا کرنے میں بہت مصالحِ شرعیہ ہیں۔ (ج۹ص۲۶۵)

سوال ۲۷۸: میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا کر دفن کرنا کیسا؟

کسی میت کو ملک سے دوسرے ملک یا شہر سے دوسرے شہر لے جا کر دفن کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: لاش کا ایک ملک سے دوسرے ملک لے جانا تو بڑی بات ہے' دوسرے شہر کو بھی لے جانا ممنوع ہے' میل دو میل تک لے جانے میں حرج نہیں۔ کما فی العالمگیریہ وغیرھا (جیسا کہ عالمگیریہ وغیرہ میں ہے)۔ (ج۹ص ۳۶۵)

سوال ۲۷۹: قبر میں شجرہ وغیرہ کہاں رکھیں؟

قبر میں میت کے سینہ پر کفن کے نیچے شجرۂ پیرانِ طریقت رکھ کر دفن کرنا ہو تو شجرہ کہاں رکھا جائے؟

الجواب: بہتر یہ ہے کہ قبر میں طاق کھود کر اس میں شجرہ رکھا جائے اور تبرکات اگر سینہ پر رکھیں تو اس کی ممانعت بھی ثابت نہیں۔ (ج۹ص ۳۶۵)

سوال ۲۸۰: مرنے سے پہلے کفن یا قبر تیار کروا سکتے ہیں یا نہیں؟

مرنے سے پہلے کفن یا قبر تیار کر کے رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: کفن پہلے سے تیار رکھنے میں حرج نہیں' اور قبر پہلے سے بنانا نہ چاہیے۔ (ج۹ص ۳۶۵)

سوال ۲۸۱: میت کے ورثاء سے تعزیت کب کریں؟

میت کی تعزیت بعد دفن ہی چاہیے یا پیش از دفن بھی جائز ہے؟

الجواب: افضل یہ ہے کہ بعد دفن قبر سے پلٹ کر ہو اور قبل دفن بھی بلا کراہت جائز ہے۔ (ج۹ص ۴۰۰)

سوال ۲۸۲: میت کو دفنانے سے پہلے کھانا' پینا کیسا؟

میت اگر گھر میں ہو تو کھانا' پینا' جائز ہے یا حرام ہے؟

الجواب: کھانا حرام نہیں' غفلت حرام ہے اور چالیس گھر تک حرام ہونا بے اصل محض۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۹ص ۴۰۱)

سوال ۲۸۳: دفن کے بعد قبر کو کھودنا کیسا؟

مسافروں کی عادت ہوتی ہے کہ جو سفر میں مرتے ہیں' ان کو ویسے امانتاً دفن کر دیتے ہیں' بعد کو اسے قبر سے نکال کر کہیں اور لے جاتے ہیں' یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: یہ حرام ہے' دفن کے بعد کھودنا جائز نہیں اور دور مسافت تک لے جانا بھی روا نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۹ص ۴۰۶)

سوال ۲۸۴: میت قبر میں اپنے عزیز کو پہچانتی ہے

قبر پر جانے سے میت کو معلوم ہوتا ہے کہ میرا عزیز آیا ہے یا نہیں؟ اور مردہ کی قبر پر جانے سے اسے راحت ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب: قبر پر جو کوئی جائے مردہ دیکھتا ہے اور جو کچھ کلام کرے، وہ سنتا ہے اور جو ثواب پہنچائے مردہ کو پہنچتا ہے، اگر کوئی عزیز یا دوست جائے تو اس کے جانے سے مردہ کو راحت اور فرحت ملتی ہے، جیسے دنیا میں، یہ سب مضامین صحاح احادیث میں وارد ہیں۔ (ج۹ص۵۲۴)

سوال ۲۸۵: زیارتِ قبور کس دن افضل ہے؟

قبرستان میں ماں، باپ کی قبروں کی زیارت کرنا کس وقت افضل ہے؟

الجواب: زیارت ہر وقت جائز ہے مگر شب (رات) میں تنہا قبرستان نہ جانا چاہیے اور زیارت کا افضل وقت روزِ جمعہ بعد نمازِ صبح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۹ص۵۲۴)

سوال ۲۸۶: قبر پر اگر بتی نہیں جلانی چاہیے

قبر پر سبزی یا پھول یا اگر بتی رکھنا، جلانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: قبر پر سبزی، پھول ڈالنا اچھا ہے۔ عالمگیری میں ہے:

وضع الورد والرياحين على القبور حسن .

قبروں پر گلاب وغیرہ کے پھول رکھنا اچھا ہے۔

اگر بتی قبر کے اوپر رکھ کر نہ جلائی جائے کہ اس میں سوءِ ادب اور بدفالی ہے۔ عالمگیری میں ہے:

ان سقف القبر حق الميت .

قبر کی چھت حقِ میت ہے۔

ہاں قریبِ قبر زمین خالی پر رکھ کر سلگائیں کہ خوشبو محبوب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۹ص۵۲۵)

سوال ۲۸۷: قبر کے پاس قرآن پاک پڑھنا کیسا؟

قرآن شریف کا قبر پر پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: قبر کے سامنے بیٹھ کر تلاوت کی جائے، حفظ خواہ قرآن مجید دیکھ کر، اس کی (وجہ سے) رحمت اترتی ہے اور مردہ کا دل بہلتا ہے، مگر قبر پر بیٹھنا جائز نہیں کہ میت کی توہین و ایذاء ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۹ص۵۲۶)

سوال ۲۸۸: قبر کا بوسہ لینا کیسا؟

بوسۂ قبر کا کیا حکم ہے؟

الجواب: بعض علماء اجازت دیتے ہیں اور بعض روایات بھی نقل کرتے ہیں۔ کشف الغطاء میں ہے:

”کفایۃ الشعبی میں قبر والدین کو بوسہ دینے کے بارے میں ایک اثر نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اس صورت میں کوئی

حرج نہیں"۔

مگر جمہور علماء مکروہ جانتے ہیں، تو اس سے احتراز (یعنی بچنا) ہی چاہیے۔

اشعۃ اللمعات میں ہے:

قبر کو ہاتھ نہ لگائے نہ ہی بوسہ دے۔ (ج۹ص ۵۲۶)

سوال ۲۸۹: مزاروں پر چادر چڑھانا کیسا؟

کسی ولی کے مزار پر پھول یا چادر چڑھا سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر کسی نے اس کی منت مانی تو کیا کرے؟

الجواب: یہ منت کوئی شرعی نہیں "اذلیس من جنسہ واجب" (اس لیے کہ اس کی جنس سے کوئی چیز واجب نہیں)۔ ہاں پھول چڑھانا حسن ہے اور قبور اولیائے کرام قدسنا اللہ باسرارھم پر بقصد تبریک ڈالنا مستحسن ہے۔

قال اللہ تعالیٰ ذلك ادنیٰ ان یعرفن فلا یؤذین ۔

وہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ پہچان ہو جائے تو انہیں ایذاء نہ دی جائے۔ (ج۹ص ۵۳۳)

سوال ۲۹۰: میت کے نام کا کھانا کھانا کیسا؟

مردہ کے گھر جو کھانا پکایا جاتا ہے، کیا وہ غرباء کے علاوہ امراء بھی کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: مردے کا کھانا صرف فقراء کے لیے ہو، عام دعوت کے طور پر جو کرتے ہیں، یہ منع ہے، غنی نہ کھائے۔

(ج۹ص ۵۳۵)

سوال ۲۹۱: عورتوں کا قبرستان جانا کیسا؟

عورتوں کو قبروں پر فاتحہ کو جانا درست ہے یا نادرست؟

الجواب: اصح یہ ہے کہ عورتوں کو قبروں پر جانے کی اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۹ص ۵۳۷)

سوال ۲۹۲: ایصالِ ثواب کیسے کریں؟

ایک آدمی دعا کر رہا تھا: "یا اللہ! ان آیات کا ثواب روحِ مقدس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ، تابعین اور اولیائے اُمت اور آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس وقت تک جو مسلمان مرے ہیں، اور جو یہاں مدفون ہیں، سب کی ارواح کو پہنچے یا پہنچا دے" اس کی اصلاح فرمائی جائے۔

الجواب: اس میں اتنا اور اضافہ کرنا انسب ہے کہ جتنے مسلمان مرد و عورت اب موجود ہیں اور جتنے قیامت تک آنے والے ہیں، اُن سب کی روح کو پہنچا دے۔ اُسے تمام مؤمنین و مؤمنات اوّلین و آخرین سب کی گنتی کے برابر ثواب ملے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۹ص ۶۰۲)

سوال ۲۹۳: ایصالِ ثواب گھر میں بیٹھ کر افضل ہے یا قبرستان جا کر؟

گھر میں بیٹھ کر فاتحہ پڑھ کر ثواب رسانی کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے یا قبرستان پر؟ اور فاتحہ پڑھنے کے وقت قبر پر پانی ڈالنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: قبرستان میں جا کر پڑھنے میں زیادہ ثواب ہے کہ زیارتِ قبور بھی سنت ہے اور وہاں پڑھنے میں اموات کا دل بہلتا ہے، اور جہاں قرآن مجید پڑھا جائے، رحمتِ الٰہی اترتی ہے۔ قبر اگر پختہ ہے، اس پر پانی ڈالنا فضول و بے معنی ہے، یونہی اگر کچی ہے اور اس کی مٹی جمی ہوئی ہے، ہاں اگر کچی ہے اور مٹی منتشر ہے تو اس کے جم جانے کو پانی ڈالنے میں حرج نہیں جیسا کہ ابتدائے دفن میں خود سنت ہے۔ (ج ۹ ص ۶۰۹)

سوال ۲۹۴: کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ کرنا کیسا؟

کھانا و پانی سامنے رکھ کر فاتحہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: کھانا، پانی سامنے رکھ کر فاتحہ دینا جائز ہے۔ (ج ۹ ص ۶۱۰)

سوال ۲۹۵: ثواب پورا، پورا ملے گا

جس فعلِ نیک کا ثواب چند اموات کو بخشا جائے، وہ ان پر تقسیم ہوگا یا سب کو اس پورے ورد کا ثواب ملے گا؟

الجواب: اللہ عزوجل کے کرمِ عمیم و فضلِ عظیم سے امید ہے کہ سب کو پورا پورا ثواب ملے، اگرچہ ایک آیت یا درود یا تہلیل کا ثواب آدم علیہ السلام سے قیامت تک کے تمام مؤمنین و مؤمنات احیاء و اموات کے لیے ہدیہ کرے۔ علمائے اہل سنت سے ایک جماعت نے اسی پر فتویٰ دیا۔ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وسعتِ فضلِ الٰہی کے لائق یہی ہے"۔

اور ہر شخص کو افضل یہی کہ جو عمل صالح کرے، اس کا ثواب اوّلین و آخرین احیاء (یعنی زندوں) و اموات تمام مؤمنین و مؤمنات کے لیے ہدیہ بھیجے، سب کو ثواب پہنچے گا اور اُسے ان سب کے برابر اجر ملے گا۔ (ج ۹ ص ۶۱۶)

سوال ۲۹۶: اُجرت پر قرآن پڑھنا پڑھانا کیسا؟

ثواب رسانی کی نیت سے قرآن پاک پڑھ کر اس پر اُجرت دینا اور لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ثواب رسانی کے لیے قرآن عظیم پڑھنے پر اُجرت لینا اور دینا دونوں ناجائز (ہیں)۔ (ج ۹ ص ۶۴۳)

سوال ۲۹۷: مُردہ پر عذاب کی کیفیت

عذاب و ثواب کی کیا شکل ہے، جبکہ انسان خاک میں مل جاتا ہے اور روح اپنے مقام پر چلی جاتی ہے؟

الجواب: انسان کبھی خاک نہیں ہوتا، بدن خاک ہو جاتا ہے، اور وہ بھی کل نہیں کچھ اجزائے اصلیہ دقیقہ جن کو عجب الذنب کہتے ہیں، وہ نہ جلتے ہیں نہ گلتے ہیں، ہمیشہ باقی رہتے ہیں، انہیں پر روزِ قیامت ترکیب جسم ہوگی۔ عذاب وثواب روح و جسم دونوں کے لیے ہے، جو فقط روح کے لیے مانتے ہیں گمراہ ہیں، روح بھی باقی اور جسم کے اجزائے اصلی بھی باقی، اور جو خاک ہوگئے وہ بھی فنائے مطلق نہ ہوئے، بلکہ تفرق اتصال ہوا اور تغیر ہیئات پھر استحالہ کیا ہے۔

حدیث میں روح وجسم دونوں کے معذب ہونے کی یہ مثال ارشاد فرمائی کہ ایک باغ ہے، اس کے پھل کھانے کی ممانعت ہے، ایک لنجھا ہے کہ پاؤں نہیں رکھتا اور آنکھیں ہیں، وہ اس باغ کے باہر پڑا ہوا ہے، پھلوں کو دیکھتا ہے مگر ان تک جا نہیں سکتا، اتنے میں ایک اندھا آیا، اُس لنجھے نے اُس سے کہا: تو مجھے اپنی گردن پر بٹھا کر لے چل، میں تجھے راستہ بتاؤں گا، اس باغ کا میوہ ہم تم دونوں کھائیں گے۔ یوں وہ اندھا اُس لنجھے کو لے گیا اور میوے کھائے، دونوں میں کون سزا کا مستحق ہے؟ دونوں ہی مستحق ہیں، اندھا اُسے نہ لے جاتا تو وہ نہ لے جاسکتا اور لنجھا اُسے نہ بتاتا تو وہ نہ دیکھ سکتا، وہ لنجھا روح ہے کہ ادراک رکھتی ہے اور افعالِ جوارح نہیں کرسکتی اور وہ اندھا بدن ہے کہ افعال کرسکتا ہے، ادراک نہیں رکھتا، دونوں کے اجتماع سے معصیت ہوئی، دونوں ہی مستحق سزا ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۹ص۶۵۷)

سوال ۲۹۸: میت کی روح کہاں رہتی ہے؟

روح کا مقام مرنے کے بعد کہاں ہے؟

الجواب: روح کا مقام بعد موت حسبِ مراتب مختلف ہے، مسلمانوں میں بعض کی روحیں قبر پر رہتی ہیں اور بعض کی چاہِ زمزم اور بعض آسمانِ اوّل، دوم، ہفتم تک اور بعض اعلیٰ علیین میں اور بعض سبز پرندوں کی شکل میں زیرِ عرش نور کی قندیلوں میں، کفار میں بعض کی روحیں چاہ وادی برہوت میں، بعض کے زمینِ دوم، سوم، ہفتم تک، بعض سجین میں۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج۹ص۶۵۸)

سوال ۲۹۹: روح کیا ہے؟

روح کیا چیز ہے؟

الجواب: روح میرے رب کے حکم سے ایک شے ہے اور تمہیں علم نہ دیا گیا مگر تھوڑا۔ روح کے ادراکاتِ علم وسمع وبصر باقی رہتے ہیں، بلکہ پہلے سے بھی زائد ہوجاتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۹ص۶۵۸)

سوال ۳۰۰: سوم وچہلم کا کھانا مساکین کے لیے ہے

سوم، دہم، چہلم میں جو کھانا پکتا ہے، اس کو برادری کے لوگ کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: سوم، دہم، چہلم وغیرہ کا کھانا مساکین کو دیا جائے، برادری کو تقسیم یا برادری کو جمع کر کے کھلانا بے معنی ہے،

(کیونکہ) موت میں دعوت ناجائز ہے۔

فتح القدیر وغیرہ میں ہے:

''وہ بُری بدعت ہے، کیونکہ دعوت کو شریعت نے خوشی میں رکھا ہے، غمی میں نہیں''۔ (ج۹ص ٦٦٧)

سوال ۳۰۱: میت کے گھر کھانا کھانے کی نحوست

مقولہ طعام المیت یمیت القلب (طعامِ میت دل کو مردہ کر دیتا ہے) مستند قول ہے، اگر مستند ہے تو اس کے کیا معنی ہے؟

الجواب: یہ تجربہ کی بات ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ جو طعامِ میت کے متمنی رہتے ہیں، ان کا دل مر جاتا ہے۔ ذکر و طاعتِ الٰہی کے لیے حیات و چستی اس میں نہیں رہتی کہ وہ اپنے پیٹ کے لقمہ کے لیے موتِ مسلمین کے منتظر رہتے ہیں اور کھانا کھاتے وقت موت سے غافل، اور اس کی لذت میں شاغل۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۹ص ٦٦٧)

کتاب الزکوٰۃ

سوال۳۰۲: کیا زکوٰۃ میں نیت شرط ہے؟

اگر کسی نے بغیر نیت کے کسی شرعی فقیر کو زکوٰۃ دے دی تو کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

الجواب: اصل یہ ہے کہ زکوٰۃ میں نیت شرط ہے‘ بے اس کے ادا نہیں ہوتی۔

فی الاشباہ اما الزکوٰۃ ولا یصح اداء ھا الا بالنیۃ۔

اشباہ میں ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی نیت کے بغیر درست نہیں۔

اور نیت میں اخلاص شرط ہے‘ بغیر اس کے نیت مہمل (یعنی بے معنی)۔

فی مجمع الانہر الزکوٰۃ عبادۃ فلا بد فیھا من الاخلاص۔

مجمع الانہر میں ہے: زکوٰۃ عبادت ہے‘ لہٰذا اس میں اخلاص شرط ہے۔

اور اخلاص کے یہ معنی کہ زکوٰۃ صرف بہ نیت زکوٰۃ و ادائے فرض و بجا آوری حکمِ الٰہی دی جائے‘ اس کے ساتھ اور کوئی منافی زکوٰۃ مقصود نہ ہو۔ پھر اس میں اعتبار صرف نیت کا ہے۔ اگرچہ زبان سے کچھ اور اظہار کرے‘ مثلاً دل میں زکوٰۃ کا ارادہ کیا اور زبان سے ہبہ یا فرض کہہ دیا۔ صحیح مذہب پر زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

شامی میں ہے:

"نام لینے کا اعتبار نہیں‘ اگر کسی نے اس مال (یعنی مالِ زکوٰۃ) کو ہبہ یا قرض کہہ دیا تب بھی اصح قول کے مطابق زکوٰۃ ادا ہو جائے گی"۔

پھر نیت بھی صرف دینے والے کی ہے‘ لینے والا کچھ سمجھ کر لے۔ اس کا علم اصلاً معتبر نہیں۔

غمز العیون میں ہے کہ:

"اعتبار دینے والے کی نیت کا ہے نہ کہ اس کے علم کا جسے زکوٰۃ دی جارہی ہے"۔

ولہٰذا اگر عید کے دن اپنے رشتہ داروں کو جنہیں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے‘ کچھ روپیہ عیدی کا نام کر کے دیا اور انہوں نے عیدی ہی سمجھ کر لیا اور اس کے دل میں یہ نیت تھی کہ میں زکوٰۃ دیتا ہوں‘ بلاشبہ ادا ہو جائے گی۔

پھر زکوٰۃ صدقہ ہے اور صدقہ شرطِ فاسد سے فاسد نہیں ہوتا‘ بلکہ وہ شرط ہی فاسد ہو جاتی ہے‘ مثلاً زکوٰۃ دی اور یہ شرط کر لی

کہ یہاں رہے گا تو دُوں گا ورنہ نہ دوں گا۔ اس شرط پر دیتا ہوں کہ تو یہ روپیہ فلاں کام میں صرف کرے، اس کی مسجد بنا دے یا کفنِ اموات میں اُٹھا دے تو قطعاً زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور یہ شرطیں سب باطل و مہمل ٹھہریں گی۔ (ج۱۰ص۶۵)

سوال۳۰۳: زکوٰۃ کے پیسوں کا غلہ خرید کر دینا کیسا؟

بعض لوگ زکوٰۃ کے پیسوں کی بجائے غلہ خرید کر لوگوں کو دیتے ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: زکوٰۃ میں روپے وغیرہ کے عوض بازار کے بھاؤ سے اس قیمت کا غلہ مکا وغیرہ محتاج کو دے کر بہ نیت زکوٰۃ مالک کر دینا جائز وکافی ہے، مگر جس قدر چیز محتاج کی ملک میں گئی، بازار کے بھاؤ سے جو قیمت اس کی ہے، وہی مجرا ہوگی، بالائی خرچ محسوب (حساب میں داخل) نہ ہوں گے۔ (ج۱۰ص۶۹)

سوال۳۰۴: سونا، چاندی کی زکوٰۃ دینے کا طریقہ

جس وقت زیور بنوایا تھا اسی قیمت پر زکوٰۃ ادا کریں گے یا موجودہ ریٹ جو بازار میں چل رہا ہے، اس کے مطابق زکوٰۃ ادا کریں گے؟

الجواب: سونے کے عوض سونا، چاندی کے عوض چاندی زکوٰۃ میں دی جائے تو نرخ کی کوئی حاجت ہی نہیں، وزن کا چالیسواں حصہ دیا جائے گا، ہاں اگر سونے کے بدلے چاندی یا چاندی کے بدلے سونا دینا چاہیں تو نرخ کی ضرورت ہوگی۔ نرخ نہ بنوانے کے وقت کا معتبر ہو نہ وقت ادا کا، اگر ادا سال تمام کے پہلے یا بعد ہو جس وقت یہ مالکِ نصاب ہوا تھا، وہ ماہ عربی و تاریخ وقت جب عود کریں گے، اسی پر زکوٰۃ کا سال تمام ہوگا۔ اس وقت کا نرخ لیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۰ص۱۳۲)

سوال۳۰۵: زکوٰۃ کن اشیاء پر واجب؟

زکوٰۃ کن، کن اشیاء پر واجب ہے؟

الجواب: سونا، چاندی اور مالِ تجارت اور چرائی پر چھوٹے ہوئے جانور۔ (ج۱۰ص۱۳۹)

سوال۳۰۶: جس پر زکوٰۃ فرض ہے وہ ادا کرے یا اس کی اجازت سے ہو

صدقۂ فطر و زکوٰۃ والدین کی طرف سے اولاد اور اولاد کی جانب سے والدین جبکہ خورد و نوش (کھانا، پینا) یکجا ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: خورد و نوش یکجا ہو یا ان میں دوسرے کی طرف سے کوئی فرض و واجب مالی ادا کرنے کے لیے اس کی اجازت کی حاجت ہے، اگر بالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر یا اس کی زکوٰۃ ماں باپ نے اپنے مال سے ادا کر دی یا ماں باپ کی طرف سے اولاد نے اور اصل جس پر حکم ہے، اس کی اجازت نہ ہوئی تو ادا نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم!

(ج۱۰ص۱۳۹)

سوال ۳۰۷: بینک میں پڑی رقم پر بھی زکوٰۃ ہے

بینک یا ڈاکخانہ میں جو روپیہ جمع کیا جاتا ہے، اس کی نسبت زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

الجواب: روپیہ کہیں جمع ہو، کسی کے پاس امانت ہو، مطلقاً اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۱۴۱)

سوال ۳۰۸: نوٹ اور روپیہ میں فرق

کیا نوٹ اور روپیہ (سکے وغیرہ) کا ایک ہی حکم ہے؟ نوٹ تو چاندی، سونے سے علیحدہ کاغذ ہے؟

الجواب: نوٹ اور روپیہ کا حکم ایک نہیں ہو سکتا، روپیہ چاندی ہے کہ پیدائشی ثمن ہے، اور نوٹ کاغذ کہ اصطلاحی ثمن ہے تو جب تک چلے اس کا حکم پیسوں کی مثل ہے کہ وہ بھی اصطلاحی ثمن ہیں۔ (ج ۱۰ ص ۱۴۴)

سوال ۳۰۹: رہن میں رکھے ہوئے زیور کی زکوٰۃ نہیں

اگر کسی نے اپنا زیور کسی کے پاس رہن کو رکھا اور آٹھ برس تک وہاں رہن میں رہا تو اس پر زکوٰۃ فرض ہوئی یا نہیں؟

الجواب: ان برسوں کی زکوٰۃ واجب نہیں کہ جو مال رہن رکھا ہے، اس پر اپنا قبضہ نہیں، نہ اپنے نائب کا قبضہ ہے۔

درمختار میں ہے:

ولا فی مرھون بعد قبضہ ۔

قبضہ کے بعد مرہونہ میں زکوٰۃ نہیں۔ (ج ۱۰ ص ۱۴۶)

سوال ۳۱۰: زکوٰۃ خفیہ دے یا اعلانیہ؟

زکوٰۃ اعلان سے دینا بہتر ہے یا خفیہ طور سے؟

الجواب: زکوٰۃ اعلان کے ساتھ دینا بہتر ہے اور خفیہ دینا بھی بے تکلف روا ہے (یعنی جائز ہے) اور اگر کوئی صاحبِ عزت حاجت مند ہو کہ اعلانیہ نہ لے گا یا اس میں سبکی سمجھے گا تو اسے خفیہ بھی دینا بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۱۵۸)

سوال ۳۱۱: تجارت پر زکوٰۃ کا حساب

تجارت کے سرمایۂ اصلی پر یعنی اس کی لاگت پر زکوٰۃ دینا واجب ہے یا منافع پر؟

الجواب: تجارت کی لاگت پر زکوٰۃ ہے، نہ صرف منافع پر، بلکہ سال تمام کے وقت جو زرِ منافع ہے اور باقی مالِ تجارت کی جو قیمت اس وقت بازار کے بھاؤ سے ہے، اُس پر زکوٰۃ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۱۵۸)

سوال ۳۱۲: کیا کرایہ کے مکانوں پر زکوٰۃ ہے؟

ایک شخص نے چالیس یا پچاس ہزار کے مکانات اپنی حاجات سے زیادہ صرف کرایہ وصول کرنے کی نیت سے خرید لیے،

آیا ان مکانات پر زکوٰۃ ہوگی یا ان کے کرایہ پر ہوگی؟

الجواب: مکانات پر زکوٰۃ نہیں، اگرچہ پچاس کروڑ کے ہوں، کرایہ سے جو سال تمام پر پس انداز ہوگا، اس پر زکوٰۃ آئے گی، اگر خود یا اور مال سے مل کر قدرِ نصاب ہو۔ (ج ۱۰ ص ۱۶۱)

سوال ۳۱۳: کیا قرض دار پر زکوٰۃ ہوگی یا نہیں؟

کسی شخص کا روپیہ اگر قرض میں پھیلا ہو تو اس کی زکوٰۃ اس پر فرض ہے یا نہیں؟

الجواب: جو روپیہ قرض میں پھیلا ہے، اس کی بھی زکوٰۃ لازم ہے، مگر جب بقدرِ نصاب یا خمس (پانچواں حصہ) نصاب وصول ہو، اس وقت ادا واجب ہوگی، جتنے برس گزرے ہوں سب کا حساب لگا کر۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۱۶۷)

سوال ۳۱۴: طلبہ علمِ دین کو زکوٰۃ دینا افضل ہے

زکوٰۃ کا پیسہ طلبہ کو دے سکتے ہیں، امداد کے لیے یا نہیں؟

الجواب: طلبہ کہ صاحبِ نصاب نہ ہوں، انہیں زکوٰۃ دی جا سکتی ہے بلکہ انہیں دینا افضل ہے، جبکہ وہ طلبہ علمِ دین بطورِ دین پڑھتے ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ا ص ۲۵۳)

سوال ۳۱۵: مال دار کا صدقہ لینا کیسا؟

مال دار کے لیے صدقہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: صدقۂ واجبہ (زکوٰۃ، صدقۂ فطر، کفارہ وغیرہ کا) مال دار کو لینا حرام اور دینا حرام، اور اسکے دیئے ادا نہ ہوگا۔ اور (صدقۂ) نافلہ مانگ کر مال دار کو لینا حرام اور بے مانگے مناسب نہیں، جبکہ دینے والا مالدار جان کر دے اور اگر وہ محتاج سمجھ کر دے تو لینا حرام اور اگر لینے کے لیے اپنے آپ کو محتاج ظاہر کیا تو دوہرا حرام۔ ہاں وہ صدقاتِ نافلہ کو عام خلائق کے لیے ہوتے ہیں اور ان کے لینے میں کوئی ذلت نہیں، وہ غنی کو بھی جائز ہیں، جیسے حوض کا پانی، سقایہ کا پانی، نیاز کی شیرینی، سرائے کا مکان، پل پر سے گزرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۲۶۱)

سوال ۳۱۶: زکوٰۃ کن، کن کو دی جا سکتی ہے؟

زکوٰۃ کن مصارف میں دینا جائز ہے؟

الجواب: مصرفِ زکوٰۃ ہر مسلمان حاجت مند ہے، جسے اپنے مال ملوک سے مقدارِ نصاب فارغ عن الحوائج الاصلیہ پر دسترس نہیں، بشرطیکہ نہ ہاشمی ہو نہ اپنا شوہر نہ اپنی عورت، اگرچہ طلاق مغلظہ دے دی ہو، جب تک عدت سے باہر نہ آئے، نہ وہ جو اپنی اولاد میں ہے، جیسے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی، نہ وہ جن کی اولاد میں یہ ہے۔ جیسے ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی اگرچہ یہ اصلی وفرعی رشتے عیاذاً باللہ بذریعہ زنا ہوں، نہ اپنا یا ان پانچوں قسم میں کسی کا مملوک (یعنی غلام) اگرچہ مکاتب ہو۔ نہ کسی غنی کا

غلام غیر کاتب، نہ مردِ غنی کا نابالغ بچہ، نہ ہاشمی کا آزاد بندہ اور مسلمان حاجت مند کہنے سے کافر وغنی پہلے ہی خارج ہو چکے۔ یہ سولہ شخص ہیں جنہیں زکوٰۃ دینی جائز نہیں، ان کے سوا سب کو روا (یعنی جائز ہے)، مثلاً ہاشمیہ بلکہ فاطمیہ عورت کا بیٹا جبکہ باپ ہاشمی نہ ہو کہ شرع میں نسب باپ سے ہے۔ بعض مشہورین کہ ماں کے سیّدانی ہونے سے سیّد بن بیٹھے ہیں اور وہ باوجود تفہیم اس پر اصرار کرتے ہیں۔ بحکم حدیثِ صحیح مستحق لعنتِ الٰہی ہوتے ہیں، اسی طرح غیر ہاشمی کا آزاد شدہ بندہ (یعنی غلام)۔

اگرچہ خود اپنا ہی ہو یا اپنے اور اپنے اصول وفروع وزوج وزوجہ وہاشمی کے علاوہ کسی غنی کا مکاتب یا زنِ غنیہ کا نابالغ بچہ اگرچہ یتیم ہو، یا اپنے بہن، بھائی، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں بلکہ انہیں دینے میں دونا ثواب ہے۔ زکوٰۃ وصلہ رحم یا اپنی بہو یا داماد یا ماں کا شوہر، یا باپ کی عورت یا اپنے زوج یا زوجہ کی اولاد کہ ان سولہ کو بھی دینا روا (یعنی جائز ہے) جبکہ یہ سولہ ان سولہ سے نہ ہوں۔ ازانجا کہ انہیں ان سے مناسبت ہے اور نصاب مذکور پر دسترس نہ ہونا چند صورت کو شامل۔ ایک یہ کہ سرے سے مال ہی نہ رکھتا ہو، اسے مسکین کہتے ہیں۔ دوم: مال ہو مگر نصاب سے کم، یہ فقیر ہے۔ سوم: نصاب بھی ہو مگر حوائجِ اصلیہ میں مستغرق، جیسے مدیون، چہارم: حوائج سے بھی فارغ ہو مگر اسے دسترس نہیں، جیسے ابن السبیل یعنی مسافر جس کے پاس خرچ نہ رہا تو بقدرِ ضرورت زکوٰۃ لے سکتا ہے، اس سے زیادہ اُسے لینا روا نہیں، یا وہ شخص جس کا مال دوسرے پر دَین مؤجل ہے اور ہنوز (ابھی) میعاد نہ آئی، اب اسے کھانے، پہنچنے کی تکلیف ہے تو میعاد آنے تک بقدرِ حاجت لے سکتا ہے، یا وہ جس کا مدیون غائب ہے یا لے کر مکر گیا۔ اگرچہ یہ ثبوت رکھتا ہو کہ ان سب صورتوں میں دسترس نہیں۔ بالجملہ مدار کار حاجت مندی بمعنی مذکور پر ہے، تو جو نصاب مزبور پر دسترس رکھتا ہے، ہرگز زکوٰۃ نہیں پا سکتا۔ اگرچہ غازی ہو یا حاجی، یا طالب علم یا مفتی مگر عاملِ زکوٰۃ جسے حاکم اسلام نے اربابِ اموال سے تحصیل زکوٰۃ پر مقرر کیا، وہ جب تحصیل کرے تو بحالتِ غنا بھی بقدر اپنے عمل کے لے سکتا ہے۔ اگر ہاشمی نہ ہو، پھر دینے میں تملیک (یعنی مالک بنانا) شرط ہے، جہاں یہ نہیں، جیسے محتاجوں کو بطورِ اباحت اپنے دسترخوان پر بٹھا کر کھلا دینا، یا میت کے کفن دفن میں لگانا، یا مسجد، کنواں، خانقاہ، مدرسہ، پُل، سرائے وغیرہ بنوانا، ان سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی (اگر ان جگہوں پر خرچ کرنا چاہے تو اس کے لیے حیلۂ شرعی کرنا ہوگا)۔ (ج۱۰ص۱۰۹)

سوال ۳۱۷: صدقۂ فطر کن کن کو دینا جائز ہے؟

فطرہ کا پیسہ کن مصارف میں خرچ ہو سکتا ہے؟ اور کس کس شخص کو دیا جا سکتا ہے؟

الجواب: فطرہ کے مصارف بعینہٖ مصارفِ زکوٰۃ ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۰ص۲۶۶)

سوال ۳۱۸: بدمذہبوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

زکوٰۃ کا روپیہ کافر، مشرک، وہابی، رافضی، قادیانی وغیرہ کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ان کو (زکوٰۃ) دینا حرام ہے اور ان کو دیئے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۰ص۲۹۰)

سوال ۳۱۹: صدقۂ فطر وزکوٰۃ کا نصاب

زکوٰۃ اور صدقۂ فطر کا نصاب برابر ہے یا کچھ فرق ہے؟

الجواب: مقدارِ نصاب سب کے لیے ایک ہے، کچھ فرق نہیں، ہاں زکوٰۃ میں مال نامی ہونا شرط ہے کہ سونا چاندی، چرائی پر چھوٹے جانور، تجارت کا مال ہے، وبس اور سال گزرنا شرط ہے، صدقۂ فطر وقربانی میں یہ کچھ درکار نہیں۔ کمافی جمیع الکتب (جیسا کہ سب کتابوں میں ہے)۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ص ۲۹۴)

سوال ۳۲۰: مہمان کا صدقۂ فطر کون ادا کرے؟

عید الفطر پر مہمان گھر آیا، اس کا صدقۂ فطر میزبان پر ہوگا یا اسی پر ہوگا؟

الجواب: مہمان کا صدقہ (فطر) میزبان پر نہیں، وہ اگر صاحبِ نصاب ہیں، اپنا صدقہ آپ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۱۰ص ۲۹۶)

کتاب الصوم

سوال ۳۲۱: حرام مال سے روزہ رکھنے سے ادا ہوگا یا نہیں؟

کسی نے حرام کھا کر روزہ رکھا اور حرام چیز سے افطار کیا، فرضِ صوم اُس پر سے ساقط ہوا ہے یا نہیں؟

الجواب: بے شک صورتِ مستفسرہ میں فرض ساقط ہوگیا۔

فان الصوم انما هو الامساك من المفطرات الثلثه من الفجر الى الليل ۔

روزہ صبح سے لے کر شام تک تین چیزوں (کھانا، پینا اور ہم بستری) سے رک جانا ہے۔

سحری کھانا یا افطار کرنا روزے کی حقیقت میں داخل نہ اس کی شرائط سے، پھر اگر یہ مال حرام سے واقع ہوئی تو اس کا گناہ جدا رہا مگر سقوطِ فرض میں شبہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۳۳۱)

سوال ۳۲۲: کیا مسافر بھی روزہ رکھے؟

سفر میں روزہ رکھنا کیسا ہے؟

الجواب: جو اپنے گھر سے تین منزل کامل یا زیادہ کی راہ کا ارادہ کر کے چلے خواہ کسی نیت اچھی یا بُری سے جانا ہو، وہ جب تک مکان کو پلٹ کر نہ آئے، نہ بیچ میں کہیں ٹھہرنے کی جگہ پندرہ دن قیام کی نیت نہ کر لے، مسافر ہے۔ ایسے شخص کو جس دن کی صبح صادق مسافرت کے حال میں آئے، اس دن کا روزہ ناغہ کرنا، اور پھر کبھی اس کی قضاء رکھ لینا جائز ہے، پھر اگر روزہ اسے نقصان نہ کرے، نہ اس کے رفیق کو اس کے روزہ سے ایذاء ہو، جب تو روزہ رکھنا ہی بہتر ہے، ورنہ قضاء کرنا بہتر ہے۔

(ج ۱۰ ص ۳۴۸)

سوال ۳۲۳: پانچ دن روزہ رکھنا کیوں حرام ہے؟

ان پانچ روزوں میں جو روزہ رکھنا منع ہے، یعنی ایک خاص عید الفطر اور چار عید الاضحیٰ کے، تو اس کی کیا وجہ ہے؟

الجواب: یہ دن اللہ عزوجل کی طرف سے بندوں کی دعوت کے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ ص ۳۵۱)

سوال ۳۲۴: ماہِ رمضان میں عبادتوں کا ثواب زیادہ ملتا ہے

ماہِ رمضان اور غیر رمضان المبارک میں قرآن خوانی یا ذکر و اذکار کا ثواب برابر ہے یا کم و بیش ہے اور کیا وجہ ہے؟

الجواب: رمضان المبارک میں ہر عملِ نیک کا ثواب باقی مہینوں کے عمل سے اکثر واوفر ہے‘ رمضان کا نفل اور مہینوں کے فرض اور اس کا فرض اور مہینوں کے ستر فرض کے برابر ہے اور اللہ عزوجل کا فضل اوسع و اکبر ہے۔ (ج۱۰ص۳۵۲)

سوال ۳۲۵: روزہ میں خیالِ فاسد سے منی آ گئی تو روزہ ٹوٹا یا نہیں؟

ایک شخص نے عورت کو گلے لگایا‘ یا خیال باندھا‘ پھر جب اس نے پیشاب کیا تو بعد میں منی پتلی ہو کر نکلی‘ اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

الجواب: منی اپنی رنگت اور بُو اور قوام وغیرہا کے باعث اور پانیوں سے ممتاز ہو جاتی ہے۔ بہر حال صورتِ مستفسرہ میں جو کچھ نکلا اگرچہ منی ہی ہو‘ جبکہ بالکل شہوت ساقط ہو جانے کے بعد بلا شہوت بعد پیشاب کے نکلا تو اس سے یہ نہ غسل واجب ہو‘ نہ روزے میں کچھ خلل آیا اور مجرد (یعنی خالی) خیال باندھنے سے تو روزہ اصلاً نہیں جاتا‘ اگرچہ اسی حالتِ تصور ہی میں شہوت کے ساتھ انزال ہو جائے‘ ہاں لپٹانے یا بوسہ لینے یا ہاتھ لگانے کی حالت میں اگر انزال ہو تو روزہ فاسد ہو کر قضاء لازم آئے گی‘ اور ان افعال کے ختم کے بعد شہوت ہنوز باقی رہی‘ اور اس حالت میں کہ یہ عورت کے جسم سے جدا ہے‘ منی اُتری اور بشہوت نکل گئی تو اگرچہ غسل واجب ہوگا‘ مگر روزہ نہ جائے گا کہ یہ انزال اُن افعال سے نہ ہوا بلکہ مجرد تصور سے ہوا۔

(ج۱۰ص۴۸۵)

سوال ۳۲۶: روزہ کن چیزوں سے جاتا ہے؟

اگر کسی شخص نے اتنا کھالیا کہ روزہ میں اس کو کھٹی ڈکاریں آتی رہیں‘ اس سے اس کے روزے پر تو کچھ اثر نہ پڑا؟

الجواب: کھٹی ڈکار سے روزہ نہیں جاتا‘ یہ کسی کتاب میں نہیں لکھا‘ روزہ تین باتوں سے جاتا ہے: جماع اگرچہ انزال نہ ہو‘ اور مَس جبکہ انزال ہو‘ اور باہر سے کوئی چیز جوف میں اس طرح داخل ہو کہ باہر اُس کا علاقہ نہ رہے‘ مثلاً ڈورے میں بوٹی باندھ کر نگل لی اور ڈور باہر ہے‘ تو اگر اسے نکال لے گا‘ روزہ نہ جائے گا اور اگر ڈور باہر نہ رہی یا نکالنے میں بوٹی یا اس کا کچھ حصہ جوف میں رہ گیا تو روزہ جاتا رہا۔ (ج۱۰ص۴۸۶)

سوال ۳۲۷: مریض روزہ رکھے یا نہ رکھے؟

ایک شخص بوجہ کمزوری و ناطاقتی کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا‘ کیا وہ قضاء کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور اپنا قضاء کا روزہ کسی دوسرے سے رکھوا سکتا ہے؟

الجواب: جو ایسا مریض ہے کہ روزہ نہیں رکھ سکتا‘ روزہ سے اسے ضرر (نقصان) ہوگا‘ مرض بڑھے گا یا دن کھینچیں گے اور یہ بات تجربہ سے ثابت ہو یا مسلم طبیبِ حاذق کے بیان سے جو فاسق نہ ہو تو جتنے دنوں یہ حالت رہے‘ اگرچہ پورا مہینہ وہ روزہ ناغہ کر سکتا ہے اور بعد صحت اس کی قضاء رکھے‘ جتنے روزے چھوٹے ہوں ایک سے تیس تک‘ اپنے بدلے دوسرے کو روزہ

رکھوانا محض باطل و بے معنی ہے، بدنی عبادت ایک کے کیے دوسرے پر سے نہیں اُتر سکتی، نہ مرد کے بدلے مرد کے رکھے سے نہ عورت کے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۰ص۵۲۰)

سوال ۳۲۸: روزہ دار کا منجن کرنا کیسا؟

روزے میں منجن کرنا کیسا اور روزے میں مسواک کا کیا حکم ہے؟

الجواب: مسواک مطلقاً جائز ہے اگرچہ بعد زوال، اور منجن ناجائز و حرام نہیں، جبکہ اطمینان کافی ہو کہ اس کا کوئی جز و حلق میں نہ جائے گا، مگر بے ضرورتِ صحیحہ کراہت ضرور ہے۔ درمختار میں ہے:

کرہ لہ ذوق الشیء۔

روزہ دار کو شے کا چکھنا مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۰ص۵۵۱)

سوال ۳۲۹: روزہ کس چیز سے افطار کریں؟

روزہ افطار کرنا کس چیز سے مسنون ہے؟

الجواب: خرمائے تر، اور نہ ہو تو خشک، اور نہ ہو تو پانی۔ سنن ابوداؤد و جامع ترمذی میں بسندِ حسن انس رضی اللہ عنہ سے ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے سے پہلے تر کھجور سے روزہ افطار فرماتے، اگر کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوریں استعمال فرماتے، اگر کھجوریں نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پیتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (جامع ترمذی ج۱) (ج۱۰ص۶۲۸)

سوال ۳۳۰: افطار کی دعا کب پڑھے؟

افطار کی دعا قبل از افطار پڑھنی چاہیے یا بعدِ افطار پڑھیں؟

الجواب: مقتضائے دلیل یہ ہے کہ یہ دعا روزہ افطار کر کے پڑھے۔

حدیث مذکور ابوداؤد کہ ابن السنی نے کتاب عمل الیوم واللیلہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں یوں روایت کی:

حضرت معاذ بن زہرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ پڑھتے: سب حمد اللہ کی جس نے میری مدد فرمائی کہ میں نے روزہ رکھا اور مجھے رزق عطاء فرمایا کہ میں نے افطار کیا۔ (شعب الایمان ج۳)

حدیث طبرانی:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو کہتے: اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا۔[1] (سنن الدارقطنی ج۲) (ج۱۰ص۶۳۱)

---

[1] ۔۔۔۔۔فتاویٰ رضویہ کی اسی دسویں جلد میں اسی بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ہے، جو تحقیق سے بھرپور اور حق سے معمور ہے۔ قادری غفرلہ

سوال ۳۳۱: ۲۷ رجب کا روزہ رکھنا چاہیے؟

۲۷ تاریخ ماہِ رجب کی، روزہ رکھنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب: بیہقی، شعب الایمان اور دیلمی نے مسند الفردوس میں سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی:

رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافل میں گزارے، سو برس کے روزوں اور سو برس کی شب بیداری کے برابر ہو، اور وہ ۲۷ رجب ہے، اسی تاریخ کو اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ (قال البیہقی منکر) (الفردوس بماثور الخطاب ج ۳) (ج ۱۰ ص ۶۴۶)

کتاب الحج

سوال۳۴۲: عورت پر بھی حج فرض ہے

عورت کا حج کو جانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: حج کی فرضیت میں عورت مرد کا ایک حکم ہے جو راہ کی طاقت رکھتا ہو اس پر فرض ہے، مرد ہو یا عورت، جو ادا نہ کرے گا عذابِ جہنم کا مستحق ہوگا۔ عورت میں اتنی بات زیادہ ہے کہ اسے بغیر شوہر یا محرم کے ساتھ لیے سفر کو جانا حرام ہے، اس میں کچھ حج کی خصوصیت نہیں، کہیں ایک دن کے راستہ پر بے شوہر یا محرم جائے گی تو گنہ گار ہوگی، ہاں جب فرض ادا ہو جائے تو بار بار عورت کو مناسب نہیں کہ وہ جس قدر پردے کے اندر ہے، اس قدر بہتر ہے۔ حدیث میں اس قدر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمہات المؤمنین کو حج کرا کر فرمایا:

هذه ثم حصرا البيوت .

یہ ایک حج ہوگیا اس کے بعد گھر کی چٹائیاں۔

پھر یہ بھی اولویت کا ارشاد ہے نہ کہ عورت کو دوسرا حج ناجائز ہے۔ اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کے بعد پھر حج کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۰ص۶۵۷)

سوال۳۴۳: حجِ بدل کر سکتا ہے

مستطیع شخص جو اپنا فرض ادا کر چکا، کسی دوسرے کی طرف سے حجِ بدل کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: کر سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۰ص۶۶۲)

سوال۳۴۴: جسمِ انور سے متصل زمین کعبہ معظمہ اور عرش سے بھی افضل ہے

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا مزارِ اقدس بلکہ مدینہ طیبہ عرش و کرسی و کعبہ شریف سے افضل ہے یا نہیں؟

الجواب: تُربتِ اطہر یعنی وہ زمین کہ جسمِ انور سے متصل ہے۔ کعبہ معظمہ بلکہ عرش سے بھی افضل ہے۔

فرح به عقيل الحنبلي وتلقاه العلماء بالقول .

اس پر ابو عقیل حنبلی نے تصریح کی اور تمام علماء نے اسے قبول کیا۔

باقی مزار شریف کا بالائی حصہ اس میں داخل نہیں، کعبہ معظمہ مدینہ طیبہ سے افضل ہے، ہاں اس میں اختلاف ہے کہ مدینہ طیبہ سوائے موضعِ اطہر اور مکہ معظمہ سوائے کعبہ مکرمہ ان دونوں میں کون افضل ہے، اکثر جانبِ ثانی ہیں اور اپنا مسلک اوّل اور یہی مذہب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہے۔ طبرانی کی حدیث میں تصریح ہے:

المدینه افضل من مکة ۔

مدینہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) مکہ سے افضل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ص ۷۱۱)

سوال ۳۳۵: احرام میں جوڑ لگانا کیسا

محرم کو احرام میں جوڑ لگانا عند الشرع جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: سلی ہوئی چیز سے بچنا چاہیے اور حالتِ ضرورت مستثنیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۰ص ۷۱۵)

سوال ۳۳۶: ہے شہد سے بھی میٹھا سرکار کا مدینہ

زیارت شریف حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟ اور باوجود قدرت اس کا تارک یا مانع و منکرِ فضل شرعاً کیسا ہے؟

الجواب: زیارت سراپا طہارت حضور پُرنور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بالقطع والیقین باجماع مسلمین افضل قربات و اعظم حسنات سے ہے، جس کی فضیلت و خوبی کا انکار نہ کرے گا، مگر گمراہ بددین یا کوئی سخت جاہل سفیہ غافل، سخرۂ شیاطین، والعیاذ باللہ رب العلمین! اس قدر پر تو اجماعِ قطعی قائم، اور کیوں نہ ہو خود قرآن عظیم اس کی طرف بلاتا ہے اور مسلمانوں کو رغبت دلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''اگر ایسا ہو کہ وہ جب اپنی جانوں پر ظلم (یعنی گناہ و جرم) کریں، تیری بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوں، پھر خدا سے مغفرت مانگیں اور مغفرت چاہے ان کے لیے رسول، تو بے شک اللہ عزوجل کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں''۔ (القرآن)

امام سبکی شفاء السقام اور شیخ محقق جذب القلوب میں فرماتے ہیں:

''علماء نے اس آیت سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حالِ حیات و حالِ وفات دونوں حالتوں کو شمول سمجھا اور ہر مذہب کے ائمہ مصنفین مناسک نے وقتِ حاضریٔ مزار پُرانور اس آیت کی تلاوت کو آدابِ زیارت سے گنا''۔

علامہ سمہودی شافعی، وفاء الوفاء میں فرماتے ہیں:

”حنفیہ زیارت شریف کو قریب بہ واجب کہتے ہیں اور اسی طرح مالکیہ وحنبلیہ نے تصریح کی“۔

جذب القلوب میں ہے:

”زیارتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک افضل مندوبات و اعلیٰ مستحبات سے ہے د رجۂ واجبات کے قریب“۔

اور بعض ائمہ مالکیہ وشافعیہ تو صاف صاف واجب کہتے ہیں اور یہی مذہب ظاہریہ سے منقول۔

ابن عدی کی حدیث میں ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی ۔ (کامل ابن عدی ج ۷)

ترجمہ: جو حج کرے اور میری زیارت کو حاضر نہ ہوئے بے شک اس نے مجھ پر جفا کی۔

علامہ علی قاری شرح لباب میں اس کی سند کو حسن اور وہی شرح شفاء و درہ مضیہ اور امام ابن حجر جوہر منظم میں مجّ بہ فرماتے ہیں: انہی دونوں کتابوں میں فرمایا:

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جفا حرام ہے تو زیارت نہ کرنا متضمنِ جفا ہے، حرام ہوا“۔

نیز وہ حدیث بھی مویّدِ وجوب ہوسکتی ہے جسے امام ابن عساکر اور امام ابن النجار نے کتاب الدرۃ الثمنیہ میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما من احد من امتی له سعة ثم لم یزرنی فلیس له عذر ۔ (المواہب اللدنیہ ج ۴)

ترجمہ: مرا جو امتی باوصف مقدرت میری زیارت نہ کرے، اس کے لیے کوئی عذر نہیں۔

حتیٰ کہ بعض ائمہ شافعیہ زیارتِ شریفہ کو مثلِ حج فرض بتاتے ہیں۔

بالجملہ قول وجوب من حیث الدلیل اظہر اور نظر ایمانی میں احب واز ہر ہے اور قریب وجوب کہ علمائے مذاہب اربعہ بلکہ خود امام اعظم رضی اللہ عنہ کا منصوص اس بے قریب اور حکماً مقارب اور قولِ سنت اس کے منافی نہیں۔ فقہاء واجب کو بھی سنت یعنی جو حدیث سے ثابت ہو، سنت بولتے ہیں۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے نمازِ عید کو کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے، سنت کہا، بلکہ اطلاقِ اعم میں مستحب ومندوب بھی واجبات کو شامل، اور فرض وواجب جبکہ حکم عمل واثم تارک میں مشارک، اور شافعیہ کے یہاں ترک اصطلاح نہیں، تو ان کے نزدیک واجب پر اطلاق فرض، اور حج سے تمثیل بعید نہیں۔ اس تقریر پر سب افعال متفق ہو جائیں گے اور بہ تصریح علماء مثل علامہ شامی وغیرہ، ابدائے وفاق ابقائے خلاف سے اولیٰ اور بے شک وجوب وقرب وجود کہ جمہور ائمہ مذاہب جس کی تصریح کرتے ہیں۔ تارک کے اثم پر یک زبان، بہرحال جزم کیا جاتا ہے کہ باوجود قدرتِ تارک زیارت قطعاً محروم وملوم و بدبخت ومشوم وآثم وگنہگار وظالم وجفار کار ہے۔ والعیاذ باللہ مما لا یرضاہ! لا جرم سلفاً وخلفاً علمائے دین وائمہ

معتدین تارکِ زیارت پر طعنِ شدید و تشنیعِ مدید کرتے آئے کہ ترکِ مستحب پر ہرگز نہیں ہوسکتی۔

علامہ رحمۃ اللہ علیہ تلمیذِ امام ابنِ ہمام نے لباب میں فرمایا:

”ترکِ زیارت بڑی غفلت اور سخت بے ادبی ہے“۔

اور امام ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی نے جوہر منظم میں تارکِ زیارت پر قیامتِ کبریٰ قائم فرمائی، فرماتے ہیں:

”خبردار ہو! حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے ترکِ زیارت سے حد درجہ ڈرایا اور اس کی آفتوں سے وہ کچھ بیان فرمایا کہ اگر تو اسے غور سے سمجھے تو اپنے اوپر ہلاکت و بدانجامی کا خوف کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمادیا کہ ترکِ زیارت جفا ہے“۔

یہاں تک کہ بعض علماء صراحۃً زیارتِ شریفہ کے قربت ہونے کو ضروریاتِ دین سے اور اس کے منکر کو کافر بتاتے ہیں۔

درۂ مضیہ مولانا علی قاری میں ہے:

”بعض فضلاء نے مبالغہ کیا کہ فرماتے ہیں کہ زیارتِ شریفہ کا قربت ہونا دین سے ضرورۃً معلوم ہے اور اس کے منکر پر کفر کا حکم“۔

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں فرماتے ہیں:

”قبرِ اکرم سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور اس کی طرف سفر کو ابن تیمیہ اور اس کی اتباع مثل ابن قیم نے منع کیا اور یہ اس کا وہ کلام شنیع ہے جس کے سبب علماء نے اس کی تکفیر کی اور امام سبکی نے اس میں مستقل کتاب لکھی“۔

(ج ۱۰ ص ۷۱۸)

کتاب النکاح

سوال ۳۳۷: شادی میں گانے باجے بجانا حرام ہیں

جس شادی میں رقص اور باجا وغیرہ ممنوعاتِ شرعیہ ہوں، وہاں نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں؟

الجواب: اس میں شک نہیں کہ یہ ناچ اور اکثر باجے شرعاً حرام وممنوع ہیں، اور ان کو دیکھنے سننے کا مرتکب فاسق وگنہگار مگر کفر نہیں کہ نکاح ہی نہ ہو۔ شرع مطہر میں نکاح صرف اس سے ہو جاتا ہے کہ مرد وزن ایجاب وقبول کریں اور دو گواہ سنتے سمجھتے ہوں، باقی اس جلسہ کا کسی ممنوع شرعی پر مشتمل نہ ہونا شرط نہیں۔ (ج ۱۱ ص ۱۰۹)

سوال ۳۳۸: کیا نکاح میں قاضی کا ہونا شرط ہے؟

نکاح قبولیت سے جائز ہے یا کوئی اور بات؟ اور قاضی کا ہونا ضرور ہے یا نہیں؟

الجواب: نکاح کے لیے فقط مرد وعورت کا ایجاب وقبول چاہیے اور دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کا اسی جلسہ میں ایجاب و قبول سننا اور سمجھنا کہ یہ نکاح ہو رہا ہے، بس اسی قدر درکار ہے، اس سے زیادہ قاضی وغیرہ کی حاجت نہیں۔ (ج ۱۱ ص ۱۸۱)

سوال ۳۳۹: نکاح میں ایک ماہ کی شرط لگانا کیسا؟

زید نے ہندہ سے نکاح کیا، اور دل میں نیت کی کہ میں اسے ایک ماہ تک طلاق دے دوں گا، یا یہ کہ ہندہ سے بیان کیا تو آیا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

الجواب: نکاح صحیح ہے خواہ دل میں یہ قصد رکھا خواہ عقد میں اس کی شرط کرلی کہ طلاق کا شرط کرنا ہی ارادۂ نکاح دائم پر دلیل ہے۔ ہاں اگر یوں عقد کرے کہ میں نے تجھ سے ایک مہینہ یا ایک برس یا سو برس کے لیے نکاح کیا تو نکاح نہ ہوگا کہ ایک وقت تک نکاح کو محدود کر دینا صورتِ متعہ ہے اور متعہ محض حرام اور زنا۔ (ج ۱۱ ص ۱۹۲)

سوال ۳۴۰: بالغہ عورت کا بے اجازتِ ولی نکاح ہو سکتا ہے؟

بالغہ عورت خود اپنا نکاح بغیر اجازتِ ولی کر سکتی ہے یا نہیں؟ اور اگر کرلیا تو ہوا یا نہیں؟

الجواب: بالغہ جو بے رضائے ولی بطورِ خود اپنا نکاح خفیہ خواہ علانیہ کرے، اس کے انعقاد وصحت کے لیے یہ شرط ہے کہ شوہر اس کا کفو ہو یعنی مذہب، یا نسب یا پیشے یا مال یا چال چلن میں عورت سے ایسا کم نہ ہو کہ اس کے ساتھ اس کا نکاح ہونا

اولیائے زن (عورتوں کے ولیوں) کے لیے باعثِ ننگ وعار وبدنامی ہو اگر ایسا ہے تو وہ نکاح نہ ہوگا۔ مال میں کفاءت کو صرف اس قدر کفایت کہ وہ شخص اگر پیشہ ور ہو تو روز کا روز اتنا کماتا ہو جو اس عورتِ غنیہ کے قابلِ کفایت روزانہ دے سکے اور پیشہ ور نہیں تو ایک مہینہ کا نفقہ دے سکے اور مہر جس قدر معجّل ٹھہرے اس کے اوپر قدرت بہر حال درکار ہے۔ (ج ۱۱ ص ۲۱۵)

سوال ۳۴۱: بغیر گواہوں کے نکاح نہیں ہوتا

عورت مرد اگر باہم ایجاب قبول کرلیں اور کسی کو اطلاع نہ ہو تو یہ نکاح ہو جائے گا؟

الجواب: بے حضورِ دو گواہ نکاح فاسد ہے۔ حدیث میں ہے:

"زناکار ہیں، جو اپنی جانوں کو نکاح میں دیتی ہیں بغیر گواہوں کے"۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۷)

(ج ۱۱ ص ۲۱۹)

سوال ۳۴۲: بدمذہبوں سے نکاح پڑھوانا کیسا؟

اگر کوئی غیر مقلد کسی مقلد کا نکاح پڑھا دے تو نکاح جائز ہوا یا نہیں؟

الجواب: اگرچہ نکاح خواں شرعِ مطہر میں کوئی چیز نہیں، اگر کوئی ہندو و مشرک زوجین کو ایجاب وقبول رُوبروئے گواہان کرا دے اور شرائطِ صحت محقق ہوں، نکاح ہو جائے گا، مگر یہاں ایک نکتہ جلیلہ ہے جسے وہی سمجھتے ہیں جو موفق من اللہ تعالیٰ عزوجل ہیں، وہ کہ اگر ہندو و مشرک پڑھا جائے گا تو کوئی کلمہ گو اسے معظم دینی بلکہ مسلمان بھی نہ جانے گا۔ بخلاف ان کلمہ گویان کفر دردل کے کہ عوام ان کو خالص مسلمان جانتے ہیں، حالانکہ ان پر صدہا وجہ سے بحکم احادیثِ صحیحہ وتصریحاتِ فقہیہ حکمِ کفر لازم ہے۔

جیسا کہ الکوکبۃ الشہابیہ اور النہی الاکیہ وغیرہ رسائل میں ہم نے تفصیل بیان کر دی ہے اور میری نظر میں مزید اُمور بھی ہیں اور ان میں بہت تو کھلم کھلا ضروریاتِ دین کے منکر اور قطعاً اجماعاً مرتد کافر ہیں اور نکاح خوانی کے لیے لوگ اسے بلاتے، جسے اپنے نزدیک صالح اور معتبر جانتے ہیں، تو اگر زوجین میں سے کسی نے اُن کے کفریات پر مطلع ہو کر پھر اُن کو نیک اور صالح سمجھا تو ان پر بھی وہی حکم نقد وقت ہوگا، جیسا کہ الشفاء اور الاشباہ وغیرہما میں تصریح کی گئی ہے۔

ایسی صورت میں بحکمِ فقہ اصلاً مطلق نکاح نہ ہوگا، لہٰذا احتیاط فرض ہے، اگر ایسا واقع ہو لیا، یعنی ان کی گمراہیوں پر مطلع ہو کر پھر اسے معظم ومتبرک سمجھ کر نکاح خوانی کے لیے بلایا تو بعد توبہ وتجدیدِ اسلام تجدیدِ نکاح لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۱ ص ۲۱۹)

سوال ۳۴۳: خطبۂ نکاح بیٹھ کر پڑھیں یا کھڑے ہو کر؟

خطبۂ نکاح کا کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے یا بیٹھ کر اور کس طریقہ سے مسنون ہے؟

الجواب: اگرچہ خطبہ میں مطلقاً افضل قیام ہے کہ آواز بھی دور پہنچتی ہے اور باعثِ توجہ حاضرین بھی ہوتا ہے اور اس

امر میں سب خطبے مشترک ہیں، ہاں جو خطبہ سواری پر ہوتا ہے، جیسے خطبۂ عرفہ، وہاں قیام مرکب قائم مقام قیام راکب مگر خطبہ نافلہ بیٹھ کر بھی ثابت ہیں، اور خطبۂ نکاح نفل ہی ہے، تو بیٹھ کر بھی مضائقہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۱ص ۲۲۲)

سوال ۳۴۴: نابالغہ کا نکاح درست ہے یا نہیں؟

نابالغہ کا نکاح نابالغ سے کر دیا، یہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب: نابالغہ کا نکاح جو والد نے کیا ہے، وہ لازم ہے۔ کفو میں ہو یا غیر کفو میں، پورے مہر سے ہو یا بہت کم مہر پر، لڑکا اگر قریب البلوغ ہو اور وہ بیوی کی رخصتی کا مطالبہ کرے تو رخصتی ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۱ص ۲۳۸)

سوال ۳۴۵: سنّی کی شیعہ سے شادی کرنا کیسا؟

لڑکا فرقہ شیعہ کا ہو اور لڑکی اہل سنت و جماعت کی ہو، ان دونوں کا باہمی نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: عوام اُن تبرائی روافض کو اہلِ تشیع کہتے ہیں، اُن سے مناکحت (نکاح کرنا) حرام قطعی و باطل محض، اور قربت زنائے خالص ہے، اگر چہ مرد سنّی اور عورت اُن میں کی ہو، نہ کہ عکس کہ اشد غضب اللہ کا موجب ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ!

(ج ۱۱ص ۲۴۴)

سوال ۳۴۶: اگر بعدِ نکاح کوئی بدمذہب ہو گیا تو نکاح کا حکم

اگر بعدِ نکاح لڑکی اہلِ تشیع ہو جائے تو نکاح باقی رہے گا یا نہیں؟

الجواب: اگر وقتِ نکاح سنّی تھے پھر مرد معاذ اللہ اُن (بدمذہبوں) میں کا ہو گیا تو نکاح فوراً فسخ ہو گیا، خواہ عورت نے بھی وہی مذہب اختیار کر لیا ہو یا نہیں۔

اگر عورت معاذ اللہ ان میں کی ہو گئی اور مرد سنّی رہا تو نکاح تو فسخ نہ ہوا، مگر مرد کو اس سے قربت حرام ہو گئی، جب تک اسلام نہ لائے۔ (ج ۱۱ص ۲۴۴)

سوال ۳۴۷: ایک گواہ کے ہوتے ہوئے نکاح کا حکم

گواہوں میں دو کی بجائے صرف ایک مرد گواہ ہو تو نکاح ہو جائے گا یا نہیں؟

الجواب: نکاح ایک گواہ سے نہیں ہو سکتا، جب تک دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں عاقل، بالغ مسلم نہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۱۱ص ۲۴۷)

سوال ۳۴۸: بالغہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کیسا؟

بالغ عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر ہو جاتا ہے یا نہیں؟

الجواب: بالغہ کا عقد کہ بے اس کے اذن کے ہو، بالغہ کی اجازت پر موقوف رہتا ہے، اگر جائز کر دے جائز ہو جاتا ہے، ردّ

کرے باطل ہو جاتا ہے۔ رخصت ہو کر شوہر کے یہاں جانا بھی اجازت ہے جبکہ پہلے بالغہ کی طرف سے اس کو رد نہ کیا گیا ہو۔

(ج۱۱ص۲۴۶)

سوال ۳۴۹: نکاح خواں کو اُجرت لینا کیسا؟

نکاح خواں کو اُجرت لینا اور دینا کیسا ہے؟

الجواب: جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۱ص۲۵۵)

سوال ۳۵۰: ولیمہ کب کرنا چاہیے؟

شرعاً ولیمہ کی تعریف کیا ہے اور اس کی مدت کتنے روز تک ہے؟

الجواب: شبِ زفاف کی صبح کو احباب کی دعوت کرنا ولیمہ ہے، رخصت سے پہلے جو دعوت کی جائے ولیمہ نہیں، یونہی بعد رخصت قبل زفاف اور ریا و ناموری کے قصد سے جو کچھ ہو، حرام ہے اور جہاں اسے قرض سمجھتے ہیں، وہاں قرض اتارنے کی نیت میں حرج نہیں، اگرچہ ابتداءً یہ نیت محمود نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۱ص۲۵۶)

سوال ۳۵۲: نکاح کرنا ہر عمر میں جائز ہے

لڑکی کی کتنی عمر تک نکاح ناجائز ہوتا ہے اور کتنی عمر میں ہو تو جائز ہوتا ہے؟

الجواب: نکاح کسی عمر میں ناجائز نہیں، اگر اسی وقت کے پیدا ہوئے بچے کا نکاح اس کا ولی کر دے گا، نکاح ہو جائے گا، ہاں پیٹ کے بچے کا نکاح نہیں ہو سکتا۔

اذ لا ولایة علی الجنین لاحد کما فی غمز العیون .

ترجمہ: کیونکہ پیٹ میں بچے پر کسی کو ولایت نہیں جیسا کہ غمز العیون میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۱ص۲۶۱)

سوال ۳۵۳: نکاح کسی مہینے بھی منع نہیں

ماہِ محرم الحرام و صفر المظفر نکاح کرنا منع ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیوں؟

الجواب: نکاح کسی مہینے میں منع نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۱ص۲۶۵)

سوال ۳۵۴: عدت میں نکاح کرنا جائز نہیں

عدت میں کسی نے سہواً نکاح کر دیا، ہوا یا نہیں؟ اور اگر بعدِ عدت ہو تو اجازتِ ولی درکار ہوگی یا خود بھی کر سکتی ہے؟

الجواب: عدت میں نکاح باطل و حرام محض ہے، سہواً ہو خواہ قصداً، رہا بعدِ عدت اگر عورت نابالغہ ہے تو اجازتِ ولی مطلقاً درکار ہے اور اگر بالغہ ہے تو دو صورتیں ہیں، جس (شخص) سے نکاح کیا چاہتی ہے، اگر وہ اس کا کفو ہے یعنی مذہب، نسب، چال چلن، پیشہ کسی بات میں ایسا کم نہیں کہ اس سے اس کا نکاح اس کے اولیائے کے لیے باعثِ ننگ و عار ہو، جب تو یہ خود اختیار رکھتی

ہے، اجازتِ ولی کی حاجت نہیں اور اگر غیر کفو ہے اور عورت کا کوئی ولی شرعی نہیں، جب بھی اسے اپنے نفس کا اختیار ہے، اور اگر ولی شرعی ہے، مثلاً بیٹا یا باپ یا دادا، پردادا کی اولاد کا کوئی مرد بترتیب فرائض تو جب تک وہ پیش از نکاح اسے غیر کفو جان کر اس نکاح کی اجازت صراحۃً نہ دے گا۔ عورت کے کیے نکاح نہ ہوگا، باطل محض ہوگا۔

یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلًا بہ یفتی لفساد الزمان درمختار ۔

ترجمہ: فسادِ زمان کی وجہ سے غیر کفو میں اصلاً نکاح نہ ہونے کا فتویٰ دیا جائے گا۔ درمختار (ج ۱۱ ص ۲۹۰)

سوال ۳۵۵: دو بہنوں کو ایک وقت میں نکاح میں رکھنا جائز نہیں

ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا، پھر اس کی دوسری بہن سے نکاح کرلیا، اب وہ دونوں بہنیں اس کے نکاح میں ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: دو بہنوں کا ایک شخص کے نکاح میں ہونا حرام قطعی ہے، اس کی حرمت ایسی نہیں کہ کسی امام نے اپنے اجتہاد سے نکالی ہو جس میں دوسرے امام کو اختلاف کی گنجائش نہ ہو، نہ اس کی حرمت حدیث احاد سے ہے کہ جسے وہ حدیث نہ پہنچے یا اس کی صحت اُسے ثابت نہ ہوئی وہ انکار کر سکے، بلکہ اس کی حرمت (حرام ہونا) قرآنِ عظیم نے خاص اپنی نص واضح صریح سے ارشاد فرمائی ہے کہ:

ترجمہ: ''حرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں''۔

دیکھو جس طرح آدمی پر اس کی ماں، بہن، بیٹی حرام ہے، اسی طرح دو بہنوں کو جمع کرنا اس پر حرام ہے۔ (ج ۱۱ ص ۳۲۷)

سوال ۳۵۶: ساس یا سالی کو بشہوت چھونے کا حکم

اگر کوئی شخص اپنی ساس یا سالی سے زنا کرے تو کیا عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی؟

الجواب: سالی سے زنا عورت (یعنی بیوی) کو حرام نہیں کرتا۔ ساس کو بہ شہوت ہاتھ لگانے ہی سے عورت ہمیشہ کو حرام ہوجاتی ہے کہ کسی طرح اس کے لیے حلال نہیں ہوسکتی، مگر نکاح نہیں جاتا، بلکہ متارکہ ضرور ہے۔ مثلاً عورت سے کہہ دے: میں نے تجھے چھوڑا یا ترک کر دیا۔ متارکہ کے بعد عدت واجب ہوگی، جبکہ عورت سے خلوت کر چکا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۱ ص ۳۲۷)

سوال ۳۵۷: کن کن عورتوں سے نکاح حلال یا حرام ہے؟

علاوہ چچی و پھوپھی و ممانی و دادی و نانی و والدہ وغیرہ کے رشتہ داروں میں کس عورت سے نکاح جائز ہے؟

الجواب: چچی اور ممانی سے بھی نکاح جائز ہے، نسبی رشتوں میں چار قسم کی عورتیں حرام ہیں، ایک وہ کہ یہ جن کی اولاد سے ہے جیسے ماں، دادی، نانی کتنے ہی اوپر کی ہوں۔

دوسری وہ جو اس کی اولاد ہیں، جیسے بیٹی، پوتی، نواسی کتنے ہی نیچے کے ہوں۔

تیسری وہ جو اس کے ماں یا باپ کی اولاد خواہ اولاد در اولاد جیسے بہن، بھانجی، بھتیجی اور ان کی اور بھائیوں بھتیجوں کی اولاد کتنی ہی دور ہوں۔

چوتھی وہ کہ ماں باپ کے سوا اور جن کی اولاد سے یہ شخص ہے جیسے دادا، دادی، نانا نانی کتنے ہی اوپر کے ہوں، اُن کی خاص اپنی اولاد جیسے اپنی پھوپھی، خالہ یا اپنے ماں یا دادا یا دادی، یا نانا یا نانی کی پھوپھی، خالہ ان لوگوں کی اولاد حرام نہیں، جیسے پھوپھی کی بیٹی یا خالہ کی بیٹی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۱ص ۴۶۴)

سوال ۳۵۸: سیّدانی کا نکاح غیر سیّد سے کرنا کیسا؟

سادات کرام بیبیوں سے غیر قوم غیر سیّد مثل شیخ، مغل، پٹھان وغیرہ کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: سیّد ہر قوم کی عورت سے نکاح کر سکتے ہیں اور سیّدانی کا نکاح قریش کے ہر قبیلہ سے ہو سکتا ہے، خواہ علوی ہو یا عباسی یا جعفری یا صدیقی یا فاروقی یا عثمانی یا اُموی۔ رہے غیر قریش جیسے انصاری یا مغل یا پٹھان ان میں جو عالمِ دین معظم مسلمین ہو اُس سے مطلقاً نکاح ہو سکتا ہے، ورنہ اگر سیّدانی نابالغہ ہے اور اُس غیر قریش کے ساتھ اُس کا نکاح کرنے والا ولی باپ یا دادا نہیں تو نکاح باطل ہوگا، اگرچہ چچا یا سگا بھائی کرے اور اگر باپ دادا اپنی کسی لڑکی کا نکاح ایسے ہی پہلے کر چکے ہیں تو اب ان کے کیے بھی نہ ہو سکے گا اور اگر بالغہ ہے اور اس کا کوئی ولی نہیں تو وہ اپنی خوشی سے اُس غیر قریشی سے اپنا نکاح کر سکتی ہے اور اگر اس کا کوئی ولی، یعنی باپ دادا، پردادا اُن کی اولاد و نسل سے کوئی مرد موجود ہے، اور اس نے پیش از نکاح اُس شخص کو غیر قرشی جان کر صراحۃً اُس نکاح کی اجازت دے دی، جب بھی جائز ہوگا، ورنہ بالغہ کا کیا ہوا بھی باطل محض ہوگا۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم!

(ج ۱۱ص ۷۱۶)

سوال ۳۵۹: ماں کے سیّد ہونے سے اولاد سیّد نہ کہلائے گی

مرد غیر سیّد نے سیّدہ عورت سے نکاح کیا تو جو اولاد اُس سے پیدا ہوئی وہ نسباً سیّد کہلائے گی یا نہیں؟

الجواب: جب باپ سیّد نہ ہو، اولاد سیّد نہیں ہو سکتی اگرچہ ماں سیّدانی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۱ص ۷۳۰)

سوال ۳۶۰: مہر کی شرعی مقدار

شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں مہر کی مقدار کیا ہے؟

الجواب: شریعتِ پاک میں مہر کی کم از کم مقدار دس درہم مقرر ہے، لیکن زیادہ سے زیادہ مقدار مقرر نہیں، بلکہ جتنا بھی مقرر کر دیا جائے وہ شریعتِ محمدی میں لازم ہوگا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم! (ج ۱۲ص ۱۲۴)

سوال ۳۶۱: بوقتِ نکاح اگر مہر کی وضاحت نہ ہوئی تو......؟

بوقتِ نکاح تصریح مہرِ معجّل و مؤجل نہیں ہوئی تو کس وقت میں مہر ذمہ شوہر واجب الادا ہوگا؟

الجواب: جب طلاق یا زن وشوہر میں کسی کی موت واقع ہو' اس وقت واجب الادا ہوگا' اس سے پہلے عورت مطالبہ نہیں کرسکتی۔ (ج ۱۲ص ۱۳۸)

سوال ۳۶۲: بیوی شوہر کو مہر معاف کرسکتی ہے یا نہیں؟

میرا مہر سات سو روپے کا تھا' میں نے اپنے شوہر کو معاف کردیا' میں نے نیک کام کیا یا نہیں؟

الجواب: بے شک نیک کام کیا اور اس میں بڑے ثواب کی اُمید ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''جو اپنے مدیون کو مہلت دے یا معاف کردے' قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہو''۔ (مسند امام احمد ج ۵) (ج ۱۲ص ۱۳۹)

سوال ۳۶۳: مہر مؤجل' غیر مؤجل' معجّل سے کیا مراد ہے؟

مہر مؤجل کے کیا معنی ہیں؟ اور غیر مؤجل اور معجّل کا کیا معنی ہے؟ اور ان کا کیا حکم ہے؟

الجواب: مہر مؤجل وہ جس کے لیے کوئی میعاد مقرر کی ہو' مثلاً دس برس بعد دیا جائے گا اور غیر مؤجل وہ کہ تعین وتقریر میعاد نہ ہو۔

فان کان مع نفی الاجل کان معجلا و الا فلا .

اگر میعاد کی نفی ہو تو معجّل ہے' ورنہ نہیں۔

اور معجّل وہ جس کا قبل رخصت ادا کرنا قرار پایا ہو' مؤجل کا مطالبہ میعاد آنے پر ہوسکتا ہے' اس سے پہلے اختیار نہیں اور معجّل کو عورت فوراً مانگ سکتی ہے اور جب تک نہ ملے' رخصت سے انکار کا اسے اختیار ہے اور جو نہ معجّل اور نہ غیر مؤجل وہ بحکم عرف طلاق یا موت تک مؤخر ہے' اس سے پہلے اختیارِ مطالبہ نہیں۔ (ج ۱۲ص ۱۶۷)

سوال ۳۶۴: جہیز کس کی مِلک ہوتا ہے؟

جہیز کا جو سامان عورت کو ملا' وہ شوہر کی مِلک میں ہوتا ہے یا عورت کی؟

الجواب: وہ مال تمام وکمال خاص مِلکِ عورت ہے دوسرے کا اس میں کچھ حق نہیں۔ ردالمحتار میں ہے:

''ہر شخص جانتا ہے کہ جہیز عورت کی ملکیت ہوتا ہے اور جب شوہر اس کو طلاق دے دے وہ تمام جہیز لے لے گی اور اگر عورت مرجائے تو جہیز اس کے وارثوں کو دیا جائے گا' شوہر اس میں سے اپنے لیے کچھ بھی مختص نہیں کرسکتا''۔

واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۲ص ۲۰۱)

سوال ۳۶۵: طلاق حق اللہ ہے یا حق العباد؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ طلاق حق اللہ ہے یا حق العباد ہے؟

الجواب: طلاق کسی کا حق نہیں، حق ہے وہ جس کا مطالبہ پہنچے اور طلاق کا مطالبہ عورت کو نہیں پہنچتا، بلکہ بے وجہ شرعی مطالبہ کرے تو گنہگار ہو اور اللہ عزوجل نے بھی طلاق کو پسند نہیں فرمایا بلکہ اسے ناپسند و مبغوض رکھتا ہے تو نہ وہ حق اللہ ہے نہ حق العبد۔ ہاں جب مرد عورت کو وجہ شرعی پر نہ رکھ سکے، مثلاً نامرد ہو تو اس وقت شرعاً اس پر طلاق دینی لازم ہو جاتی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

فامسکوھن بمعروف او فارقوھن بمعروف . (القرآن الحکیم)

ترجمہ: ان کو بھلائی کرتے ہوئے روک لو، یا ان کو بھلائی کے ساتھ رخصت کردو۔

ایسی حالت میں ضرور وہ حق العبد وحق اللہ دونوں ہو جائے گی، حق العبد تو یوں کہ عورت کی خلاصی اسی سے متصور، اور حق اللہ یوں کہ ہر حق العبد حق اللہ بھی ہے، جس کے ادا کا وہ حکم فرماتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۲ ص ۳۲۵)

سوال ۳٦٦: لفظِ طلاق تین مرتبہ کہنے سے مغلظہ ہو جاتی ہے

اگر کسی شخص نے غصے میں آکر اپنی والدہ کے سامنے تین مرتبہ طلاق طلاق طلاق کہا، لیکن اپنی بیوی کو مخاطب نہیں کیا تو کیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

الجواب: تین طلاقیں ہو گئیں، بے حلالہ اس کے نکاح میں نہیں آسکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۲ ص ۳٦۰)

سوال ۳٦۷: طلاق کے لیے عورت کا حاضر ہونا شرط نہیں

ایک شخص سے اپنی بیوی کا نفقہ ادا نہ ہو رہا تھا کہ عورت کے وارثوں میں سے کسی نے کہا: اگر تو نفقہ نہیں دے سکتا تو عورت کو طلاق دے دے، اس نے فوراً اس کے سامنے طلاق دے دی، حالانکہ اس کی بیوی وہاں حاضر نہ تھی، طلاق ہوئی یا نہیں؟

الجواب: طلاق ہوگئی، طلاق کے لیے عورت کا وہاں حاضر ہونا کچھ شرط نہیں۔

فان ازاله لا عقد کما لا یخفی .

کیونکہ ازالۂ نکاح ہے، نکاح نہیں ہے (کہ حاضری ضروری ہوتی)۔

جیسا کہ مخفی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۲ ص ۳٦۲)

سوال ۳٦۸: بیوی نے اگر الفاظِ طلاق نہ سنیں

ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی لیکن اس کی بیوی نے الفاظِ طلاق نہ سنے نہ اور کسی آدمی نے سنے، طلاق ہوئی یا نہیں؟

الجواب: طلاق کے لیے زوجہ خواہ کسی دوسرے کا سننا ضرور نہیں، جبکہ شوہر نے اپنی زبان سے الفاظِ طلاق ایسی آواز سے کہے جو اس کے کان تک پہنچنے کے قابل تھے (اگرچہ کسی غل شور یا ثقلِ سماعت کے سبب نہ پہنچی) عند اللہ طلاق ہوگئی۔ عورت کو خبر ہو تو وہ بھی اپنے آپ کو مطلقہ جانے، ہاں اگر صرف دل میں طلاق دے لی تو بالاجماع نہ ہوگی، یا زبان سے لفظ تو کہے مگر ایسے

کہ زبان کو صرف جنبش ہوئی، آواز اپنے کان تک آنے کے بھی قابل نہ تھی تو مذہبِ اصح (صحیح ترین مذہب) میں یوں بھی نہ ہو گی۔ (ج۱۲ص۳۶۲)

سوال ۳۶۹: حمل میں طلاق دینا کیسا؟

عورت چار ماہ کا حمل رکھتی ہے تو شوہر طلاق دے تو طلاق جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جائز وحلال ہے، اگرچہ ایامِ حمل میں بلکہ آج ہی بلکہ ابھی ابھی اس سے جماع کر چکا ہو، مگر ایک طلاقِ رجعی دے، اگر دو تین دے گا تو گنہ گار ہوگا، یوں ہی طلاقِ بائن ایک ہی دے، جب بھی ظاہر الروایۃ میں گناہ ہے۔ (ج۱۲ص۳۷۵)

سوال ۳۷۰: جسے تین طلاقیں دیں، بغیر حلالہ اس سے نکاح جائز نہیں

ایک شخص نے اپنی بیوی کو دس طلاقیں دیں، تو کیا وہی عورت اس کے لیے بغیر حلالہ جائز ہو سکتی ہے؟

الجواب: جس نے دس طلاقیں دیں، تین سے طلاق مغلظہ ہو گئی اور باقی سات شریعت سے اس کا استہزاء تھیں۔ بلا نکاح تو مطلقہ بائن بھی حلال نہیں ہو سکتی ہے اور یہ تو نکاح سے حرام محض رہے گی، جب تک حلالہ نہ ہو کہ اس طلاق کی عدت گزرے، پھر عورت دوسرے سے نکاح کرے اور اس سے ہم بستر بھی ہو، پھر وہ طلاق دے یا مر جائے، اور بہر حال اس کی عدت گزر جائے، اس کے بعد اس پہلے سے نکاح ہو سکتا ہے، ورنہ ہرگز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۲ص۳۸۹)

سوال ۳۷۱: بحالتِ اختلافِ زوجین میں طلاق کا حکم

اگر زوجین (میاں، بیوی) میں طلاق کی بابت اختلاف ہو، خاوند منکر اور بی بی طلاق کا ثبوت چاہتی ہو تو ثبوت کا کیا طریقہ ہے؟

الجواب: بحالتِ اختلاف طلاق کا ثبوت گواہوں سے ہوگا اور دو گواہ عادل شرعی شہادت بروجہ شرعی ادا کریں کہ اس شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دی، طلاق ثابت ہو جائے گی، پھر اگر شوہر نفی کے گواہ دے گا یا اس بات کے کہ مطلقہ بعد طلاق اس سے بولی، کچھ اصلاً مسموع نہ ہوگا کہ اُس نے طلاق نہ دی، طلاق ثابت نہ ہوگی، اور اگر حاکمِ شرعی کے سامنے حلف سے انکار کر لے گا تو طلاق ثابت مانی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۲ص۴۵۲)

سوال ۳۷۲: خُلع کیا ہے؟

شرع میں خُلع کسے کہتے ہیں؟

الجواب: خُلع شرع میں اسے کہتے ہیں کہ شوہر برضائے خود مہر وغیرہ مال کے عوض عورت کو نکاح سے جدا کر دے، تنہا زوجہ کے کیے نہیں ہو سکتا۔ (ج۱۳ص۲۶۴)

سوال ۳۷۳: بیوی کو ماں، یا بہن کہنے والے کا حکم

ایک شخص نے بحالتِ غصہ میں اپنی بیوی کو ماں بہن کہہ دیا، نان ونفقہ دیتا رہا، کیا عورت اس کے نکاح میں رہی یا نہیں؟

الجواب: زوجہ کو ماں، بہن کہنا (خواہ یوں کہ اسے ماں، بہن کہہ کر پکارے، یا یوں کہے: تو میری ماں، بہن ہے) سخت گناہ و ناجائز ہے، مگر اس سے نہ نکاح میں خلل آئے، نہ توبہ کے سوا کچھ اور لازم ہو، ہاں اگر یوں کہا ہو کہ تو مثل یا مانند یا بجائے ماں، بہن کے ہے، تو اگر بہ نیتِ طلاق کہا تو ایک طلاق بائن ہوگئی اور عورت نکاح سے نکل گئی اور بہ نیتِ ظہار یا تحریم کہا، یعنی یہ مراد ہے کہ مثل ماں، بہن کے مجھ پر حرام ہے تو ظہار ہوگیا۔ اب جب تک کفارہ نہ دے لے، عورت سے جماع کرنا یا شہوت کے ساتھ اس کا بوسہ لینا یا بنظرِ شہوت اس کے کسی بدن کو چھونا یا بنگاہِ شہوت اس کی شرمگاہ دیکھنا سب حرام ہوگیا، اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ جماع سے پہلے ایک غلام آزاد کرے، اس کی طاقت نہ ہو تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے، اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو صدقۂ فطر کی طرح کھانا دے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن عظیم میں حکم فرمایا ہے۔

اور اگر ان میں سے کوئی نیت نہ تھی تو یہ لفظ بھی لغو و مہمل (یعنی بے معنی) ہوگا جس سے طلاق یا کفارہ وغیرہ کچھ لازم نہ آئے گا۔ (ج ۱۳ ص ۲۸۰)

سوال ۳۷۴: طلاق یافتہ کی عدت کا بیان

ایک عورت جس کی عمر ابھی بارہ سال ہے، کوئی علامت بلوغ کی نہیں پائی جاتی، اس کو شوہر طلاق دے بیٹھے تو اس کی عدت کتنی ہوگی؟

الجواب: اگر اب تک شوہر سے خلوت نہ ہوئی تھی تو اصلاً عدت نہیں۔ اُسی وقت اس کا نکاح کیا جا سکتا ہے اور اگر شوہر اس کے پاس جا چکا تھا تو چار مہینے دس دن انتظار کرائیں۔ اگر اس مدت میں عورت کو حمل ظاہر ہو تو وضعِ حمل تک عدت بیٹھے، اور اگر حمل ظاہر نہ ہو تو عدت تین ہی مہینے، گزشتہ پر گزر چکی آگے انتظار نہ کرایا جائے۔ (ج ۱۳ ص ۲۹۱)

سوال ۳۷۵: بعد طلاق عورت کے لیے عدت کیا ہے؟

صغیرہ (چھوٹی بچی) مطلقہ (طلاق والی) ہو یا متوفیۃ الزوج (یعنی جس کا خاوند فوت ہوگیا ہو) مدخولہ (جس سے ہمبستری ہو چکی ہو) یا غیر مدخولہ شرعاً اس کے لیے عدت کتنی ہے؟

الجواب: وفات کی عدت عورت غیر حامل پر مطلقاً چار مہینے دس دن ہے، خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ، مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ اور طلاق کی عدت غیر مدخولہ پر اصلاً نہیں، اگرچہ کبیرہ (یعنی نوجوان بالغ) ہو اور مدخولہ پر یعنی جس سے خلوت واقع ہوئی، اگرچہ خلوتِ فاسدہ ہو یا نکاح فاسد میں حقیقۃً وطی کر لی، غیر حیض والی کے لیے تین مہینے ہیں، خواہ صغیرہ ہو کہ ابھی حیض آیا ہی نہیں یا کبیرہ کہ اب عمر حیض کی نہ رہی۔ (ج ۱۳ ص ۲۹۳)

سوال ۳۷۶: عدت میں کسی دوسری جگہ جانا کیسا؟

ایک عورت جو بیوہ ہوگئی، اب وہ ایک مکان سے دوسرے مکان یا ایک شہر سے دوسرے شہر جانا چاہتی ہے، کیا دورانِ

عدت جا سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب: تاختم عدت عورت پر اسی مکان میں رہنا واجب ہے۔ (عورت کو) کسی (اور) جگہ لے جانا جائز نہیں، ہاں جس کے پاس کھانے پہننے کو نہیں، اور اسے ان چیزوں کی تحصیل میں باہر نکلنے کی ضرورت ہے کہ بغیر اس کے خورد و نوش کا سامان گھر میں بیٹھے نہیں کر سکتی تو وہ صبح و شام باہر نکلے اور شب اسی مکان میں بسر کرے، دوسرے مکان میں چلے جانا ہرگز جائز نہیں۔ مگر یہ مکان اس کا نہ تھا، مالکانِ مکان نے جبراً نکال دیا یا کرایہ پر رہتی تھی، اب کرایہ دینے کی طاقت نہیں یا مکان گر پڑا یا گرنے کو ہے، یا اور کسی طرح اپنی جان یا مال کا اندیشہ ہے۔ غرض اسی طرح کی ضرورتیں ہوں، تو وہاں سے نکل کر جو مکان اس کے مکان سے قریب تر ہے، اس میں چلی جائے ورنہ ہرگز نہیں۔ (ج ۱۳ ص ۳۲۷)

سوال ۳۷۷: عدتِ موت کا نفقہ کس پر ہے؟

ایک عورت کا شوہر فوت ہو گیا، اب وہ عدت میں ہے اور اس کے پاس گزر اوقات کو روپیہ نہیں تو اس کا نفقہ کس پر واجب ہو گا؟

الجواب: عدتِ موت کا نفقہ کسی پر نہیں ہوتا خود اپنے پاس سے کھائے، پاس نہ ہو تو دن کو محنت و مزدوری کے لیے باہر جا سکتی ہے، چار مہینے دس دن وہیں گزارنا فرض ہے۔ اللہ عزوجل کے ادائے فرض میں حیلے نہ کیے جائیں۔

واللہ یعلم المفسد من المصلح ۔

اللہ تعالیٰ مفسد اور مصلح کو جانتا ہے۔ (ج ۱۳ ص ۳۳۰)

سوال ۳۷۸: وضعِ حمل کی مدت

مدتِ حمل کی زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم مدت کیا ہے؟

الجواب: کم سے کم چھ مہینے اور زیادہ سے زیادہ دو سال کامل بے کم و بیش، مگر عورت جس کا شوہر زندہ ہو، اگرچہ کتنے ہی برسوں سے اس سے کتنا ہی دور ہو، اس کی اولاد شوہر ہی کی اولاد قرار پائے گی، اس کے لیے دس بیس پچاس سال کوئی مدت مقرر نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الولد للفراش وللعاهر الحجر ۔ (صحیح بخاری ج ۲)

ترجمہ: بچہ نکاح والے کا ہے اور زانی محروم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۳ ص ۳۸۰)

سوال ۳۷۹: بیوی و بچوں کا نفقہ شوہر پر لازم ہے

جو شخص اپنی بیوی کو مع اپنی دو لڑکیوں کو نان و نفقہ سے محروم کیے ہوئے ہے، دیتا ہی نہیں، اس شخص کے بارے شریعت میں کیا حکم ہے؟

حکم ہے؟

الجواب: ایسا شخص گنہگار اور حقوق العباد میں گرفتار اور مستحق عذاب نار ہے۔ حدیث میں ہے:

كفى بالمرء اثما ان يضيع من يقوت .

ترجمہ: کسی شخص کو یہ گناہ کافی ہے کہ جس کا نفقہ اس کے ذمہ ہو اُسے ادا نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (المستدرک علی الصحیحین ج ۱) (ج ۱۳ ص ۴۵۴)

سوال ۳۸۰: کسی کو قسم دے کر کوئی کام کہنا کیسا؟

زید نے عمرو سے قسمیہ کہا کہ یہ کام کر، اور اس نے نہ کیا تو بہ سبب انکار اُس کام کے عمرو پر قسم عائد ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب: کسی کے قسم دلانے سے نہ اُس پر قسم عائد ہو نہ اُس کام کا کرنا واجب۔ حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لا تقسم'' قسم نہ دو۔ معلوم ہوا قسم دلانے سے ماننا واجب نہیں ہوتا، ہاں اگر حرج نہ ہو تو مان لینا مستحب ہے۔

كما نص عليه الفقهاء الكرام .

جیسا کہ اس پر فقہاء کرام نے تصریح فرمائی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۳ ص ۴۹۸)

سوال ۳۸۱: قرآن مجید کی قسم شرعاً قسم ہے

قرآن مجید کی قسم کھانے سے قسم ہو جاتی ہے یا نہیں؟ اور اس کا کفارہ کیا ہے اور اگر کسی گناہ کرنے پر قسم کھائی تو اُسے توڑے یا کیا کرے؟

الجواب: قرآن مجید کی قسم شرعاً قسم ہے اور قسم اگر امر مستقبل پر ہے، جس کا کرنا اس کے قبضۂ اقتدار میں ہے تو اس کے جھوٹا کرنے میں گناہ ہے اور کفارہ اس کا رافع بشرطیکہ وہ کسی معصیت (یعنی گناہ) پر نہ ہو، مثلاً شراب پئے گا یا نماز نہ پڑھے گا کہ اُس کا جھوٹا کرنا پھر کفارہ دینا واجب ہے۔

درمختار میں ہے:

یمین منعقدہ اور وہ ہوتی ہے کہ آئندہ ممکنہ چیز کے متعلق حلف دیا جائے، اس میں حانث ہونے پر کفارہ ہوتا ہے اور وہ کفارہ قسم کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے، اگرچہ اس کے ساتھ توبہ بھی نہ کرے۔

سراجیہ ملخصاً، اس میں یہ بھی ہے: اگر کسی نے گناہ پر قسم کھائی مثلاً کہا: ''میں والدین سے بات نہ کروں گا'' یا فلاں کو قتل کروں گا تو اس پر لازم ہے کہ وہ حنث کرلے (یعنی قسم توڑ دے) اور کفارہ دے دے، کیونکہ یہ کفارہ اس گناہ کے مقابلہ میں کم تر ہے اور کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو متوسط کھانا یا کپڑا دینا جو تین مہینہ سے زیادہ چلے اور سب بدن ڈھک لے اور جو کچھ نہ ہو سکے تو متواتر تین روزے رکھنا ہے۔ (ج ۱۳ ص ۴۹۸)

سوال ۳۸۲: نذر کا پورا کرنا ضروری ہے

اگر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سوال کرے کہ اگر مجھے فرزند عطاء ہوا' یا بیماری دفع ہوئی تو اس قدر خیرات فی سبیل اللہ بارواحِ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت پیر دستگیر یا ولی اللہ کر دوں گا' یہ نذر جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: بلاشبہ جائز ہے اور اس کا پورا کرنا واجب۔

قال اللہ تعالیٰ والیوفوا نذورھم ۔ (القرآن)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنی نذریں پوری کرو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۳ص۵۸۳)

سوال ۳۸۳: نذر غیر شرعی کا پورا کرنا ضروری نہیں

اگر کسی نے نذر مانی کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو میں اپنے احباب کو کھانا کھلاؤں گا تو کیا ایسی نذر کا پورا کرنا واجب ہے یا نہیں؟

الجواب: یہ کوئی نذر شرعی نہیں' وجوب نہ ہوگا اور بجالانا بہتر' ہاں اگر احباب سے مراد خاص معینِ بعض فقراء و مساکین ہوں تو وجوب ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۳ص۵۸۴)

سوال ۳۸۴: بزرگوں کی منّت ماننا کیسا؟

بزرگوں کی منت مان سکتے ہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں: یہ تعظیم اللہ کے واسطے ہے' غیر کو نہ چاہیے؟

الجواب: بزرگوں کی منت حقیقۃً مولیٰ عزوجل ہی کے لیے منت ہے۔ اور بزرگوں کو ایصالِ ثواب کر کے' اُن سے تقرب بغرضِ توسّل' اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔ (ج۱۳ص۵۸۶)

سوال ۳۸۵: نذر میں اس خاص چیز کی جگہ پیسے دینے کیسے؟

اگر کوئی شخص یہ نذر مانے کہ میرا فلاں کام ہوا تو میں مساکین کو سو روپے کی روٹی کھلاؤں گا' پھر اُس نے سو روپے ہی مساکین کو دے دیئے' نذر ادا ہوگی یا نہیں؟

الجواب: درمختار میں ہے: اگر کوئی نذر مانے کہ میں دس درہم کی روٹی صدقہ کروں گا تو اگر اس نے روٹی کی بجائے دس درہم کے برابر اور چیز صدقہ کر دی تو جائز ہے' یہ ایسے ہی ہے جیسا کہ روٹی کی بجائے دس درہم دے دے' تو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۳ص۵۸۷)

سوال ۳۸۶: میلاد شریف کی نذر ماننا کیسا؟

مولود شریف کی نذر ماننا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: مجلس میلاد شریف کہ طریقہ رائجہ حرمین شریفین پر ہو۔ اعلیٰ مستحبات سے ہے' خواہ نذر مان کر کرے یا بلا نذر۔ ہاں محلِ نظر یہ امر ہے کہ نذر ماننے سے واجب ہو جائے گی' جیسے نماز یا صدقہ یا واجب نہ ہوگی' بدستور مستحب رہے گی' جیسے تلاوتِ قرآن مجید کہ ایک قول (یہ بھی ہے کہ) منت ماننے سے بھی واجب نہیں ہوتی۔ جیسا کہ خانیہ وغیرہ میں ہے' اس کا جزئیہ اس وقت نظر میں نہیں۔

لعل اللّٰہ یحدث بعد ذلك امر ۔ (القرآن) واللّٰہ سبحانہ وتعالٰی اعلم!

ترجمہ: ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ بعد میں کوئی صورت پیدا فرمادے۔ (ج۱۳ص۵۹۰)

سوال ۳۸۷: نذر والی چیز خود کھانا کیسا؟

ایک شخص نے منت مانی کہ جب میں بیماری سے صحت یاب ہوا تو میں ایک بکری ذبح کر کے مسکینوں کو کھلاؤں گا' اب اس کی مراد پوری ہوئی تو کیا اس بکری کے گوشت میں سے وہ شخص خود کھا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: (نہ) زید خود کھا سکتا ہے نہ اپنے ماں' باپ وغیرہما اصول خواہ بیٹا' بیٹی وغیرہما فروع خواہ کسی ہاشمی یا غنی کو کھلا سکتا ہے' بلکہ وہ خاص مساکین مصرفِ زکوٰۃ کا حق ہے۔

فی رد المختار مصرف الزکوۃ ھو ایضًا مصرف النذر ملخصًا ۔

ترجمہ: ردالمختار میں ہے کہ زکوٰۃ کا مصرف نذر کا مصرف بھی ہوتا ہے ملخصاً۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۳ص۵۹۷)

سوال ۳۸۸: غیر خدا کے لیے نذر ماننا کیسا؟

زید کہتا ہے: غیر خدا جل وعلا کے لیے نذر چڑھانا حرام ہے' چاہے نبی علیہ السلام ہوں' چاہے اولیاء رضی اللہ عنہم؟

الجواب: غیر خدا کے لیے نذرِ فقہی کی ممانعت ہے' اولیائے کرام کے لیے ان کی حیاتِ ظاہری خواہ باطنی میں جو نذریں کہی جاتی ہیں' یہ نذر فقہی نہیں۔ عام محاورہ ہے کہ اکابر کے حضور جو ہدیہ پیش کریں' اُسے نذر کہتے ہیں' بادشاہ نے دربار کیا اسے نذریں گزریں۔

شاہ رفیع الدین صاحب برادر مولانا عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رسالہ نذور میں لکھتے ہیں:

''یہاں نذر کا لفظ شرعی نذر کے معنی میں استعمال نہیں' کیونکہ عرف میں بزرگوں کو جو کچھ پیش کیا جاتا ہے' اس کو نذر و نیاز کہتے ہیں''۔

امام اجل سیّدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ میں فرماتے ہیں:

''اسی قبیل سے ہے' زیارتِ قبور اور مزاراتِ اولیاء و صلحاء سے برکت لینا اور بیمار کی شفاء یا مسافر کے آنے پر اولیائے کرام کے لیے منت ماننا کہ وہ اُن کے خادمانِ قبور پر تصدق سے مجاز ہے' جیسے فقہاء نے فرمایا ہے کہ فقیر کو زکوٰۃ دے اور قرض کا نام لے تو صحیح ہو جائے گی کہ اعتبار معنی کا ہے نہ کہ لفظ کا''۔

ہم سے ابوالعفاف موسیٰ بن عثمان بقاعی نے ٦٦٣ھ میں شہر قاہرہ میں حدیث بیان کی کہ ہمیں ہمارے والدِ ماجد عارف باللہ ابوالمعالی عثمان نے ٦١٤ھ میں شہر دمشق میں خبر دی کہ ہمیں دو ولی کامل حضرت ابوعمرو عثمان صریفینی و حضرت ابومحمد عبدالحق حریمی نے ٥٥٩ھ میں بغداد مقدس میں خبر دی کہ ہم تین صفر روزِ یک شنبہ ٥٥٥ھ میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دربار میں حاضر تھے، حضور نے وضو کر کے کھڑاویں پہنیں اور دو رکعتیں پڑھیں، بعد سلام ایک عظیم نعرہ فرمایا اور ایک کھڑاؤں (جوتا) ہوا میں پھینکی، پھر دوسرا نعرہ مارا اور دوسری کھڑاؤ پھینکی، وہ دونوں ہماری نگاہ سے غائب ہو گئیں، پھر تشریف رکھی، ہیبت کے سبب کسی کو پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی، ٢٣ دن کے بعد عجم سے ایک قافلہ حاضر بارگاہ ہوا اور کہا:

ان معنا للشیخ نذرا ۔

ہمارے پاس حضور کی ایک نذر ہے۔

فاستاذناہ فقال خذوہ منھم ۔

ہم نے حضور سے اس نذر کے لینے میں اذن طلب کیا، حضور نے فرمایا: لے لو۔

انہوں نے ایک من ریشم اور خز کے تھان اور سونا اور حضور کی وہ کھڑاویں جو اس روز ہوا میں پھینکی تھیں، پیش کیں، ہم نے ان سے کہا: یہ کھڑاویں تمہارے پاس کہاں سے آئیں؟ کہا

٣ صفر روز یک شنبہ ہم سفر میں تھے کہ کچھ راہزن (یعنی ڈاکو) جن کے دو سردار تھے، ہم پر آ پڑے، ہمارے مال لوٹنے اور کچھ آدمی قتل کیے اور ایک نالے میں تقسیم کو اُترے، نالے کے کنارے ہم تھے۔

فقلنا لو ذکرنا الشیخ عبد القادر فی ھذا الوقت ونذرنا لہ شیئًا من اموالنا ان سلمنا ۔

ہم نے کہا: بہتر ہو کہ اس وقت ہم حضور غوثِ اعظم کو یاد کریں اور نجات پانے پر حضور کے لیے کچھ مال نذر مانیں۔

ہم نے حضور کو یاد کیا ہی تھا کہ دو عظیم نعرے سنے جن سے جنگل گونج اٹھا اور ہم نے راہزنوں کو دیکھا کہ اُن پر خوف چھا گیا، ہم سمجھے ان پر کوئی اور ڈاکو آ پڑے، یہ آ کر ہم سے بولے: آؤ اپنا مال لے لو اور دیکھو ہم پر کیا مصیبت پڑی، ہمیں اپنے دونوں سرداروں کے پاس لے گئے، ہم نے دیکھا وہ مرے پڑے ہیں اور ہر ایک کے پاس ایک کھڑاؤں بھیگی رکھی ہے، ڈاکوؤں نے ہمارے سب مال پھیر دیے اور کہا: اس واقعہ کی کوئی عظیم الشان خبر ہے۔

نیز فرماتے ہیں: قدس سرہٗ

ہمارے شیخ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نذریں قبول فرماتے اور ان میں سے بذاتِ اقدس بھی تناول فرماتے، اگر یہ نذر فقہی ہوتی تو حضور کا کہ اجلۂ سادات عظام سے ہیں، اس سے تناول فرمانا کیونکر ممکن تھا۔

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب مستطاب طبقات کبریٰ احوال حضرت سیدی ابوالمواہب محمد شاذلی رضی اللہ عنہ میں فرماتے ہیں:

حضرت ممدوح رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، حضور نے فرمایا: جب تمہیں کو حاجت ہو اور اس کا پورا ہونا چاہو تو سیّدہ طاہرہ حضرت نفیسہ کے لیے کچھ نذر مان لیا کرو، اگرچہ ایک ہی پیسہ ہو، تمہاری حاجت پوری ہوگی۔

یہ ہیں اولیاء کی نذریں اور یہیں سے ظاہر ہوگیا کہ نذرِ اولیاء کو ما اھل بہ لغیر اللہ میں داخل کرنا باطل ہے۔ ایسا ہوتا تو ائمۂ دین کیونکر اسے قبول فرماتے اور کھاتے کھلاتے، بلکہ ما اھل بہ لغیر اللہ[1] وہ جانور ہے جو ذبح کے وقت تکبیر میں غیرِ خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔ (ج ١٣ ص ٥٩٨)

سوال ٣٨٩: جھوٹی قسم کا وبال

اگر کسی نے جھوٹی قسم کھائی تو کیا اس پر کفارہ ہے، اور اگر ایک ہی مرتبہ کئی جھوٹی قسمیں کھائیں تو ایک کفارہ دے یا علیحدہ علیحدہ؟

الجواب: جھوٹی قسم گزشتہ بات پر دانستہ (جان بوجھ کر کھانا) اُس کا کوئی کفارہ نہیں۔ اس کی سزا یہ ہے کہ جہنم کے کھولتے دریا میں غوطے دیا جائے گا اور آئندہ کسی بات پر قسم کھائی (کہ میں یہ کام کروں گا) اور وہ نہ ہو سکی تو اس کا کفارہ ہے۔[2] ایک قسم کھائی ہو تو ایک اور دس تو دس۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ١٣ ص ٦١١)

سوال ٣٩٠: بے دیکھے کسی پر الزام زنا لگانا کیسا؟

اگر کوئی بے دیکھے کسی مسلمان پر تہمت لگائے کہ اس نے اس عورت سے زنا کیا، اس شخص پر نہ کوئی ثبوت ہے نہ گواہی تو ایسی تہمت لگانا کیسا؟

الجواب: سخت حرامِ قطعی کبیرہ گناہ ہے، ایسی تہمت رکھنے والا اللہ تعالیٰ کے بڑے عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل نے حکم فرمایا کہ ایسے شخصوں کو اسی قدر کریں کہ جب تک وہ تہمت رکھنے والا مجمع میں توبہ نہ کرے اور صاف صاف اس اپنی ناپاک گفتگو سے باز نہ آئے، اس وقت تک مسلمان اس سے ملنا جلنا، اس کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُس کی شادی بیاہت میں شریک ہونا، اپنی شادی بیاہت میں اُسے شریک کرنا یک قلم چھوڑیں کہ وہ اس تہمت کے اُٹھانے سے ظلم ہے اور ظالم کے پاس بیٹھنے کو قرآنِ مجید میں منع فرمایا اور ایسی تہمت کا ثبوت کسی گواہی سے ہرگز نہیں ہو سکتا، جب تک چار مرد نمازی پرہیزگار ثقہ متقی جو نہ کوئی گناہِ کبیرہ کرتے ہوں، نہ کسی گناہِ صغیرہ پر اصرار رکھتے ہوں، نہ کوئی بات خلافِ مروّت چھچھورے پن (جیسے سر بازار کھانا کھانا، یا شارعِ عام پر سب کے سامنے پیشاب کرنا) کی کرتے ہوں، ایسے اعلیٰ درجہ کے متقی مہذب بالاتفاق ایک وقت ایک مکان میں اپنی آنکھ سے دیکھنا بیان کریں کہ ہم نے اس کا بدن اس کے بدن کے اندر خاص اس طرح دیکھا، جیسے سرمہ دانی میں سلائی۔ اگر

---

[1] ..... اللہ کے غیر کے لیے۔

[2] ..... قسم کے کفارہ کا بیان سوال نمبر ٣٨١ میں گزر چکا۔ اسد قادری غفرلہ

ان اُمور سے ایک بات بھی کم ہوگی، مثلاً گواہ چار سے کم ہوں یا چوتھا شخص اس اعلیٰ درجہ کا نہ ہو یا ہوں تو سب اعلیٰ درجہ کے اور چار پانچ نہیں بلکہ دس بیس، مگر اُن میں مرد تین ہی ہوں، باقی عورتیں یا کچھ گواہ آج کا واقعہ بیان کریں، کچھ کل کا، یا کچھ کہیں ہم نے اس مکان میں دیکھا، کچھ کہیں دوسرے میں، یا یہ سب باتیں جمع ہوں، اور تین گواہ صاف، صاف یہ بھی گواہی دے چکے ہوں کہ ہم نے اس کا ذکر اس کی فرج داخل میں اسی طرح دیکھا جیسے سرمہ دانی میں سلائی۔ مگر چوتھا اتنا کہے کہ میں نے اس کا برہنہ ذکر اس کی برہنہ فرج کے منہ پر رکھا دیکھا، مثلاً نصف حشفہ تک اندر کیا ہوا دیکھا تو ان سب صورتوں میں یہ گواہیاں مردود اور وہ تہمت باطل، اگرچہ اس قسم کی سو دو سو گواہیاں گزریں، اصلاً ثبوت نہ ہوگا بلکہ کرنے والے زنا کی گواہی دینے والے خود ہی سزا پائیں گے یہ سب احکام قرآن مجید و حدیث شریف و کتب فقہ میں صاف مذکور ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۳ ص ۶۱۴)

سوال ۳۹۱: احترام مسلم کی اہمیت

جو شخص کسی عالم کی نسبت یا کسی مسلمان کو مردود کہے، یا یوں کہے کہ وہ بیوقوف ہے، کچھ نہیں جانتا تو اس شخص کی نسبت شرع کیا حکم دے گی؟

الجواب: بلاوجہ شرعی کسی مسلمان کو ایسے الفاظ سے یاد کرنا مسلمان کو ناحق ایذاء دینا ہے اور مسلمان کی ناحق ایذاء شرعاً حرام۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من اذی مسلما فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ رواہ الطبرانی ۔ (المعجم الاوسط ج ۴)

ترجمہ: جس نے بلاوجہ شرعی کسی مسلمان کو ایذاء دی، اُس نے مجھے ایذاء دی اور جس نے مجھے ایذاء دی، اس نے اللہ عزوجل کو ایذاء دی۔

پھر علمائے دین متین کی شان تو نہایت ارفع و اعلیٰ ہے، اُن کی جناب میں گستاخی کرنے والے کو حدیث میں منافق فرمایا۔

سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”تین شخص ہیں جن کا حق ہلکا نہ جانے گا مگر منافق، ایک اسلام میں بڑھاپے والا، دوسرا عالم، تیسرا بادشاہِ اسلام عادل“۔ (المعجم الکبیر ج ۸)

ایسا شخص شرعاً لائق تعزیز ہے۔ واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم! (ج ۱۳ ص ۶۴۴)

سوال ۳۹۲: مؤمن کو شیطان کہنا، شیطان کا کام ہے

اگر کوئی شخص کسی کو شیطان کہے، یہ حلال ہے یا حرام؟

الجواب: گمراہ بددین کو شیطان کہا جاسکتا ہے اور اُسے بھی جو لوگوں میں فتنہ پردازی کرے، اِدھر کی اُدھر لگا کر فساد

ڈلوائے، جو کسی کو گناہ کی ترغیب دے کر لے جائے وہ اُس کا شیطان ہے اور مؤمن صالح کو شیطان کہنا شیطان کا کام ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم!۔ (ج ۱۳ ص ۶۵۶)

سوال ۳۹۳: علمائے دین کی تحقیر کفر ہے

مسلمانوں کو انگریزی پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض انگریزی پڑھنے والے کہتے ہیں: مولوی لوگ کیا جانتے ہیں، کیا اس لفظ سے علم کی حقارت نہیں ہوتی؟

الجواب: ایسی انگریزی پڑھنا جس سے عقائد فاسد ہوں اور جس سے علمائے دین کی توہین دل میں آئے انگریزی ہو خواہ کچھ ہو ایسی چیز پڑھنا حرام ہے اور یہ لفظ کہ "مولوی لوگ کیا جانتے ہیں" اس سے ضرور علماء کی تحقیر نکلتی ہے اور علمائے دین کی تحقیر کفر ہے۔ (ج ۱۴ ص ۲۴۴)

سوال ۳۹۴: شیعوں کا کفر

جو شیعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر قذف لگاتے ہیں اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرتے ہیں، ان کا کیا حکم ہے؟

الجواب: اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قذف کفر خالص ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کفر خالص ہے۔ (ج ۱۴ ص ۲۴۵)

سوال ۳۹۵: خلافتِ صدیق کا منکر کافر ہے

خلافتِ صدیق رضی اللہ عنہ کے منکر کا کیا حکم ہے؟

الجواب: رافضی اگر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اُفضل جانے تو بدعتی گمراہ ہے اور اگر خلافتِ صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر ہو تو کافر ہے۔ (ج ۱۴ ص ۲۵۰)

سوال ۳۹۶: والدینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان ہیں

والدینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کے متعلق کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

الجواب: مذہب صحیح یہ ہے کہ حضور اقدس سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین حضرت سیّدنا عبداللہ اور حضرت سیّدتنا آمنہ رضی اللہ عنہما اہلِ توحید و اسلام و نجات تھے، بلکہ حضور کے آباء و اُمہات حضرت عبداللہ و آمنہ سے حضرت آدم و حوا تک مذہبِ ارجح میں سب اہلِ اسلام و توحید ہیں:

قال اللّٰه تعالیٰ الذی یرٰك حین تقوم وتقلبك فی الساجدین ۔ (القرآن)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو۔

اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ایک نمازی سے دوسرے نمازی کی طرف منتقل ہوتا آیا۔ اور حدیث میں ہے کہ رب عزوجل نے نورِ اقدس کی نسبت فرمایا کہ اسے اصلاب طیبہ وارحامِ طاہرہ میں رکھوں گا اور رب عزوجل کبھی کسی کافر کو طیب وطاہر نہ فرمائے گا۔

انما المشرکون نجس .

بے شک مشرکین نجس ہیں۔ (ج ۱۴ ص ۲۷۳)

سوال ۳۹۷: شیعوں کا فرقوں کا حکم

کیا شیعوں کے سب فرقے اور غیر مقلدین سب کے سب کافر ہیں؟

الجواب: ان میں ضروریاتِ دین سے کسی شے کا جو منکر ہے' یقیناً کافر ہے اور جو قطعیات کے منکر ہیں ان پر بحکم فقہاء لزوم کفر ہے اور اگر کوئی غیر مقلد ایسا پایا جائے کہ صرف انہیں فرعی اعمال میں مخالف ہو اور تمام عقائد قطعیہ میں اہلِ سنت کا موافق' یا وہ شیعہ کہ صرف تفضیلی ہے تو ایسوں پر حکمِ تکفیر ناممکن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۴ ص ۲۸۰)

سوال ۳۹۸: تقلید کو بدعت کہنا کیسا؟

کچھ لوگ تقلید کو بدعت وشرک کہتے ہیں' ان کا یہ کہنا کیسا؟

الجواب: تقلید کو مطلقاً شرک ومنافی ایمان کہنا قرآن وحدیث واجماعِ اُمت سب کا انکار اور کفر ہے۔ (ج ۱۴ ص ۲۹۰)

سوال ۳۹۹: گستاخِ رسول کافر ہے

گستاخِ رسول کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

الجواب: شفا شریف میں ہے:

اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذابِ الٰہی کی وعید جاری ہے اور اُمت کے نزدیک وہ واجب القتل ہے اور جو اس کے کافر ومستحقِ عذاب ہونے میں شک کرے' بے شک وہ بھی کافر ہو گیا۔

نسیم الریاض ج ۴ ص ۳۸۱ میں امام ابن حجر مکی سے ہے:

جو یہ ارشاد فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر اور جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ (بھی) کافر' یہی مذہب ہمارے ائمہ وغیر ہم کا ہے۔

وجیز امام کردری ج ۳ ص ۳۲۱ (میں ہے):

جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو جائے' اس کی عورت حرام ہو جاتی ہے' پھر اسلام لائے تو اس سے جدید نکاح کیا جائے۔ اس سے پہلے اس کلمۂ کفر کے بعد کی صحبت سے جو بچہ پیدا ہو گا حرامی ہو گا' اور یہ شخص اگر عادت کے طور پر کلمۂ شہادت پڑھتا رہے' کچھ

فائدہ نہ دے گا، جب تک اپنے (خاص) اس کفر سے توبہ نہ کرے کہ عادت کے طور پر مرتد کے کلمہ پڑھنے سے اس کا کفر نہیں جاتا۔

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے، دنیا میں بعد توبہ بھی اسے قتل کی سزا دی جائے گی۔ یہاں تک کہ اگر نشہ کی بے ہوشی میں کلمۂ گستاخی بکا، جب بھی معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے اُمت کا اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور کافر بھی ایسا کہ جو اس کے کافر و مستحقِ عذاب ہونے میں شک کرے، وہ بھی کافر ہے۔ (ج۱۴ص۲۹۹)

سوال ۴۰۰: معجزاتِ انبیاء علیہم السلام حق ہیں

معجزات کا انکار کرنے والا کیسا؟ اور جو کہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردہ کو زندہ کرنا غلط ہے، جو کہ ایک معجزہ ہے اور اپنے اس کہنے میں تاویل کرتا ہے، اس کے بارے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب: جو شخص معجزاتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو غلط بتائے، کافر مرتد ہے، مستحق لعنتِ ابد ہے۔ حضور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزۂ احیائے موتیٰ کا غلط کہنے والا بھی یقیناً کافر مرتد ہے۔ اور وہ تاویل کہ احوالِ قوم زندہ کرنا مراد ہے۔ (یہ تاویل) اسے کفر و ارتداد سے نہ بچائے گی کہ ضروریاتِ دین میں تاویل مسموع نہیں۔

شفاء قاضی عیاض میں ہے:

التاویل للضروری لا یسمع۔

ضروریاتِ دین میں تاویل مسموع نہیں۔ (ج۱۴ص۳۲۲)

سوال ۴۰۱: وسوسوں کا علاج

جس کو عجیب اور غلط قسم کے وسوسے آئیں جو کفریات پر مبنی ہوں تو اس سے ایمان پر تو کوئی اثر نہیں پڑتا؟

الجواب: بُرے خیالات اگر آئیں اور انہیں جمایا نہ جائے، نہ بالقصد انہیں زبان سے ادا کیا جائے تو اس سے اسلام میں کچھ فرق نہیں آتا اور جہاں تک مجبوری ہے، گناہ بھی نہیں۔

لاحول شریف پڑھے اور خشکی دماغ کا طبی معالجہ بھی چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۴ص۳۲۵)

سوال ۴۰۲: سود کو حلال جاننا کفر ہے

ایک شخص سود پر روپیہ دیتا ہے اور سود لینا جائز سمجھتا ہے، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب: سود لینے کو حلال جاننا کفر صریح ہے اور حرام جان کر ایک درہم سود کھانا اپنی ماں سے ۳۶ بار زنا کے برابر ہے۔

من اکل درھم ربا وھو یعلم فکانما زنی بامه ستا وثلثین مرة۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

ترجمہ: جس نے عمداً ایک درہم سود کھایا، اس نے اپنی ماں سے چھتیس دفعہ زنا کیا۔ (ج۱۴ ص۳۷۲)

سوال ۴۰۳: دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟

ایک شخص جو سنی ہے اور عقائد بھی اس کے ٹھیک ہیں، اس کے باوجود وہ بے علمی کی وجہ سے دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھتا ہے، آیا ان کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

الجواب: جسے یہ معلوم ہو کہ دیوبندیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے، پھر ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے، اسے مسلمان نہ کہا جائے گا کہ پیچھے نماز پڑھنا اس کی ظاہر دلیل ہے کہ ان کو مسلمان سمجھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کو مسلمان سمجھنا کفر ہے۔ اسی لیے علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق دیوبندیوں کو کافر مرتد لکھا اور صاف فرمایا کہ:

من شك فى كفره وعذابه فقد كفر .

ترجمہ: جس نے ان کے کفر وعذاب میں شک کیا، وہ بھی کافر ہے۔

جو ان کے عقائد سے مطلع ہو کر ان کو مسلمان جاننا درکنار ان کے کفر میں شک ہی کرے وہ بھی کافر اور جن کو اس کی خبر نہیں، اجمالاً اتنا معلوم ہے کہ یہ بُرے لوگ بدعقیدہ بدمذہب ہیں، وہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے سخت اشد گنہگار ہوتے ہیں اور ان کی وہ نمازیں سب باطل وبیکار۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۴ ص۳۷۶)

سوال ۴۰۴: یزید پلید ہے

یزید کو پلید کہنا کیسا ہے؟ اور لفظ یزید کی نسبت لفظ رحمۃ اللہ علیہ کہنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: یزید بے شک پلید ہے، اسے پلید کہنا اور لکھنا جائز ہے اور اسے رحمۃ اللہ علیہ نہ کہے گا مگر ناصبی کہ اہلِ بیتِ رسالت کا دشمن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۴ ص۶۰۳)

سوال ۴۰۵: فقہ کو نہ ماننے والا کیسا ہے؟

جو مذہب اور فقہ کو مانے وہ کتابی ہے یا خارجی؟

الجواب: جو مسلمان کہلا کر فقہ کو اصلاً نہ مانے نہ کتابی ہے نہ خارجی بلکہ مرتد ہے، اسلام سے خارج۔ اور اگر کوئی تاویل کرتا ہے تو کم از کم بددین گمراہ۔

قال اللّٰه تعالىٰ فلو لا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا فى الدين . (القرآن)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

وفى الحديث عنه صلى الله عليه وسلم من يرد الله به خيرًا يفقهه فى الدين . والله تعالىٰ اعلم!

ترجمہ: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۴ص۶۶۲)

سوال ۴۰۶: اللہ عزوجل جگہ سے پاک ہے

خدا کو ہر جگہ حاضر کہنا کیسا ہے؟

الجواب: اللہ عزوجل جگہ سے پاک ہے، یہ لفظ بہت بُرے معنی کا احتمال رکھتا ہے، اس سے احتراز (یعنی بچنا) لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۴ص۶۴۰)

سوال ۴۰۷: کراماتِ اولیاء کا منکر گمراہ ہے

کراماتِ اولیاء کے منکر کا کیا حکم ہے؟

الجواب: کراماتِ اولیاء کا منکر (انکار کرنے والا) گمراہ ہے۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ کراماتِ اولیاء حق ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۴ص۶۸۳)

سوال ۴۰۸: محفلِ میلاد منانے والے کو جہنمی کہنا جہنمیوں کا طریقہ ہے

کچھ نادان لوگ میلاد شریف پڑھوانے والے کو جہنمی کہتے ہیں، تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب: میلاد مبارک پڑھوانے پر اگر جہنمی کہے تو خود مستحقِ جہنم ہے۔ (ج۱۴ص۶۸۵)

سوال ۴۰۹: اوجھڑی کھانا کیسا ہے؟

اوجھڑی اور آنتیں گوشت کے ساتھ تقسیم کی جائیں یا نہیں؟

الجواب: اوجھڑی آنتیں جن کا کھانا مکروہ ہے، تقسیم نہ کی جائیں، بلکہ دفن کردی جائیں اور اگر بھنگی اٹھالے (تو) منع کی حاجت نہیں۔ (ج۱۴ص۷۰۸)

سوال ۴۱۰: کالج میں پڑھنا کیسا

کالج کی تعلیم حاصل کرنا کیسا ہے، جبکہ یہاں نصاب میں خلافِ شرع باتیں بھی موجود ہوتی ہیں؟

الجواب: کالج اور اس کی تعلیم میں جس قدر بات خلافِ شریعت ہے، اس سے بچنا ہمیشہ فرض تھا اور ہے، جہاں تک مخالفتِ شرع نہ ہو، اس سے بچنا کبھی بھی فرض نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۵ص۷۵)

سوال ۴۱۱: جو شریعتِ محمدی کا انکار کرے، اس کے بارے کیا حکم ہے؟

زید کہتا ہے: مجھے فیصلہ شرع محمدی کا منظور و قبول نہیں بلکہ رواج و قانون منظور ہے۔ عند الشریعت اس کا کیا حکم ہے؟

اُجرت جواب آنے پر دی جائے گی؟

الجواب: یہاں فتویٰ پر کوئی اُجرت نہیں لی جاتی، نہ پہلے نہ بعد، نہ اپنے لیے اسے روا (یعنی جائز) رکھا جاتا ہے۔ بیان مذکورہ سوال اگر واقعی ہے تو زید پر تجدیدِ اسلام واجب ہے۔ توبہ کرے اور از سرِ نو کلمۂ اسلام پڑھے، اس کے بعد اپنی عورت سے نکاح جدید کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۵ ص ۷۵)

سوال ۴۱۲: داڑھی کی توہین کرنے والے کے حکم

داڑھی کتنی رکھنی چاہیے؟ اور داڑھی کی توہین کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

الجواب: بلاشبہ داڑھی ایک قبضہ تک رکھنا واجب ہے اور منڈانا حرام، اور لبیں اتنی ترشوانا کہ لب بالا سے آگے نہ بڑھیں، یہ بھی خصالِ فطرت و سننِ مؤکدہ سے ہے، اور داڑھی پر ہنسنا ضرور کفر ہے، کہ توہین سنت متوارثہ جمیع انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے۔ بلاشبہ استہزاء کرنے والے پر تجدیدِ اسلام لازم ہے۔ اور اس کے بعد اگر عورت کو رکھنا چاہے تو تجدیدِ نکاح ضرور۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۵ ص ۱۶۳)

سوال ۴۱۳: بعد الانبیاء کون صحابی افضل؟

بعد الانبیاء کون سے صحابی سب سے افضل ہیں؟

الجواب: صحیح بخاری شریف میں امام محمد بن حنفیہ صاحبزادۂ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ہے۔ میں نے اپنے والد ماجد مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر، میں نے کہا: پھر کون؟ فرمایا: عمر، پھر مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں کہوں پھر کون، تو فرمادیں عثمان، اس لیے میں نے سبقت کرکے کہا: اے میرے باپ! پھر آپ؟ فرمایا: میں تو نہیں مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے۔ (صحیح بخاری ج ۱)

امیر المؤمنین کو خبر پہنچی کچھ لوگ انہیں ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) سے افضل بتاتے ہیں۔ منبر شریف پر تشریف لے گئے، حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا:

"اے لوگو! مجھے خبر پہنچی کہ لوگ مجھے ابوبکر و عمر پر فضیلت دیتے ہیں، اگر میں پہلے (تمہیں) متنبہ کرچکا ہوتا تو اب سزا دیتا، آج کے بعد جسے ایسا کہتا سنوں گا، وہ مفتری ہے۔ اس پر مفتری کی حد آئے گی"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر ابوبکر ہیں، پھر عمر، پھر ان کے بعد ہم سے کچھ نئے اُمور واقع ہوئے کہ خدا ان میں جو چاہے گا حکم فرمائے گا۔ (کنز العمال)

ابن عساکر بطریق الزہری عن عبداللہ بن کثیر راوی، امیر المؤمنین فرماتے ہیں:

جو مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہے گا، اسے دردناک کوڑے لگاؤں گا۔ (ج ۱۵ ص ۲۸۱)

سوال ۴۱۴: مسجد کے لیے ہندو کا وقف باطل ہے

اگر کوئی ہندو اپنی زمین مسجد کے لیے وقف کرلے تو یہ وقف ہماری شریعت میں معتبر ہوگی یا نہیں؟ اور اس مسجد میں نمازِ پنجگانہ اور نمازِ جمعہ پڑھنے کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

الجواب: مسجد کے لیے ہندو کا وقف باطل ہے۔

لانه ليس قربة في دينه الباطل .

کیونکہ اس کے باطل دین میں کوئی قربت نہیں۔

اگر یونہی مسجد بنالیں گے اس میں نماز ہوجائے گی اور جمعہ بھی ہوجائے گا اگر شہر یا فناءِ شہر میں ہو۔

اذلا يشترط لها المسجد .

کیونکہ نمازوں کے لیے مسجد شرط نہیں۔

مگر مسجد میں پڑھنے کا ثواب نہ ملے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۶ ص ۱۴۳)

سوال ۴۱۵: وقفِ کے مال پر ملکیت کس کی؟

وقف میں دعویٰ ملکیت کس کس کو ہوسکتا ہے؟

الجواب: مالِ وقف پر دعویٰ مِلک تو کسی کو نہیں ہوسکتا، ہاں دعویٰ تصرف متولی کو ہے، اگر متولی نہ ہو تو اہل محلہ کو اختیار ہے، اگر انہوں نے اس شخص یا اشخاص کو متولی کردیا ہے تو اس کو اختیار مل سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۶ ص ۱۵۰)

سوال ۴۱۶: قبرستان میں مدرسہ بنانا جائز نہیں

قبرستان میں مدرسہ یا کوئی مکان یا مسجد بنانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: قبرستان وقف میں کوئی تصرف خلافِ وقف جائز نہیں، مدرسہ ہو خواہ مسجد یا کچھ اور، اور اگر (قبرستان) کسی کی ملک ہے تو قبور سے الگ وہ جو چاہے بنا سکتا ہے۔ (ج ۱۶ ص ۱۵۰)

سوال ۴۱۷: قبرستان کے درخت کس کی مِلک؟

قبرستان میں اگر کسی نے درخت لگائے تو وہ کس کی مِلک ہیں؟ اور دوسرے کو بغیر اجازت ان کا نفع جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: قبرستان اگرچہ وقف ہے مگر درخت جو اس میں لگائے جائیں، اگر لگانے والا تصریحاً یہ کہہ دے کہ میں نے ان کو قبرستان پر وقف کیا، جب بھی وقف نہ ہوں گے، اور لگانے والے ہی کی مِلک رہیں گے، اُس کی اجازت کے بغیر دوسروں کو اُن میں تصرف کرنا جائز نہیں اور اُس کو اختیار ہے کہ اُس کی لکڑی کاٹے یا جو چاہے کرے، بلکہ اگر اُن کے سبب مقابر پر زمین تنگ کردے تو اُسے مجبور کیا جائے گا کہ درخت کاٹ کر زمین خالی کردے۔

والمسئلة فی الهندیة وغیرها ۔

فتاویٰ ہندیہ وغیرہ میں یہ مسئلہ موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۶ص۱۵۷)

سوال ۴۱۸: مسجد کا سامان محفل میں استعمال کرنا کیسا؟

مسجد کے وقف کا سامان شہر میں جلسوں میں استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حرام ہے یہاں تک کہ ایک مسجد کا سامان دوسری مسجد کو عاریۃً دینا بھی جائز نہیں، نہ کہ زید وعمرو کو نہ کہ نامشروع جلسوں کو، یہ سراسر وقف پر ظلم ہے، جو ایسا کریں وقف سے اُن کا اخراج واجب ہے۔ (ج۱۶ص۲۲۶)

سوال ۴۱۹: مسجد کے بیت الخلاء کہاں بنانے چاہئیں؟

مسجد کے بیت الخلاء کہاں اور کتنے فاصلے پر بنانے چاہئیں؟

الجواب: مسجد کو بُو سے بچانا واجب ہے، ولہٰذا مسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام، مسجد میں دیا سلائی سلگانا حرام، حتیٰ کہ حدیث میں ارشاد فرمایا:

وان یمر بلحم فیء .

یعنی مسجد میں کچا گوشت لے جانا جائز نہیں۔ (سنن ابن ماجہ ص۵۵)

حالانکہ کچے گوشت کی بُو بہت خفیف ہے تو جہاں سے مسجد میں (بیت الخلاء کی) بُو پہنچے وہاں تک ممانعت کی جائے گی، مسجد عام جماعت کے لیے بنائی جاتی ہے اور جماعت ہر مسلمان پر واجب ہے، یہاں تک کہ ترکِ جماعت پر صحیح حدیث میں فرمایا: ظلم ہے، کفر ہے۔ (ج۱۶ص۲۳۱)

سوال ۴۲۰: چندہ کی بچی رقم کا کیا کریں؟

چندہ جس کام کے لیے جمع کیا، کیا اسی کام میں خرچ کرنا ضروری ہے؟

الجواب: چندہ جس کام کے لیے کیا گیا ہو جب اس کے بعد بچے تو وہ انہیں کی مِلک ہے، جنہوں نے چندہ دیا ہے۔ ان کو حصہ رسد واپس دیا جائے، یا جس کام میں وہ کہیں صَرف کیا جائے اور اگر دینے والوں کا پتہ نہ چل سکے کہ اُن کی کوئی فہرست نہ بنائی تھی نہ یاد ہے کہ کس کس نے دیا، اور کتنا کتنا دیا، تو وہ مثل مالِ لقطہ ہے، اُسے مسجد میں صرف کر سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۶ص۲۴۷)

سوال ۴۲۱: مسجد کی چیزیں فروخت کرنا کیسا؟

مسجد کی چیزیں فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: مسجد کی چیزیں اس کی اجزاء ہیں، یا آلات یا اوقات یا زوائد اجزاء یعنی زمین وعمارت قائمہ کی بیع تو کسی حال

ممکن نہیں، مگر جب مسجد معاذ اللہ ویران مطلق ہو جائے اور اس کی آبادی کی کوئی شکل نہ رہے۔ تو ایک روایت میں باذنِ قاضی شرع حاکمِ اسلام اس کا عملہ بیچ کر دوسری مسجد میں صرف کر سکتے ہیں۔ مواضع ضرورت میں اس روایت پر عمل جائز ہے۔ درمختار میں ہے:

> ”اگر مسجد کا گرد و پیش ویران ہوگیا اور مسجد کی ضرورت نہیں رہی، تب بھی امام اعظم ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک وہ ہمیشہ تا قیامت مسجد ہی رہے گی اور اسی پر فتویٰ دیا جاتا ہے“۔

ہاں اگر معاذ اللہ مسجد کی کچھ بناء منہدم ہو جائے یا اس میں ضعف آ جانے کے سبب خود منہدم کر کے از سر نو تجدید عمارت کریں، اب جو اینٹوں، کڑیوں، تختوں کے ٹکڑے حاجت مسجد سے زائد بچیں کہ عمارتِ مسجد کے کام نہ آئیں اور دوسرے وقت حاجتِ عمارت کے لیے اُٹھا رکھنے میں ضائع ہونے کا خوف ہو تو ان دو شرطوں سے ان کی بیع میں مضائقہ نہیں، مگر اذنِ قاضی درکار ہے اور اس کی قیمت جو کچھ ہے، وہ محفوظ رکھی جائے کہ عمارت ہی کے کام آئے۔ (ج۱۶ص۲۶۱)

سوال۴۲۲: مسجد کے صحن میں وضو کرنا جائز نہیں

مسجد کے صحن میں وضو کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: صحنِ مسجد، مسجد ہے۔

كما حققناه في فتاونا بما لا مزيد عليه .

جیسا کہ ہم نے اس کی تحقیق اپنے فتاویٰ میں اس انداز سے کر دی ہے کہ اس پر اضافہ کی گنجائش نہیں۔

اور مسجد میں وضو حرام، یہاں تک کہ غیر معتکف کو اس کی بھی اجازت نہیں کہ مسجد میں بیٹھ کر کسی برتن میں اس طرح وضو کرلے کہ ماءِ مستعمل برتن ہی میں گرے، ہاں صرف معتکف کو اس صورت کی رخصت دی گئی ہے، بشرطیکہ کوئی بوند برتن سے باہر نہ جائے۔

درمختار میں ہے:

يحرم فيه (اى في المسجد) الوضوء الا فيما اعد لذلك .

ترجمہ: مسجد میں وضو حرام ہے سوائے اس جگہ کے جو وضو کے لیے بنائی گئی ہے۔ (ج۱۶ص۲۸۴)

سوال۴۲۳: مسجد کے اوپر امام کے لیے مکان بنانا کیسا؟

امام مسجد کی رہائش کے لیے مسجد کے اوپر مکان بنا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: درمختار میں ہے:

اگر مسجد کے اوپر واقف (یعنی وقف کرنے والے) نے امام کے لیے مکان بنایا تو حرج نہیں کیونکہ یہ مصالح مسجد میں سے

ہے لیکن جب مسجدیت تام (مکمل) ہو جائے پھر اس پر مکان بنانا چاہے تو اس کو منع کیا جائے گا اور اگر وہ کہے کہ میں نے پہلے سے اس کا ارادہ کیا تھا تو اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔ تاتارخانیہ جب خود واقف کا یہ حکم ہے تو غیر واقف کو کیسے اجازت ہو سکتی ہے لہٰذا ایسے مکان کو گرانا واجب ہے اگرچہ مسجد کی دیوار پر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۶ص۴۲۲)

سوال۴۲۴: مسجد میں چندہ جمع کرنا کیسا؟

مصارفِ خیر کے لیے مسجد میں چندہ جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جائز ہے جبکہ چپقلش نہ ہو اور کوئی بات خلافِ ادب مسجد نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۶ص۳۵۴)

سوال۴۲۵: مسجد میں مانگنا جائز نہیں

مسجد میں اپنے لیے مانگنا کیسا ہے؟ دوسروں کے لیے یا مسجد کے لیے چندہ مانگ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: مسجد میں اپنے لیے مانگنا جائز نہیں اور اسے دینے سے بھی علماء نے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ امام اسمٰعیل زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو مسجد کے سائل کو ایک پیسہ دے اسے چاہیے کہ ستر پیسے اللہ تعالیٰ کے نام پر اور دے کہ اس پیسہ کا کفارہ ہوں (جو مسجد میں اپنی ذات کے لیے مانگنے والے کو دیا) اور کسی دوسرے کے لیے مانگا یا مسجد خواہ کسی اور ضرورتِ دینی کے لیے چندہ کرنا جائز اور سنت سے ثابت ہے۔ (ج۱۶ص۴۱۷)

سوال۴۲۶: مسجد بنانے کا اجرِ عظیم

چندہ جمع کر کے مسجد بنانا کیسا ہے؟ چندہ دینے والوں کو اس کا کیا اجر ملے گا؟

الجواب: صحیح حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ عزوجل کے لیے مسجد بنائے اگرچہ ایک چھوٹی سی چڑیا کے گھونسلے کے برابر اللہ عزوجل اس کے لیے جنت میں موتی اور یاقوت کا محل تیار فرمائے گا۔ (المعجم الاوسط ج۶)

اور اس میں ہر وہ شخص جو کسی قدر چندہ سے شریک ہوا داخل ہے۔ ساری مسجد بنانے پر یہ ثواب موقوف نہیں۔ مدینہ طیبہ میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی پھر امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس میں زیادت فرمائی پھر امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب اس کی تعمیر میں افزائش فرمائی اس پر یہی حدیث روایت کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۶ص۴۲۵)

سوال۴۲۷: مسجد کے اوپر گھر بنانا کیسا؟

امام کے لیے مسجد پر گھر بنانا کیسا؟ اگر بنا دیا تو کیا کریں؟

الجواب: درمختار میں ہے:

”اگر واقف (جو مسجد کی جگہ وقف کرے) نے مسجد کی چھت پر امام کا حجرہ بنا دیا تو جائز ہے کیونکہ یہ مصالح مسجد میں سے ہے مگر تمام مسجدیت کے بعد اگر وہ ایسا کرنا چاہے تو اسے منع کیا جائے گا اگرچہ وہ کہے کہ میں نے شروع سے

اس کی نیت کی تھی اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی''۔

تاتارخانیہ' تو جب خود واقف کا حکم یہ ہے تو غیر واقف کو ایسا کرنے کا اختیار کیسے ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس عمارت کو (جو امام کے لیے بنائی) گرانا واجب ہے' اگر چہ وہ دیوار مسجد پر بنائی گئی ہو اور اس کی اُجرت لینا یا اس میں سے کسی حصہ کو ذریعۂ آمدن یا رہائش گاہ بنانا جائز نہیں' بزازیہ۔ (ج۱۶ص۴۱۶)

سوال ۴۲۸: روزِ قیامت مساجد کا حال

روزِ قیامت مساجد کا کیا بنے گا؟

الجواب: مسجد کی نسبت ایک حدیث روایت کی جاتی ہے: روزِ قیامت تمام مساجد کی زمین جمع کر کے داخلِ جنت کی جائے گی۔

''قیامت کے دن تمام زمینیں ختم ہو جائیں گی سوائے مساجد کی زمینوں کے کہ ان میں سے بعض کو بعض کے ساتھ ملا دیا جائے گا' یعنی اکٹھا کر دیا جائے گا''۔

شارحین حدیث نے فرمایا: وہ جنت کا حصہ بنا دی جائیں گی۔ (التیسیر شرح الجامع الصغیر) (ج۱۶ص۴۲۱)

سوال ۴۲۹: قبروں کا احترام

ایک شخص قبروں پر استنجاء کرتا ہے اور ان پر پاؤں بھی رکھتا ہے' اس کا یہ فعل کیسا؟

الجواب: قبرِ مسلم کا ادب واجب ہے اس پر استنجاء کرنا حرام ہے' اس پر اُگال یا دھوون ڈالنا توہین ہے۔ اس پر بلاضرورت و مجبوری شرعی پاؤں رکھنا ناجائز ہے' نہ کہ معاذ اللہ اس پر جوتا پہنے چڑھنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: بے شک تم میں کسی کا چنگاری پر بیٹھنا کہ وہ اس کے کپڑے جلا کر اس کی کھال تک پہنچ جائے' اس کے حق میں قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔ (صحیح مسلم ج۱)

اور فرماتے ہیں:

''بے شک مجھے آگ یا تلوار پر چلنا مسلمانوں کی قبر پر چلنے سے زیادہ پسند ہے''۔ (سنن ابن ماجہ ص۱۱۳)

(ج۹ص۶۹۷تا)

سوال ۴۳۰: متولی سے مالِ وقف اگر ضائع ہو جائے تو......

متولی سے اگر مالِ وقف ضائع ہو جائے تو کیا اس پر تاوان ہوگا یا نہیں؟

الجواب: اگر متولی نے کوئی بے احتیاطی نہ کی تو اس پر تاوان نہیں۔

لانه كالوصى امين فالقول قوله بيمين .

کیونکہ وہ (متولی) وصی کی طرح امین ہے تو قسم کے ساتھ اس کی بات مان لی جائے گی۔

اور اگر بے احتیاطی کی، مثلاً صندوق کھلا چھوڑ دیا، غیر محفوظ جگہ رکھا تو اس پر تاوان ہے۔

لان الامین بالتعدی ضمین .

کیونکہ تعدی کی وجہ سے امین پر ضمان لازم ہوتا ہے۔ (ج۱۶ص۵۶۹)

سوال۴۳۱: مدرسین کو ایڈوانس تنخواہ دینا کیسا؟

مدرسین وقف کو دو، چار ماہ پیشگی تنخواہ دینا جائز ہے کہ نہیں؟

الجواب: روا نہیں (یعنی جائز نہیں) مگر جہاں اجازتِ واقف یا تعامل قدیم ہو۔

لانہ یحمل المعھود من عند الواقف .

کیونکہ یہ خوف واقف کی طرف سے معہود پر محمول ہوگا۔ (ج۱۶ص۵۷۰)

سوال۴۳۲: متولی کا مالِ وقف استعمال کرنا جائز نہیں

متولی کا مالِ وقف بطور قرض اپنے صرف میں لانا، پھر ادا کر دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

حرام، **حرام لانہ تعدی علی الواقف والقیم اقیم حافظ لا متلف .**

کیونکہ یہ وقف پر تعدی ہے، حالانکہ متولی کو بطور محافظ مقرر کیا جاتا ہے نہ کہ ضائع کرنے والا۔ (ج۱۶ص۵۷۰)

کتاب البیوع

سوال ۴۳۳: سودا مکمل کب ہوتا ہے؟

بیع تام کب ہوتی ہے؟ اور بعد بیع مشتری یا بائع بیع ختم کرسکتا ہے یا نہیں؟ اور اگر زید سامان ناقص بھیجے تو کیا کیا جائے؟

الجواب: بیع ایجاب وقبول سے تام ہوجاتی ہے اور جب بیع صحیح شرعی واقع ہو تو اس کے بعد بائع یا مشتری کسی کو بے رضا مندی دوسرے کے اس سے یوں پھر جانا روا نہیں۔ نہ اس کے پھرنے سے وہ معاہدہ جو مکمل ہوچکا ٹوٹ سکتا ہے۔ زید پر لازم ہے کہ مال فروخت شدہ تمام وکمال خریدار کو دے۔ ہدایہ میں ہے:

> "جب ایجاب وقبول تام ہوجائے تو بیع لازم ہوجاتی ہے اور بائع ومشتری میں سے کسی کو فسخ کا اختیار حاصل نہیں ہوتا، سوائے اس کے کہ مبیع میں کوئی عیب ظاہر ہوجائے یا مشتری نے بوقت بیع اس کو دیکھا نہ ہو"۔

مال ناقص جو خلاف قرارداد زید نے بھیجا، مشتری اسے واپس پہنچا کر اپنی اصل خریداری کا مال لے سکتا ہے، جبکہ مشتری سے کوئی امر مانع واپسی نہ ہوا ہو، مثلاً اسے دیکھنے کے بعد وہ قول یا فعل جو اسی مال پر راضی ہوجانے کی دلیل ہو۔ (ج ۷، ص ۸۷)

سوال ۴۳۴: اپنی چیز سستی یا مہنگی بیچ سکتے ہیں؟

بازار میں ایک چیز اگر ایک سو روپے میں مل رہی ہے اور کوئی شخص اسے کم یا زیادہ پر بیچتا ہو تو ایسا کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: یہ فعل اگرچہ نرخ بازار سے کیسا ہی تفاوت ہو، حرام یا ناجائز نہیں کہ وہ مشتری پر جبر نہیں کرتا، نہ اسے دھوکا دیتا ہے۔ اور اپنے مال کا ہر شخص کو اختیار ہے، چاہے کوڑی کی چیز ہزار روپے کو دے۔

مشتری (خریدنے والا) کو غرض ہو لے، نہ ہو نہ لے۔

فی رد المحتار لو باع کاغذہ بالف یجوز ولا یکرہ ۔ واللہ تعالٰی اعلم!

ترجمہ: ردالمحتار میں ہے: اگر کسی نے کاغذ کا ٹکڑا ہزار (روپیہ) کے بدلے بیچا تو جائز ہے اور مکروہ نہیں ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم! (ج ۷، ص ۹۷)

سوال ۴۳۵: بھاؤ کم کرانا سنت ہے

سودا خریدنے میں حجت کر کے بھاؤ بڑھانا کیسا ہے؟

الجواب: بھاؤ کے لیے بحث کرنا بہتر ہے بلکہ سنت، سوا اس چیز کے جو سفر حج کے لیے خریدی جائے، اس میں بہتر یہ ہے کہ جو مانگے دے دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۷ص۱۲۷)

سوال ۴۳۶: زمین کو قبضہ سے پہلے بیچنا جائز ہے

زمین کو بغیر قبضہ کیے ہوئے بیع کرنا شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: جائز ہے۔ تنویر الابصار میں ہے:

صح بیع عقاد لا یخشی هلاکه قبل قبضه . واللّٰه تعالیٰ اعلم

ترجمہ: جس مال غیر منقول کے تلف ہونے کا خطرہ نہ ہو، اس کو قبضہ میں لینے سے پہلے اس کی بیع جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۷ص۱۲۹)

سوال ۴۳۷: ملاوٹ والی چیز بیچنا کیسا؟

جس چیز میں ملاوٹ کی ہو، اسے بیچنا جائز ہے کہ نہیں؟

الجواب: درمختار میں ہے:

ملاوٹ والی چیز فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں، جب اس کی ملاوٹ کو بیان کردے یا ملاوٹ ایسی ظاہر ہو کہ دکھائی دیتی ہو اور یونہی فرمایا: امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے ایسی گندم کے بارے میں، جس میں جَو ملے ہوئے ہوں، اس طور پر کہ جو نظر آتے ہوں، تو ایسی گندم کی بیع میں کوئی مضائقہ نہیں اور اگر اس مخلوط گندم کو پیس لیا تو مت بیچے۔ اور امام ابو یوسف نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کے پاس تانبا ملی چاندی ہے کہ وہ اسے بتائے بغیر نہ بیچے۔ (ج۷ص۱۵۰)

سوال ۴۳۸: چوری کا مال خریدنا کیسا؟

چوری کا مال خرید سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: چوری کے مال کا دانستہ (یعنی جان بوجھ کر) خریدنا حرام ہے، بلکہ اگر معلوم نہ ہو تو مظنون ہو، جب بھی حرام ہے۔ مثلاً کوئی جاہل شخص کہ اس کے مورثین (ورثاء) بھی جاہل تھے، کوئی علمی کتاب بیچنے کو لائے اور اپنی مِلک بتائے، اس کے خریدنے کی اجازت نہیں اور اگر نہ معلوم ہے نہ کوئی واضح قرینہ تو خریداری جائز ہے۔ پھر اگر ثابت ہو جائے کہ یہ چوری کا مال ہے تو اس کا استعمال حرام ہے بلکہ مالک کو دیا جائے (جس کا اصل میں ہے نہ کہ چور کو دے) اور وہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو اور ان کا بھی پتہ نہ چل سکے تو فقراء کو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۷ص۱۶۵)

سوال ۴۳۹: بھنگ کو بیچنا کیسا؟

بھنگ کی بیع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: دوا کے لیے جائز ہے اور اگر گمان غالب ہو کہ وہ اس کو نشہ کے لیے استعمال کرے گا تو ایسے شخص کے ہاتھ بیع کرنا حلال نہیں، کیونکہ معصیت بعینہٖ اس کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۷ص۱۹۸)

سوال ۴۴۰: مردہ جانور کا بیچنا کیسا؟

حلال جانور جو مر جائے، اس کو بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جو جانور مردہ ہو گیا بغیر ذبح شرعی کے مر گیا، اس کا بیچنا حرام ہے اور اس کے دام حرام۔ (ج۱۷ص۱۷۱)

سوال ۴۴۱: تیار فصل خریدنا کیسا؟

اگر ایک کھیت کی فصل تیار ہو چکی ہے تو اس کو بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: کھیت اگر تیار ہو گیا اور ابھی کاٹ لیا جائے گا تو جائز ہے اور اگر ابھی نہ پکا اور پکنے تک کھیتی قائم رکھی جائے گی تو خرید و فروخت ناجائز ہے۔

بشرط ما فيه نفع عاقد بلا قضية العقد ۔

اس چیز کی شرط لگانے کی وجہ سے جس میں کسی عاقد کا نفع ہے اور عقد اس کا تقاضا نہیں کرتا۔

اور اس کے جواز کا حیلہ یہ ہے کہ مثلاً کھیتی دو مہینہ میں پکتی سمجھے تو کھیتی فی الحال خرید لے اور اس کے باقی رکھنے کی شرط نہ کرے اور اسی وقت معاً وہ زمین جس میں کھیتی ہے، اپنے کسی کام کے لیے دو مہینہ تک کو ایک معینہ کرایہ پر لے لے، خریداری میں اس اُجرت کا حساب دل میں سمجھ لے۔ مثلاً بیس روپے قیمت کا کھیت ہے اور روپیہ مہینہ زمین کا کرایہ ہو گا اور دو مہینے کو کرایہ لینا ہوا، تو اٹھارہ روپے کو کھیت خرید لے اور دو روپے کو زمین کرایہ پر لے۔ (ج۱۷ص۱۷۵)

سوال ۴۴۲: ذخیرہ اندوزی کی صورتیں

غلہ کو روک کر بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: غلہ کو اس نظر سے روکنا کہ گرانی کے وقت بیچیں گے، بشرطیکہ اسی جگہ یا اس کے قریب سے خریدا اور اس کا نہ بیچنا لوگوں کو مضر (نقصان دِہ) ہو، مکروہ و ممنوع ہے۔ اور اگر غلہ دور سے خرید کر لائے اور بانتظارِ گرانی نہ بیچے، یا نہ بیچنا اس کا خلق کو مضر نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔ عالمگیریہ میں ہے:

احتکار (ذخیرہ اندوزی) مکروہ ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ شہر میں غلہ خرید لے اور اس کو فروخت کرنے سے روک رکھے اور یہ روکنا لوگوں کے لیے نقصان دِہ ہو، یہ حاوی میں ہے۔ اور شہر میں خرید کر اس کو بیچنے سے روکا مگر اس سے لوگوں کو ضرر نہیں پہنچتا تو کوئی حرج نہیں۔ یونہی تاتارخانیہ میں تجنیس سے نقل کیا گیا ہے اور اگر شہر کے قریب سے خریدا اور شہر میں اُٹھالایا، اور فروخت سے روک رکھا جبکہ اس سے شہر والوں کو ضرر پہنچتا ہے تو یہ مکروہ ہے۔ (ج۱۷ص۱۸۹)

سو ۴۴۳ بلا اجازت کسی کی چیز بیع کرنے کا حکم

زیدے اپنی زوجہ ہندہ کا زیور جو اسے اس کے والدین نے دیا' بلا اجازت ہندہ کے بیچ دیا تو یہ بیع ٹھیک ہوئی یا نہیں؟

الجواب زیور وظروف وغیرہ اسباب جہیز کہ والدین ہندہ نے خاص واسطے صرف ہندہ کے دیا۔ بلاریب (بغیر شک ے) ملک ہندہ ہے۔ زید کو اس میں کچھ حق نہیں۔

درمختار ہے کہ باپ نے بیٹی کو جہیز دیا اور بیٹی کے قبضہ میں دے دیا تو اب نہ تو وہ خود واپس لے سکتا ہے نہ ہی اس کے مرنے ے بعد اس کے ورثہ واپس لے سکتے ہیں' جبکہ اس نے یہ جہیز حالتِ صحت میں دیا ہو' بلکہ اس جہیز کی ملکیت بیٹی کے ساتھ مختص (یعنی خاص) ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

پس وہ بیع کہ زید کی بلا اجازتِ ہندہ نافذ نہیں ہو سکتی اور اگر ہندہ مطالبہ کرلے تو وہ زیور مشتری سے پھیر سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۷ ص ۱۹۳)

سوال ۴۴۴: قرض پر نفع سود ہے

ایک شخص نے مبلغ سو روپیہ اس شرط پر قرض لیا کہ پچیس روپے سالانہ منافع مقررہ بلانقصان کے دیتا رہوں گا اور بعد میں پورا قرض بھی واپس کردوں گا تو کیا یہ زیادتی سود ہے یا نہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب: قطعی سود اور یقینی حرام وگناہ کبیرہ وخبیث ومردار ہے۔ حدیث میں ہے:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل قرض جر منفعة فهو ربوا۔ (کنزالعمال ج ۶)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قرض نفع کو کھینچے' وہ سود ہے۔

ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنی سخت مکروہ ہے' جس کے پھیرنے کا حکم ہے اور اس کا امامت کرنا گناہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۱۷ ص ۲۶۹)

سوال ۴۴۵: قرض پر نفع سود ہے

ایک شخص کو ایک ہزار روپے کا نوٹ دس ماہ کے وعدہ سے گیارہ سو روپے کو دیا' قرضدار نے اپنے وعدہ پر قرض خواہ کو گیارہ سو روپے کے دوسرے نوٹ دیئے (وہی نہیں دیئے) تو جائز یا کیا؟

الجواب: اگر ہزار روپے کا نوٹ قرض دیا اور پیسہ اوپر ہزار لینا ٹھہرا تو حرام ہے' سود ہے۔ ہاں اگر ہزار روپے کا نوٹ گیارہ سو روپے کو بیچا اور ادائے ثمن کا وعدہ مثلاً دس ماہ کا قرار پایا' جب وعدہ کا دن آیا۔ بائع نے زرِ ثمن کا مشتری سے مطالبہ کیا' س نے کہا: میرے پاس روپیہ نہیں' گیارہ سو روپے کے نوٹ زرِ ثمن کے بدلے لے تو اس نے قبول کیا اور نوٹ اس کے عوض میں دے دے تو یہ جائز ہے۔

وهی مسئلة شراء القرض من المستقرض ۔

یہ مقروض سے قرض خریدنے کا مسئلہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ اص ۲۷۳)

سوال ۴۴۶: سود پر وعیداتِ شدیدہ

ایک صاحب نے بیان فرمایا کہ سود کھانا اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنے سے بدتر ہے اور سود کا ایک روپیہ لینا اتی اتی بار زنا کرنے سے سخت تر ہے یہ بات صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب: بیشک صحیح ہے اس باب میں احادیثِ کثیرہ وارد ہیں۔

حدیث کہ فرماتے ہیں: صلی اللہ علیہ وسلم

"ایک درہم سود کا کھانا تینتیس زنا کے برابر ہے اور جس کا گوشت حرام سے بڑھے تو نارِ جہنم اس کی زیادہ مستحق ہے"۔

(المعجم الاوسط صغیر ج ۳)

حدیث کہ فرماتے ہیں: صلی اللہ علیہ وسلم

بے شک ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ عزوجل کے نزدیک سخت تر ہے تینتیس زنا سے کہ آدمی اسلام میں کرے۔

(الدر المنثور بحوالہ طبرانی، الترغیب والترہیب ج ۳، مجمع الزوائد ج ۴)

حدیث کہ فرماتے ہیں: صلی اللہ علیہ وسلم

سود ستر گناہ ہے جن میں سے سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں سے نکاح کر لے۔

(سنن ابن ماجہ، شعب الایمان ج ۳)

حدیث کہ فرماتے ہیں: صلی اللہ علیہ وسلم

سود کے تہتر دروازے ہیں سب میں ہلکا اپنی ماں سے زنا کی مثل ہے۔ (المستدرک ج ۲)

حدیث کہ فرماتے ہیں: صلی اللہ علیہ وسلم

سود بہتر گناہ ہے سب سے چھوٹا بحالتِ اسلام اپنی ماں سے زنا کی طرح ہے اور سود کا ایک درہم کئی اوپر تیس زنا سے سخت تر ہے۔ (الترغیب والترہیب ج ۳) (ج ۷ اص ۲۹۳)

سوال ۴۴۷: سود باہمی رضامندی سے بھی حرام ہی رہے گا

دو فریق باہمی رضامندی سے سود لے دے سکتے ہیں یا یہ بھی جائز نہیں؟

الجواب: اگر باہمی رضامندی سے سود جائز ہو سکے گا تو زنا بھی جائز ہو سکے گا اور سود بھی جائز ہو سکے گا جبکہ سود کا ایک اس کے کھانے پر راضی ہو اللہ و رسول کے غضب میں کسی کی رضامندی کو کیا دخل۔ صحیح حدیث میں فرمایا کہ سود کھانا تہتر بار اپنی ماں سے زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے کیا باہمی رضامندی سے ماں کے ساتھ ۷۳ بار زنا جائز ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ اص ۳۲۶)

سوال ۴۴۸: سود کی تعریف

سود کیا چیز ہے اور کس کس صورت میں سود ہو جاتا ہے؟

الجواب: وہ زیادت کہ عوض سے خالی ہو اور معاہدہ میں اس کا استحقاق قرار پایا ہو، سود ہے۔ مثلاً سو روپے قرض دیئے اور یہ ٹھہرا لیا کہ پیسہ اوپر سو لے گا، تو یہ پیسہ عوض شرعی سے خالی ہے، لہٰذا سود حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۷ ص۳۲۶)

سوال ۴۴۹: نوٹ پر نفع کی صورتیں

ایک مسلمان اور ایک ہندو کو دس روپیہ کا نوٹ دیا، آیا ہندو مسلمان دونوں سے اس کا نفع جو قرار پایا ہے، لیا جائے گا یا نہیں؟

الجواب: دس کا نوٹ اگر زیادہ کو بیچا تو ہندو مسلمان دونوں سے لینا جائز اور اگر قرض دیا اور زیادہ لینا قرار پایا تو مسلمان سے حرام قطعی اور ہندو سے جائز جبکہ اسے سود سمجھ کر نہ لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۷ ص۳۲۶)

سوال ۴۵۰: قرض پر نفع کی ایک اور صورت

زید نے عمرو کو تجارت کے لیے قرض دیا اور آپس میں یہ ٹھہرا کہ علاوہ قرض کے وہ زید کو تجارت کا نصف نفع دیا کرے گا تو یہ سود ہوا یا نہیں؟

الجواب: یہ سود اور حرام قطعی ہے، ہاں اگر روپیہ اسے قرض نہ دے بلکہ تجارت کے لیے دے کہ روپیہ میرا اور محنت تیری اور منافع نصفا نصف، تو یہ جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۷ ص۳۳۵)

سوال ۴۵۱: سود لینا، دینا مطلقاً حرام ہے

سرزمینِ ہندوستان میں بحالتِ موجودہ مسلمانوں کو اپنی دینی اور قومی حالت سنوارنے کی غرض سے سود کا لین دین غیر مسلم سے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: سود لینا دینا مطلقاً حرام ہے۔

قال اللہ تعالٰی وحرم الربٰوا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام کیا۔

حدیث صحیح میں ہے:

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربٰو و مؤکلہ و کاتبہ و شاھدہ وقال ھم سواء۔ (صحیح مسلم ج۲)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود کھانے والے اور سود دینے والے اور سود کا کاغذ لکھنے والے اور اس پر گواہی دینے والوں پر، اور فرمایا: وہ سب برابر ہیں۔

اللہ کی لعنت کے ساتھ دینی حالت سنورے گی یا اور بدتر ہوگی اور قومی دنیوی حالت سنبھلنا بھی معلوم۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

یمحق الربٰوا ویربی الصدقٰت .(القرآن)

اللہ مٹاتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے زکوٰۃ کو۔

جسے اللہ تباہ و برباد کرے وہ کیونکر بڑھ سکتا ہے اور بالفرض کچھ دن کو ظاہری نگاہ میں بڑھے بھی تو جتنا بڑھے گا اللہ کی لعنت بڑھے گی۔

مباد اولی آن فرو مایہ شاد
کہ از بہر دنیا و ہد دین بباد

(اس کمینے کا دل خوش نہ ہو جس نے دنیا کی خاطر دین کو برباد کیا)

اگر قرآنِ عظیم پر ایمان ہے تو سود کا انجام یقیناً تباہی و خسران (خسارہ) ہے، سائل لین دین پوچھتا ہے، مسلمانوں کے پاس مال کہاں اور کفار بڑے بڑے مالدار، انہیں آپ سے سودی قرضہ لینے کی کیا ضرورت ہوگی اور اگر ہو بھی تو ان کی قوم کے ہزاروں لینے دینے کو موجود ہیں، اور سود دینے میں قوم کا نفع ہے یا کفار کا۔ سود دینے سے قومی حالت سنورتی تو لاکھوں مسلمان بنیوں کو سود دینے اور اپنی جائیدادوں کو تباہ کرتے ہیں۔ ہزار کا مال دوڈھائی سو میں بہ جاتا ہے کیا اسی کو حالت سنورنا کہتے ہیں۔ نفع لینے کی بعض جائز صورتیں نکل سکتی ہیں، جن میں کچھ کا ذکر ہمارے فتاویٰ اور بہت کا ہمارے رسالہ نوٹ میں ہے کہ مع ترجمہ چھپ رہا ہے، مگر کسی کوٹھی کا کام فقط نفع لینے سے نہیں چلتا، اسے دینا بھی ضرور پڑتا ہے اور معاملہ جب کفار سے ہو تو ان تینوں صورتوں کی پابندی دشوار ہے جن پر جواز کا مدار ہے اور یوں سود دینا اگرچہ کافر کو ہو، قطعاً حرام واستحقاقِ نار ہے، ہاں اگر نوٹ کا طریقہ جو ہم نے اس رسالہ میں لکھا، تجار میں رائج ہو جائے تو بلاشبہ سود لینے دینے کی آفت اُٹھ جائے اور لین دین کا تمام بازار شرعی جواز کے ساتھ کھل جائے۔ وباللہ التوفیق واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷، ص ۳۳۵)

سوال ۴۵۲: حرام مال کی نحوست

حرام روپیہ فقیر کو دینا جائز ہے یا نہیں، اگر نہیں تو اس کا کیا کریں؟

الجواب: علماء نے یہاں تک فرمایا کہ مال حرام فقیر کو دے کر ثواب کی اُمید رکھنا کفر ہے اور اگر فقیر کو معلوم ہو کہ اس نے مال حرام دیا ہے اور اس کے لیے دعا کرے اور وہ آمین کہے تو دونوں نئے سرے سے کلمۂ اسلام پڑھیں اور تجدیدِ نکاح کریں۔

محیط و عالمگیریہ و جامع الفصولین وغیرہا میں ہے:

کسی نے مالِ حرام میں سے کچھ فقیر پر صدقہ کیا اس حال میں کہ وہ اس سے ثواب کی اُمید کرتا ہے تو کافر ہو گیا اور اگر فقیر کو معلوم ہو کہ یہ مالِ حرام ہے اس کے باوجود اس نے دینے والے کو دعا دی اور دینے والے نے اس پر آمین کہی تو دونوں کافر ہو گئے۔

زرِ حرام والے کو یہ حکم ہوتا ہے کہ جس سے لیا اُسے واپس دے وہ نہ رہا، اس کے وارثوں کو دے، پتہ نہ چلے تو فقراء پر تصدق کرے، یہ تصدق بطورِ تبرع واحسان وخیرات نہیں، بلکہ اس لیے کہ مالِ خبیث میں اسے تصرف حرام ہے اور اس کا پتہ نہیں جسے واپس دیا جاتا۔ لہٰذا دفعِ خبث وتکمیلِ توبہ کے لیے فقراء کو دینا ضرور ہوا۔ اس غرض کے لیے جو مال دفع کیا جائے، وہ مساجد وغیرہ امورِ خیر میں صرف کہ خبیث ہے اور یہ مواضع (جگہیں) خبیث کا مصرف نہیں، ہاں! فقیر اگر لے کر بعدِ قبول اپنی طرف سے مسجد میں دے دے تو مضائقہ نہیں۔ (ج۱۷ص۳۵۲)

سوال۴۵۳: سودخور کی دنیاوی سزا

سودخور کے ساتھ میل جول رکھنا اور شادی پر اس کو بلانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: سودخور کہ علانیہ سود کھائے اور توبہ نہ کرے، باز نہ آئے، اس کے ساتھ میل جول نہ چاہیے، اُسے شادی وغیرہ میں نہ بلایا جائے۔

قال اللّٰہ تعالٰی واما ینسینك الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظٰلمین ۔(القرآن)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر شیطان تجھے بھلادے تو یاد آنے پر ظالم قوم کے ساتھ مت بیٹھو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۷ص۳۸۰)

سوال۴۵۴: سود سے بچنے کا حیلہ

ایک شخص سود سے بچنا چاہتا ہے اور نفع بھی حاصل کرنا چاہتا ہے اور ایک شخص سود دینے سے بچنا چاہتا ہے، پر قرض بھی لینا ہے اس کو تو کیا کیا جائے؟

الجواب: اس کی بہت سی صورتیں ہیں، ایک سہل (آسان) صورت یہ ہے کہ دینے والا قرض نہ دے بلکہ اس کے ہاتھ نوٹ بیچے، مثلاً سو روپے یہ لینا چاہتا ہے اور سال بھر کا وعدہ ہے اور دینے والا نفع لینا چاہتا ہے تو سو روپے کا نوٹ اس کے ہاتھ ایک سال کے وعدہ پر، مثلاً ایک سو بارہ روپے کو بیچے، پھر اگر وہ سال کے اندر مثلاً چھ مہینے میں روپیہ دے دے تو صرف ایک سو چھ لے، اس سے زیادہ لینا حرام ہے، یونہی اور کوئی چیز جو بازار کے بھاؤ سے سو روپے کی ہو، ایک سو بارہ کو بیچے، اس کا بھی یہی حکم ہے۔

دوسرے یہ کہ سو روپے اس کو قرض دے اور قرض لینے والا دینے والے کے پاس اپنی کوئی چیز مثلاً چاقو یا تھالی امانت رکھے اور دینے والے سے کہے: میری اس چیز کی حفاظت کر، میں اس چیز کی حفاظت پر ایک روپیہ یا ۴ یا ۲ یا دس روپے ماہوار جو ٹھہر جائے دوں گا، مگر جو شے اس کے پاس رکھے، اس کی قیمت اس اجرت سے زیادہ ہو، روپے مہینے پر رکھے تو روپے سے زیادہ قیمت کی چیز ہو۔

اس کے سوا اور صورتیں ہیں کہ ہم نے کفل الفقیہ میں ذکر کیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۷ص۳۸۴)

سوال ۴۵۵: شاہد کی تعریف

شاہد کی کیا تعریف ہے اور کون سی شہادت شرع شریف میں مانی جاتی ہے؟

الجواب: شاہد وہ جو مجلس قضا میں بلفظ اشہد یا گواہی میدہم (میں گواہی دیتا ہوں) یا گواہی دیتا ہوں، کسی حق کے ثابت کرنے کی خبر دے اور قبول شہادت کے لیے شاہد کا عاقل، بالغ، صحیح یادوالا، انکھیارا (یعنی آنکھوں والا) اور مدعا علیہ پر اپنی گواہی سے الزام قائم کرنے کی لیاقت والا ہونا لازم ہے اور یہ کہ اس شہادت میں بوجہ قرابت ولایت یا زوجیت یا عداوت وغیرہا اس پر تہمت نہ ہو، اور فاسق کی گواہی بھی مردود ہے، اور قبول کرنے والا گنہگار اور تفصیل تمام کتب فقہ میں ہے۔ (ج ۱۸ ص ۹۳)

سوال ۴۵۶: جھوٹی گواہی کا وبال

کیا جھوٹی قسم اور جھوٹی گواہی پر کفارہ ہے یا نہیں؟

الجواب: جھوٹی قسم جو آئندہ کی بابت کھائی جائے، اس کا کفارہ ہے اور جھوٹی گواہی کا کچھ کفارہ نہیں، حدیث میں ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

> ”جھوٹی گواہی دینے والا گواہی دینے کی جگہ سے اپنے پاؤں ہٹانے نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم واجب کر دیتا ہے“۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۸ ص ۳۰۲)

سوال ۴۵۷: رشوت کی تعریف و وعید

رشوت کی تعریف کیا ہے اور اس پر وعید کیا ہے؟

الجواب: رشوت کے لیے فرمایا:

الراشی والمرتشی کلاھما فی النار ۔

ترجمہ: رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں جہنم میں ہیں۔ (الترغیب والترہیب ج ۳)

یہ اس صورت میں ہے کہ دینے والا مستحق رہے گا، کسی کا حق چھپانا اور اپنا حق نکالنے کے لیے جو دیا جائے وہ رشوت ہے اور اپنے اوپر سے دفع ظلم کر دیا جائے تو رشوت نہیں، ہاں ظالم کے حق میں وہ بھی رشوت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۷ ص ۵۸۷)

سوال ۴۵۸: ایک مفتی کو کتنا قابل ہونا چاہیے؟

فتویٰ دینے کے لیے مفتی کو کتنا علم پڑھنا ضروری ہے اور کتنی مہارت علومِ دینیہ میں ہونی چاہیے؟

الجواب: حدیث و تفسیر و اصول و ادب و قدر حاجت ہیئات و ہندسہ و توقیت اور ان میں مہارت کافی اور ذہن صافی اور نظر وافی اور فقہ کا کثیر مشغلہ اور اشغال دنیویہ سے فراغ قلب اور توجہ الی اللہ اور نیت لوجہ اللہ اور ان سب کے ساتھ شرط اعظم توفیق من اللہ جو ان شروط کا جامع وہ اس بحر ذخار میں شناوری کر سکتا ہے، مہارت اتنی ہو کہ اس کی اصابت اس کی خطاء پر غالب

ہو اور جب خطاء واقع ہو رجوع سے عار نہ رکھے ورنہ اگر خواہی سلامت بر کنار است۔ واللہ تعالٰی اعلم! (ج ۱۸ ص ۵۱۹)

سوال ۴۵۹: وکالت کرنا کیسا ہے؟

پیشہ وکالت ازروئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: وکالت جس طرح رائج ہے کہ حق کو ناحق' ناحق کو حق کرنے کی کوشش کرتے ہیں' اگر وہ سچ بولنا چاہے تو کہتے ہیں: اگر سچ کہو گے تو تمہارا مقدمہ سرسبز نہ ہوگا' جھوٹی گواہیاں دلواتے ہیں' جھوٹے حلف اٹھواتے ہیں' قطعی حرام ہے اور ایسی ہی وکالت آج کل فروغ پا سکتی ہے' وہ جو کامل تحقیقات کے بعد جسے حق پر جان لے' صرف اس کی وکالت کرے' محض بطور حق کرنے جھوٹ بولنے یا بلوانے سے پرہیز کرے' اس کی وکالت اس زمانے میں اصلاً نہیں چل سکتی۔ واللہ تعالٰی اعلم! (ج ۱۹ ص ۹۵)

سوال ۴۶۰: مضاربت کا طریقہ

کسی اہل ہنود کو روپیہ تجارت کے لیے دیا جائے اور اس پر نفع نصف' نصف تقسیم کر لیں گے' یہ طریقہ کیسا ہے؟

الجواب: یہ طریقہ مضاربت کا ہے' مسلمان کے ساتھ بھی جائز ہے' مگر اس پر نقصان کی شرط حرام ہے اور ہندو کے ساتھ شرطِ نقصان بھی کر لینا جائز۔

لانه من عقد فاسد وهم ليسوا باهل ذمة ولا مستامنين . والله تعالٰى اعلم!

ترجمہ: کیونکہ یہ عقد فاسد ہے اور یہ ہندو نہ تو ذمی ہیں اور نہ ہی مستامن ہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم! (ج ۱۹ ص ۱۲۹)

سوال ۴۶۱: چوری ہونے والی چیز کے بارے میں

بتقریبِ نیاز جناب پیرانِ پیر غوث الاعظم دستگیر علیہ السلام نے عمرو سے دیگ کرایہ پر لی' وہ دیگ اسی شب زید کے مکان سے چوری ہو گئی' اب عمرو اس کی قیمت مانگتا ہے' بموجب حکم شرع زید پر قیمت لازم ہے کہ نہیں؟

الجواب: اگر زید نے دیگ حفاظت کے مکان میں رکھی ہے' جہاں وہ اپنے برتن وغیرہ رکھتا ہے تو اس پر الزام نہیں اور اس سے تاوان لینا جرم ہے' ہاں اگر بے خیالی بے پروائی کی ہو' غیر محفوظ مکان میں رکھی' باہر چھوڑ دی ہو تو اس صورت میں زید کو ضرور اس کی قیمت دینی آئے گی۔ اور علیہ السلام' لفظ بالاستقلال حضرات انبیائے کرام وملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے خاص ہے' ان کے غیر کے لیے استقلالاً جائز نہیں۔[1] حضور پُرنور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے لیے رضی اللہ عنہ کہنا

---

[1] اللہ اکبر! کیا انداز ہے' سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا کہ کسی نے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ علیہ السلام کہہ دیا' لیکن آپ مسئلہ شریعت بیان کرنے سے نہ چوکے' اور سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا جو غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے محبت کا انداز ''حدائق بخشش'' اور ''فتاویٰ رضویہ'' میں دیکھا گیا تو اس سے یہی پتہ چلتا ہے کہ آپ فنافی الغوث تھے۔ لیکن جہاں مسئلہ کی بات آئی تو بتا دیا کہ یہ الفاظ انبیاء کرام کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں' ان کے علاوہ میں جائز نہیں۔ اور فی الحقیقت عشق ہی وہ ہے جو شریعت کے دائرے میں رہ کر ہو' جو عشق شریعت سے ہٹا دے' وہ عشق نہیں فسق ہے۔

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے
(امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ)

چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۹ص۱۵۹)

سوال۴۶۲: گمشدہ چیز کا تاوان کس پر ہے؟

ایک شخص نے زید کو دو سو روپے دیئے کہ سونا خرید کر زیور بنائے' اس نے سونا خریدا اور سنار کو دینے جا رہا تھا کہ [illegible] جیب سے نکل گیا یا کسی نے جیب کتر لی تو یہ نقصان کس کا ہوا؟

الجواب: وہ شخص امین ہے جبکہ اس نے حفظ (یعنی حفاظت) میں قصور نہ کیا' اور (سونا) جاتا رہا (یعنی گم ہو گیا) [illegible] تاوان نہیں' ہاں اگر اس نے غفلت کی' مثلاً جیب پھٹی ہوئی تھی' اس میں سے نکل جانے کا احتمال تھا' اس نے ڈال لیا اور وہ [illegible] تو ضرور اس پر تاوان ہے۔

لانه متعد والمتعدی ضامن .

کیونکہ یہ تعدی کرنے والا ہوا اور تعدی کرنے والا ضامن ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۹ص۱۶۴)

سوال۴۶۳: تحفہ دے کر واپس نہیں لینا چاہیے؟

کسی کو کوئی چیز ہبہ کر کے واپس لینا کیسا ہے؟

الجواب: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے: حضور پرُنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

العائد فی هبته کالکلب یعود فی قیئه لیس لنا مثل السوء روياه عن ابن عباس رضی الله عنهما . (صحیح بخاری ج۱)

ترجمہ: ہبہ (تحفہ) دے کر رجوع کرنے والا اپنی قے میں عود کرنے والے کتے کی طرح ہے' بُری مثال ہمارے شایانِ شان نہیں' دونوں نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ (ج۱۹ص۱۹۹)

سوال۴۶۴: جائیداد سے محروم کرنا کیسا؟

ایک شخص کا بیٹا بہت نافرمانبردار ہے' کیا باپ اس کو اپنی وراثت سے محروم کر سکتا ہے؟

الجواب: اگر فی الواقع وہ فاسق و فاجر ہے' تو باپ کو حق ہے کہ اس کو محروم رکھے' جیسا کہ درمختار وغیرہ روشن کتب میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم! (ج۱۹ص۳۵۷)

سوال۴۶۵: جس کا کوئی وارث نہ ہو' وہ اپنے مال کا کیا کرے؟

جس کا کوئی وارث نہ ہو' وہ اپنا مال یتیم کو دے سکتا ہے؟

الجواب: جس کا کوئی وارثِ شرعی نہ ہو' وہ اپنا کل مال یتیم کو دے سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۹ص۳۹۰)

سوال۴۶۶: چھٹیوں کی تنخواہ مدرسین کو لینا جائز ہے؟

مدارسِ عربیہ میں جو چھٹیاں ہوتی ہیں ان کی تنخواہ مدرسین کو لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: تعطیلاتِ معہودہ میں مثل تعطیل ماہِ مبارک رمضان وعیدین وغیرہا کی تنخواہ مدرسین کو بے شک دی جائے گی۔

فان المعھود عرفا کالمشروط مطلقًا ۔

عرف میں معلوم متعین چیز مطلقاً مشروط کی طرح ہے۔ (ج۱۹ص۴۳۸)

سوال ۴۶۷: مزدور کی مزدوری پوری دینی چاہیے

ایک شخص نے کسی کو اپنے کام دوسرے شہر بھیجا اور دو تین ماہ اس سے کام لیا' پھر اس کی تنخواہ کے ۳۰ روپے بنے اور وہ اسے ۲۰ روپے دیتا ہے اور اس پر سختی کرتا اور اسے پریشان کرتا ہے' یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حرام' حرام' کبیرہ' کبیرہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

''قیامت کے دن تین شخصوں کا میں مدعی ہوں گا اور جس کا میں مدعی ہوں' میں ہی اس پر غالب آؤں گا' ایک وہ جس نے میرا عہد دیا پھر عہد شکنی کی' دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچ ڈالا اور اس کی قیمت کھائی' تیسرا وہ جس نے کسی شخص کو مزدوری میں لے کر اپنا کام تو اس نے پورا کرالیا اور مزدوری اسے پوری نہ دی''۔

(صحیح بخاری ج۱) (ج۱۹ص۴۵۴)

سوال ۴۶۸: غیر مسلم کے ہاں نوکری کرنا کیسا؟

انگریزوں کی نوکری سلائی کے کام کی کرنا' یا ان کا کپڑا مکان پر لا کر سینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: انگریز کی سلائی کی نوکری کرنے یا گھر پر لا کر اس کا کپڑا سینے میں کوئی مضائقہ نہیں' جبکہ کسی محذور شرعی پر مشتمل نہ ہو۔

فتاویٰ قاضی خاں میں ہے:

''مسلمان نے اپنے آپ کو عیسائی کا اجیر بنایا' اگر اس کی ذاتی خدمت کے علاوہ کوئی کام اُجرت پر کرلے تو جائز ہے اور اس کی مکمل بحث غمز العیون میں ہے''۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔ (ج۱۹ص۴۷۲)

سوال ۴۶۹: زمین کو کاشت کاری پر دینے کی جائز و ناجائز صورت

زید نے اپنی زمین چار سال کے لیے عمرو کو اس شرط پر اجارہ پر دی کہ اس زمین کی پیداوار کے تم مالک ہو' خواہ پیدا ہو یا نہ ہو' صرف چار من دھان ہر سال مجھ کو دینا' یہ اجارہ ٹھیک ہے یا نہیں؟

الجواب: یہ اجارہ فاسد اور عقد حرام و واجب الفسخ ہے کہ اس میں مالکِ زمین کے لیے ایک مقدار معین دھان کی شرط کی گئی اور وہ قاطع شرکت ہے کہ ممکن ہے کہ چار ہی من دھان پیدا ہو (اگر اتنی ہو تو شرط لگانے سے عمرو جو کام کرے گا' اسے تو کچھ نہ

ہوگا کیونکہ [illegible] صورت میں [illegible] سے [illegible] کر دینا ہوگا لہٰذا یہ اجارہ فاسد ہے)۔

تنویر الابصار میں ہے

"مزارعت، مزارعت پر زمین دینا ہے اس شرط سے کہ پیداوار میں دونوں کی شرکت ہو اور اگر ایک فریق کے لیے مقررہ مقدار مشروط ہو یا تعیین کی شرط کی ہو تو مزارعت باطل ہے۔"

جب یوں کہا جائے کہ نصف یا ثلث یا ربع پیداوار پر یہ زمین تیرے اجارے میں دی پھر اگر کچھ پیدا ہو تو حسب قرارداد نصف یا ثلث یا ربع، مالک زمین کے لیے ہوگا اور کچھ نہ پیدا ہو تو کچھ نہیں، یہ شرط لگانا کہ کچھ نہ پیدا ہو جب بھی مجھے اتنا دے یہ شرط مفسد اجارہ ہے۔ ([illegible] ص ۱۷۲)

سوال ۱۷۰: قرآن پاک پڑھنے کے پیسے لینا کیسا؟

قرآن پاک پڑھوایا جاتا ہے وہ خود نہیں مانگتے بلکہ خود پڑھوانے والا ان کو دیتا ہے، یہ طریقہ ہمارے ہاں رائج ہے، لہٰذا یہ اجرت لینا جائز ہے کیسا ہے؟ اگر جائز ہے تو کس طریقہ پر ہے؟

الجواب: اصل یہ ہے کہ طاعت و عبادات پر اجرت لینا دینا (سوائے تعلیم قرآنِ عظیم و علومِ دین و اذان و امامت وغیرہ معدودے چند اشیاء کہ جن پر اجارہ کرنا متأخرین علماء نے بناچاری و مجبوری بنظر حال زمانہ جائز رکھا) مطلقاً حرام ہے۔ لیکن اب اس کے جائز ہونے کے دو طریقے ہیں:

اوّل یہ کہ قبل قرأت پڑھنے والے صراحۃً کہہ دیں کہ ہم کچھ نہ لیں گے، پڑھوانے والے صاف انکار کر دیں کہ تمہیں کچھ نہ دیا جائے گا، اس شرط کے بعد وہ پڑھیں اور پھر پڑھوانے والے بطور صلہ جو چاہیں دے دیں، یہ لینا دینا حلال ہوگا۔

دوم پڑھوانے والے پڑھنے والوں سے بہ تعیینِ وقت و اجرت ان سے مطلق کارِ خدمت پر پڑھنے والوں کو اجارے میں لے لیں، مثلاً یہ ان سے کہیں: ہم نے کل سات بجے سے بارہ بجے تک بعوض ایک روپیہ کے اپنے کام کاج کے لیے اجارہ میں لیا، وہ کہیں ہم نے قبول کیا، اب یہ پڑھنے والے اتنے گھنٹوں کے لیے ان کے نوکر ہو گئے، وہ جو کام چاہیں لیں، اس اجارہ کے بعد وہ ان سے کہیں: اتنے پارے کلام اللہ شریف کے پڑھ کر ثواب فلاں کو بخش دو یا مجلس میلاد مبارک پڑھ دو، یہ جائز ہوگا اور لینا دینا حلال، کیونکہ یہ اجارہ ان کے ابدان سے انتفاع (فائدہ) پر ہوا ہے، نہ کہ ان کی عبادات اور طاعات پر ہوا ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔ ([illegible] ج ۱۰ ص ۴۸۸)

سوال ۱۷۱: مخلوط مال والے کے ہاں نوکری کرنا کیسا؟

جس کا مال مخلوط ہو (یعنی حلال اور حرام دونوں ہوں) ان کے ہاں نوکری کرنا کیسا ہے؟ اور جب وہ کچھ دے تو اس کا لینا کیسا ہے؟

الجواب: جس کے پاس مال حلال و حرام مختلط (ملا ہوا) ہو، مثلاً تجارت بھی کرتا ہے اور سود بھی لیتا ہے، اس کے یہاں کی

نوکری شرعاً جائز ہے اور جو کچھ بھی وہ دے اس کے لینے میں حرج نہیں، جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ یہ چیز جو ہمیں دے رہا ہے بعینہٖ مالِ حرام ہے (اگر ایسا ہے تو لینا جائز نہیں)۔ (ج۱۹ص۵۰۰)

سوال ۴۷۲: محفلِ میلاد پیسے لے کر پڑھنا کیسا؟

مجلسِ میلاد سے پہلے اگر کہے کہ میں اتنے پیسے لوں گا تو پڑھوں گا یا مجھے اتنا پیسہ پیشگی ادا کر دو تو پڑھوں گا، یہ کیسا ہے؟

الجواب: اللہ عزوجل فرماتا ہے:

لا تشتروا بایٰتی ثمنا قلیلا۔ (القرآن)

ترجمہ: میری آیات کے بدلے حقیر مال نہ لو۔

یہ ممنوع ہے اور ثوابِ عظیم سے محرومی مطلق۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۹ص۵۰۲)

سوال ۴۷۳: امامت کی اُجرت لینا جائز ہے

اُجرتِ تعلیمِ قرآن و امامِ مسجد کو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: متاخرین نے تعلیم امامت پر اخذ اُجرت (یعنی اُجرت کا لینا) کے جواز پر فتویٰ دیا ہے۔

كتب الحنفية طافحة بذلك ومن لا يعلم فحسبه جواب من يعلم ۔ والله تعالٰى اعلم!

ترجمہ: حنفی کتب اس سے لبریز ہیں، اور جو نہیں جانتا اس کو جاننے والے کا جواب کافی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۹ص۵۰۳)

سوال ۴۷۴: کرایہ نہ دینا کیسا؟

گاڑی و کشتی وغیرہ کی اجرت نہ دینا کیسا ہے؟

الجواب: حرام ہے۔ (ج۱۹ص۵۰۳)

سوال ۴۷۵: بٹائی پر جانور دینا جائز نہیں

ایک شخص اپنے چند جانور گاؤں والوں کو دیتا ہے اور کہتا ہے کہ تم ان کو پالو اور ان سے جو بچے ہوں گے وہ نصف، نصف ہوں گے، تو کیا یہ اجارہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: یہ اجارہ حرام ہے، کئی وجوہ سے، ایک جہالت، ایک دھوکا، اور ایک چکی کی پسائی میں قفیز کا معنی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۹ص۵۰۵)

سوال ۴۷۶: تنخواہ دار امام کو امامت کا ثواب نہیں

امامِ جمعہ اور امامِ پنج وقتہ کا اکثر جگہوں پر تنخواہیں مقرر کر کے لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جائز ہے، مگر امامت کا ثواب نہ پائیں گے کہ امامت بیچ چکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۹ ص ۵۲۱)

سوال ۴۷۷: تعلیمِ فقہ واحادیث کی اُجرت لینا کیسا؟

تعلیمِ قرآن اور تعلیمِ فقہ واحادیث کی اجرت لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جائز ہے اور ان کے لیے آخرت میں ان پر ثواب کچھ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۹ ص ۵۲۱)

سوال ۴۷۸: اجارہ کے وقت میں اپنا کام کرنا جائز نہیں

زید نے ملازمت کی اور زید اگر وہاں پر جو قانون ہوتا ہے، اس کی پابندی نہیں کرتا بلکہ کچھ وقت اپنے ذاتی کام میں صرف کردے تو اس کی نوکری کا پیسہ کھانا کیسا ہے؟

الجواب: جو جائز پابندیاں مشروط تھیں، ان کا خلاف حرام ہے اور بکے ہوئے وقت میں اپنا کام کرنا بھی حرام ہے اور ناقص کام کرکے پوری تنخواہ لینا بھی حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۹ ص ۵۲۱)

سوال ۴۷۹: مجنون کی تعریف

شریعت میں مجنون کی کیا تعریف ہے؟

الجواب: جس کی عقل زائل ہوگئی ہو، بلاوجہ لوگوں کو مارے، گالیاں دے۔ شریعت نے اس میں کوئی اپنی اصطلاح جدید مقرر نہیں فرمائی، وہی ہے جسے فارسی میں دیوانہ، اُردو میں پاگل کہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۱۹ ص ۱۳۴)

سوال ۴۸۰: حرام مال پر زکوٰۃ نہیں

ایک شخص کے پاس سود و رشوت کا روپیہ ہے، کیا اس پر زکوٰۃ عائد ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب: سود و رشوت اور اسی قسم کے حرام وخبیث مال پر زکوٰۃ نہیں کہ جن جن سے (مالِ حرام) لیا ہے، اگر وہ لوگ معلوم ہیں تو انہیں واپس دینا واجب ہے اور اگر معلوم نہ رہے تو کل کا تصدق کرنا واجب ہے، چالیسواں حصہ دینے سے وہ مال کیا پاک ہوسکتا ہے، جس کے باقی انتالیس حصے بھی ناپاک ہیں۔ درمختار میں ہے:

لا زکٰوۃ لو کان الکل خبیثا کما فی النھر من الحواشی السعدیۃ۔

ترجمہ: اگر تمام مال خبیث ہو تو اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی، جیسا کہ نہر میں حواشی سعدیہ سے منقول ہے۔

اور ایسے مال سے نیازِ بزرگان کرنا بھی جائز نہیں، نہ ہرگز اس سے کچھ حاصل کہ نیاز کا مطلب ایصالِ ثواب ہے اور ثواب ثمرۂ قبول ہے اور قبول مشروط بیان کی۔ حدیث میں ہے:

ان اللّٰہ طیبٌ لا یقبل الا الطیب۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳)

ترجمہ: اللہ عزوجل پاک ہے، پاک ہی چیزوں کو قبول فرماتا ہے۔

خود قرآن عظیم میں ارشاد ہے:

ولا تیمموا الخبیث منه تنفقون ۔(القرآن)

ترجمہ: قصد نہ کرو خبیث کا کہ اس سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

علماء فرماتے ہیں:

جو حرام مال فقیر کو دے کر ثواب کی اُمید رکھے اس پر کفر عائد ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ! (ج۱۹ص۶۵۶)

سوال ۴۸۱: کسی کی زمین دبانے پر وعید

کسی کی زمین ناحق دبانے پر کیا وعید ہے؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"جو شخص ایک بالشت بھر زمین ناحق لے گا، اللہ تعالیٰ وہ زمین زمین کے ساتوں طبقوں تک اس کے گلے میں قیامت کے دن طوق بنا کر ڈالے گا"۔ (صحیح مسلم ج۲)

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"جو کسی قدر زمین ناجائز طور پر لے اللہ تعالیٰ ساتوں زمینوں سے اُس کے گلے میں طوق ڈالے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل"۔ (الترغیب والترہیب ج۳) (ج۱۹ص۶۶۴)

سوال ۴۸۲: ظالم کی مدد کرنا انجام بد ہے

جان بوجھ کر ظالم کی مدد کرنے والے کے بارے میں کیا وعید ہے؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"جو کسی ظالم کے ساتھ اس کی مدد دینے کو چلے، اور اسے معلوم ہو کہ یہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے نکل گیا"۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج۱) (ج۱۹ص۶۷۰)

سوال ۴۸۳: شیئ مشترکہ کو ہلاک کرنے کا تاوان کس پر ہے؟

شئی مشترکہ کو کہ ہر ایک شریک استعمال کرتا ہے، اگر وہ ٹوٹ جائے یا ضائع ہو جائے تو تاوان کس پر ہے؟

الجواب: اگر بلاتعدی ٹوٹی یا ضائع ہوئی تو کسی پر نہیں، اور اگر ایک شریک نے قصداً توڑ دیا یا ضائع کر دیا تو دوسروں کے حصوں کا تاوان دے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۱۹ص۶۸۸)

کتاب الذبائح

سوال ۴۸۴: رات کو جانور ذبح کرنا کیسا؟

کیا رات میں ذبح کر سکتے ہیں؟ اور کسی جانور کو ذبح کیا تو اس میں سے خون تھوڑا سا نکلا تو کیا وہ ذبح درست ہو جائے گا؟

الجواب: رات کو ذبح کرنا اندیشۂ غلطی کے باعث مکروہ تنزیہی خلاف اولیٰ ہے اور ضرورت واقع ہو مثلاً صبح کے انتظار میں جانور مر جائے گا تو کچھ کراہت نہیں۔

لانه الان مامور به حذرا عن اضاعة المال .

کیونکہ مال کے ضائع ہونے کے خطرہ کی بناء پر وہ اب اس کا مامور ہے۔

پھر کراہت اس فعل میں ہے ذبح اگر صحیح ہو جائے، ذبیحہ میں کچھ کراہت نہیں۔

لتبين ان الغلط لم يقع .

واضح ہو جانے پر کہ غلطی نہ ہوئی۔

درمختار میں ہے:

کره تنزيها الذبح ليلا لاحتمال الغلط .

ترجمہ: غلطی کے احتمال کی وجہ سے رات کو ذبح کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

حرمت، حلت (حرام، حلال) کا مدار خون نکلنے نہ نکلنے پر نہیں، بلکہ یہ ثابت ہونا چاہیے کہ وقتِ ذبح جانور زندہ تھا، اگر یہ معلوم ہو اور خون اصلاً نہ دے، حلال ہے، اور اگر نہ ثابت ہو (کہ وہ زندہ تھا) اور خون زندہ کا سا دے تو بعض دفعہ کہیں رکا ہوا خون کچھ دیر بعد مردے کے بھی نکلتا ہے، جانور حلال نہ ہوگا۔ حیات کی علامت یہ ہے کہ جانور تڑپے یا منہ آنکھ بند کر لے، یا پاؤں سمیٹے یا اس کے بدن کے بال کھڑے ہو جائیں۔ (ج ۲۰ ص ۲۱۳)

سوال ۴۸۵: تکبیر ذبح کرنے والا پڑھے گا

ایک شخص جانور کو ذبح کر رہا ہے اور دوسرے نے اس کے پاؤں پکڑے ہیں تو کیا دونوں پر تکبیر پڑھنا ضروری ہے؟ اور اگر پاؤں پکڑنے والا مشرک تھا تو کیا ذبیحہ حلال رہا؟

الجواب: اصل ذابح پر تکبیر کہنی لازم اور اسی کی تکبیر کافی ہے، سر یا پاؤں پکڑنے والے کی تکبیر کی اصلاً حاجت نہیں نہ اس کا (جس نے جانور کے پاؤں پکڑے ہیں) کافر مشرک ہونا کچھ مضر۔

فان الذبح انما هو قطع العروق لا الاخذ بالرأس والقوائم كما لا يخفى .

ترجمہ: ذبح جانور کی رگوں کو کاٹنے کا نام ہے، جانور کے سر یا پاؤں پکڑنے کا نام نہیں، جیسا کہ مخفی نہیں۔

ہاں اگر ایک نے دوسرے کو نفس ذبح میں مدد دی، مثلاً زید ذبح کرتا ہے اور عمرو نے دیکھا کہ اس کا ہاتھ ضعیف ہے۔ ذبح میں دیر ہوگی، اپنا ہاتھ بھی چھری پر رکھ دیا اور دونوں نے مل کر چھری پھیری تو بے شک دونوں میں جو کوئی قصداً تکبیر نہ کہے گا، جانور حرام ہو جائے گا، یونہی اگر ان میں کوئی کافر مشرک تھا تو بھی ذبیحہ مردار ہو گیا۔ (ج ۲۰ ص ۲۱۵)

سوال ۴۸۶: جانور کو کیسے لٹایا جائے؟

وقتِ ذبح جانور کو کس طرح لٹایا جائے؟

الجواب: سنت یہ چلی آ رہی ہے کہ ذبح کرنے والا اور جانور دونوں قبلہ رو ہوں، اور خود اپنا یا جانور کا منہ قبلہ کی طرف کرنا ترک کیا تو مکروہ ہے۔ (ج ۲۰ ص ۲۱۶)

سوال ۴۸۷: ذبیحہ میں کتنی رگیں کٹنا ضروری ہیں؟

ذبح کے وقت جس بکرے کی گھنڈی سر کی طرف ایک چھلہ بھی نہ رہے، وہ عندالشرع حلال ہے یا حرام؟

الجواب: اس مقام میں تحقیق یہ ہے کہ ذبح میں گھنڈی کا اعتبار نہیں، چاروں رگوں میں سے تین کٹ جانے پر مدار ہے، اگر ایک یا دو رگ کٹی، حلال نہ ہوگا، اگر گھنڈی سے نیچے ہو اور چاروں یا کوئی سی تین کٹ گئیں تو حلال ہے، اگرچہ گھنڈی سے اوپر ہو۔ (ج ۲۰ ص ۲۱۹)

سوال ۴۸۸: حلال جانور کی کون سی چیزیں کھانا حرام ہے؟

جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے، ان میں کیا کیا چیزیں مکروہ ہیں؟

الجواب: سات چیزیں تو حدیثوں میں شمار کی گئیں:

(۱) مرارہ یعنی پتہ

(۲) مثانہ یعنی پھکنا

(۳) حیا یعنی فرج

(۴) ذکر

(۵) انثیین

(۶) غدہ

(۷) دم یعنی خون مسفوح

ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خون تو حرام ہے کہ قرآن عظیم میں اس کی تحریم منصوص (یعنی خون کے حرام ہونے پر قرآنِ پاک کی نص موجود ہے اور باقی چیزیں میں مکروہ (تحریمی) سمجھتا ہوں کہ سلیم الطبع لوگ اُن سے گھن کرتے ہیں اور انہیں گندی سمجھتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ویحرم علیھم الخبائث" یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن پر سب گندی چیزیں حرام فرمائے گا۔

یہ سات تو بہت کتب مذہب، متون وشروح وفتاویٰ میں مصرح اور علامہ قاضی بدیع خوارزمی صاحب غنیۃ الفقہاء وعلامہ شمس الدین محمد قہستانی شارح نقایہ وعلامہ سیدی احمد مصری محشی درمختار وغیرہم علماء نے دو چیزیں اور زیادہ فرمائیں:

(۸) نخاع الصلب یعنی حرام مغز، اس کی کراہت نصاب الاحتساب میں بھی ہے۔

(۹) گردن کے دو پٹھے جو شانوں تک ممتد ہوتے ہیں اور فاضلین اخیرین وغیرہما نے تین اور بڑھائیں۔

(۱۰) خونِ جگر

(۱۱) خونِ طحال

(۱۲) خونِ گوشت، یعنی دم مسفوح نکل جانے کے بعد جو خون گوشت میں رہ جاتا ہے۔

(۱۳) اور خونِ قلب

(۱۴) مرہ بھی ہے، یعنی وہ زرد پانی کہ پتہ میں ہوتا ہے، جسے صفرا کہتے ہیں۔

اور ہمارے علماء کتاب الطہارہ میں تصریح فرماتے ہیں کہ اس کا حکم مثل پیشاب کے ہے، بلکہ بعض نے تو مثل خون ٹھہرایا، یونہی اخلاط سے بلغم ہے کہ جب براہ بینی مندفع ہو، جیسے بھیڑ وغیرہ میں مشاہد ہے، اسے عربی میں مخاط، اور فارسی میں آب بینی کہتے ہیں۔

(۱۵) اس کا کھانا بھی یقیناً ناجائز۔

(۱۶) وہ خون بھی ہے جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے، منجمد ہو کر علقہ نام رکھا جاتا ہے، وہ بھی قطعاً حرام۔ اب فقیر متوکلاً علی اللہ تعالیٰ کوئی محلِ شک نہیں جانتا کہ

(۱۷) دبر یعنی پاخانے کا مقام

(۱۸) کرش یعنی اوجھڑی

(۱۹) امعاء یعنی آنتیں بھی اس حکمِ کراہت میں داخل ہیں۔

(۲۰) وہ گوشت کا ٹکڑا جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے، جسے مضغہ کہتے ہیں، اجزائے حیوان سے ہے اور وہ بھی بلاشبہ حرام، عام ازیں

مخلقہ یا غیر مخلقہ یعنی ہنوز اس میں اجزاء کی کلیاں پھوٹی ہوں یا صرف لوتھڑا ہو۔

(۲۱) ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک بچہ تام الخلقۃ بھی کہ من وجہ جزو حیوان ہے، حرام ہے، خواہ اس کے پوست پر بال آئے ہوں یا نہیں، مگر جبکہ زندہ نکلے اور ذبح کرلیں۔

(۲۲) یونہی نطفہ بھی حرام ہے، خواہ نر کی منی مادہ کے رحم میں پائی جائے یا خود اسی جانور کی منی ہو۔

اب سات کے سہ گونہ سے بھی عدد بڑھ گیا اور ہنوز اور زیادات ممکن، وہ سات اشیاء حدیث میں آئیں اور پانچ چیزیں کہ علماء نے بڑھائیں، اور دس فقیر نے زیادہ کہیں، ان بائیس مسائل اور باقی فروع وتفاریع سب کی تفصیل تام وتحقیق تمام فقیر کے رسالہ المنح الملیحۃ فیما نھی من اجزاء الذبیحۃ میں دیکھی جائے۔ الحمد للہ علی ما الھم! واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم! (ج۲۰ص۲۳۴)

سوال۴۸۹: ذبح کرنا کس کا جائز اور کس کا ناجائز؟

ذبح کس شخص کا جائز اور کس کا ناجائز ہے؟

الجواب: جن، مرتد، مشرک، مجنون، ناسمجھ اور اس شخص کا جو قصداً تکبیر ترک کرے، ذبح حرام ومردار ہے۔ اور ان کے غیر کا حلال جبکہ رگیں ٹھیک کٹ جائیں، اگرچہ ذابح عورت یا سمجھ والا بچہ یا گونگا یا بے ختنہ ہو، اور اگر ذبح صید ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ ذبح حرم میں نہ ہو، ذابح (ذبح کرنے والا) احرام میں نہ ہو۔ (ج۲۰ص۲۴۳)

سوال۴۹۰: بدمذہب کا ذبیحہ کھانا کیسا؟

زید کا خسر دیوبندی ہے، وہ اپنی قیمت سے گوشت خرید کر لاتا ہے، لانے والا بھی دیوبندی ہے، تو یہ گوشت حلال ہے یا نہیں، نیز دیوبندی کی قربانی کا گوشت کیسا ہے؟

الجواب: دیوبندی کا ذبیحہ مردار ہے اور دیوبندی کا بھیجا ہوا گوشت اگرچہ مسلمان کا لایا ہوا ہو، مردار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۰ص۲۴۹)

سوال۴۹۱: خنثیٰ جانور کی قربانی کرنا کیسا؟

خنثیٰ جانور کا ذبیحہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: خنثیٰ کہ نر و مادہ دونوں کی علامتیں رکھتا ہو، دونوں سے یکساں پیشاب آتا ہو، کوئی وجہ ترجیح نہ رکھتا ہو، ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں کہ اس کا گوشت کسی طرح پکائے نہیں پکتا، ویسے ذبح سے حلال ہو جائے گا، اگر کوئی کچا گوشت کھائے۔ (ج۲۰ص۲۵۵)

سوال۴۹۲: کافر سے گوشت خریدنا کیسا؟

کافر سے گوشت خریدنا کیسا ہے؟ جبکہ وہ کہے کہ اسے مسلمان نے ذبح کیا؟

الجواب: حکم شرعی یہ ہے کہ مشرک یعنی کافر غیر کتابی سے گوشت خریدنا جائز نہیں اور اس کا کھانا حرام ہے اگرچہ وہ زبان سے سو بار کہے کہ یہ مسلمان کا ذبح کیا ہوا ہے' اس لیے کہ امور دینی میں کافر کا قول اصلاً مقبول نہیں۔ (ج ۲۰ ص ۲۹۱)

سوال ۴۹۳: بزرگوں کو ایصالِ ثواب کے لیے ذبح کرنا کیسا؟

مرید لوگ پیروں کا بکرا جو مانتے ہیں' جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ذبح اللہ عزوجل کے نام پر کیا جائے اور ثواب پیروں کو پہنچایا جائے' نہ اس میں حرج نہ اس کے ماننے میں حرج' مسلمان یہی کرتے ہیں اور یہی ان کا مقصود ہوتا ہے' اس کے خلاف سمجھنا بدگمانی ہے اور بدگمانی حرام ہے۔ کمافی القرآن العظیم (جیسا کہ قرآن عظیم میں ہے)۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۰ ص ۲۹۶)

سوال ۴۹۴: کوا کھانا کیسا ہے؟

کوا اور اُلّو حرام ہیں یا نہیں؟

الجواب: یہ کوے کہ ہمارے دیار میں پائے جاتے ہیں' سب حرام ہیں' اُلّو حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۰ ص ۳۲۰)

سوال ۴۹۵: کبوتر کھانا جائز ہے

کبوتر کھانے میں کسی قسم کی کراہت ہے؟

الجواب: کچھ نہیں۔ (ج ۲۰ ص ۳۲۱)

سوال ۴۹۶: خرگوش حلال ہے

خرگوش کھانا جائز ہے یا نہیں؟ بعض لوگ اسے حرام کہتے ہیں۔

الجواب: خرگوش ضرور حلال ہے' اسے حرام جاننا رافضیوں کا مذہب ہے' خرگوش کے پنجے ہی ہوتے ہیں' کھر والا خرگوش دنیا کے پردہ پر کہیں نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۰ ص ۳۲۲)

سوال ۴۹۷: جھینگا کھانا کیسا؟

جھینگا کھانا کیا حکم رکھتا ہے؟

الجواب: مختلف فیہ ہے' جو حضرات اس کو مچھلی کی قسم کہتے ہیں' حلال کہتے ہیں' کیونکہ مچھلی کی تمام اقسام ہمارے نزدیک حلال ہیں اور جو حضرات اس کو غیر مچھلی کہتے ہیں' وہ حرام مانتے ہیں کیونکہ مچھلی کے ماسوا تمام آبی جانور ہمارے نزدیک حرام ہیں' ایسے مسائل میں اجتناب بہتر ہے۔ الحمد للہ اس فقیر اور اس کے گھر والوں نے عمر بھر نہ کھایا اور نہ اسے کھائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۰ ص ۳۳۹)

سوال ۴۹۸: حلال جانور کی ہڈی کھانا کیسا؟

بعض لوگ مذبوح جانور کی باریک ہڈی کھا لیتے ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جانور حلال مذبوح کی ہڈی کسی قسم کی منع نہیں، جب تک اس کے کھانے میں مضرت نہ ہو، اگر ہو تو ضرر کی وجہ سے ممانعت ہوگی، نہ اس لیے کہ ہڈی خود ممنوع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۰ص۳۴۰)

سوال ۴۹۹: شکار کھیلنا کیسا ہے؟

تفریح کے لیے شکار کھیلنا کیسا ہے؟ اور کون سا شکار جائز ہے؟

الجواب: تفریح کے لیے شکار حرام ہے اور غذا یا دوا کے لیے مباح ہے اور نیت کا علم اللہ کو ہے۔ (ج۲۰ص۳۴۲)

سوال ۵۰۰: بندوق کا شکار کھانا کیسا؟

بندوق کا شکار کھانا جبکہ تکبیر کے ساتھ اس جانور کو ذبح بعد میں کیا جائے، جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: اگر زندہ پایا اور ذبح کر لیا، ذبح کے سبب حلال ہو گیا، ورنہ ہرگز نہ کھایا جائے، بندوق کا حکم تیر کی مثل نہیں ہو سکتا، یہاں آلہ وہ چاہیے جو اپنی دھار سے قتل کرے اور گولی چھرے میں دھار میں نہیں، آلہ وہ چاہیے جو کاٹ کرتا ہو اور بندوق توڑ کرتی ہے نہ کہ کاٹ۔ (ج۲۰ص۳۴۷)

سوال ۵۰۱: قربانی کرنے والے کو ناخن اور بال کاٹنا چاہیے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جلد چہارم کتب شرح وقایہ، کتاب الاضحیہ ص۴۳ میں تحریر ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: تم میں سے جو شخص ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ اپنے بال اور ناخن کو روک رکھے یعنی نہ کاٹے، اب ایک شخص قربانی کا ارادہ کرتا ہے، اس کے باوجود وہ حجامت کرواتا ہے تو یہ رسول مقبول کی حکمِ عدولی ہوگی یا کیا کہا جائے گا؟

الجواب: یہ حکم صرف استحبابی ہے، کرے تو بہتر نہ کرے تو مضائقہ نہیں، نہ اس کو حکم عدولی کہہ سکتے ہیں، نہ قربانی میں نقص آنے کی کوئی وجہ، بلکہ اگر کسی شخص نے ۳۱ دن سے کسی عذر کے سبب خواہ بلا عذر ناخن نہ تراشے ہوں نہ خط بنوایا ہو، کہ چاند ذی الحجہ کا ہو گیا تو وہ اگر چہ قربانی کا ارادہ رکھتا ہے، اس مستحب پر عمل نہیں کر سکتا کہ اب دسویں تک رکھے گا تو ناخن وخط بنوائے ہوئے اکتالیسواں دن ہو جائے گا اور چالیس دن سے زیادہ نہ بنوانا گناہ ہے، فعل مستحب کے لیے گناہ نہیں کر سکتا۔ (ج۲۰ص۳۵۳)

سوال ۵۰۲: قربانی کتنے اور کون سے دن تک جائز ہے؟

قربانی ایامِ تشریق تک جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: قربانی یوم نحر تک یعنی دسویں سے بارھویں تک جائز ہے، آخر ایامِ تشریق تک کہ ترھویں ہے، جائز نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ٢٠ ص ٣٥٧)

سوال ۵۰۳: گھر میں جو جو صاحبِ نصاب ہے اس پر قربانی واجب ہے

گھر میں دس افراد پر قربانی واجب تھی، سات کی جانب سے کردی تو تین کی طرف سے بھی ہو جائے گی یا نہیں؟ اور ا
قربانی کے دن گزر گئے تو کیا کریں؟

الجواب: باقی تین سے قربانی ساقط نہ ہوگی کیونکہ واجب عینی ہے (ہر ایک پر واجب ہے) واجب کفایہ نہیں ہے (چند لوگ ادا کریں تو سب کی طرف سے ادا ہو جائے) جب وقت گزر گیا تو ان کو چاہیے کہ وہ بکرے کی قیمت فقراء پر صدق کریں۔ (ج ٢٠ ص ٣٦١)

سوال ۵۰۴: کیا چھ ماہ کے جانور کی قربانی جائز ہے؟

خصی سال سے کم عمر والے کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: چھ مہینے تک کا ایسا فربہ مینڈھا کہ سال بھر والوں کے ساتھ ہو تو دور سے تمیز نہ ہو اس کی قربانی جائز ہے اگرچہ خصی نہ ہو اور بکرا سال بھر سے کم کا جائز نہیں، اگرچہ خصی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ٢٠ ص ٤٤٢)

سوال ۵۰۵: سال سے کم عمر جانور کی قربانی جائز نہیں

قربانی کے جانور کی عمریں کتنی ہونی چاہئیں؟

الجواب: بکرا، بکری ایک سال سے کم کا قربانی میں ہرگز جائز نہیں، نہ اس پر قربانی کی نیت صحیح، وہ اس کی ملک ہے جو چاہے کرے۔ قربانی کے لیے دوسرا جانور لے، ہاں اگر یہ نیت کی ہو کہ آئندہ سال اس کی قربانی کروں گا تو اسے قربانی ہی کے لیے رکھے اس کا بدلنا مکروہ ہے۔ درمختار میں ہے:

صح ابن خمس من الابل وحولین من البقر والجاموس، وحول من الشاۃ والمعز۔

ترجمہ: پانچ سال کا اونٹ، دو سال کی گائے اور بھینس اور ایک سال کی بکری اور بھیڑ کی قربانی صحیح ہے۔

(ج ٢٠ ص ٤٤٣)

سوال ۵۰۶: خصی جانور کی قربانی جائز ہے

خصی جانور کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: خصی کی قربانی افضل ہے اور اس میں ثواب زیادہ ہے۔ (ج ٢٠ ص ٤٤٤)

سوال ۵۰۷: قربانی کی کھال کا کیا کریں؟

قربانی کی کھال کا کیا کیا جائے؟

الجواب: کھال اپنے ایسے صَرف میں لاسکتا ہے جس میں کھال باقی رہے، مثلاً مشک، ڈول یا کتاب کی جلد بنا سکتا ہے، کھال اگر اپنے خرچ میں لانے کی نیت سے داموں کو بیچی تو وہ دام تمام خیرات کرے، یعنی فقیر محتاج مصرف زکوٰۃ کو دے، سیّد کو نہیں دے سکتا اور اگر سیّد کو دینے کی نیت سے بیچی تو وہ دام سیّد کو دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۰ ص ۴۵۱)

سوال ۵۰۸: قربانی کا گوشت کافر کو نہیں دینا چاہیے

قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دینا کیسا ہے؟

الجواب: قربانی اگر فقیر نے کی ہو اس کا گوشت کسی کافر کو دینا جائز نہیں، اگر دے گا تو اتنے گوشت کا تاوان دینا لازم ہوگا اور اگر غنی نے کی تو ذبح کرنے سے اس کا واجب ادا ہو گیا، گوشت کا اسے اختیار ہے، مگر مستحب یہ ہے کہ اس کے تین حصے کر لے ایک حصہ اپنے لیے، ایک عزیزوں خویشوں کے لیے ایک تصدق (صدقہ) کے لیے، یہاں کے کفار کو دینا ان تینوں مدوں سے خارج ہے، لہٰذا انہیں دینا خلافِ مستحب ہے اور اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ کر کافر کو دینا حماقت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۰ ص ۴۵۶)

سوال ۵۰۹: قربانی کی کھال مسجد میں دینا جائز ہے

کیا قربانی کی کھال مسجد میں دے سکتے ہیں؟

الجواب: مسجد میں چرمِ قربانی (قربانی کی کھال) صَرف کر دینا جائز ہے، واجب نہیں۔ (ج ۲۰ ص ۴۸۷)

سوال ۵۱۰: عقیقے کے بارے مسئلہ

اگر کوئی شخص دو یا دو سے زیادہ بچوں کا عقیقہ کرے، تو ایک ہی جانور ان سب کی طرف سے کافی ہوگا یا نہیں؟

الجواب: گائے اور اونٹ سات بچوں کی طرف سے کافی ہے، جبکہ بھیڑ اور بکری ایک سے زیادہ بچوں کے لیے کفایت نہیں کرتیں، جیسا کہ اضحیہ میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۰ ص ۵۷۹)

سوال ۵۱۱: عقیقے کی ہڈی توڑنے میں حرج نہیں

کیا عقیقے کی ہڈیاں نہیں توڑنی چاہئیں؟

الجواب: ہڈیاں توڑنے میں حرج نہیں اور نہ توڑنا بہتر اور دفن کر دینا افضل۔ (ج ۲۰ ص ۵۸۶)

سوال ۵۱۲: عقیقہ کس دن کرنا چاہیے؟

مدت اور وقتِ عقیقہ کیا ہونا چاہیے؟

الجواب: عقیقہ ساتویں دن افضل ہے، نہ ہو سکے تو چودھویں، ورنہ اکیسویں، ورنہ زندگی بھر میں جب کبھی ہو، وقت دن کا ہو

رات کو ذبح کرنا مکروہ ہے۔ (ج۲۰ص۵۸۵)

سوال ۵۱۳: عقیقے میں کتنے جانور ہوں؟

لڑکے اور لڑکی کے عقیقے کے لیے جانور کتنے ہونے چاہئیں؟

الجواب: کم سے کم ایک تو ہے ہی اور پسر (یعنی لڑکے) کے لیے دو افضل ہیں، استطاعت نہ ہو تو ایک بھی کافی ہے۔ (ج۲۰ص۵۸۶)

سوال ۵۱۴: عید الاضحیٰ کے روز عقیقہ کرنا کیسا؟

عید الاضحیٰ کے روز عقیقہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۰ص۵۸۷)

سوال ۵۱۵: عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں؟

عقیقہ کا گوشت آباء و اجداد کے لیے کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: عقیقہ کا گوشت آباؤ اجداد بھی کھا سکتے ہیں مثلِ قربانی اس میں بھی تین حصے کرنا مستحب ہے۔ (ج۲۰ص۵۸۶)

کتاب الحظر والاباحۃ

سوال ۵۱۶: جذامی کے ساتھ کھانا کھانا کیسا؟

جذامی شخص کے ساتھ کھانا کھانا کیسا ہے؟

الجواب: ہر چند جذامی کے ساتھ کھانا جائز ہے بلکہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجذوم کو اپنے ساتھ کھلایا اور فرمایا:

میرے ساتھ ہو کر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھایئے، اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور اس پر بھروسہ رکھتے ہوئے۔

یہاں تک کہ اگر بقصد تواضع و توکل و اتباع ہو تو ثواب پائے گا۔

مگر خواہی نخواہی اس کے ساتھ کھانا ضرور بھی نہیں، بلکہ جس کی نظر اسباب پر مقتصر ہو اور خدا پر سچا توکل نہ رکھتا ہو اس کے حق میں بچنا ہی مناسب ہے، نہ یہ سمجھ کر کہ یہ بیماری اُڑ کر لگ جاتی ہے کہ یہ خیال تو باطل محض ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح حدیثوں میں اسے رد فرمایا۔

قال صلی اللہ علیہ وسلم لا عدویٰ۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مرض میں تعدیہ نہیں۔ (صحیح بخاری ج ۲)

بلکہ اس نظر سے کہ شاید قضائے الٰہی کے مطابق کچھ واقع ہوا، اُس وقت شیطان کے بہکانے سے یہ سمجھ میں آیا کہ فلاں فعل سے ایسا ہو گیا، ورنہ نہ ہوتا، تو اس میں دین کا نقصان ہوگا۔

لوگو! حرف "لو" سے بچو کیونکہ یہ شیطانی کاموں کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:

غرض قوی الایمان کو توکل علی اللہ۔

اس سے (جذامی وغیرہ) کی مخالطت میں کچھ نقصان نہیں اور ضعیف الاعتقاد کے حق میں اپنے دین کی احتیاط کو احتراز بہتر۔ ولہٰذا سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فر من المجذوم کما تفر من الاسد۔ (صحیح بخاری ج ۲)

ترجمہ: کوڑھے (کوڑھ والے) سے اسی طرح بھاگو جس طرح تم شیر سے بھاگتے ہو۔ (ج ۲۱ ص ۱۰۱)

سوال ۵۱۷: ایک اہم مسئلہ

اللہ تعالیٰ کو عاشق اور حضور پُر نور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا معشوق کہنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ناجائز ہے کہ معنیٔ عشق اللہ تعالیٰ کے حق میں محالِ قطعی ہیں' اور ایسا لفظ ورود ثبوتِ شرعی حضرت عزت کی شان میں بولنا ممنوع قطعی۔ ردالمحتار میں ہے:

صرف معنیٔ محال کا وہم ممانعت کے لیے کافی ہے۔

امام علامہ یوسف اردبیلی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کتاب الانوار لاعمال الابرار اپنے شیخین مذہب امام رافعی وہ ہمارے علمائے حنفیہ رضی اللہ عنہم سے نقل فرماتے ہیں:

اگر کوئی شخص کہے: میں اللہ تعالیٰ سے عشق رکھتا ہوں اور وہ مجھ سے عشق رکھتا ہے تو وہ بدعتی ہے' لہٰذا عبارت صحیح یہ ہے کہ وہ یوں کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہوں' اور وہ مجھ سے محبت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرح: اللہ تعالیٰ اُن سے محبت رکھتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں۔ (ج۲۱ ص۱۱۴)

سوال ۵۱۸: مدینہ کو یثرب کہنا ناجائز ہے

کیا حکمِ شرع شریف اس بارے میں کہ مدینہ شریف کو یثرب کہنا جائز ہے کہ نہیں؟ اور جو شخص یہ لفظ کہے' اس کی نسبت کیا حکم ہے؟

الجواب: مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا ناجائز و ممنوع و گناہ ہے اور کہنے والا گنہگار۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''جو مدینہ کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے' مدینہ طابہ ہے' مدینہ طابہ ہے''۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج۴)

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں:

''اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ کا یثرب (مصیبت کی جگہ) نام رکھنا حرام ہے کہ یثرب کہنے سے استغفار کا حکم فرمایا اور استغفار گناہ ہی سے ہوتی ہے''۔ (ج۲۱ ص۱۱۶)

سوال ۵۱۹: مرد و عورت کی ایک دوسرے سے مشابہت جائز نہیں

مردوں کو عورتوں کی اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت کرنا کیسا؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں سے مشابہت اختیار کریں اور اُن مردوں پر بھی لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں''۔ (صحیح البخاری ج۲' جامع الترمذی ج۲) (ج۲۱ ص۱۳۴)

سوال ۵۲۰: ہاتھ دکھا کر حالات پوچھنا کیسا ہے؟

کاہنوں اورتشیوں کو ہاتھ دکھلا کر تقدیر کے بارے میں پوچھنا کیسا ہے؟

الجواب: کاہنوں اورتشیوں سے ہاتھ دکھا کر تقدیر کا بھلا بُرا دریافت کرنا اگر بطور اعتقاد ہو جو یہ بتائیں حق ہے تو کفر خالص ہے۔ اسی کو حدیث میں فرمایا:

”بے شک اس نے انکار کیا جو کچھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اُتارا گیا“۔

اور اگر بطور اعتقاد و تیقن نہ ہو مگر میل و رغبت کے ساتھ ہو تو گناہِ کبیرہ ہے، اسی کو حدیث میں فرمایا:

لم یقبل اللّٰہ لہ صلوٰۃ اربعین صباحا۔ (جامع الترمذی ج ۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ فرمائے گا۔

اور اگر ہزل واستہزاء ہو تو عبث و مکروہ حماقت ہے، ہاں اگر بقصد تعجیز ہو تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۱ ص ۱۵۵)

سوال ۵۲۱: شادی میں لڑکیاں نچوانی حرام ہیں

بیاہ شادیوں میں طوائف اور بھانڈ نچوانا کیسا ہے؟

الجواب: طوائفوں کا ناچ مطلقاً حرام قطعی ہے، جس کی حرمت پر متعدد آیاتِ قرآنیہ ناطق ہیں، بھانڈ (پنڈ) جس طرح نقلیں بنایا اور لوگوں کو ہنسایا کرتے ہیں یہ بھی شرعاً حرام ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من قعد وسط الحلقۃ فھو ملعون۔ (جامع الترمذی ج ۲)

ترجمہ: جو بُری مجلس کے درمیان بیٹھا وہ ملعون ہے۔

اور مزامیر کے ساتھ ان کا گانا بھی حرام ہے اور اگر لچکے توڑے کے ساتھ ناچتے ہوں تو یہ بھی حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۱ ص ۱۵۵)

سوال ۵۲۲: اطاعتِ والدین فرض ہے

والدین کی اطاعت واجب ہے یا فرض؟ اور اگر وہ کسی گناہ کا حکم دیں تو اس پر عمل کرنا بھی واجب ہے؟

الجواب: اطاعتِ والدین جائز باتوں میں فرض ہے، اگر وہ خود مرتکب کبیرہ ہوں، اُن کے کبیرہ کا وبال اُن پر ہے، مگر اس کے سبب یہ اُمورِ جائزہ میں اُن کی اطاعت سے باہر نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر وہ کسی ناجائز بات (چوری، ڈاکہ، ترکِ نماز، داڑھی کتروانا وغیرہ) کا حکم دیں تو اس میں ان کی اطاعت جائز نہیں۔

لا طاعۃ لاحد فی معصیۃ اللّٰہ تعالٰی۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۵)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں۔ (ج ۲۱ ص ۱۵۷)

سوال ۵۲۳: جو غیر مسلموں کا تہوار منائے، اس کے بارے کیا حکم ہے؟

جو مسلمان، ہندوؤں کے تہوار میں اُن کی موافقت کرے اور اُس کو منائے، اس کے لیے کیا وعید ہے؟

الجواب: اگر ان کے مذہبی تہوار کو اچھا جان کر منائے گا، اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

غمز العیون میں ہے:

"جس آدمی نے کافروں کے کسی کام کو اچھا سمجھا تو مشائخ کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ کافر ہو گیا"۔

ورنہ فسق و معصیت ضرور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۱ ص ۱۸۷)

سوال ۵۲۴: مباہلہ کیا ہے؟

مباہلہ کیا ہے اور وہ کس وقت، کس سے اور کس طرح کیا جاتا ہے؟

الجواب: مباہلہ یہ کہ دو فریق جمع ہو کر اپنا اپنا دعویٰ بیان کریں اور ہر فریق دعا کرے کہ ان دونوں میں جو جھوٹا ہو اس پر لعنتِ الٰہی ہو، یہ جائز ہے اور اب تک مشروع ہے۔

مباہلہ ہر اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اپنے قول کی حقانیت (سچائی) پر یقین قطعی ہو، مشکوک یا مظنون بات پر مباہلہ سخت جرأت ہے، مثلاً ہم کسی شافعی المذہب سے اس امر پر مباہلہ نہیں کر سکتے کہ قرأت خلف الامام ناجائز ہے، نہ شافعی ہم سے مباہلہ کر سکتا ہے کہ واجب ہے، اور ہم اور وہ دونوں غیر مقلدوں سے اس پر مباہلہ کر سکتے ہیں کہ امام اعظم و امام شافعی رضی اللہ عنہما ائمہ دین ہیں اور اُن کی تقلید جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۱ ص ۱۸۹)

سوال ۵۲۵: تصویر جائز نہیں مگر سخت ضرورتاً

تصویر کھینچنا، کھنچوانا کیسا ہے؟

الجواب: شک نہیں کہ ذی روح کی تصویر کھینچنی بالاتفاق حرام ہے، اگرچہ نصف اعلیٰ بلکہ صرف چہرے کی ہو کہ تصویر چہرہ ہی کا نام ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ شرح معانی الآثار میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی: "الصورۃ الراس" (سر کی تصویر کے لیے یہ حکم نہیں، کیونکہ وہ جائز نہیں، اس لیے کہ تصویر چہرہ ہی کا نام ہے) اگرچہ ان کے پاس رکھنے میں خلاف ہے، اور صحیح و معتمد یہی ہے کہ ان کا بھی رکھنا حرام ہے، جیسا پوری تصویر کا، مگر جبکہ اتنی چھوٹی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھنے سے اعضاء کی تفصیل نظر نہ آئے، یا ذلت و خواری کی جگہ مثلاً فرش یا انداز میں ہو یا چہرہ بگاڑ دیں، کاٹ دیں، محو کر دیں کہ ان صورتوں میں پوری تصویر بھی رکھنی جائز ہے، یا ضرورت و مجبوری ہو جیسے سکہ کی تصویریں، اور ان صورتوں میں اگرچہ (تصویر کا) رکھنا جائز ہے، کھینچنا ان کا بھی حرام ہے۔

اور جس کا کھینچنا حرام ہے، کھنچوانا بھی حرام ہے۔ شرع مطہرہ کا قاعدہ ہے۔

ما حرم اخذہ حرم اعطاؤہ ۔

ترجمہ: جس چیز کا لینا حرام ہے، اس کا دینا بھی حرام ہے۔

مگر مواضع ضرورت (شناختی کارڈ پر تصویر، حج ویزہ کے لیے تصویریں، امتحانات وغیرہ جہاں پر ان کے بغیر اجازت نہ ہو) مستثنیٰ رہے ہیں۔

الضرورات تبیح المحظورات ۔

ضرورتیں (مجبوریاں) ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں۔

اور حرج بیّن وضرورت ومشقتِ شدیدہ کا بھی لحاظ فرمایا گیا ہے۔ (ج۲۱ص۱۹۵)

سوال ۵۲۶: اذان سے مذاق کفر ہے

اذان سے مذاق کرنے والے کے بارے کیا حکم ہے؟

الجواب: اذان سے استہزاء ضرور کفر ہے، اگر اذان ہی سے اس نے استہزاء کیا تو بلاشبہ کافر ہو گیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، یہ اگر پھر مسلمان ہو اور عورت اس سے نکاح کرے، اس وقت وطی حلال ہو گی ورنہ زنا (ہو گا) اور عورت اگر بلا اسلام ونکاح اس سے قربت پر راضی ہو، وہ بھی زانیہ ہے۔ اگر اذان سے استہزاء مقصود نہ تھا، بلکہ خاص اس موذن سے، بایں وجہ کہ وہ غلط پڑھتا ہے تو اس حالت میں زید کو تجدیدِ اسلام وتجدیدِ نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۱ص۲۱۵)

سوال ۵۲۷: داڑھی کا مذاق کفر ہے

داڑھی کا مذاق اُڑانے والے کے بارے کیا حکم ہے؟

الجواب: داڑھی کے ساتھ استہزاء بھی ضرور کفر ہے۔ (ج۲۱ص۲۱۵)

سوال ۵۲۸: ہمزاد کیا ہے؟

ہمزاد کیا ہوتا ہے؟

الجواب: ہمزاد از قسم شیاطین ہے، وہ شیطان کہ ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتا ہے، وہ مطلقاً کافر ملعون ابدی ہے، سوا اس کے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھا، وہ برکت صحبتِ اقدس مسلمان ہو گیا۔

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"لوگو! تم میں سے کوئی شخص نہیں کہ جس کے ساتھ ہمزاد جن اور ہم زاد فرشتہ نہ ہو، لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول! کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! میرے ساتھ بھی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی کہ وہ مسلمان ہو گیا، لہٰذا وہ مجھے سوائے بھلائی کے کچھ نہیں کہتا"۔ (صحیح مسلم ج۲) (ج۲۱ص۲۱۶)

سوال ۵۲۹: کیا مصلّے کے نیچے سے پیسے نکلنا ٹھیک ہے؟

دستِ غیب اور مصلّے کے نیچے سے اشرفی وغیرہ کا نکلنا صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب: ہاں صحیح ہے مگر اس عملداری میں کمیاب بلکہ نایاب ہے۔ دستِ غیب کے نہایت درجہ کا حاصل اب صرف فتوح ظاہرہ و وسعتِ رزق ہونا ہے، پھر اگر دستِ غیب اس طرح ہو کہ جن کو تابع کر کے اس کے ذریعے سے لوگوں کے مالِ معصوم منگوائے جائیں تو اشد سخت حرام کبیرہ ہے، اور اگر سفلیات سے ہو تو قریب بکفر، اور علویات سے ہو تو خود یہ شخص مارا جائے گا، یا کم از کم پاگل ہو جائے گا، یا سخت، سخت امراض و بلا میں گرفتار ہو، اعمالِ علویہ کو ذریعہ حرام بنانا ہمیشہ ایسے ثمرے لاتا ہے اور اس کے حرام قطعی ہونے میں کیا شبہ ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (لوگو!) اپنے مال آپس میں ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ۔ (القرآن)

(ج ۲۱ ص ۲۱۸)

سوال ۵۳۰: سبیل لگانا جائز ہے

مزنگ، لاہور میں فرقہ وہابیہ و دیوبندیہ نے اس بارے بہت زور دے رکھا ہے کہ محرم کی سبیل لگانا اور تعزیہ نکالنا، گھوڑا نکالنا حرام ہے، مہربانی کر کے ان کی تردید فرمائیں؟

الجواب: سبیل لگانا ضرور جائز ہے، دیوبندی ضرور گمراہ ہیں، بے دین ہیں، البتہ تعزیہ ناجائز ہے اور گھوڑا نکالنا نقل بنانا ہے اور اکابر کی نقل بنانی بے ادبی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۱ ص ۲۴۷)

سوال ۵۳۱: گستاخانہ کتابوں کے گستاخ مصنفین کے نام

مصنف تقویۃ الایمان، صراطِ مستقیم، تحذیر الناس، حفظ الایمان، یکروزی کے مصنف کون کون ہیں اور شرع شریف میں اُن کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب: تقویۃ الایمان و صراطِ مستقیم و یکروزی کا مصنف اسمٰعیل دہلوی ہے، اس پر صدہا وجہ سے لزومِ کفر ہے۔ دیکھو سبحٰن السبوح و کوکبۂ شہابیہ و متن و شرح الاستمداد، اور تحذیر الناس نانوتوی و براہین قاطعہ گنگوہی اور خفض الایمان تھانوی میں قطعی یقینی اللہ و رسول کو گالیاں ہیں اور ان کے مصنفین مرتدین، ان کی نسبت علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے:

من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔

ترجمہ: جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے، وہ بھی کافر ہے۔

دیکھو کتاب مستطاب حسام الحرمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۱ ص ۲۸۶)

سوال ۵۳۲: غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی توہین زہرِ قاتل ہے

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی توہین کرنے والے کے بارے کیا حکم ہے؟

الجواب: حضور سیدنا غوث اعظم قطب اکرم جگر پارہ حضور پُر نور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین فی نفسہ زہر قاتل و موجب بربادی دین و دنیا۔

بہجہ مقدسہ میں ہے:

''تم لوگوں کا مجھے جھٹلانا زہر قاتل اور تمہاری دنیا اور آخرت کی تباہی و بربادی کا سبب ہے''۔

اور یہاں نظر بواقع اس طرح توہینِ اعلانیہ کا مرتکب و مُصِر نہ ہوگا، مگر کٹر رافضی بغیض یا پکا وہابی خبیث، اور یہ دونوں قطعاً دائرۂ اسلام سے خارج ہیں، مسلمان کو ان سے میل جول رکھنا، سلام کرنا، پاس بیٹھنا، پاس بٹھانا سب حرام ہے۔ (ج۲۱ص۲۸۷)

سوال۵۳۳: عالم کو بُرا کہنے والا کیسا ہے؟

عالمِ دین کو بُرا کہنے والے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب: عالمِ دین کو بُرا کہنا اگر اس کے عالمِ دین ہونے کے سبب ہے تو کفر ہے اور عورت نکاح سے باہر، خواہ بُرا کہنے والا خود عالم ہو یا جاہل، اور عالم سنی العقیدہ کی توہین جاہل کو جائز نہیں۔ اگر چہ اس کے عمل کیسے ہی ہوں اور بدمذہب و گمراہ اگر چہ عالم کہلاتا ہو، اُسے برا کہا جائے گا، مگر اسی قدر جتنے کا وہ مستحق ہے اور فحش کلمہ سے ہمیشہ اجتناب چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج۲۱ص۲۹۵)

سوال۵۳۴: قشقہ لگانا کیسا ہے؟

ماتھے پر قشقہ لگانے والے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب: ماتھے پر قشقہ (ٹیکا) لگانا خاص شعارِ کفر ہے اور اپنے لیے جو شعارِ کفر پر راضی ہو، اس پر لزومِ کفر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من شبه بقوم فهو منه ۔ (سنن ابی داؤد ج۲)

ترجمہ: جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے، وہ انہیں میں سے ہے۔

اشباہ والنظائر میں ہے:

''بت کی پوجا کرنا کفر ہے اور جو کچھ اس کے دل میں ہے، اس کا کوئی اعتبار نہیں اور اسی طرح اگر کسی نے یہودیوں اور عیسائیوں کا زنار گلے میں ڈالا، چاہے ان کے گرجوں میں جائے نہ جائے (یہ بھی کفر ہے)''۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج۲۱ص۲۹۶)

سوال۵۳۵: مرشد کی پہچان

کون شخص مرشد بننے کے قابل ہے اور کون پیر نہیں بن سکتا؟

الجواب: بیعت لینے اور مسندِ ارشاد پر بیٹھنے کے لیے چار شرطیں ضروری ہیں:

ایک یہ کہ سنی صحیح العقیدہ ہو' اس لیے کہ بدمذہب دوزخ کے کتے ہیں اور بدترین مخلوق' جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

دوسری شرط ضروری علم کا ہونا' اس لیے کہ بے علم خدا کو پہچان نہیں سکتا۔

تیسری یہ کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنا' اس لیے کہ فاسق کی توہین واجب ہے اور مرشد واجب التعظیم ہے' دونوں چیزیں کیسے اکٹھی ہوں گی۔

چوتھی اجازت صحیح متصل ہو' جیسا کہ اس پر اہلِ باطن کا اجماع ہے۔

جس شخص میں ان شرائط میں سے کوئی ایک شرط نہ ہو تو اس (شخص) کو پیر نہیں پکڑنا چاہیے (یعنی اسے پیر نہیں بنانا چاہیے)۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۱ ص ۴۹۲)

سوال ۵۳۶: عورت پیر نہیں بن سکتی

کیا عورت بھی مرید کر سکتی ہے؟ جبکہ وہ پابند شریعت ہے۔

الجواب: اولیائے کرام کا اجماع ہے کہ داعی الی اللہ کا مرد ہونا ضرور ہے' لہٰذا سلف صالحین سے آج تک کوئی عورت نہ پیر بنی نہ بیعت کیا۔ حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لن یفلح قوم ولوا امرھم امراۃ ۔ (صحیح بخاری ج ۲)

ترجمہ: ہرگز وہ قوم فلاح نہ پائے گی جنھوں نے کسی عورت کو والی بنایا۔ (ج ۲۱ ص ۴۹۴)

سوال ۵۳۷: بے پیرے کا پیر شیطان ہے

جس کا کوئی پیر نہ ہو' کیا اس کا پیر شیطان ہے یا نہیں؟

الجواب: حضرت سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی قدس سرہ عوارف المعارف شریف میں فرماتے ہیں:

''میں نے بہت اولیائے کرام کو فرماتے سنا کہ جس نے کسی فلاح پائے ہوئے کی زیارت نہ کی' وہ فلاح نہ پائے گا''۔

دوسرے یہ کہ بے پیرے کا پیر شیطان ہے۔

عوارف شریف میں ہے:

''سیدنا بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں کہ جس کا کوئی پیر نہیں' اس کا امام شیطان ہے''۔

رسالہ مبارکہ امام اجل ابوالقاسم قشیری میں ہے:

''مرید پر واجب ہے کہ کسی پیر سے تربیت لے کہ بے پیر افلاح نہ پائے گا' یہ ہیں ابویزید کہ فرماتے ہیں: جس کا

کوئی پیر نہ ہو اُس کا پیر شیطان ہے"۔ (ج۲۱ص۴۹۶)

سوال ۵۳۸: مرید بیعت صرف ایک پیر کی کرے

ایک شخص ایک پیر صاحب کا مرید ہے، کیا وہ اُن کا مرید ہوتے ہوئے کسی اور دوسرے پیر سے بھی بیعت کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: اکابر فرماتے ہیں: ایک شخص کے دو باپ نہیں ہو سکتے، ایک وقت میں ایک عورت کے دو شوہر نہیں ہو سکتے، ایک مرید کے دو پیر نہیں ہو سکتے، یہ وسوسہ ہے، اس پر عمل نہ کیا جائے۔ یک در گیر و محکم گیر (ایک ہی دروازہ پکڑ و مگر پکڑ و مضبوطی سے) پریشان نظری والا کسی کی طرف سے فیض نہیں پاتا۔ حدیث میں ارشاد ہوا:

من رزق شیء فلیلزمه۔ (کنز العمال ج۴)

ترجمہ: جس کو کسی چیز میں (یعنی جس چیز کے سبب سے) رزق دیا جائے تو چاہیے کہ اس پر لزوم اختیار کرے۔

قرآن عظیم کی آیت بھی اسی معنی کا افادہ فرماتی ہے، جو کارڈ پر نہیں لکھی جا سکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۱ص۶۰۳)

سوال ۵۳۹: میز پر کھانا کھانا کیسا؟

میز پر اور ٹیک لگا کر کھانا کیسا ہے؟

الجواب: ٹیک لگا کر کھانا اگر بہ نیت تکبر ہو تو کراہت کیسی (بلکہ) حرام ہے۔

قال تعالیٰ الیس فی جهنم مثوی للمتکبرین ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا دوزخ تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ نہیں (یعنی یقیناً ہے)۔

ورنہ بلا کراہت درست، بعض اوقات حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کا فعل مروی (ہے)۔

ہاں عادتِ کریمہ زمین پر دستر خواہ بچھا کر کھانا تناول فرمانا تھی اور یہی افضل۔ (ج۲۱ص۶۲۸)

سوال ۵۴۰: سخت ضرورت کو اگر کچھ نہ ملے تو کیا کرے؟

سخت ضرورت کو حرام چیز کھانا یا استعمال میں لانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: اگر بھوک پیاس سے مرتا ہو اور کوئی شے پاس نہیں، اور جانے کہ اس وقت کھائے پیئے گا نہیں، تو مر جائے گا۔ ایسی صورت میں حرام شے کھانا یا پینا اس قدر جس سے اُس وقت جان بچ جائے، جائز ہے۔ یو ہیں کہ اگر سردی سخت ہے اور پہننے کو حرام کے سوا کچھ پاس نہیں اور نہ پہنے تو مر جائے گا، یا ضرر پائے گا تو اتنی دیر پہن لینا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۱ص۶۴۲)

سوال ۵۴۱: شراب سیدھے رستے سے روکتی ہے

شراب پینا خدا کے راستے سے روکتی ہے یا نہیں؟

الجواب : بے شک ضرور روکتا ہے اور اس کے پینے والے پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۱ص۶۴۲)

سوال۵۴۲: دف بجانا کیسا؟

شادی میں دف' تاشہ بجانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب : دف کے بے جلاجل یعنی بغیر جھانجھ کا ہو اور تال سم کی رعایت سے نہ بجایا جائے اور بجانے والے نہ مرد ہوں' نہ ذی عزت عورتیں بلکہ کنیزیں یا ایسی کم حیثیت عورتیں اور وہ غیر محل فتنہ میں بجائیں تو نہ صرف جائز بلکہ مستحب و مندوب ہے۔

حدیث میں مشروط دف بجانے کا حکم دیا گیا اور اس کی تمام قیود کو فتاویٰ شامی وغیرہ میں ذکر کر دیا گیا اور ہم نے اپنے فتاویٰ میں اس کی تشریح کر دی ہے۔

اس کے سوا اور باجوں سے احتراز کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۱ص۶۴۳)

سوال۵۴۳: ایصالِ ثواب بہت عمدہ ہے

تیجہ' دسواں' چہلم کا کھانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب : تیجہ' دسواں' چہلم سب جائز ہیں' جب بہ نیت محمود و بطور محمود ہوں اور ان کا کھانا مساکین و فقراء کے لیے چاہیے۔ برادری کی دعوت کے طور پر نہ ہو۔

(کیونکہ) دعوت کا جواز خوشی میں ہوتا ہے نہ کہ مواقعِ غم میں' فتح القدیر وغیرہ۔ (ج۲۱ص۶۴۴)

سوال۵۴۴: کھانے میں عیب جائز نہیں

اگر کھانا پسند نہ آئے تو اس میں عیب نکالنا کیسا ہے؟ اور کسی کی دعوت پر کھانے میں عیب نکالا ہو تو یہ گناہ تو نہیں؟

الجواب : کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے' مکروہ و خلافِ سنت ہے۔ عادتِ کریمہ یہ تھی کہ اگر پسند آیا تو تناول فرمایا' ورنہ نہیں۔ اور پرائے گھر تو عیب نکالنا تو مسلمانوں کی دل شکنی ہے' اور کمال حرص و بے مروّتی پر دلیل ہے' گھی کم ہے یا مزہ کا نہیں' یہ عیب نکالنا ہے۔ اور اگر کوئی شے اسے مضر ہے اور اسے نہ کھانے کے لیے عذر کے لیے اس کا اظہار کیا' نہ کہ بطورِ طعن و عیب' مثلاً اس میں مرچ زائد ہے' میں اتنی مرچ کا عادی نہیں' تو یہ عیب نکالنا نہیں اور اتنا بھی بے تکلفی خاص کی جگہ ہو اور اس کے سبب دعوت کنندہ کو اور تکلیف نہ کرنی پڑے' مثلاً دو قسم کا سالن ہے' ایک میں مرچ زائد ہے اور یہ عادی نہیں تو اسے نہ کھائے اور وجہ پوچھی جائے تو بتا دے اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے' اب اگر نہیں کھاتا تو دعوت کنندہ کو اس کے لیے کچھ اور منگوانا پڑے گا' اسے ندامت ہو گی اور تنگدست ہے تو تکلیف ہو گی' ایسی حالت میں مروّت یہ ہے کہ صبر کرے اور کھائے اور اپنی اذیت

ظاہر نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۱ص۶۵۲)

سوال ۵۴۵: ننگے سر کھانا خلافِ سنت ہے

ننگے سر کھانا کیسا ہے؟ کیا جو ننگے سر کھانا کھائے اس کے ساتھ شیطان کھانا کھاتا ہے؟

الجواب: جو بسم اللہ کہہ کر کھانا کھاتا ہے، شیطان اس کے ساتھ نہیں کھا سکتا اور جو بغیر بسم اللہ کے کھائے، شیطان اس کے ساتھ کھائے گا، اگرچہ سر پر سو کپڑے ہوں، ننگے سر کھانا ہنود کی رسم اور خلافِ سنت ہے، ہاں کوئی عذر ہو تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۱ص۶۵۲)

سوال ۵۴۶: بلا دعوت، دعوت پر جانا ناجائز ہے

بلا دعوت کسی کی دعوت میں جانا کیسا ہے؟

الجواب: بلا دعوت جو دعوت میں جائے، اسے صحیح حدیث میں فرمایا:

دخل سارقًا وخرج معیرًا .

چور بن کر گیا، لٹیرا ہو کر نکلا۔

خصوصاً جبکہ دعوتِ عام نہ ہو، تو معہود ومعروف سے زائد آدمی لے جانا سخت ناجائز ہے، مثلاً جو لوگ عادی ہیں کہ بے آدمی کے ساتھ لیے ہوئے نہیں جاتے، ان کی جو دعوت کرے گا، آپ جانے گا کہ ساتھ آدمی ہوگا۔ المعروف کالمشروط (جو بات لوگوں کے عرف اور رواج میں مشہور ہے، وہ طے شدہ شرط کی طرح ہے)۔ ہاں اگر کسی بے تکلفی والے نے دعوت کی اور کچھ حاجت مند ہیں کہ یہ اُن کو ساتھ لے گیا اور ان کا بار اس پر نہ پڑے گا، خواہ یوں کہ دسترخوان وسیع ہے اور دل فراخ، یا یوں کہ ان کی کفالت یہ خود کرے گا اور اسے ناگوار نہ ہوگا تو حرج نہیں۔ (ج۲۱ص۶۵۲)

سوال ۵۴۷: دعوت کون سی قبول کی جائے، کون سی نہیں؟

کون سی دعوتِ طعام قبول کرنا سنت ہے کہ کس دعوتِ طعام سے انکار کرنا اور قبول نہ کرنا گناہ ہے؟

الجواب: دعوتِ ولیمہ کا قبول کرنا سنتِ مؤکدہ ہے، جبکہ وہاں کوئی معصیت مثل مزامیر وغیرہا نہ ہو، نہ اور کوئی مانع شرعی ہو اور اس کا قبول وہاں جانے میں ہے، کھانے نہ کھانے کا اختیار ہے، باقی عام دعوتوں کا قبول افضل ہے، جبکہ کوئی مانع ہو نہ کوئی اس سے زیادہ اہم کام ہو اور خاص اس کی دعوت کرتے تو قبول کرنے نہ کرنے کا اسے (ایک شخص کو) مطلقاً اختیار ہے۔

(ج۲۱ص۶۵۵)

سوال ۵۴۸: شراب سب گندگیوں کی ماں ہے

شراب خوری کی نسبت کیا مسئلہ ہے؟

الجواب: شراب حرام ہے اور سب نجاستوں، گندگیوں کی ماں ہے، اس کے پینے والے کو دوزخ میں دوزخیوں کا جلتا لہو اور پیپ پلایا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۱ ص ۶۵۹)

سوال ۵۴۹: قوالی کی طرح نعت پڑھنا کیسا ہے؟

میلاد شریف میں قوالی کی طرح (نعت) پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب: قوالی کی طرح پڑھنے سے اگر یہ مراد کہ ڈھول ستار کے ساتھ جب تو حرام اور سخت حرام ہے اور اگر صرف خوش الحانی مراد ہے اور کوئی امر مورث فتنہ نہ ہو تو جائز، بلکہ محمود ہے اور اگر بے مزامیر (میوزک) گانے کے طور پر راگنی کی رعایت سے ہو تو ناپسند ہے کہ یہ امر ذکر شریف کے مناسب نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۱ ص ۶۶۴)

سوال ۵۵۰: شہد کا اتارنا جائز ہے

شہد کا اتارنا جائز ہے یا ممنوع؟

الجواب: شہد کا اتارنا بلاشبہ جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"شہد کی مکھیوں کے پیٹوں سے ایک مشروب (پینے کی چیز) نکلتا ہے کہ جس کے رنگ الگ الگ (اور جدا) ہیں، اس میں لوگوں کے لیے شفاء (تندرستی) ہے"۔ (ج ۲۱ ص ۶۶۶)

سوال ۵۵۱: کچا انڈہ کھانا کیسا ہے؟

کچا انڈہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حلال جانور کا کچا، پکا انڈہ سب حلال ہے، ہاں وہ کہ خون ہو جائے نجس و حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۲۱ ص ۶۶۷)

سوال ۵۵۲: ہیجڑہ اگر دعوت کرے تو کیا کریں؟

ہیجڑہ اگر دعوت کرے تو کیا اس کا کھانا کیسا ہے؟

الجواب: ہیجڑے کے یہاں دعوت کھانے کو نہ جایا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۱ ص ۶۶۹)

سوال ۵۵۳: کھڑے ہو کر پانی نہیں پینا چاہیے

کھڑے ہو کر پانی پینا کیوں منع ہے؟

الجواب: سوائے زمزم شریف و بقیۂ وضو (وضو کا پانی جو بچ رہے) کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ ہے۔ اس کی حدیثیں و فقہی بحث کتب علماء میں موجود ہیں۔ (ج ۲۱ ص ۶۶۹)

سوال۵۵۴: لوہے، پیتل کا زیور بیچنا جائز نہیں

ایک مسلمان لوہے اور پیتل کا زیور بیچتا ہے اور ہندو مسلمان سب خریدتے ہیں، کیا یہ بیچنا جائز ہے؟

الجواب: مسلمان کے ہاتھ (ایسا زیور بیچنا) مکروہ تحریمی ہے۔ (ج۲۲ص۱۲۸)

سوال۵۵۵: کانسہ کے برتن استعمال کرنا کیسا؟

کانسہ جو بشکل پیتل ہوتا ہے، اس کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب: کانسہ کے برتن میں حرج نہیں اور اس کا زیور پہننا مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۲ص۱۲۹)

سوال۵۵۶: مٹی کے برتن میں کھانا سنت ہے

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تانبے، پیتل کے برتن میں طعام و پانی نوش فرمایا کرتے تھے یا کسی دوسری چیز کے برتن میں؟

الجواب: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے تانبے، پیتل کے برتنوں میں کھانا پینا ثابت نہیں، مٹی یا کاٹھ کے برتن تھے اور پانی کے لیے مشکیزے بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۲ص۱۲۹)

سوال۵۵۷: پیتل، لوہا، تانبہ، مرد و عورت دونوں کو پہننا ممنوع ہے

چھلا چاندی کا پیتل کا پہننا کیسا ہے؟ اور اس کو پہن کر نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب: تانبہ، پیتل، کانسہ، لوہا تو عورت کو بھی پہننا ممنوع ہے اور اس سے نماز ان کی بھی مکروہ ہے، اور چاندی کا چھلہ خاص لباس زنان (عورتوں کے لیے) ہے، مردوں کو مکروہ اور مکروہ چیز پہن کر نماز بھی مکروہ، مرد کو چاندی کی انگوٹھی ایک نگ کی، ساڑے چار ماشے سے کم وزن کی جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۲ص۱۳۰)

سوال۵۵۸: ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے

ریشمی کپڑا مرد کو پہننا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: نہ بلکہ حرام ہے، حدیث میں اُس پر سخت وعیدیں وارد۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"ریشم نہ پہنو کہ جو اسے دنیا میں پہنے گا، آخرت میں نہ پہنے گا"۔ (صحیح بخاری ج۲)

ایک حدیث میں ہے کہ حضور والا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو ریشم پہنے گا، اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن آگ کا کپڑا پہنائے گا"۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج۶)

(ج۲۲ص۱۵۵)

سوال۵۵۹: عمامہ شریف کی مقدار کا بیان

عمامہ شریف کتنے گز لمبا ہونا چاہیے؟

الجواب: عمامہ اقدس کے طول میں کچھ ثابت نہیں۔ امام ابن الحاج مکی سات ہاتھ یا اس کے قریب کہتا ہے اور حفظ فقیر میں کلماتِ علماء میں سے ہے کہ کم از کم پانچ ہاتھ ہو اور زیادہ سے زیادہ بارہ ہاتھ۔ اور شیخ عبدالحق کے رسالہ لباس میں اکتیس ہاتھ تک لکھا ہے' اور ہے یہ کہ یہ امر عادت پر ہے' جہاں علماء وعوام کی جیسی عادت ہو اور اس میں کوئی محذور شرعی نہ ہو' اس قدر اختیار کریں' اہل علم نے تصریح فرمائی ہے کہ معاشرے کی عادت سے باہر ہونا باعثِ شہرت اور مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج۲۲ص۱۷۱)

سوال۵۶۰: نئی چیز کس دن اور کیسے استعمال کریں؟

نیا کپڑا اور جوتا استعمال کرنے پر کیا پڑھے اور کون سے روز استعمال کرے' درزی کو کون سے روز سلنے کو دے؟

الجواب: بسم اللہ کہہ کر پہنے اور پہن کر پڑھے:

الحمد للّٰه الذی کسانی هذا ورزقنیه من غیر حول منی ولا قوة۔

ترجمہ: سب تعریف اور ستائش اُس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری قوت وطاقت (بچاؤ وتحفظ) کے بغیر مجھے اس کے پہننے کی توفیق بخشی۔

اور کپڑے کے استعمال اور درزی کو دینے کے لیے کوئی خصوصیت نہیں' ہاں منگل کے دن کپڑا قطع (کاٹا) نہ کیا جائے۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا:

''جو کپڑا منگل کے روز قطع کیا جائے' وہ جلے یا ڈوبے یا چوری ہو جائے''۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۲ص۱۸۴)

سوال۵۶۱: ہر رنگ کا کپڑا پہننا جائز ہے

زرد رنگ کا کپڑا پہننا مرد کو کیسا ہے؟

الجواب: زعفران کا رنگا ہوا کپڑا مرد پر حرام ہے اور کسی طرح کا زرد رنگ حرام نہیں' ہاں اگر وہ کسی ایسی وضع مخصوص پر ہے' جس سے انگشت نمائی وشہرت ہو تو مطلقاً مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۲ص۱۸۷)

سوال۵۶۲: اندھے سے بھی پردہ ہے عورت کو

نامحرم عورتوں کو اندھے سے پردہ کرنا لازم ہے' اس زمانہ میں یا نہیں؟

الجواب: اندھے سے پردہ ویسا ہی ہے جیسا آنکھ والے سے اور اس کا گھر میں جانا' عورت کے پاس بیٹھنا' ویسا ہی ہے جیسا آنکھ والے کے پاس۔

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

افعمیا وان انتما الستما تبصرانہ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (جامع الترمذی ج ۲)

ترجمہ: کیا تم دونوں اندھی ہو، کیا تم اسے دیکھ نہیں رہی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۲۳۵)

سوال ۵۶۳: دیور، بہنوئی سے بھی پردہ فرض ہے

کیا اپنی حقیقی ہمشیرہ کے شوہر سے پردہ کرنا فرض ہے یا نہیں؟

الجواب: بہنوئی کا حکم شرع میں بالکل مثل حکم اجنبی ہے، بلکہ اس سے بھی زائد کہ وہ جس بے تکلفی سے آمد و رفت و نشست و برخاست کر سکتا ہے، غیر شخص کی اتنی ہمت نہیں ہو سکتی، لہٰذا صحیح حدیث میں ہے:

قالوا یا رسول اللہ ارایت الحمو قال الحمو الموت ۔ (صحیح بخاری ج ۲)

ترجمہ: صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جیٹھ، دیور اور ان کے مثل رشتہ دارانِ شوہر کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: یہ تو موت ہیں۔

خصوصاً ہندوستان میں بہنوئی کہ باتباعِ رسومِ کفارِ ہند سالی، بہنوئی میں ہنسی ہوا کرتی ہے، یہ بہت جلد شیطان کا دروازہ کھولنے والی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ! واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۲۳۷)

سوال ۵۶۴: محفل مسجد میں ہو، عورتوں کا جانا کیسا؟

اگر مسجد میں وعظ یا میلاد کی محفل ہوتی ہو تو کیا عورتوں کو مسجد میں باپردہ جانا جائز ہے، یا نماز کے لیے جانا جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب: عورتیں نمازِ مسجد سے ممنوع ہیں اور واعظ یا میلاد خواں اگر عالم سنی صحیح العقیدہ ہو اور اس کا وعظ و بیان صحیح و مطابق شرع ہو اور جانے میں پوری احتیاط اور کامل پردہ ہو، اور کوئی احتمال فتنہ نہ ہو اور مجلس رجال سے دور ان کی نشست ہو تو حرج نہیں، مگر مساجد کے جانے میں ان شرائط کا اجتماع خیال و تصور سے باہر شاید نہ ہو سکے۔

ومن لم یعرف اھل زمانہ وھو جاھل ۔

جو کوئی اپنے زمانے والوں کو نہ پہچانے تو نادان (اور ناسمجھ) ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

سوال ۵۶۵: جیٹھ اور دیور سے پردہ ہے، خسر سے نہیں

بہو اپنے خسر کا پردہ کرے یا نہ کرے، اسی طرح جیٹھ دیور کا کیا حکم ہے؟

الجواب: جیٹھ اور دیور سے پردہ واجب ہے کہ وہ نامحرم ہیں اور خسر سے پردہ واجب نہیں جائز ہے۔ اس کا ضابطہ کلیہ ہے کہ نامحرموں سے پردہ مطلقاً واجب، اور محارم نسبی سے پردہ نہ کرنا واجب، اگر کرے گی گنہگار ہوگی اور محارم غیر نسبی مثل علاقہ مصاہرت و رضاعت اُن سے پردہ کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز ہے۔ مصلحت و حالت پر لحاظ ہوگا۔ اسی واسطے علماء نے لکھا ہے کہ جو

ان ساس کو داماد سے پردہ مناسب ہے یہی حکم خسر بہو کا۔ اور جہاں معاذ اللہ مظنۂ فتنہ (فتنہ کا گمان) ہو، پردہ واجب ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۲ص۲۴۰)

سوال ۵۶۶: عورت کی آواز مرد تک نہ جائے

عورتوں کا بلند آواز سے محفل میں نعتیں پڑھنا اور مردوں کا ان کی آواز سننا کیسا ہے؟

الجواب: عورت کا خوش الحانی سے باواز ایسا پڑھنا کہ نامحرموں کو اُس کے نغمہ کی آواز جائے، حرام ہے۔ نوازل امام فقیہ ابواللیث میں ہے:

نغمة المرأة عورة ۔

ترجمہ: عورت کا خوش آواز کر کے کچھ پڑھنا ''عورت'' یعنی محلِ ستر ہے۔

کافی امام ابوالبرکات نسفی میں ہے:

لا تلبی جهرا لان صوتها عورة ۔

ترجمہ: عورت بلند آواز سے تلبیہ نہ پڑھے، اس لیے کہ اس کی آواز قابلِ ستر ہے۔ (ج۲۲ص۲۴۲)

سوال ۵۶۷: عورت کس سے بات کر سکتی ہے، کس سے نہیں؟

کتنے ایسے شخص ہیں جن کو عورت اپنی گفتگو سنا سکتی ہے، ان کو اپنی آواز سنانا جائز ہے؟

الجواب: تمام محارم اور حاجت ہو اور اندیشۂ فتنہ نہ ہو، نہ خلوت ہو تو پردہ کے اندر سے بعض نامحرم سے بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۲ص۲۴۳)

سوال ۵۶۸: اپنے ہاتھ سے اپنی جوانی برباد کرنا حرام ہے

ایک شخص مجلوق ہے (یعنی اپنے ہاتھ سے اپنی منی نکالتا ہے، جسے مشت زنی بھی کہتے ہیں) اور وہ اس گندے فعل سے باز نہیں آتا، اس کو کیا دعا پڑھنی چاہیے کہ یہ گندی عادت چھوٹ جائے؟

الجواب: وہ گنہگار ہے، عاصی ہے، اصرار کے سبب مرتکب کبیرہ ہے، فاسق ہے، حشر میں ایسوں کی ہتھیلیاں گابھن (حاملہ) اُٹھیں گی، جس سے مجمع اعظم میں اُن کی رسوائی ہوگی، اگر توبہ نہ کریں اور اللہ معاف فرماتا ہے جسے چاہے اور عذاب فرماتا ہے جسے چاہے، اُسے چاہیے کہ لاحول شریف کی کثرت کرے، اور جب شیطان اس حرکت کی طرف بلائے، فوراً دل سے متوجہ بخدا ہو کر لاحول پڑھے (یعنی **لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم**)۔

نماز پنجگانہ کی پابندی کرے، نماز صبح کے بعد بلا ناغہ سورۂ اخلاص شریف کا ورد رکھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج۲۲ص۲۴۴)

سوال ۵۶۹: عورت کو اپنے پیر کے بھی ہاتھ پاؤں کو چھونا نہیں چاہیے

اگر پیر جوان ہے اور عورتیں اپنی خوشی سے اس کے ہاتھ پاؤں دبائیں تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: اجنبی جوان عورت کو جوان مرد کے ہاتھ، پاؤں چھونا جائز نہیں، اگرچہ پیر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۲۴۵)

سوال ۵۷۰: غیر کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر چوڑی پہنوانا کیسا؟

کچھ عورتیں چوڑی فروش کو اپنا ہاتھ دے کر چوڑی پہنواتی ہیں اور بعض دفعہ اُن کے شوہر بھی پاس ہوتے ہیں، یہ فعل کیسا ہے؟

الجواب: حرام، حرام، حرام ہے، ہاتھ دکھانا غیر مرد کو حرام ہے، اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا حرام ہے جو مرد اپنی عورتوں کے ساتھ اسے روا رکھتے ہیں، دیوث ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۲۴۷)

سوال ۵۷۱: عورت کا نوکری کرنا کیسا ہے؟

عورت بسبب ناداری کے ایک معتبر جگہ ملازم ہے، یہ عورت کا نوکری کرنا جائز ہے، مجبوری کی حالت میں؟

الجواب: یہاں پانچ شرطیں ہیں:

(۱) کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے۔
(۲) کپڑے تنگ و چست نہ ہوں، جو بدن کی ہیأت ظاہر کریں۔
(۳) بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہوتا ہو۔
(۴) کبھی نامحرم کے ساتھ کسی خفیف دیر کے لیے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔
(۵) اُس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مظنۂ فتنہ نہ ہو۔

یہ پانچ شرطیں اگر جمع نہیں اور ان میں سے ایک بھی کم ہے تو حرام (ہے)۔ (ج ۲۲ ص ۲۴۷)

سوال ۵۷۲: اپنے پیر سے بھی پردہ واجب ہے

اپنے پیر سے پردہ ہے یا نہیں؟

الجواب: پیر سے پردہ واجب ہے جبکہ محرم نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۲۵۰)

سوال ۵۷۳: انگوٹھے چومنا جائز ہے

انگوٹھے چومنا جائز ہے یا نہیں اور کن جگہوں پر منع ہے؟

الجواب: ضرور بمعنی فرض یا واجب یا سنتِ مؤکدہ تو اصلاً نہیں، ہاں اذان سننے میں علمائے فقہ نے مستحب رکھا ہے اور

اس خاص موقع پر کچھ احادیث بھی وارد جو ایسی جگہ قابل تمسک ہیں۔

كما حققنا في رسالتنا منير العين في حكم تقبيل الابهامين .

جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین 'یعنی آنکھوں کو روشن کرنا انگوٹھے چومنے کے عمل سے' میں اس کی تحقیق کی ہے۔

مگر نماز میں یا خطبہ یا قرآن مجید سنتے وقت نہ چاہیے' نماز میں اس کی ممانعت تو ظاہر' اور استماع خطبہ و قرآن کے وقت یوں کہ اس وقت ہمہ تن گوش ہو کر تمام حرکات سے باز رہنا چاہیے۔ پنجایت کے وقت جو آیہ کریمہ ''**ما كان محمد ابا احد من رجالكم**'' پر اس قدر کثرت سے انگوٹھے چومے جاتے ہیں' گویا صد ہا چڑیاں جمع ہو کر چہک رہی ہیں' یہاں تک کہ دور والوں کو قرآن عظیم کے بعض الفاظِ کریمہ بھی اس وقت اچھی طرح سننے میں نہیں آتے' یہ فقیر کو سخت ناپسند و گراں گزرتا ہے۔ صرف انگوٹھے لبوں سے لگا کر آنکھوں پر رکھنے میں اس وقت کوئی حرج نہ بھی ہو تو بوسۂ تعظیم میں آواز نکلنے کا خود حکم نہیں' جیسے بوسۂ سنگِ اسود و آستانہ کعبہ و قرآن عظیم و دست و پائے علماء و صلحاء نہ کہ ایسی آوازیں کہ چڑیاں بسیرا لے رہی ہیں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب! (ج ۲۲ ص ۳۱۶)

سوال ۵۷۴: قبر کو بوسہ نہیں دینا چاہیے

کیا قبر کو بوسہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: صحیح اور قابلِ ترجیح مذہب میں کسی بھی قبر کو بوسہ دینے' یعنی چومنے کی اجازت نہیں' بلکہ ممانعت ہے۔

چنانچہ محدث ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی شرح عین العلم میں ہے کہ قبر' تابوت اور دیوار کو ہاتھ نہ لگایا جائے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کے بارے میں اس طرح کرنے سے روکا گیا اور منع کیا گیا ہے' پھر باقی لوگوں کی قبور کے ساتھ یہ معاملہ کیسے روا ہو سکتا ہے اور قبر کو بوسہ نہ دیا جائے' کیونکہ یہ ہاتھ لگانے سے کہیں بڑھ کر ہے' لہٰذا اس کے لیے نہی بطریق اولیٰ ہے' اسی طرح جھک کر سلام کرنا منع ہے۔ (ج ۲۲ ص ۳۱۸)

سوال ۵۷۵: عالم کے ہاتھ چومنا جائز ہے

کسی عالم یا کسی بزرگ کا ہاتھ چومنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ہاں جائز ہے بلکہ مستحب و مندوب و مسنون و محبوب ہے' جبکہ بہ نیت صالحہ محمودہ ہو۔ امام بخاری ادب المفرد اور ابوداؤد و بیہقی' زارع بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

''پھر ہم جلدی کرنے لگے تاکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچ کر ان کے ہاتھ اور پاؤں چومیں''۔

(سنن ابی داؤد ج ۲)

تنویر الابصار و در مختار میں ہے:

"کسی عالم اور پارسا شخص کے بطور تبرک ہاتھ چومنے میں کوئی حرج نہیں۔ (درر) مصنف نے الجامع سے نقل فرمایا کہ دیندار حاکم اور عادل بادشاہ کے ہاتھوں کو بھی بوسہ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں اور یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ یہ سنت ہے"۔ (مجتبیٰ) (ج ۲۲ ص ۳۳۰)

سوال ۵۷۶: کافر کو سلام کرنا حرام ہے

کافر کو سلام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب واللہ یرجع الیہ مآب (اور اللہ تعالیٰ ٹھیک بات کو سب سے زیادہ جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا مرجع اور ٹھکانا ہے)۔ (ج ۲۲ ص ۳۷۸)

سوال ۵۷۷: سلام سے متعلق چند مسائل

سلام کے متعلق جملہ مسائل کیا ہیں؟

الجواب: سلام کے متعلق بہت مسائل ہیں جو خاص بات دریافت کرنی ہو کیجیے۔ غالباً آپ کی مراد یہ ہوگی کہ کس کس کو سلام منع ہے۔ ہاں بدمذہب کو سلام کرنا حرام ہے، فاسق کو سلام کرنا ناجائز ہے، جو برہنہ ہو استنجاء کر رہا ہو اسے سلام نہ کرے کافر یا مبتدع یا فاسق کو سلام کرنے کا صحیح ضرورت پیش آئے تو لفظِ سلام نہ کہے بلکہ ہاتھ اٹھانے یا اور کوئی لفظ کہ نہ سلام ہو نہ تعظیم کہنے پر قناعت کرے، یا مجبور ہو تو آداب کہے، یعنی آ میرے پاؤں داب! یا آدابِ شریعت کہ تو نے اپنے فسق سے ترک کر دیے ہیں، بجالا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۳۷۸)

سوال ۵۷۸: نماز کے بعد مصافحہ کرنا جائز ہے

نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا کیسا ہے؟

الجواب: نمازوں کے بعد مصافحہ صحیح یہ ہے کہ جائز ہے۔ نسیم الریاض میں ہے:

الاصح انها بدعة مباحة .

صحیح یہ ہے کہ یہ بدعت مباحہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۲ ص ۴۱۰)

سوال ۵۷۹: غیر خدا کو سجدہ کرنا حرام ہے

غیر خدا کو سجدہ کرنا حرام ہے یا کفر ہے؟

الجواب: غیر کو سجدہ بلا شبہ حرام ہے، پھر اگر بروجہ عبادت ہو تو کفر ہے اور بروجہ تحیت ہو تو کفر میں اختلاف ہے، اس کے حرام ہونے میں اختلاف نہیں، اور حق یہی ہے کہ بے نیت عبادت حرام ہے، کبیرہ ہے، کفر نہیں۔ (ج ۲۲ ص ۴۱۶)

سوال۵۸۰: اشارے سے سلام کرنا کیسا ہے؟

سلام کرنا اشارہ کے ساتھ یعنی وقت سلام مسنون ہاتھ پیشانی تک لے جانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: بلاضرورت فقط اشارہ پر قناعت بدعت اور یہود ونصارٰی کی سنت ہے اور سلام مسنون کے ساتھ محل حاجت عرفیہ میں اشارہ بھی ہو تو حرج نہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم! (ج ۲۲ ص ۴۱۶)

سوال۵۸۱: سیّدوں سے محبت کا صلہ

جو لوگ سیّدوں سے محبت رکھتے ہیں' ان کے لیے یوم محشر میں آسانی ہوگی یا نہیں؟

الجواب: ہاں سچے محبانِ اہل بیت کرام کے لیے روزِ قیامت نعمتیں' برکتیں' راحتیں ہیں۔ طبرانی میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم اہل بیت کی محبت لازم پکڑو کہ جو اللہ سے ہماری دوستی کے ساتھ ملے گا' قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کہ بندے کو اس کا عمل نفع نہ دے گا' جب تک ہمارا حق نہ پہچانے''۔ (المعجم الاوسط ج ۳) (ج ۲۲ ص ۴۲۲)

سوال۵۸۲: عورتوں کو سلام کرنا کیسا؟

عورتوں کو السلام علیکم کہنا چاہیے یا نہیں؟ اگر کہنا چاہیے تو بوڑھی جوان کا فرق ہے یا نہیں؟

الجواب: محارم وازواج پر سلام مطلقاً ہے اور اجنبیات میں جوانوں کو سلام نہ کیا جائے' بوڑھیوں کو کیا جائے' بلکہ جوانین اگر سلام کریں تو جواب دل میں دیا جائے' انہیں نہ سنائے' حالانکہ جواب دینا واجب ہے اور لفظ سلام کا مرد وعورت کا باہم اور ایک دوسرے کے ساتھ مطلقاً السلام علیکم ہے اور سلام بھی کافی۔ واللہ تعالٰی اعلم! (ج ۲۲ ص ۵۶۳)

سوال۵۸۳: سیّدزادے کو ملازم رکھنا کیسا ہے؟

سیّد کے لڑکے سے جب شاگرد یا ملازم ہو' دینی ودنیوی خدمت لینا اور اس کو مارنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ذلیل خدمت اس سے لینا جائز نہیں' نہ ایسی خدمت پر اسے ملازم رکھنا جائز' اور جس خدمت میں ذلت نہیں' اس پر ملازم رکھ سکتا ہے۔ بحال شاگرد بھی جہاں تک عرف اور معروف ہو' شرعاً جائز ہے' لے سکتا ہے اور اُسے مارنے سے مطلق احتراز کرے۔ واللہ تعالٰی اعلم! (ج ۲۲ ص ۵۶۸)

سوال۵۸۴: بدھ کو ناخن نہ کٹوائے

بدھ کے دن ناخن کتروانا چاہیے یا نہیں؟ اگر نہ چاہیے تو اس کی وجہ کیا ہے؟

الجواب: نہ چاہیے' حدیث میں اس سے نہی آئی کہ معاذ اللہ مورثِ برص ہوتا ہے۔ بعض علماء رحمہم اللہ تعالٰی نے بدھ کو

ناخن کتروائے' کسی نے بربنائے حدیث منع کیا' فرمایا: صحیح نہ ہوئی' فوراً برص ہو گئی۔ شب کو زیارتِ جمالِ بے مثال حضور پُرنور محبوب ذی الجلال صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ شافی کافی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنے حال کی شکایت عرض کی' حضورِ والا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے نہ سنا تھا کہ ہم نے اس سے نہی فرمائی ہے۔ عرض کی: حدیث میرے نزدیک صحت کو نہ پہنچی۔ ارشاد ہوا: تمہیں اتنا کافی تھا کہ یہ حدیث ہمارے نامِ پاک سے تمہارے کان تک پہنچی' یہ فرما کر حضور مبرئ الاکمہ والابرص ومحی الموتی صلی اللہ علیہ وسلم (حضور اندھوں' کوڑھوں اور مردوں کو صحت وحیات بخشنے والی ہستی پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلام ہو) نے اپنے دستِ اقدس کہ پناہِ دو جہاں ودستگیر بیکساں ہے' اُن کے بدن پر لگایا فوراً اچھے ہو گئے اور اسی وقت سے توبہ کی کہ اب کبھی حدیث سن کر ایسی مخالفت نہ کروں گا۔ (ج ۲۲ ص ۵۷۵)

سوال ۵۸۵: ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے

ریش (داڑھی) ایک مشت سے زیادہ رکھنا سنت ہے یا مکروہ؟

الجواب: ریش ایک مشت یعنی چار انگل تک رکھنا واجب ہے اس سے کمی ناجائز۔

شرح مشکوٰۃ شریف میں ہے:

> ''داڑھی بمقدار ایک مشت رکھنا واجب ہے اور جو اسے سنت قرار دیتے ہیں' وہ اس معنی میں ہے کہ یہ دین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جاری کردہ طریقہ ہے' یا اس وجہ سے کہ اس کا ثبوت سنتِ نبوی سے ہے' جیسا کہ نمازِ عید کو سنت کہا جاتا ہے' حالانکہ وہ واجب ہے''۔

فتح القدیر میں ہے:

> ''داڑھی ترشوانا یا کترنا کہ وہ مشت کی مقدار سے کم ہو جائے' ناجائز ہے''۔ جیسا کہ بعض مغربیت زدہ لوگ اور ہیجڑے کرتے ہیں۔ غرض لحیہ سے کچھ لینا بھی اسی حالت سے مشروط ہے' جبکہ طول میں حدِ شرعی تک پہنچ جائے۔

فتاویٰ ہندیہ میں بحوالہ الملتقط منقول ہے کہ جب داڑھی طول اور عرض میں بڑھ جائے تو ایک مشت مقدار سے زائد کو کاٹ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

اور پُر ظاہر کہ مقدار ٹھوڑی کے نیچے سے لی جائے گی' یعنی چھوٹے ہوئے بال اس قدر ہوں' وہ جو بعض بے باک جہال لب زیریں کے نیچے سے ہاتھ رکھ کر چار انگل ناپتے ہیں کہ ٹھوڑی سے نیچے ایک ہی انگل رہے' یہ محض جہالت اور شرعِ مطہر میں بے باکی ہے۔ غرض اس قدر میں تو علمائے سنت کا اتفاق ہے۔

اس سے زائد اگر طول فاحش حدِ اعتدال سے خارج بے موقع بدنما ہو تو بلاشبہ خلافِ سنت ومکروہ کہ صورت بدنما بنانا' اپنے منہ پر دروازۂ طعن مسخریہ کھولنا' مسلمانوں کو استہزاء وغیبت کی آفت میں ڈالنا' ہرگز مرضی شرع مطہر نہیں۔ نہ معاذ اللہ زنہار کہ ریش اقدس' حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم عیاذاً باللہ کبھی حدِ بدنمائی تک پہنچی' سنت ہونا اس کا معقول نہیں۔ (ج ۲۲ ص ۵۸۰)

سوال ۵۸۶: ناخن اور موئے زیر ناف کی حد کا بیان

ناخن اور موئے زیر ناف کتنے روز تک رکھ سکتے ہیں، اور کتنے دن کے بعد اجازت نہیں؟

الجواب: چالیس روز سے زیادہ ناخن یا موئے بغل یا موئے زیر ناف رکھنے کی اجازت نہیں۔ بعد چالیس روز کے گنہگار ہوں گے۔ ایک آدھ بار میں گناہ صغیرہ ہوگا۔ عادت ڈالنے سے کبیرہ ہو جائے گا، فسق ہوگا۔

صحیح مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے ہے:

”ہمارے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں کترنے، ناخن کاٹنے، زیر بغل بال اکھاڑنے اور زیر ناف بال مونڈنے کے لیے ایک وقت مقرر فرمایا کہ ہم میں کوئی شخص چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑے“۔ (صحیح مسلم ج۱)

(ج۲۲ص۶۷۸)

سوال ۵۸۷: جمعہ اور جمعہ کی سنتوں کی نیت کیسے کریں؟

جمعہ فرضوں کی اور سنتوں کی اوّل و آخر کی نیت کیا کریں؟

الجواب: جمعہ کی نیت میں فرضِ جمعہ اور چاہے یہ بھی بڑھائے، واسطے اسقاط ظہر کے، اور قبل کی سنتوں میں سنت قبل جمعہ اور بعد کی سنتوں میں سنت بعد جمعہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۳ص۱۰۳)

سوال ۵۸۸: مزارات پر جانا جائز ہے

اولیاء اللہ کے مزارات پر جانا کیسا ہے؟

الجواب: قطعاً جائز لاطلاق قوله صلى الله عليه وسلم الا ضرورروها . (صحیح مسلم ج۱)

لوگو! اب قبروں کی زیارت کیا کرو۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں اور دیگر ائمہ نے اپنی اپنی کتب میں اس مسئلہ کو تفصیلاً بیان کیا ہے اور خاص اس مسئلہ میں مستقل کتب لکھی گئی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۳ص۱۰۹)

سوال ۵۸۹: چھوٹے بچے کو ایصالِ ثواب کرنا بھی جائز ہے

تین برس کے بچے کی فاتحہ کرنا کیسا ہے؟ اور کس دن ایصالِ ثواب کریں؟

الجواب: شریعت میں ثواب پہنچانا ہے، دوسرے دن ہو یا تیسرے دن باقی یہ تعیین عرفی ہیں، جب چاہیں کریں، انہیں دنوں کی گنتی شرعی جاننا جہالت ہے، دبدعت۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم! (ج۲۳ص۱۲۴)

سوال ۵۹۰: صدقہ کی فضیلت

صدقہ دینے کی کیا فضیلت ہے؟

الجواب: حضور پُرنور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''بے شک صدقہ رب عزوجل کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے''۔ (جامع الترمذی ج۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''بے شک مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے اور بُری موت سے روکتا ہے''۔ (المعجم الکبیر ج۱۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''صدقہ ستر دروازے بُرائی کے بند کرتا ہے''۔ (المعجم الکبیر ج۴)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''صدقہ گناہ کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو''۔ (جامع الترمذی ج۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''بے شک صدقہ اور صلۂ رحم ان دونوں سے اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے اور مکروہ اور اندیشہ کو دور کرتا ہے''۔ (مسند ابو یعلیٰ ج۴) (ج۲۳ص۱۴۰)

سوال۵۹۱: عورت جنت میں کس کے ساتھ ہوگی؟

ایک عورت کا خاوند فوت ہوگیا، پھر اس نے دوسرے سے شادی کی، تو جنت میں وہ کس خاوند کے ساتھ ہوگی؟

الجواب: عورت اپنے آخر ازواج کے لیے ہے (یعنی وہ اپنے شوہر جو آخری ہے، اسی کے ساتھ جنت میں ہوگی)۔ (ج۲۳ص۱۸۳)

سوال۵۹۲: تین طلاقوں کے بعد عورت حلال نہیں

تین طلاقیں اگر دے دیں تو بعد میں پھر یہ کس طریقہ سے نکاح کر سکتے ہیں؟ اور اگر یہ تین طلاقوں کے بعد بھی مل کر اکٹھے رہیں تو ان کے بارے کیا حکم ہے؟

الجواب: تین طلاق کے بعد بے حلالہ اسے پھر رکھنا حرام ہے، اور اس سے وطی زنا اور اولاد ولد الزنا اور وہ مرد عورت دونوں فاسق اور اُن کی سزا بہت سخت ہے، جو یہاں بیان نہیں ہو سکتی اور اللہ عزوجل کا عذاب شدید ہے۔ اُن مرد و عورت پر فرض ہے کہ فوراً جدا ہو جائیں ورنہ مسلمان اُن سے میل جول چھوڑ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۳ص۱۹۵)

سوال۵۹۳: صفر کے آخری بدھ کی کوئی حیثیت نہیں

صفر کے مہینہ کے آخری بدھ میں لوگ شیرینی تقسیم کرتے ہیں اور جنگلوں سیر گاہوں کو سیر کو جاتے ہیں، اور ان میں یہ مشہور ہے کہ اس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض سے صحت پائی تھی، کیا یہ درست ہے؟

الجواب: آخری چہار شنبہ (بدھ) کی کوئی اصل نہیں، نہ اس دن صحت یابی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ثبوت۔ بلکہ مرض اقدس جس میں وفات مبارک ہوئی، اس کی ابتداء اسی دن سے بتائی جاتی ہے اور ایک حدیث مرفوع میں آیا ہے:

آخر اربعاء فی الشھر یوم نحس مستمر ۔

ترجمہ: ماہِ صفر کا آخری چہار شنبہ دائمی نحوست والا دن تھا۔

اور مروی ہے کہ ابتداء ابتلائے سیدنا ایوب علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم اسی دن تھی اور اسے نحس سمجھ کر مٹی کے برتن توڑ دینا گناہ و اضاعتِ مال ہے، بہر حال یہ سب باتیں بے اصل و بے معنی ہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم! (ج ۲۳ ص ۲۷۰)

سوال ۵۹۴: زنا کی تہمت لگانے والے کی سزا کیا ہے؟

زید نے بکر پر زنا کی تہمت لگائی تو زید کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب: مسلمان کو زنا کی تہمت بے ثبوتِ شرعی لگانے والا فاسق، مردود الشہادۃ، اسی کوڑوں کا شرعاً سزاوار ہے، یہاں دنیا میں نہیں ہو سکتے، آخرت میں استحقاقِ نار ہوگا۔ (ج ۲۳ ص ۳۲۹)

سوال ۵۹۵: توبہ کے بعد کسی کو اسی گناہ کے بارے شرم دلانا جائز نہیں

ایک زانیہ اپنے گناہ سے ایک عالم کے ہاتھ تائب ہوئی، بعد میں اب بھی کچھ لوگ اسے طعنے دیتے ہیں اور اس کے خاوند کو اس سے جدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، ان کے بارے کیا حکم ہے؟

الجواب: گناہ سے توبہ کرنے والے کو اگلے (پچھلے) گناہ سے عیب لگانا سخت حرام ہے۔ ایسے کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ مرے گا جب تک خود اس گناہ کا مرتکب نہ ہو۔ امام ترمذی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرمائی، جبکہ امام ترمذی نے اس حدیث کی تحسین فرمائی، جو کوئی اپنے بھائی کو کسی گزشتہ گناہ پر عار دلائے، وہ نہ مرے گا، مگر جبکہ خود اس گناہ کا مرتکب ہو۔ (التیسیر شرح جامع الصغیر ج ۲)

امام مناوی نے فرمایا کہ حدیث پاک میں گناہ سے وہ گناہ مراد ہے، جس سے کرنے والے نے توبہ کر ڈالی۔

اور زن و شوہر میں جدائی ڈالنا شیطان کا کام ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''وہ آدمی ہم میں سے نہیں کہ جو دغا بازی سے عورت کو شوہر کے خلاف کر دے''۔ (سنن ابوداؤد ج ۲) (ج ۲۳ ص ۳۲۹)

سوال ۵۹۶: قبر پر اذان دینے کا فائدہ

قبر پر اذان کہنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: قبر پر اذان کہنے میں میت کا دل بہلتا ہے اور اس پر رحمت الٰہی کا اترنا اور سوال جواب کے وقت شیطان کا دور ہونا، اور ان کے سوا اور بہت سے فائدے ہیں، جن کی تفصیل ہمارے رسالہ ''ایذان الاجر فی اذان القبر'' میں ہے۔ واللہ

تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۳۷۴)

سوال ۵۹۷: بعدِ فجر تلاوتِ قرآن جائز ہے

بعد نمازِ فجر اور آفتاب طلوع ہونے سے قبل قرآن شریف کی تلاوت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: بے شک جائز ہے، بلکہ بہت اعلیٰ وقت ہے جبکہ آفتاب طلوع نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۳۷۵)

سوال ۵۹۸: راستے میں چلتے ہوئے قرآن پاک پڑھنا کیسا؟

راستے میں چلتے ہوئے قرآن پاک پڑھنا کیسا ہے؟ اور رستے میں بدبودار جگہیں بھی آتی ہیں؟

الجواب: راستے میں قرآن شریف کی تلاوت دو شرط سے جائز ہے، ایک یہ کہ وہاں کوئی نجاست نہ ہو، دوسرے یہ کہ راہ چلنا اسے قرآن عظیم پڑھنے سے غافل نہ کرے، جہاں نجاست یا بدبو ہو، وہاں خاموش رہے، جب وہ جگہ نکل جائے، پھر پڑھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم! (ج ۲۳ ص ۳۷۵)

سوال ۵۹۹: کعبہ شریف کا ادب

بعض لوگ کعبہ شریف کی جانب پشت کر کے دیوارِ مسجد کے سہارے بیٹھ کر تسبیح پڑھتے ہیں، ایسا کرنا کیسا ہے؟

الجواب: نامناسب ہے، حدیث میں ہے:

افضل المجالس ما استقبل به القبلة ۔ واللّٰہ تعالٰی اعلم! (کنز العمال ج ۹)

ترجمہ: سب میں بہتر نشست رُو بہ قبلہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۳۷۶)

سوال ۶۰۰: چھٹی جمعہ کو ہونی چاہیے

شریعت میں بروزِ جمعہ کو مکتب کے لڑکوں کو چھٹی ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو مع حدیث و آیت کے آگاہ فرمائیں۔

الجواب: جمعہ کی چھٹی ہمیشہ معمولِ علمائے اسلام ہے، اور اسی قدر اس کی سند کے لیے کافی، ایسی جگہ بالخصوص آیت یا حدیث ہونا کچھ ضرور نہیں، اور آیت و حدیث سے نکال بھی سکتے ہیں کہ حدیث صحیح میں جمعہ کی پہلی ساعت سے جمعہ کی طرف جانے کی ترغیب فرمائی تو صبح سے فراغِ جمعہ تک تو وقتِ اہتمام و انتظارِ جمعہ میں گزرا، پڑھنے کا کیا وقت اگر کہیے کہ مسجد میں جا کر پڑھے تو قبلِ جمعہ حلقہ سے ممانعت فرمائی، بعد نماز فرمایا گیا:

ترجمہ: ''جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو''۔ (القرآن)

یہاں بھی تجارت و کسبِ حلال کا ذکر فرمایا نہ کہ تعلیم علم کا، تو معلوم ہوا کہ وہ دن چھٹی کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۲۳ ص ۳۷۹)

سوال ۶۰۱: قرآن پاک کی تلاوت کس آواز سے کریں؟

قرآن پاک کی تلاوت اونچی آواز سے کرنا چاہیے یا آہستہ چاہیے؟

الجواب: قرآن مجید کی تلاوت آواز سے کرنا بہتر ہے' مگر نہ اتنی آواز سے کہ اپنے آپ کو تکلیف یا کسی نمازی یا ذاکر کے کام میں خلل ہو یا کسی جائز نیند سونے والے کی نیند میں خلل آئے یا کسی بیمار کو تکلیف پہنچے یا بازار یا سراء یا عام سڑک ہو یا لوگ اپنے کام کاج میں مشغول ہیں' اور کوئی سننے کے لیے حاضر نہ رہے گا' ان صورتوں میں آہستہ ہی پڑھنے کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۳۸۳)

سوال ۶۰۲: مسجد میں جوتیاں لے جانا کیسا ہے؟

اکثر لوگ اپنی جوتیوں کو بغرض حفاظت مسجد کے اندر لے جاتے ہیں' یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: جوتے جن میں نجاست نہ لگی ہو' اگر کسی گوشہ میں رکھ دیئے جائیں یا اپنے پاؤں کے سامنے تو حرج نہیں' مگر سجدہ کے سامنے نہ ہوں کہ نمازی کی طرف رحمتِ الٰہی متوجہ ہوتی ہے' نہ داہنی طرف کہ ادھر ملائکہ ہیں' نہ بائیں طرف کہ دوسرے کے داہنی طرف ہوں گے' ہاں اگر یہ کنارہ پر کھڑا ہے کہ اس کے بائیں طرف کوئی نہیں اور دیوار کے ساتھ متصل ہے کہ کسی کے آنے کا بھی احتمال نہیں تو رکھ سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۳۸۳)

سوال ۶۰۳: دیواروں پر آیات نہیں لکھنی چاہئیں

دیواروں پر قرآن پاک کی آیات یا احادیث وغیرہ لکھنا کیسا ہے؟

الجواب: دیواروں پر کتابت سے علماء نے منع فرمایا ہے۔ کما فی الھندیۃ وغیرھا (جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں ہے) اس سے احتراز ہی اسلم ہے' اگر چھوٹ کر بھی نہ گریں (جیسا کہ آج کل اشتہار لگائے جاتے ہیں' اُن کا یہی حال ہوتا ہے' لہٰذا احتراز چاہیے) تو بارش میں پانی اُن پر گزر کر زمین پر آئے گا اور پامال ہوگا۔ غرض مفسدہ کا احتمال ہے اور مصلحت کچھ بھی نہیں' لہٰذا اجتناب ہی چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۳۸۳)

سوال ۶۰۴: ایک اہم مسئلہ

لوگوں کے نام کے آگے جو محمد ہے' اس پر (ؐ) اس طرح لکھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حرف (ؐ) لکھنا جائز نہیں' نہ لوگوں کے نام پر نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم کریم پر' لوگوں کے نام پر تو یوں نہیں کہ وہ اشارہ درود کا ہے اور غیر انبیاء و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام پر بالاستقلال درود جائز نہیں اور نامِ اقدس پر یوں نہیں کہ وہاں پورے درود شریف کا حکم ہے صلی اللہ علیہ وسلم لکھے' فقط ؐ یا صلم یا صلعم جو لوگ لکھتے ہیں' سخت شنیع و ممنوع ہے۔ یہاں تک کہ تاتارخانیہ میں اس کو تخفیف شانِ اقدس ٹھہرایا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ (ج ۲۳ ص ۳۸۷)

سوال ۶۰۵: شادی شدہ کو سفر میں زیادہ دیر نہ رہنا چاہیے

پردیس میں بال بچے دار کو کب تک رہنا چاہیے؟

الجواب: بلاضرورت سفر میں زیادہ رہنا کسی کو نہ چاہیے۔ حدیث میں فرمایا ہے کہ جب کام ہو چکے سفر سے جلد واپس آ ؤ اور جو وطن میں زوجہ چھوڑ آیا ہو اُسے حکم ہے کہ جہاں تک بن پڑے چار ماہ کے اندر اندر واپس آ ئے۔

بذلك امر امير المؤمنين الفاروق الاعظم عليه الرضوان ۔

مؤمنوں کے حکمران، حق اور باطل میں سب سے بڑے فرق کرنے والے، حضرت عمر نے مسلمانوں کو یہی حکم فرمایا تھا، انہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۳۸۸)

سوال ۶۰۶: کیا رضی اللہ عنہ، صحابہ کے ساتھ خاص ہے؟

صحابہ رضی اللہ عنہم کے سوا ائمہ مجتہدین و شہداء و صالحین خصوصاً اولیائے کاملین کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ کا لفظ کہنا کیسا ہے، چاہیے یا نہیں؟

الجواب: رضی اللہ عنہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کہا ہی جائے گا، ائمہ و اولیاء علمائے دین کو بھی کہہ سکتے ہیں۔

کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف و جملہ تصانیف امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی وغیرہ اکابر میں یہ شائع و ذائع ہے۔

تنویر الابصار میں ہے:

”صحابہ کرام کے اسمائے گرامی کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہنا یا لکھنا مستحب ہے۔ تابعین اور بعد والے علمائے کرام اور شرفاء کے لیے رحمۃ اللہ علیہ کہنا یا لکھنا مستحب ہے اور اس کا اُلٹ بھی راجح قول کی بناء پر جائز ہے، یعنی صحابہ کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ اور دوسروں کے ساتھ رضی اللہ عنہ“۔ (ج ۲۳ ص ۳۸۹)

سوال ۶۰۷: گمشدہ چیز کو ڈھونڈنے کا غلط طریقہ

گم شدہ شے کے دریافت کے لیے یٰسین شریف سے نام نکالا جاتا ہے، یا کسی طرح چور کا پتا معلوم کیا جاتا ہے، یہ طریقہ ٹھیک ہے یا نہیں؟

الجواب: یہ طریقے نامحمود و مضر ہیں، اور اُن سے جس کا نام نکلے، اسے چور سمجھ لینا حرام۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو، کیونکہ بعض گمان گناہ ہیں“۔ (القرآن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

[illegible] یہ جھوٹی بات ہے"۔ الحدیث واللہ تعالیٰ اعلم (ج ۲۳ ص ۳۹۶) (صحیح مسلم ج ۲)

سوال ۶۰۸: استخارہ کرنا حدیث سے ثابت ہے

اور کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟ سعدی و حافظ وغیرہ کے فالنامے صحیح ہیں یا نہیں؟

__الجواب:__ فال ایک قسم کا استخارہ ہے، استخارہ کی اصل کتب احادیث میں بکثرت موجود ہے، مگر یہ فالنامے جو عوام میں مشہور اور اکابر کی طرف منسوب ہیں، بے اصل و باطل ہیں اور قرآن عظیم سے فال کھولنا منع ہے اور دیوان حافظ وغیرہ سے بطور تفاؤل جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ج ۲۳ ص ۳۹۷)

سوال ۶۰۹: بوسیدہ قرآن پاک کا کیا کریں؟

چند قرآن پاک بوسیدہ اور تمام اوراق پھٹ پھٹ کر علیحدہ ہو گئے ہیں، ان کا کیا کیا جائے؟

__الجواب:__ اسے مثل مسلم دفن کریں، یعنی ان اوراق کو جمع کر کے پاک کپڑے میں لپیٹیں اور ایسی جگہ جہاں پاؤں نہ پڑتا ہو، عمیق بغلی قبر اس کے لائق کھود کر اس میں سپرد کر دیں۔

درمختار میں ہے:

"مصحف شریف کی جب ایسی حالت ہو جائے کہ اسے پڑھا نہ جا سکے تو پھر اسے مسلمان کی طرح (احترام سے) دفن کر دے"۔ (ج ۲۳ ص ۴۰۲)

سوال ۶۱۰: ایک جھوٹی افواہ

ایک پرچہ آج کل بانٹا جاتا ہے، جس پر آیاتِ مبارکہ یا حکایت نقل کی ہوئی ہوتی ہے، اور اس کے آخر میں لکھا ہوتا ہے: اسے ۹ یا ۱۱ مرتبہ لکھ کر تقسیم کرو، ورنہ نقصان ہوگا، اس کے بارے کیا حکم ہے؟

__الجواب:__ یہ محض بے اصل بات ہے، اس پر عمل نہ کیجئے، ناحق تضیع مال ہے اور وہ دھمکی غلط و باطل ہے۔ اُن کارڈوں پر ناخدا ترس لوگ آیاتِ کریمہ لکھتے ہیں کہ ان کی نقلیں کر کے بھیجو حالانکہ وہ بے وضو بلکہ جنب بلکہ کفار کے ہاتھ میں آتی ہے اور زمین پر رکھ کر ان پر ڈاک کی مہریں لگائی جاتی ہیں۔ قرآن عظیم کی اس بے ادبی کا وبال اُن لکھنے والوں پر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۲۳ ص ۴۰۴)

سوال ۶۱۱: صحنِ مسجد بھی مسجد ہے

صحنِ مسجد داخلِ مسجد ہے یا نہیں؟

__الجواب:__ صحنِ مسجد، مسجد ہے۔ فقہاء اسے مسجد صیفی کہتے ہیں اور حصہ مسقف کو مسجد شتوی۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۲۳ ص ۴۰۶)

سوال ٦١٢: ماتم اور نوحہ دونوں حرام ہیں

محرم میں ماتم یا نوحہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ماتم و نوحہ محرم ہو یا غیر محرم مطلقاً حرام ہے۔ (ج ٢٣ ص ٤٠٧)

سوال ٦١٣: شیعوں کی مجلس میں جانا حرام ہے

رافضیوں کی مجلس میں جانا کیسا ہے؟

الجواب: رافضیوں کی مجلس میں جانا سخت حرام ہے۔ (ج ٢٣ ص ٤٠٧)

سوال ٦١٤: غیر عالم وعظ نہیں کر سکتا، مگر ایک طریقے کا ذکر

غیر عالم کا وعظ کہنا کیسا ہے؟ اور اگر وہ کرنا چاہے تو کیا طریقہ ہے؟

الجواب: منبر مسند نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جاہل اردو خواں اگر اپنی طرف سے کچھ نہ کہے بلکہ عالم کی تصنیف پڑھ کر سنائے تو اس میں حرج نہیں۔ جبکہ وہ جاہل فاسق داڑھی منڈا وغیرہ نہ ہو، کہ اس وقت وہ جاہل سفیر محض ہے۔ اور حقیقۃً وعظ اس عالم کا، جس کی کتاب پڑھی جائے اور اگر ایسا نہیں، بلکہ جاہل خود بیان کرنے بیٹھے تو اسے وعظ کہنا حرام ہے اور اس کا وعظ سننا حرام ہے اور مسلمانوں کو حق ہے، بلکہ مسلمانوں پر حق ہے کہ اسے منبر سے اتار دیں کہ اس میں نہی منکر ہے، اور نہی منکر واجب۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

سوال ٦١٥: سیاہ خضاب لگانا حرام ہے

سیاہ خضاب لگانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: سیاہ خضاب خواہ مازو و ہلیلہ و نیل کا ہو، خواہ نیل و حنا مخلوط خواہ کسی چیز کا، سوا مجاہدین کے سب کو مطلق حرام ہے اور صرف مہندی کا سرخ خضاب یا اس میں نیل کی کچھ پتیاں اتنی ملا کر جس سے سرخی میں پختگی آ جائے اور رنگ سیاہ نہ ہونے پائے سنتِ مستحبہ ہے۔ شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ الشریف اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف میں فرماتے ہیں:

> "سیاہ خضاب لگانا حرام ہے، صحابہ اور دوسرے بزرگوں سے سرخ خضاب کا استعمال منقول ہے اور کبھی کبھار زرد رنگ کا خضاب بھی"۔

حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"زرد خضاب ایمان والوں کا ہے اور سرخ اسلام والوں کا اور سیاہ خضاب کافروں کا"۔ (المستدرک للحاکم ج ٥)

(ج ٢٣ ص ٤٨٤)

سوال ۶۱۶: کیا مرد مہندی لگا سکتا ہے؟

مردوں کے لیے مہندی کا استعمال شوقیہ جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو کن عضو بدن میں؟

الجواب: ہاتھ پاؤں میں مہندی کی رنگت مرد کے لیے حرام ہے اور سر اور داڑھی میں مستحب۔ (ج ۲۳ ص ۴۹۰)

سوال ۶۱۷: انگلش کا پڑھنا کیسا ہے؟

انگریزی پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ذی علم مسلمان اگر بہ نیت ردّ نصاریٰ انگریزی پڑھے اجر پائے گا اور دنیا کے لیے صرف زبان سیکھنے یا حساب اقلیدس جغرافیہ جائز علم پڑھنے میں حرج نہیں۔ بشرطیکہ ہمہ تن اس میں مصروف ہو کر اپنے دین و عمل سے غافل نہ ہو جائے ورنہ جو چیز اپنا دین و علم بقدر فرض سیکھنے میں مانع آئے حرام ہے۔ اسی طرح وہ کتابیں جن میں نصاریٰ کے عقائد باطلہ مثل انکار وجود آسمان وغیرہ درج ہیں ان کا پڑھنا بھی روا نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۵۳۳)

سوال ۶۱۸: وراثت میں جو مال حرام کا ہو اس کا کیا کریں؟

ایک باپ نے سود وغیرہ حرام مال چھوڑ کر انتقال کیا اب وہ حرام مال لڑکے کے واسطے حلال ہو گا یا نہیں؟

الجواب: جس جس شخص کی نسبت معلوم ہو کہ فلاں سے اتنا مال سود یا رشوت یا غصب یا چوری میں اس کے باپ نے لیا تھا اس پر فرض ہے کہ ترکہ سے اتنا اتنا مال ان لوگوں یا ان کے وارثوں کو واپس دے اگرچہ وہ مال بعینہٖ جدا نہ معلوم ہو جو ان ناجائز طریقوں سے لیا اور جس مال کی نسبت بعینہٖ معلوم ہو کہ یہ خاص وہی مال حرام ہے تو فرض ہے کہ اسے مال غیر و غصب سمجھے اگرچہ وہ لوگ معلوم نہ ہوں جن سے لیا تھا۔ پھر بحالت علم اُن مستحقوں یا ان کے وارثوں کو دے ورنہ ان کی نیت سے فقراء کو تصدق کرے اور اگر اجمالاً صرف اتنا معلوم ہو کہ ترکہ میں مالِ حرام بھی ملا ہے مگر نہ مالِ متمیز نہ مستحق معلوم تو دیانۃً افضل احتراز (یعنی اس مال سے بھی بچنا) اور حکم جواز (ہے)۔ (ج ۲۳ ص ۵۳۵)

سوال ۶۱۹: زبانی توبہ سے حرام سے جان نہ چھوٹے گی

سود اور رشوت کا مال زبانی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے یا نہیں؟ اور اس کے یہاں نوکری کرنا اور کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: زبانی توبہ سے حرام مال پاک نہیں ہو سکتا بلکہ توبہ کے لیے شرط ہے کہ جس جس سے لیا ہے واپس دے وہ نہ رہے ہوں ان کے وارثوں کو دے پتا نہ چلے (کہ یہ حرام مال کس کا ہے) تو اتنا مال تصدق (صدقہ بغیر نیت ثواب) کر دے بے اس کے گناہ سے براءت نہیں۔ اس کے یہاں نوکری کرنا تنخواہ لینا کھانا کھانا جائز ہے جبکہ وہ چیز جو اسے دے اُس کا بعینہٖ مال حرام ہونا معلوم ہو۔ (ج ۲۳ ص ۵۴۴)

سوال٦٢٠: بازاری عورت کو کوئی چیز بیچنا کیسا؟

بازاری عورت کے ہاتھ قیمتاً چیزیں فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: اُس کے ہاتھ کچھ بیچ کر اس کے زرِحرام سے قیمت لینا حرام اس کے یہاں اُجرت کا کام کر کے اس کے زرِحرام سے اُجرت لینا حرام۔

لان الذی عندھن کالمغصوب کما فی الھندیۃ وغیرھا .

اس لیے کہ جو کچھ اُن بازاری عورتوں کے پاس ہے، وہ غصب کردہ (یعنی چھینی ہوئی) چیز کی طرح ہے، جیسا کہ ھندیہ وغیرہ میں ہے۔

ہاں! اگر اس کے سوا کوئی اور ذریعہ حلال بھی اس کے پاس ہو اور لینے والے کو معلوم نہ ہو کہ یہ قیمت یا اُجرت کون سے مال سے ہے تو لینا جائز ہے جبکہ وہ چیز بیچی بعینہٖ اس سے اقامت معصیت نہ ہو، جیسے مزامیر، ورنہ بیچنا خود ہی جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج٢٣ص٥٧٦)

سوال٦٢١: چوری کا مال حرام ہے، کھانا، کھلانا؟

کوئی شخص چوری میں مشہور ہے، لیکن لوگوں کو کھلاتا ہے، یہ کھانا کیسا ہے؟

الجواب: چوری کا مال خود کھانا بھی حرام اور دوسروں کو کھلانا بھی حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج٢٣ص٥٨٧)

سوال٦٢٢: اپنی اولاد کو وہابیوں سے پڑھوانا حرام ہے

وہابیوں کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھانا کیسا ہے اور جو ان کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھنے بھیجتے ہیں، ان کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب: حرام، حرام، حرام اور جو ایسا کرے بدخواہ اطفال مبتلائے آثام۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج٢٣ص٦٨٢)

سوال٦٢٣: وہابیوں سے مسائل پوچھنا بیوقوفی ہے

غیر مقلدوں سے مسائل دریافت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: غیر مقلدوں سے مسئلہ دریافت کرنا حماقت ہے۔ (ج٢٣ص٦٨٢)

سوال٦٢٤: استاد اپنے شاگرد کو کتنا اور کیسے مار سکتا ہے؟

استاد اپنے شاگرد بچوں کو بغیر کسی قید وشرط کے بدنی سزا دے سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: ضرورت پیش آنے پر بقدر حاجت تنبیہ، اصلاح اور نصیحت کے لیے بلاتفریق اجرت وعدم اجرت استاد کا

بدنی سزا دینا اور سرزنش سے کام لینا جائز ہے۔ مگر یہ سزا لکڑی ڈنڈے وغیرہ سے نہیں' بلکہ ہاتھ سے ہونی چاہیے اور ایک وقت میں تین مرتبہ سے زائد پٹائی نہ ہونے پائے۔ چنانچہ فتاویٰ شامی میں ہے کہ کسی آزاد بچے کو اس کے والد کے حکم سے مارنا جائز نہیں' لیکن استاد تعلیمی مصلحت کے تحت پٹائی کر سکتا ہے۔ امام طرطوسی نے یہ قید لگائی ہے کہ مار پیٹ زخمی کر دینے والی نہ ہو اور تین ضربوں سے زائد بھی نہ ہو' لیکن ناظم نے اس قید کو رد کر دیا' اس کی کوئی وجہ نہیں۔ لہٰذا نقل کی ضرورت ہے اور شارح نے اسے برقرار رکھا۔ علامہ شرنبلالی نے فرمایا: نقل کتاب الصلوٰۃ میں ہے کہ چھوٹے بچے کو ہاتھ سے سزا دی جائے نہ کہ لاٹھی سے' اور تین ضربوں سے تجاوز بھی نہ ہونے پائے۔

جامع صغار استروشنی میں ہے: میرے والد نے بحث صلوٰۃ ملتقط میں ذکر فرمایا کہ جب بچے کی عمر دس سال ہو تو نمازی بنانے کے لیے اسے ہاتھ سے سزا دی جائے' لاٹھی سے نہیں اور تین مرتبہ سے تجاوز بھی نہ کیا جائے' یونہی استاد کے لیے روا نہیں کہ تین مرتبہ سے تجاوز کرے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدرسہ کے استاد مرداس سے فرمایا: تین مرتبہ سے زائد ضربیں لگانے سے پرہیز کرو' کیونکہ اگر تم نے تین مرتبہ سے زیادہ سزا دی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تم سے بدلہ لے گا۔ (جامع الصغار) واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۶۵۲)

سوال ۶۲۵: عالم کے لیے مدرسے کی سند ضروری نہیں

ایک شخص کے پاس مدرسہ کی سند نہیں ہے' نہ ہی اس نے کسی مدرسہ میں پڑھا ہے' اس کے باوجود وہ آیاتِ قرآنی اور احادیث کو پڑھ کر ترجمہ کرے اور کہے کہ میں مولوی ہوں تو ایسے شخص کے بارے کیا حکم ہے؟

الجواب: سند کوئی چیز نہیں' بہتیرے سند یافتہ محض بے بہرہ ہوتے ہیں اور جنہوں نے سند نہ لی' اُن کی شاگردی کی لیاقت بھی ان سند یافتوں میں نہیں ہوتی' علم ہونا چاہیے اور علم الفتویٰ پڑھنے سے نہیں آتا' جب تک مدتہا کسی طبیب حاذق کا مطب نہ کیا ہو' مفتیانِ کامل کے بعض صحبت یافتہ کہ ظاہری درس و تدریس میں پورے نہ تھے' مگر خدمت علماء کرام میں اکثر حاضر رہتے اور تحقیق مسائل کا شغل ان کا وظیفہ تھا' فقیر نے دیکھا ہے کہ وہ مسائل میں آج کل کے صدہا فارغ التحصیلوں بلکہ مدرسوں بلکہ نام کے مفتیوں سے بدرجہا زائد تھے۔ پس اگر شخص مذکور فی السوال خواہ بذاتِ خود خواہ بفیضِ صحبت علماء کاملین علم کافی رکھتا ہے' جو بیان کرتا ہے غالباً صحیح ہوتا ہے' اس کی خطاء سے اس کا صواب زیادہ ہے' تو حرج نہیں اور اگر دونوں وجوہِ علم سے عاری ہے' صرف بطورِ خود اُردو فارسی کی کتابیں دیکھ کر مسائل بتائے اور قرآن و حدیث کا مطلب بیان کرنے پر جرأت کرتا ہے تو یہ سخت اشد کبیرہ ہے اور اس کے فتویٰ پر عمل جائز نہیں' نہ اس کا بیان حدیث و قرآن سننے کی اجازت حدیث میں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اجرأکم علی الفتیا اجرأکم علی النار۔ (کنز العمال ج ۱۰)

ترجمہ: جو شخص فتویٰ دینے میں زیادہ جرأت رکھتا ہے' وہ آتشِ دوزخ پر زیادہ دلیر ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

من قال فی القرآن برأیه فاصاب فقد اخطاء . (کنز العمال ج۲)

ترجمہ: جس نے قرآن کے معنی اپنی رائے سے بیان کیے' اس نے اگر ٹھیک بھی کہا تو غلط کیا۔

اور فرماتے ہیں:

من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوء مقعده من النار . (کنز العمال ج۲)

ترجمہ: جو بغیر علم کے قرآن کے معنی کہے' وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ! واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج۲۳ص۶۸۳)

سوال ۶۲۶: بے عمل عالم بھی جاہل سے افضل ہے

عالم بے عمل جاہل باعمل سے فضیلت میں زیادہ ہے یا نہیں؟

الجواب: جاہل' عالم کی فضیلت کو نہیں پہنچ سکتا' جبکہ وہ عالم' عالمِ دین ہو۔

یعلمون والذین لا یعلمون . (القرآن)

ترجمہ: تم فرماؤ کیا برابر ہو جائیں گے علم والے اور بے علم۔

جاہل بوجہ جہل اپنی عبادت میں سو گناہ کر لیتا ہے اور مصیبت یہ کہ انہیں گناہ بھی نہیں جانتا۔ اور عالم دین اپنے گناہ میں وہ حصہ خوف و ندامت کا رکھتا ہے کہ اسے جلد نجات بخشتا ہے۔ و لہٰذا حدیث میں ارشاد ہوا کہ عالم کا ہاتھ رب العزت کا دستِ قدرت میں ہے' اگر وہ لغزش بھی کرے تو اللہ تعالیٰ جب چاہے' اسے اُٹھا لے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۳ص۶۸۶)

سوال ۶۲۷: کیا پیر و استاد کا مرتبہ والدین سے زیادہ ہے؟

کیا پیر و استاد کا مرتبہ ماں' باپ سے زیادہ ہے؟

الجواب: پیر و استاد علم دین کا مرتبہ ماں باپ سے زیادہ ہے' وہ مربی بدن ہیں' یہ مربی روح' جو نسبت روح سے بدن سے ہے' وہی نسبت استاد و پیر سے ماں' باپ کو ہے۔ (ج۲۳ص۷۰۱)

سوال ۶۲۸: جھوٹا مسئلہ بیان کرنا کب حرام ہے اور کب نہیں؟

جو شخص جھوٹا مسئلہ بیان کرے اس کے لیے شرع شریف میں کیا حکم ہے؟

الجواب: جھوٹا مسئلہ بیان کرنا سخت شدید کبیرہ ہے' اگر قصداً ہے تو شریعت پر افتراء ہے اور شریعت پر افتراء اللہ عزوجل پر افتراء ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون . (القرآن)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

من اظهر بغير علم لعنه ملئكة السماء والارض [illegible]

[illegible]

[illegible]

سوال ۶۲۹ خوبصورت بچے کا محفل میں نعت پڑھنا کیسا؟

مجالس میلاد میں امردوں کو بآواز نعت پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب امرد (خوبصورت لڑکا) اپنی خوبصورتی یا خوش آوازی کے محل اندیشہ فتنہ ہو تو خوش الحانی میں نعت پڑھنے سے ممانعت کی جائے گی۔

فان هذا الشرع المطهر جاء بسد الذرائع والله لا يحب الفساد ۔

ترجمہ: کیونکہ یہ پاک شریعت (ناجائز) ذرائع کی روک تھام کرتی ہے اللہ تعالیٰ فتنہ وفساد کو پسند نہیں فرماتا۔
منقول ہے عورت کے ساتھ دو شیطان ہوتے ہیں اور امرد کے ساتھ ستر۔ علماء فرماتے ہیں: امرد کا حکم مثل عورت کے ہے۔ (ج ۲۳ ص ۷۲۱)

سوال ۶۳۰: محفل میلاد میں کھڑے ہوکر درود پاک پڑھنا جائز ہے

گیارھویں شریف کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور میلاد شریف میں قیام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: گیارھویں شریف اور مجلس مبارک میلاد کا قیام جس طرح مکہ معظمہ و مدینہ معظمہ کے علمائے کرام اور بلاد دارالاسلام کے خاص وعام میں شائع ہے ضرور جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۳ ص ۷۳۹)

سوال ۶۳۱: مجلس ذکر شہادت کس طرح ہونی چاہیے؟

مجلس ذکر شہادت جائز ہے یا ناروا؟ ایک صاحب نے کہا کہ تجدید سرور مختلف فیہ اور تجدید غم باتفاق ناجائز ہے؟

الجواب: مجلس ذکر شہادت اگر روایات باطلہ سے ہو تو مطلقاً ناروا اور روایات صحیحہ سے ہو تو اگر تجدید غم وجلب بکاء مقصود ہے بے شک نامحمود ہے اور اگر ذکر فضائل محبوبان خدا مراد ہے تو مورد رحمت جواز ہے۔

وانما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ ما نوی ۔ واللّٰہ تعالٰی اعلم! (صحیح بخاری ج۱)

ترجمہ: کاموں کا مدار ارادوں پر ہے اور ہر آدمی وہی پائے گا جس کا اس نے ارادہ کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۳ ص۷۳۶)

سوال ۶۳۲: محرم میں کالے اور سبز کپڑے نہ پہننا چاہیے

محرم میں سبز اور سیاہ کپڑے پہننا کیسا ہے؟

الجواب: محرم میں سبز اور سیاہ کپڑے علامتِ سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے، خصوصاً سیاہ کا شعار رافضیاں لیام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۳ ص۷۵۶)

سوال ۶۳۳: شطرنج لُڈو کھیلنا کیسا؟

گنجفہ، چوسر، شطرنج کھیلنا کیسا ہے؟

الجواب: یہ سب کھیل ممنوع و ناجائز ہیں، ان میں چوسر اور گنجفہ بدتر ہیں، گنجفہ (تاش) میں تصاویر ہیں اور انہیں عظمت کے ساتھ رکھتے اور وقعت و عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، یہ امر اس کے تحت گناہ کا موجب ہے اور چوسر کی نسبت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے چوسر کھیلی اس نے گویا اپنے ہاتھ سؤر کے گوشت خون میں رنگا"۔ (صحیح مسلم ج۲)

دوسری حدیث صحیح میں فرمایا:

"جس نے چوسر کھیلی، اس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی"۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج۴) (ج۲۴ ص۷۵)

سوال ۶۳۴: مختلف مسائل کے مختلف احکام کا بیان

آتش بازی کرنا کیسا ہے؟ اور ایصال ثواب کے کھانے کو لٹانا کیسا ہے؟ روشنی جلانا کیسا ہے؟

الجواب: آتش بازی اسراف ہے اور اسراف حرام، کھانے کا ایسا لٹانا بے ادبی ہے اور بے ادبی محرومی ہے، تضیعِ مال ہے اور تضیع حرام۔ روشنی اگر مصالح شرعیہ سے خالی ہو تو وہ بھی اسراف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۴ ص۱۱۲)

سوال ۶۳۵: میوزک کے ساتھ قوالی سننا حرام ہے

مزامیر کے ساتھ قوالی سننا کیسا ہے؟

الجواب: مزامیر حرام ہے۔ صحیح بخاری شریف کی حدیث صحیح میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کا ذکر فرمایا:

یستحلون الحر والحریر والمعازف ۔

زنا اور ریشمی کپڑوں اور باجوں کو حلال سمجھیں گے۔

اور فرمایا: وہ بندر اور سور ہو جائیں گے۔ (صحیح بخاری ج۲)

ہدایہ وغیرہ کتب معتمدہ میں تصریح ہے کہ مزامیر حرام ہیں۔

حضرت سلطان الاولیاء محبوب الٰہی نظام الحق والدین رضی اللہ عنہ فوائد الفواد میں فرماتے ہیں:

مزامیر حرام ست (گانے بجانے کے آلات حرام ہیں)۔

حضرت شرف الدین یحییٰ منیری قدس سرہ نے اپنے مکتوبات شریف میں مزامیر کو زنا کے ساتھ شمار فرمایا۔ (ج ۲۴ ص ۱۳۸)

سوال ۶۳۶: ڈھول بجانا ممنوع ہے

شادی میں ڈھول بجانا اور محرم میں تعزیہ داری کرنا سینہ پیٹنا کیسا ہے؟

الجواب: ڈھول بجانا ممنوع ہے اور تعزیہ داری و سینہ کوبی حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۴ ص ۱۴۱)

سوال ۶۳۷: غیر مسلموں سے علاج کروانا کیسا ہے؟

ہندوؤں سے بیماری کی دوا لینا کیسا ہے؟

الجواب: طبیب اگر کوئی ناجائز چیز دوا میں بتائے جب تو جائز نہیں اگرچہ طبیب مسلمان ہو، اور جائز چیز میں حرج نہیں، اگرچہ کافر ہو۔ مگر ہندوؤں کی طلب عقلی اصول کے خلاف اور اکثر مضر ہوتی ہے، لہٰذا بچنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۴ ص ۱۹۶)

سوال ۶۳۸: کئی میتوں پر اکٹھا جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

کئی میتوں پر جنازہ ایک ساتھ ہو سکتا ہے؟

الجواب: سو دو سو جتنے جنازے جمع ہوں، سب پر ایک ساتھ ایک نماز ہو سکتی ہے۔ (ج ۲۴ ص ۱۹۸)

سوال ۶۳۹: حمل کو گرانا کیسا ہے؟

اسقاط حمل جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ زنا کے پانی سے ٹھہرا ہو؟

الجواب: اگر ابھی بچہ نہیں بنا تو جائز ہے، ورنہ ناجائز کہ بے گناہ قتل ہے اور چار مہینے میں بچہ بن جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۴ ص ۲۰۰)

سوال ۶۴۰: غیر طبیب کا طبیب بن جانا حرام ہے

جس نے حکمت نہ پڑھی ہو، نہ سیکھی ہو اس کا خود سے طبیب بننا کیسا ہے؟

الجواب: جاہل کو طبیب بننا حرام ہے۔ (ج ۲۴ ص ۲۰۷)

سوال ۶۴۱: مانع حمل دوائیوں کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

عورت کو بانجھ کرنا کس قدر گناہ ہے اور اس گناہ کی معافی ہے یا نہیں؟

الجواب: بانجھ کرنا نہ کرنا اللہ عزوجل کے اختیار میں ہے، بشر کی طاقت نہیں۔

يجعل من يشاء عقيما ۔

اللہ تعالیٰ جس کو چاہے بانجھ کر دے۔

ہاں ایسی دوا کا استعمال جس سے حمل نہ ہونے پائے اگر کسی ضرورت شدیدہ قابلِ قبول شرع کے سبب ہے، حرج نہیں، ورنہ سخت شنیع ومعیوب ہے۔ اور شرعاً ایسا قصد ناجائز وحرام۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خصی کرنے اور الگ تھلگ کٹ کر رہنے اور رہبانیت اختیار کرنے سے منع فرمایا اور مانع حمل دوا کا استعمال انہی کے معنی میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۴ ص ۲۰۸)

سوال ۶۴۲: وہابیوں کے گھر شادی کرنا جائز نہیں

وہابی غیر مقلدوں کے گھر شادی بیاہ کرنا، اس کے ساتھ نماز پڑھنا، اس کے گھر کھانا کیسا ہے؟

الجواب: وہابی یا غیر مقلد سے میل جول مطلقاً حرام ہے اور اس کے ساتھ شادی بیاہ خالص زنا۔

حدیث میں فرمایا:

"نہ اُن کے ساتھ کھانا کھاؤ، نہ اُن کے ساتھ پانی پیؤ، نہ اُن کے پاس بیٹھو، نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھو، نہ اُن کے جنازہ کی نماز پڑھو"۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۴ ص ۳۲۹)

سوال ۶۴۳: غیبت کے خلاف جنگ جاری رہے گی

زید اگر کسی کی غیبت کرے تو اس کو کیا کرنا چاہیے؟

الجواب: غیبت حرام ہے مگر مواضع استثناء میں، مثلاً فاسق کی غیبت اس کے فسق میں جائز ہے۔ حدیث میں فرمایا!

لاغيبة لفاسق ۔

اگر فاسق کی غیبت کی جائے تو وہ غیبت نہیں۔

اور بدمذہب کی بُرائیاں بیان کرنا بہت ضرور ہے۔ حدیث میں ہے:

"کیا تم بدکار کا ذکر کرنے سے گھبراتے ہو، تو پھر کب لوگ اسے پہچانیں گے، لہٰذا بدکار میں جو کچھ نقائص اور خرابیاں ہیں اُنہیں بیان کر دو تاکہ لوگ اس سے بچیں"۔

ہاں جس کی غیبت جائز نہیں، وہ سخت کبیرہ، حدیث میں فرمایا:

الغيبة اشد من الزناء ۔

غیبت زنا کرنے سے بدتر ہے۔

اُسے سمجھانا چاہیے' توبہ لینی چاہیے' نہ مانے تو اُسے چھوڑ دینا چاہیے۔[1] واللہ تعالٰی اعلم! (ج ۲۴ ص ۳۵۷)

سوال ۶۴۴: بیوی کے حقوق

بیوی کے حقوق شوہر پر کیا ہیں؟

الجواب: نفقہ' سکنٰی' مہر' حسن معاشرت' نیک باتوں اور حیاء و حجاب کی تعلیم و تاکید' اور اس کے خلاف سے منع التہدید' ہر جائز بات میں اس کی دلجوئی اور مردانِ خدا کی سنت پر عمل کی توفیق ہو تو ماورائے مناہی شرعیہ میں اس کی ایذاء کا تحمل کمال خیر ہے' اگرچہ یہ حق زن نہیں۔ (ج ۲۴ ص ۳۷۱)

سوال ۶۴۵: شوہر کے حقوق

شوہر کے حقوق بیوی پر کیا ہیں؟

الجواب: اُمورِ متعلقہ زن شوہر میں مطلقاً اس کی اطاعت کہ ان اُمور میں اس کی اطاعت والدین پر بھی مقدم ہے' اس کے ناموس کی بشدت حفاظت' اس کے مال کی حفاظت' ہر بات میں اس کی خیر خواہی ہر وقت اُمورِ جائز میں اس کی رضا کا طالب رہنا' اسے اپنا مولٰی (یعنی مددگار) جاننا' نام لے کر نہ پکارنا' کسی سے اس کی بے جا شکایت نہ کرنا اور خدا توفیق دے تو بجا (شکایت) سے بھی احتراز کرنا۔ بے اس کی اجازت کے آٹھویں دن سے پہلے والدین یا سال بھر سے پہلے اور محارم کے یہاں جانا' وہ ناراض ہو تو اس کی انتہائی خوشامد کر کے اسے منانا' اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ کر کہنا کہ یہ میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ یہاں تک کہ تم راضی ہو' یعنی میں تمہاری مملوکہ ہوں جو چاہو کرو' مگر راضی ہو جاؤ۔[2] واللہ تعالٰی اعلم! (ج ۲۴ ص ۳۷۱)

سوال ۶۴۶: حقوق العباد بندہ معاف کرے تو معاف ہوں گے

وہ کون سے حقوق ہیں جنہیں اللہ تعالٰی تب معاف فرمائے گا جب بندہ معاف کرے گا؟

الجواب: تمام حقوق العباد ایسے ہی ہیں کہ جب تک صاحبِ حق معاف نہ کرے معافی نہ ہو گی۔ واللہ تعالٰی اعلم! (ج ۲۴ ص ۳۷۶)

سوال ۶۴۷: والدین کی نافرمانی کی نحوستیں

والدین کی نافرمانی کے بارے حدیث میں کیا ارشادِ پاک ہے؟

---

[1] ......غیبت کے بارے جاننے اور اسے پہچاننے کے لیے پڑھیے: غیبت کی تباہ کاریاں۔ یہ اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے کہ اتنا مواد اس موضوع پر اس کے علاوہ کہیں نہ پایئے گا۔ (محمد اسد قادری غفرلہ)

[2] ......اگر کوئی اپنے گھر کو واقعی جنت بنانا چاہتا ہے' وہ اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے ان عطاء کردہ سنہری پھولوں کو اپنے دامن میں سمیٹ کر ان کا عامل بن جائے تو بہاریں آ جائیں گی۔ (محمد اسد قادری غفرلہ)

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضی والد کی ناراضی میں''۔ (جامع الترمذی ج ٢)

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''ماں باپ تیری جنت اور تیری دوزخ ہیں''۔ (سنن ابن ماجہ)

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''سب گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ چاہے تو قیامت کے لیے اُٹھا رکھتا ہے، مگر ماں باپ کی نافرمانی کہ اس کی سزا جیتے جی (یعنی زندگی میں ہی) پہنچاتا ہے''۔ (المستدرک للحاکم ج ۴) (ج ۲۴ ص ۳۸۴)

سوال ٦٤٨: والدین میں سے کس کا حق اولاد پر زیادہ ہے؟

اولاد پر ماں کا حق زیادہ ہے یا باپ کا؟

الجواب: اولاد پر ماں باپ کا حق نہایت عظیم ہے اور ماں کا حق اس سے اعظم، قال اللہ تعالیٰ:

''اور ہم نے تاکید کی آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کی، اسے پیٹ میں رکھے رہی اس کی ماں تکلیف سے اور اسے جنا تکلیف سے، اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھٹنا تیس مہینے میں ہے''۔ (القرآن)

اس آیتِ کریمہ میں رب العزت نے ماں باپ دونوں کے حق میں تاکید فرما کر ماں کو پھر خاص الگ کر کے گنا، اور اس کی ان سختیوں اور تکلیفوں کو جو اسے حمل وولادت اور دو برس تک اپنے خون کا عطر پلانے میں پیش آئیں، جن کے باعث اس کا حق بہت اشد و اعظم ہو گیا، شمار فرمایا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک شخص نے خدمتِ اقدس حضور پُرنور صلوات اللہ وسلامہ علیہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! سب سے زیادہ کون اس کا مستحق ہے کہ میں اس کے ساتھ نیک رفاقت کروں؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کیا: پھر؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کیا: پھر؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیرا باپ''۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم ج ٢)

سوال ٦٤٩: والدین کی طرف سے حج کرنا کیسا؟

کیا والدین کی طرف سے ان کی وفات کے بعد حج کیا جا سکتا ہے؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے، ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ملے''۔ (سنن الدارقطنی ج ٢)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

''جو اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھے اور ان دونوں کے واسطے پورے حج کا ثواب ہو، جس میں اصلاً کمی نہ ہو''۔ (شعب الایمان ج ٦) (ج ٢٤ ص ٣٩٧)

سوال ٦٥٠: چلا چلا کر رونے سے مُردے کو تکلیف ہوتی ہے

جو اپنے عزیز و اقرباء کی وفات پر چلا چلا کر روتے ہیں، کیا اس سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے؟

الجواب: چلا کر رونے سے مردے کو ضرور تکلیف ہوتی ہے، اہل سنت کے مذہب میں موت سے روح نہیں مرتی۔ نہ اس کا علم و سمع و بصر زائل ہوتا ہے بلکہ ترقی پاتا ہے، جنازہ رکھا ہوتا ہے، لوگ جو کچھ کہتے، کرتے ہیں، مردہ سب کچھ سنتا دیکھتا ہے، یہ سب اُمور احادیثِ کثیرہ سے ثابت ہیں۔ چلا کر رونے سے زندے پریشان ہو جاتے ہیں، ایذاء پاتے ہیں نہ کہ مردہ جس پر ابھی ایسی سخت تکلیف چلانے کی گزر چکی ہے۔ اس کی پریشانی، اس کی ایذاء بیان سے باہر ہے، پھر وہ تو دارِ حق میں گیا، اب اسے ہر مصیبت رنج دیتی ہے اور ہر حسنہ سرور بخشتی ہے۔ یہ امر اس کے لیے صد گونہ ایذاء کا باعث ہوتا ہے، بچہ ہو یا جوان اس میں سب یکساں ہیں۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''چلا کر رونے سے اپنے مُردوں کو ایذاء نہ دو''۔ (الفردوس بماثور الخطاب ج ١) (ج ٢٤ ص ٤٨٠)

سوال ٦٥١: چلا چلا کر رونا جائز نہیں

چلا کر رونا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: میت پر چلا کر رونا جزع فزع کرنا حرام سخت حرام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''لوگوں میں دو یا تین کفر ہیں، کسی کے نسب پر طعنہ کرنا اور میت پر نوحہ''۔ (صحیح مسلم ج ١)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''دو آوازوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے، نعمت کے وقت باجا اور مصیبت کے وقت چلانا''۔ (کشف الاستار عن زوائد البزار ج ١)

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''یہ نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں کی جائیں گی، دوزخیوں کے دائیں بائیں، وہاں ایسے بھونکیں گی جیسے کتیاں بھونکتی ہیں''۔ (المعجم الاوسط للطبرانی ج ٦) (ج ٢٤ ص ٤٨٢)

سوال ٦٥٢: تعزیہ بنانا دیکھنا دونوں حرام

تعزیہ کا بنانا اور دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: تعزیہ رائجہ مجمع بدعات شنیعہ سیئہ ہے، اس کا بنانا دیکھنا جائز نہیں اور تعظیم وعقیدت سخت حرام واشد بدعت۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مسلمان بھائیوں کو راہِ حق کی ہدایت فرمائے۔ آمین! واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم! (ج ۲۴ص ۴۸۹)

سوال ۶۵۳: شیعوں کی سب رسومات حرام ہیں

شیعہ محرم میں جو رسومات کرتے ہیں، ان میں جانا کیسا ہے اور شیرینی بانٹنا کیسا ہے؟

الجواب: علم، تعزیے، مہندی، اُن کی منت، گشت، چڑھاوا، ڈھول، تاشے، مجرے، مرثیے، ماتم، مصنوعی کربلا کو جانا، عورتوں کا تعزیے دیکھنے کو نکلنا، یہ سب باتیں حرام وگناہ وناجائز ومنع ہیں۔

فاتحہ جائز ہے۔ روٹی، شیرینی، شربت جس پر ہو مگر تعزیہ پر رکھ کر یا اس کے سامنے ہونا جہالت ہے۔ اور اس پر چڑھانے کے سبب تبرک سمجھنا حماقت ہے۔ ہاں تعزیہ سے جدا جو خالص سچی نیت سے حضراتِ شہدائے کرام رضی اللہ عنہم کی نیاز ہو وہ ضرور تبرک ہو، وہابی خبیث کہ اسے خبیث کہتا ہے، خود خبیث ہے۔ (ج ۲۴ص ۲۹۸)

سوال ۶۵۴: امام حسین علیہ السلام کو ایصالِ ثواب کرنا کیسا ہے؟

ایصالِ ثواب برروحِ سیّدنا امام حسین علیہ السلام بروزِ عاشورہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: روحِ پُرفتوح ریحانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا امام حسین علیہ السلام کو ایصالِ ثواب بروجہ صواب عاشورا اور ہر روز مستحب ومستحسن ہے۔ (ج ۲۴ص ۵۰۰)

سوال ۶۵۵: شیعوں کے تہوار سب بدعت ہیں

روزِ عاشورہ کو میلہ قائم کرنا اور تعزیوں کو دفن کرنا اور ان پر فاتحہ پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: عاشورہ کا میلہ لغو ولہو وممنوع ہے۔ یوہیں تعزیوں کا دفن جس پر ہوتا ہے نیت باطلہ پر مبنی اور تعظیم بدعت ہے۔ اور تعزیہ پر فاتحہ جہل واحمق وبے معنی ہے، مجلسوں اور میلوں کا حال اوپر گزرا۔ (ج ۲۴ص ۵۰۰)

سوال ۶۵۶: تعزیہ داری کا آغاز کب سے ہے؟

تعزیہ داری کس وقت سے جاری ہے؟

الجواب: بہت جدید، ہندوستانیوں کی ایجاد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۴ص ۵۰۹)

سوال ۶۵۷: مرثیہ سننا حرام ہے

ایسی مجلسوں میں شریک ہونا جس میں مرثیہ وغیرہ ہوتے ہیں، کیسا ہے؟

الجواب: حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۴ص ۵۰۹)

سوال ۶۵۸: بعد شہادتِ امام حسین علیہ السلام آپ کی زوجہ کہاں گئیں؟

بعد شہادت جناب امام حسین علیہ السلام کی زوجہ جناب شہربانو کہاں گئیں؟

الجواب: مدینہ طیبہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۴ص۵۰۹)

سوال ۶۵۹: شیعوں کی مجلس میں جانا جائز نہیں

شیعوں کی مجلس مرثیہ خوانی میں اہل سنت وجماعت کو شریک وشامل ہونا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حرام ہے' حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من کثر سواد قوم فھو منھم . (المقاصد الحسنہ ص۴۲۶)

ترجمہ: جس نے کسی قوم کا تشخص کثیر بنایا' وہ ان میں کا ہے۔

وہ بدزبان ناپاک لوگ اکثر تبرا بک جاتے ہیں' اس طرح کہ جاہل سننے والوں کو خبر بھی نہیں ہوتی اور متواتر سنا گیا ہے کہ سنیوں کو جو شربت دیتے ہیں' اس میں نجاست ملاتے ہیں اور کچھ نہ ہو تو اپنے یہاں کے ناپاک قلتین کا پانی ملاتے ہیں اور کچھ نہ ہو تو وہ روایاتِ موضوعہ وکلماتِ شنیعہ وماتم حرام سے خالی نہیں ہوتی اور یہ دیکھیں سنیں گے' اور منع نہ کر سکیں گے' ایسی جگہ جانا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین . (القرآن)

ترجمہ: تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۴ص۵۲۶)

سوال ۶۶۰: نماز میں قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا کیسا؟

نماز میں قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب: نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک مفسدِ نماز ہے۔ صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ نماز میں صحیح مانتے ہیں مگر مشابہت اہلِ کتاب کے باعث مکروہ جانتے ہیں۔ (ج۲۴ص۵۴۱)

سوال ۶۶۱: مردوں کو ہاتھوں پر مہندی لگانا حرام ہے

مردوں کو مہندی لگانا کیسا ہے؟

الجواب: مرد کو ہتھیلی یا تلوے بلکہ صرف ناخنوں ہی میں مہندی لگانی حرام ہے کہ عورتوں سے تشبہ ہے۔ (ج۲۴ص۵۴۲)

سوال ۶۶۲: مرد کو چاندی کی کون سی انگوٹھی جائز ہے؟

مرد کو چاندی کی کتنے ماشے کی انگوٹھی جائز ہے؟

الجواب: مرد کو ساڑھے چار ماشے سے کم وزن کی ایک انگوٹھی ایک نگ کی جائز ہے، دو یا زیادہ نگ حرام کہ زیورِ زنان ہو گیا۔ (ج٢٤ ص٥٤٤)

سوال ٦٦٣: عورت کا گھوڑے پر سواری کرنا کیسا؟

عورتوں کو گھوڑے کی سواری کرنا کیسا ہے؟

الجواب: بلاضرورتِ صحیحہ عورت کو گھوڑے پر چڑھنا منع ہے کہ مردانہ کام ہے۔ حدیث میں اس پر لعنت آئی۔ ابن حبان اپنی صحیح میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت کے آخر میں کچھ ایسی عورتیں ہوں گی جو مردوں کی طرح جانوروں پر سوار ہوں گی۔ الحدیث''۔

(موارد الظمان ص٣٥١)

اور اس کے آخر میں یہ الفاظ آئے ہیں:

اُن عورتوں پر لعنت بھیجو کیونکہ وہ ملعون ہیں۔ (اسرار المرضوعۃ) (ج٢٤ ص٥٤٥)

سوال ٦٦٤: مرد دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے

مرد کس ہاتھ میں اُنگوٹھی پہنے؟

الجواب: مرد سیدھے ہاتھ میں انگوٹھی نہ پہنے کی رافضیوں کا شعار ہے۔

درمختار میں ہے:

''انگوٹھی اپنے بائیں ہاتھ میں اس طرح پہنے کہ اس کا نگینہ ہاتھ کی اندرونی سطح کی طرف ہو اور یہ بھی کہا گیا کہ دائیں ہاتھ میں پہنے، مگر یہ رد ّیہ رافضیوں کا شعار (علامت) ہے، لہٰذا اس سے اجتناب ضروری ہے''۔

(ج٢٤ ص٥٤٢)

سوال ٦٦٥: پان اور حقّے کا حکم

پان کھانا اور حقّہ پینا کیسا ہے؟

الجواب: پان بلاشبہ جائز ہے اور زمانہ حضرت شیخ العالم فرید الدین گنج شکر و حضرت سلطان المشائخ نظام الملۃ والدین علیہما الرضوان سے مسلمانوں میں بلانکیر رائج ہے۔ حقّہ کا دم لگانا، جس طرح جہال وقتِ افطار کرتے ہیں، جس سے حواس صحیح نہیں رہتے، حرام ہے اور کثیف اور بدبو دار کھا جائے تو مکروہ تنزیہی، جیسے کچا لہسن اور پیاز، ورنہ مباح خالص ہے۔ (ج٢٤ ص٥٥٣)

سوال ٦٦٦: تمبا کو کھانا کیسا ہے؟

تمبا کو کھانا پان میں یا بلا پان جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: تمباکو اور حقہ کا ایک حکم ہے، جیسا وہ حرام یہ بھی حرام (جس سے حواس متغیر ہو جائیں اور نشہ چڑھ جائے) اور جیسا وہ جائز ہے یہ بھی جائز۔ بدبو ہے تو باکراہت ورنہ بلا کراہت فقط ایک فرق ہے، جو لوگ غیر خوشبودار تمباکو کھاتے ہیں اور اسے منہ میں دبا رکھنے کے عادی ہیں، اُن کا منہ اس کی بدبو سے بس جاتا ہے کہ قریب سے بات کرنے میں دوسرے کو احساس ہوتا ہے، اس طرح تمباکو کو کھانا جائز نہیں کہ یہ نماز بھی یوں ہی پڑھے گا اور ایسی حالت سے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ بخلاف حقہ کے کہ اس میں کوئی جرم منہ میں باقی نہیں رہتا اور اس کا تغیر کلیوں سے فوراً زائل ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۴ص۵۵۵)

سوال ۶۶۷: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بدتہذیبی ہے

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا کیسا ہے؟

الجواب: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بدتہذیبی و بے ادبی و سنتِ نصرانی و مکروہ و منع ہے۔ (ج۲۱ص۵۵۷)

سوال ۶۶۸: تصویر والے کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا؟

جس کپڑے پر تصویر چھپی ہو اس کو پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب: کسی جاندار کی تصویر جس میں اس کا چہرہ موجود ہو اور اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے سے دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل ظاہر ہو اس طرح کی تصویر جس کپڑے پر ہو اس کا پہننا، پہنانا یا بیچنا، خیرات کرنا سب ناجائز ہے، اور اسے پہن کے نماز مکروہ تحریمی ہے، جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (ج۲۴ص۵۶۷)

سوال ۶۶۹: جانوروں کا لڑانا حرام ہے

جانوروں کا لڑانا کیسا ہے؟

الجواب: لڑانا مطلقاً ناجائز و گناہ ہے کہ بے سبب ایذائے بیگناہ ہے۔ حدیث صحیح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو (لڑائی پر) اُکسانے اور آمادہ کرنے سے منع فرمایا۔ (سنن ابی داؤد ج۱) (ج۲۴ص۶۴۳)

سوال ۶۷۰: سانپ کا قتل کرنا ثواب ہے

سانپ کا قتل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: قتل سانپ کا مستحب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم کیا ہے، یہاں تک کہ اس کے قتل کی حرم میں محرم کو بھی اجازت ہے اور جو خوف سے چھوڑ دے اُس کے لیے لفظ "لیس منّی" (وہ شخص مجھ سے نہیں، یعنی میرے طریقے سے اسے کوئی تعلق نہیں) حدیث میں وارد (ہے)۔ (ج۲۴ص۶۴۵)

سوال ۶۷۱: کیا کبوتر پالنا ٹھیک ہے؟

کبوتر کا پالنا کیسا ہے؟

الجواب: کبوتر پالنا جبکہ خالی دل بہلانے کے لیے ہو اور کسی امر ناجائز کی طرف مودی نہ ہو جائز ہے اور اگر چھتوں پر چڑھ کر اُڑائے کہ مسلمانوں کی عورات پر نظر پڑے یا ان کے اُڑانے کو کنکریاں پھینکے جو کسی کا شیشہ توڑیں یا کسی کی آنکھ پھوڑیں یا کسی کا دم بڑھائے اور تماشہ ہونے کے لیے دن بھر انہیں بھوکا اُڑائے جب اُترنا چاہیں نہ اُترنے دے ایسا پالنا حرام ہے۔
(ج۲۴ص۶۵۵)

سوال۶۷۲: بلی اور کتے کو قتل کرنا کیسا؟

اگر بلی، کتا وغیرہ آدمیوں کی چیز کا نقصان کرتے ہوں، یا کاٹتے ہوں تو کیا ان کا قتل جائز ہے؟

الجواب: کاٹتے ہوں تو درست ہے قتل ان کا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۴ص۶۵۹)

سوال۶۷۳: پتنگ اُڑانا کیسا ہے؟

کنکیا (پتنگ) اُڑانا گناہ ہے یا نہیں؟

الجواب: کنکیا اُڑانا منع ہے اور لڑانا (یعنی پیچ کرنا) گناہ (ہے)۔ (ج۲۴ص۶۶۰)

سوال۶۷۴: پتنگ لوٹنا حرام ہے

کنکیا (پتنگ وغیرہ) اگر آ کر گھر پر گر جائے اور معلوم نہ ہو کہ کس کی ہے، لے لینے سے گناہ تو نہیں؟

الجواب: کنکیا لوٹنا حرام ہے اور خود آ کر گر جائے تو پھاڑ ڈالے اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کی ہے تو ڈور کسی مسکین کو دے دے کہ وہ کسی جائز کام میں صَرف کر لے اور خود مسکین ہو تو اپنے صَرف میں لائے، پھر جب معلوم ہو کہ فلاں مسلم کی ہے اور وہ اس تصدق یا اس مسکین کے اپنے صَرف پر راضی نہ ہو تو دینی آئے گی اور کنکیا کا معاوضہ بہر حال کچھ نہیں۔ (ج۲۴ص۶۶۰)

سوال۶۷۵: بلی تنگ کرتی ہو تو کیا کریں؟

بلی اگر تکلیف دیتی ہو اُس کو بستی میں چھوڑ آنا گناہ تو نہیں ہے؟

الجواب: بلی اگر ایذاء دیتی ہو تو اسے باہر چھوڑ دینے میں حرج نہیں اور تیز چھری سے ذبح بھی کر سکتے نہیں، مگر چھڑوانا ایسی جگہ جائز نہیں جہاں سے وہ اپنے کسی رزق تک نہ پہنچ سکے۔ (ج۲۴ص۶۶۰)

سوال۶۷۶: کسی کا خط یا ایس ایم ایس بغیر اجازت نہیں پڑھ سکتے

کسی کا خط اس کی اجازت کے بغیر پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حدیث میں ہے: حضور پُر نور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''جو اپنے بھائی کا خط بے اس کی اجازت کے دیکھے، وہ بلا شبہ آگ دیکھ رہا ہے''۔ (سنن ابوداؤد ج۱)

جوہرۂ نیرہ و منح الغفار شرح تنویر الابصار و حاشیہ طحطاویہ علی الدر المختار وغیرہا میں ہے:

''ایک آدمی نے کسی دوسرے آدمی کو خط لکھا اور اس میں یہ ذکر کیا کہ اسی قرطاس سوال کی پشت پر جواب لکھ دیں' تو اس خط کا واپس کرنا لازم ہو جاتا ہے اور اس میں کسی قسم کا تصرف کرنا جائز نہیں ہوتا اور اگر یہ صورت نہ ہو تو عرف اور رواج کے مطابق مکتوب الیہ یعنی جس کی طرف لکھا گیا' وہ اس کا مالک ہو گیا''۔ (ج۲۴ص۷۱۰)

سوال ۶۷۷: محمد نام کی برکات

محمد یا احمد نام کی برکات کیا ہیں؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''جس کے لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لیے اس کا نام محمد رکھے' وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں''۔ (کنز العمال ج۱۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''روزِ قیامت دو شخص حضرت عزت کے حضور کھڑے کیے جائیں گے' حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ' عرض کریں گے: الٰہی! ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے' ہم نے تو کوئی کام جنت کا نہ کیا۔ رب عزوجل فرمائے گا:

ادخلا الجنة فانی الیت علی نفسی ان لا یدخل النار من اسمه احمد ولا محمد ۔

(الفردوس بماثور الخطاب ج۵)

ترجمہ: جنت میں جاؤ میں نے حلف فرمایا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو دوزخ میں نہ جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا: اپنی عزت وجلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا' اسے دوزخ کا عذاب نہ دوں گا''۔ (العلل المتناہیہ ج۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''تم میں کسی کا کیا نقصان ہے' اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں''۔ (کنز العمال ج۱۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''جس کے تین بیٹے پیدا ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے' ضرور جاہل ہے''۔ (المعجم الکبیر ج۱۱)

فتاویٰ امام شمس الدین سخاوی میں ہے:

ابو شعیب حرانی نے امام عطاء (تابعی جلیل الشان استاذ امام الائمہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما) سے روایت کی:

''جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو' اسے چاہیے اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے: اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد رکھا' ان شاء اللہ العزیز لڑکا ہی ہوگا''۔

سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جس گھر والوں میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے اس گھر کی برکت زیادہ ہوتی ہے''۔

بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے اس کے ساتھ جان وغیرہ اور کوئی لفظ نہ ملائے کہ فضائل تنہا انہیں اسمائے مبارکہ کے وارد ہوئے ہیں۔ (ج ۲۴ ص ۶۸۲)

سوال ۶۷۸: شرابی کے بارے وعیداتِ شدیدہ

شراب پینے والے کے بارے میں کیا وعیدیں ہیں؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا''۔ (صحیح بخاری ج ۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

''جو شخص شراب کے لیے شیرہ نکالے اور جو نکلوائے اور جو پئے اور جو اٹھا کر لائے اور جس کے پاس لائی جائے اور جو پلائے اور جو بیچے اور جو اس کے دام کھائے اور جو خریدے اور جس کے لیے خریدی جائے ان سب پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی''۔ (جامع الترمذی ج ۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''جو زنا کرے یا شراب پئے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جیسے آدمی اپنے سر سے کرتا کھینچ لے''۔ (المستدرک للحاکم ج ۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''جو شخص شراب کی ایک بوند پئے چالیس روز تک اس کی کوئی نماز قبول نہ ہو اور جو مر جائے اور اس کے پیٹ میں شراب کا ایک ذرہ بھی ہو تو جنت اس پر حرام کر دی جائے گی اور جو شراب پینے سے چالیس دن کے اندر مرے گا وہ زمانۂ کفر کی موت مرے گا''۔ (المستدرک للحاکم ج ۶)

والعیاذ باللہ تعالیٰ! (ج ۲۵ ص ۱۰۱)

سوال ۶۷۹: گروی رکھی ہوئی چیز سے نفع جائز نہیں

شئی مرہونہ کو اپنے استعمال میں لانا یا اس میں سکونت کسی طور سے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: کسی طرح جائز نہیں، حدیث میں ہے:

''ہر قرض کے ذریعہ سے جو منفعت حاصل کی جائے وہ سود ہے''۔ (کنز العمال ج ۶) (ج ۲۵ ص ۲۱۷)

سوال ٦٨٠: اولاد کو وراثت سے محروم کرنا کیسا ہے؟

کیا کوئی شخص اپنی وراثت سے اپنے بیٹے کو محروم کرسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: جس وارث کو محروم کرنا چاہتا ہے اگر وہ فاسق معاذ اللہ بدمذہب ہو تو اسے محروم کرنا ہی بہتر وافضل ہے۔

خلاصہ ولسان الحکام وفتاویٰ عالمگیریہ میں ہے:

"اگر کسی کی اولاد فاسق ہو اور وہ چاہے کہ اپنے مال کو نیکی کے کاموں میں خرچ کر کے فاسق اولاد کو میراث سے محروم کردے تو ایسا کرنا فاسق کے لیے مال چھوڑ جانے سے بہتر ہے"۔

بدمذہب بدترین فساق ہے، فاسق میں یہ خوف تھا کہ مال اعمالِ بد میں خرچ کرے گا، بدمذہب میں یہ اندیشہ کہ اعانتِ گمراہی وضلالت میں اٹھائے گا، یہ اس سے لاکھ درجے بدتر ہے۔ غنیہ میں ہے:

"عقیدہ کے اعتبار سے فاسق ہونا عمل کے اعتبار سے فاسق ہونے سے بدتر ہے"۔

اور اگر ایسا نہیں تو بعض ورثاء کو محروم کرنا ضرور ظلم ہے، جس کے لیے حدیث صحیح نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما "لا تشهد في علی جور" (مجھے ظلم پر گواہ مت بنا) کافی ہے۔

ابن ماجہ کی حدیث میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو اپنے وارث کی میراث سے بھاگے، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت جنت سے اس کی میراث قطع فرمادے"۔

(سنن ابن ماجہ)

یہ حدیث دیلمی کے نزدیک حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان لفظوں کے ساتھ مروی ہے کہ جس شخص نے اپنے وارث سے میراث کو سمیٹ دیا، اللہ تعالیٰ جنت سے اس کی میراث کو سمیٹ دے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم! (ج٢٦ص٢٩٥)

سوال ٦٨١: اعرابِ قرآنی کس نے لگائے؟

اعرابِ قرآنی کس سنہ میں لگائے گئے، اور اس کا بانی کون ہے؟ یہ بدعت سیئہ ہے یا بدعتِ حسنہ؟ اگر بدعتِ حسنہ ہے تو "کل بدعة ضلالة" (ہر بدعت گمراہی ہے) کے کیا معنی؟

الجواب: زمنِ عبدالملک بن مروان میں اس کی درخواست سے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے شاگرد رشید حضرت ابوالاسود دُؤلی نے یہ کارِ نیک کیا، بدعتِ حسنہ تھا اور تمام ممالک عجم میں یقیناً واجب کہ عام لوگ بے اس کے اس کی صحیح تلاوت نہیں کرسکتے۔ بدعتِ ضلالۃ وہ ہے کہ ردّ ومزاحمت سنت کرے اور یہ تو مؤید ومعینِ سنت بلکہ ذریعہ ادائے فرض ہے۔

کیونکہ لحن بلاخلاف حرام ہے، جیسا کہ عالمگیری میں ہے، لہٰذا اس کا چھوڑنا فرض ہے اور یہ اس سے بچنے کا راستہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج٢٦ص٣٩٩)

سوال۶۸۲: کون سے انبیاء کی وفات اب تک نہیں ہوئی؟

حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس کا آپس میں کیا رشتہ ہے؟ اور ان دونوں کو اللہ تعالیٰ نے کس کس کام پر مختار کیا ہے؟ اور کیا کیا مرتبہ دیا ہے؟

الجواب: سیدنا الیاس نبی مرسل ہیں:

قال اللّٰہ تعالیٰ ان الیاس لمن المرسلین ۔(القرآن)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک الیاس (علیہ السلام) مرسلین میں سے ہیں۔

اور سیدنا خضر علیہ السلام بھی جمہور کے نزدیک نبی ہیں اور ان کو خاص طور سے علمِ غیب عطاء ہوا ہے:

قال اللّٰہ تعالیٰ علمناہ من الدنا علما ۔(القرآن)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ہم نے اُسے اپنا علمِ لدنی عطاء فرمایا۔

یہ دونوں حضرات ان چار انبیاء میں سے ہیں جن کی وفات ابھی واقع ہی نہیں ہوئی، دو آسمان پر زندہ اٹھالیے گئے، سیّدنا ادریس و سیّدنا عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام۔ اور یہ دونوں زمین پر تشریف فرما ہیں۔ دریا سیّدنا خضر علیہ السلام کے متعلق ہیں اور خشکی سیّدنا الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔ دونوں صاحبان حج کو ہر سال تشریف لاتے ہیں، بعد حج آبِ زمزم شریف پیتے ہیں کہ وہی سال بھر ان کے کھانے پینے کو کفایت کرتا ہے، دونوں صاحب اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام آپس میں بھائی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الانبیاء بنو علات ۔(صحیح بخاری ج۱)

ترجمہ: سارے نبی آپس میں بھائی ہیں۔

اس کے سوا ان دونوں صاحبوں کا رشتہ معلوم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۶ص۴۰۱)

سوال۶۸۳: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پیر کو ہوئی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کا دن کیا ہے؟

الجواب: بالاتفاق دوشنبہ صرح بہ العلامہ ابن حجر افضل القری (علامہ ابن حجر نے افضل القری میں اس کی تصریح فرمائی)۔

سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن کو فرماتے ہیں:

ذلک ولدت فیہ ۔(صحیح مسلم ج۱)

ترجمہ: میں اسی دن پیدا ہوا ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۶ص۴۰۸)

سوال ۶۸۴: ربیع الاول میں ولادت پاک ہوئی

ولادت شریف پر کیا مہینہ تھا؟

الجواب: رجب، صفر، ربیع الاول، محرم، رمضان سب کچھ کہا گیا اور صحیح ومشہور وقول جمہور ربیع الاول ہے۔ مدارج میں ہے:

''مشہور یہ ہے کہ ولادت مبارکہ ربیع الاول شریف میں ہوئی''۔

شرالہمزیہ میں ہے:

''اصح یہ ہے کہ ماہ ربیع الاول میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی''۔

شرح زرقانی میں ہے:

''ابن کثیر نے کہا: جمہور کے نزدیک یہی مشہور ہے''۔

اسی میں ہے: ''وعلیہ العمل'' (اور اسی پر عمل ہے)۔

یہاں تک کہ علامہ ابن الجوزی اور ابن الجزار نے اسی پر اجماع نقل کیا۔ نسیم الریاض میں تلقیح سے ہے:

''اس میں علماء متفق ہیں کہ آپ ماہ ربیع الاول میں پیر کے روز پیدا ہوئے''۔ (ج۲۶ ص۴۰۸)

سوال ۶۸۵: حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے گیارہ نام

حضرت پیران پیر دستگیر کے گیارہ نام کیا کیا ہیں؟

الجواب: حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اسماء شریفہ یہ ہیں:

سید محی الدین سلطان
محی الدین قطب
محی الدین خواجہ
محی الدین مخدوم
محی الدین ولی
محی الدین بادشاہ
محی الدین شیخ
محی الدین مولانا
محی الدین غوث

محی الدین خلیل

محی الدین۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۶ص۴۳۲)

سوال ۶۸۶: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان کوئی اور رسول تھے یا نہیں؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''دنیا وآخرت میں سب سے زیادہ عیسیٰ بن مریم کا ولی ہوں، مجھ میں اور ان میں کوئی نبی نہیں''۔ (صحیح بخاری ج۱)

دوسری حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں اور سب میں پچھلے میری بشارت دینے والے عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام تھے''۔

(کنزالعمال ج۱۱) (ج۲۶ص۴۶۲)

سوال ۶۸۷: میلاد شریف میں قیام کرنا کیسا ہے؟

قیام مولود شریف فرض ہے یا واجب ہے یا سنت؟ اور کیسے کرنا چاہیے؟

الجواب: ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا بہتر ہے، جیسا حاضری روضۂ انور کے وقت حکم ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

یقف کما یقف فی الصلوٰۃ .

ترجمہ: ایسے کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔

اسی طرح لباب وشرح لباب واختیار شرح مختار وغیرہا کتب معتبر میں ہے۔ قیام مجلس مبارک مستحب ہے اور مجلس کھڑی ہو تو سنت، اور ترک میں فتنہ یا الزامِ وہابیت ہو تو واجب۔

کما فی ردالمختار فی قیام بعضھم لبعض .

جیسا کہ ردالمحتار میں بعض لوگوں کے بعض کی خاطر کھڑے ہونے کے بارے میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج۲۶ص۵۵۳)

سوال ۶۸۸: کرامت اور فیض میں فرق

کرامت اور فیض میں کچھ فرق یا نہیں؟

الجواب: کرامت خرقِ عادت ہے کہ ولی سے صادر ہو اور فیض وبرکات اور نورانیت کا دوسرے پر القاء فرمانا ہے، یہ القاء برخلاف عادت ہو تو فیض بھی ہے اور کرامت بھی۔ جیسے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک نصرانی کے گھر تشریف لے جا کر اسے سوتے سے جگا کر کلمہ پڑھنے کا حکم دیا۔ اس نے فوراً پڑھ لیا، فرمایا: فلاں جگہ کا قطب مر گیا ہے، ہم نے تجھے قطب کیا، نیز

ایک بار ایک نصرانی کو کلمہ پڑھا کر اسی وقت ابدال میں سے کر دیا' اور اگر موافق عادت تربیت و ریاضت و مجاہدات سے ہو تو فیض ہے' کرامت نہیں۔ اور اگر خلاف عادت غیر القائے مذکور ہو جیسے حضور رضی اللہ عنہ نے بارہا مردے کو زندہ کیا' زندہ کو مردہ فرما دیا تو کرامت ہے' فیض نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۶ ص ۵۶۴)

سوال ۶۸۹: کسی کو جبراً مرید نہیں کر سکتے

کسی کو جبراً مرید کرنا اور نابالغوں کو بغیر ان کے والدین کی اجازت کے مرید کرنا کیسا ہے؟

الجواب: مرید اور جبر دونوں متباین جمع نہیں ہو سکتے' مریدی اپنے دل کی ارادت سے ہے' نہ کہ دوسرے کے جبر سے' ایسا جبر وہ کرتے ہیں جنہیں مریدوں سے کچھ تحصیل کرنا ہوتا ہے یا کثرتِ مریدین سے اپنی شہرت۔ نابالغ اگر ناسمجھ ہے تو بے اجازتِ ولی اسے مرید کرنے کے کوئی معنی نہیں' ہاں تعلقِ ارادت ممکن ہے' جس کا قبول اس کی عقل و بلوغ پر موقوف رہے گا۔ اگر کسی میں رشد کے آثار پائے' اور گمان کرے کہ اس کے زمانۂ عقل تک شاید اپنی عمر وفا نہ کرے اور اسے شیخ کی حاجت ہو اور زمانہ کی حالت یہ ہے کہ:

بہت سے شیطان انسانی شکلوں میں ہیں' للہٰذا ہر کسی کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہیے۔

ولہٰذا اسے اپنا کرلے' اور وہ زمانۂ عقل تک پہنچ کر اسے قبول کرلے تو بیعت کی تکمیل ہو جائے گی اور اگر عاقل ہے اور اس کی رغبت دیکھے تو مرید کر سکتا ہے' اجازتِ والدین کی حاجت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۶ ص ۵۶۶)

سوال ۶۹۰: خط کے ذریعے مرید ہونا کیسا ہے؟

ایک شخص دوسرے ملک میں کسی سے مرید ہونا چاہتا ہے' اس کا طریقہ کیا ہے؟

الجواب: بیعت بذریعہ خط و کتابت بھی ممکن ہے' یہ اسے درخواست لکھے' وہ قبول کرلے اور اپنے قبول کی اس درخواست دہندہ کو اطلاع دے اور اس کے نام کا شجرہ بھی بھیج دے' مرید ہو گیا کہ اصل ارادت فعلِ قلب ہے۔

والقلم احد اللسانين واللہ سبحانہ وتعالٰی اعلم.

قلم دو زبانوں میں سے ایک زبان ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ خوب جانتا ہے۔ (ج ۲۶ ص ۵۶۸)

سوال ۶۹۱: مرید ہونا سعادتِ دارین کا باعث ہے

مرید ہونا واجب ہے یا سنت؟ نیز مرشد کی ضرورت کیا ہے؟

الجواب: مرید ہونا سنت ہے اور اس سے فائدہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اتصال مسلسل۔

تفسیر عزیزی دیکھو: آیۂ کریمہ

صراط الذين انعمت عليهم. (القرآن)

ترجمہ: راستہ ان کا جن پر تو نے انعام کیا۔

میں اس کی طرف ہدایت ہے' یہاں تک کہ فرمایا گیا:

من لا شیخ له فشیخه الشیطٰن .

ترجمہ: جس کا کوئی پیر نہیں' اس کا پیر شیطان ہے۔

صحتِ عقیدت کے لیے سلسلہ صحیحہ متصل میں اگر انتساب باقی رہا تو نظر والے تو اس کی برکات دیکھتے ہیں' جنہیں نظر نہیں وہ نزع میں قبر میں حشر میں اس کے فوائد دیکھیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۶ص۵۷۰)

سوال ۶۹۲: ایک دن کا بچہ بھی مرید کروا سکتے ہیں

کیا چھوٹا بچہ بھی مرید کروا سکتے ہیں؟

الجواب: ایک دن کا بچہ بھی اپنے ولی کی اجازت سے مرید ہوسکتا ہے۔ (ج۲۶ص۵۷۸)

سوال ۶۹۳: مرید ہونے کے لیے بیوی کو شوہر کی اجازت لینا ضروری نہیں

بیعت ہونے کے لیے والدین یا شوہر کی اجازت شرط ہے یا نہیں؟

الجواب: جو پیر سنّی صحیح العقیدہ عالم غیر فاسق ہو' اور اس کا سلسلہ آخر تک متصل ہو' اس کے ہاتھ پر بیعت کے لیے والدین خواہ شوہر کسی کی اجازت کی حاجت نہیں۔ (ج۲۶ص۵۸۴)

سوال ۶۹۴: غصہ کا علاج

کسی شخص کو غصہ بہت آتا ہو' وہ کیا کرے؟

الجواب: دفع غضب کے لیے لاحول شریف کی کثرت کرے اور جس وقت غصہ آئے' دل کی طرف متوجہ ہوکر تین بار لاحول پڑھے' تین گھونٹ ٹھنڈا پانی پی لے' کھڑا ہے تو بیٹھ جائے' بیٹھا ہے تو لیٹ جائے' لیٹا ہے تو اُٹھے نہیں۔ (ج۲۶ص۶۱۲)

سوال ۶۹۵: گھر میں اتفاق پیدا کرنے کا وظیفہ

گھر میں بہن بھائیوں' ماں باپ میں محبت پیدا کرنے کا کوئی وظیفہ یا تعویذ دے دیں۔

الجواب: سب گھر والوں میں اتفاق کے لیے بعد نمازِ جمعہ لاہوری نمک پر ایک ہزار بار "یَا وَدُوْدُ" پڑھیں' اوّل آخر دس دس بار درود شریف اور اس وقت سے اس نمک کا برتن زمین پر نہ رکھیں' وہ نمک سات دن گھر کی ہانڈی میں ڈالیں' سب کھائیں۔ مولیٰ تعالیٰ سب میں اتفاق پیدا کرے گا' ہر جمعہ کو سات دن کے لیے پڑھ لیا کریں۔ (ج۲۶ص۶۱۲)

سوال ۶۹۶: میلاد دھوم دھام سے منائیں

آج کل جو میلاد شریف منایا جاتا ہے' مع زیب وزینت واہتمام اس کے متعلق شرع شریف کا کیا حکم ہے؟

الجواب: مسلمانوں کو جمع کر کے ذکرِ ولادتِ اقدس و فضائل و علیہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سنانا، ولادتِ اقدس کی خوشی کرنی، اس میں حاضرین کو کھانا یا شرینی تقسیم کرنی بلاشبہ جائز و مستحب ہے اور جائز زینت فی نفسہٖ جائز، اور بہ نیتِ ولادت شریفہ و تعظیمِ ذکرِ انور قطعاً مستحب۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

واما بنعمة ربك فحدث ۔(القرآن)

ترجمہ: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

اور فرمایا:

وذكرهم ايام الله ۔(القرآن)

ترجمہ: اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔

اور فرمایا:

قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا ۔(القرآن)

ترجمہ: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔

اور فرماتا ہے:

قل من حرم زينة الله التي اخرج لعباده والطيبت من الرزق ۔(القرآن)

ترجمہ: تم فرماؤ کہ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی اور پاک رزق۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۶ص۵۵۳)

سوال ۷۹۶: ائمہ اربعہ حق پر ہیں

ہمارا ایمان ہے کہ ائمہ اربعہ حق ہیں، پھر بھی کسی معین چیز کو ایک امام حلال کہتے ہیں، ایک حرام، مثلاً کچھوا کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حلال ہے اور یہ محال ہے کہ ایک ہی چیز حلال بھی ہو اور حرام بھی، اس کی وضاحت کر دیجئے؟

الجواب: سائل نے کچھوے کی مثال صحیح نہیں لکھی، کچھوا امام شافعی کے صحیح مذہب میں بھی حرام ہے، ہاں اور اشیاء ہیں کہ ان کے نزدیک حلال ہمارے نزدیک حرام ہیں، جیسے "متروك التسميه عمدًا" (جان بوجھ کر بسم اللہ ترک کر دینا) اور ضب، اور بعض شافعیہ کے نزدیک کچھوا بھی۔ بہرحال دونوں برحق ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ہر امام مجتہد کا اجتہاد جس طرح مودی ہے، اس کے اور اس کے مقلدوں کے حق میں اللہ تعالیٰ کا وہی حکم ہے۔ شافعی المذہب اگر متروک التسمیہ کھائے گا، اس کی عدالت میں فرق آئے گا نہ دنیا میں اسے تعزیر دی جائے، نہ آخرت میں اس سے اس کا مواخذہ ہو۔ اور حنفی المذہب کہ اسے حرام

جاتا ہے اور اس کے ارتکاب کرے گا تو اس کی عدالت بھی ساقط ہوگی اور دنیا میں مستحقِ تعزیر اور آخرت میں قابلِ مواخذہ ہوگا۔

یونہی بالعکس جو چیز ہمارے نزدیک حلال ہے اور ان کے نزدیک حرام۔

سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ہر مجتہد مصیب ہے لیکن عنداللہ حق ایک ہی ہے، جس کو مجتہد کبھی پہنچتا ہے اور کبھی نہیں پہنچتا''۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''میں مثلث پینے والے پر حد بھی جاری کروں گا اور گواہی دے تو اس کی گواہی بھی قبول کروں گا'' اسے فواتح الرحموت میں کیا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۷ ص ۸۹)

سوال ۶۹۸: آسمانی بجلی کیسے پیدا ہوتی ہے؟

بجلی کیا شے ہے؟

الجواب: اللہ تعالیٰ نے بادلوں کے چلانے پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جس کا نام رعد ہے، اس کے قد بہت چھوٹا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک بہت بڑا کوڑا ہے، جب وہ کوڑا بادل کو مارتا ہے اس کی تری سے آگ جھڑتی ہے، اس کا نام بجلی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۷ ص ۹۳)

سوال ۶۹۹: زلزلہ گناہوں کے سبب آتا ہے

زلزلہ آنے کا کیا باعث ہے؟

الجواب: اصل باعث آدمیوں کے گناہ ہیں اور پیدا یوں ہوتا ہے کہ ایک پہاڑ تمام زمین کو محیط ہے اور اس کے ریشے زمین کے اندر اندر سب جگہ پھیلے ہوئے ہیں، جیسے بڑے درخت کی جڑیں دور تک اندر اندر پھیلتی ہیں، جس زمین پر معاذ اللہ زلزلہ کا حکم ہوتا ہے، وہ پہاڑ اپنے اس جگہ کے ریشے کو جنبش دیتا ہے، زمین ہلنے لگتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۷ ص ۹۳)

سوال ۷۰۰: بادل کیسے بنتے ہیں؟

بادل ہوا کی بنیاد ہے؟ کس جگہ سے شروع ہوتے ہیں، اور کیا تمام جگہ یکساں ہوا چلتی ہے؟ ہوا کا زمین میں مقام ہے یا آسمان میں؟

الجواب: ہوا رب العزت تبارک وتعالیٰ کی ایک پرانی مخلوق ہے کہ پانی سے بنائی گئی اور اس کے لیے علمِ الٰہی میں ایک خزانہ ہے جس پر دروازہ لگا ہوا ہے اور وہ بند ہے اور فرشتہ اس پر مؤکل ہے، جتنی ہوا اس میں سے رب العزت بھیجنا چاہتا ہے، فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ اس میں سے بمقدار حکم ایک بہت خفیف حصہ روانہ کرتا ہے، جب قومِ عاد پر اللہ تعالیٰ نے ہوا کا طوفان بھیجنا چاہا جو سات راتیں اور آٹھ دن متواتر اُن پر رہا، اُن سب کو ہلاک کر دیا۔ اُس وقت اس فرشتہ کو حکم ہوا تھا کہ ہوا بھیج، اس نے

عرش کی اتنا سوراخ کھولوں جتنا بیل کا نتھنا۔ فرمایا: تو چاہتا ہے کہ ساری زمین کو الٹ دے بلکہ چھلنے دے یہ اصول اللہ تعالیٰ ہر وقت زمین اور آسمانوں سب میں بھری ہے اور انسان اور اکثر حیوانات کی اس پر زندگی ہے۔ اور بادل بخارات سے بنتے ہیں جب رطوبت میں حرارت عمل کرتی ہے بھاپ پیدا ہوتی ہے، حق سبحانہ ہوا بھیجتا ہے کہ وہ اس کو جمع کرتی ہے تہ بہ تہ جماکر بادل بناتی ہے، پھر جہاں حکم ہوتا ہے اسے لے جاتی ہے، اور بحکمِ الٰہی حرارت کے عمل سے وہ پگھل کر پانی ہو کر گرتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۷ص۱۰۰)

سوال ۷۰۱: دن رات کی تبدیلی کیسے ہوتی ہے؟

دن رات کی تبدیلی کا موجب گردش ارضی ہے یا ساوی؟

الجواب: دن رات کی تبدیلی گردشِ ارضی سے ماننا قرآن عظیم کے خلاف اور نصاریٰ کا مذہب ہے، اور گردش ساوی بھی ہمارے نزدیک باطل ہے، حقیقۃً اس کا سبب گردشِ آفتاب ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

والشمس تجری لمستقر لھا ذلك تقدیر العزیز العلیم ۔(القرآن)

ترجمہ: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے، یہ اندازہ ہے زبردست علم والے کا۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج۲۷ص۱۰۱)

سوال ۷۰۲: منہ بھر قے ناقضِ وضو ہے

کیا خون نکلنے اور منہ بھر قے سے وضو کرنا فرض ہوتا ہے یا بہتر؟

الجواب: حنفیہ کے نزدیک خون بہہ کر نکلے یا منہ بھر کر قے ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے، وضو کرنا فقط بہتر ہی نہیں بلکہ فرض ہے۔

ہدایہ میں ہے:

"خون کا بہنا اور منہ بھر قے وضو توڑنے والی چیزیں ہیں"۔ (ج۲۷ص۶۰۲)

سوال ۷۰۳: غسل کے فرائض

غسل کے کتنے فرائض ہیں؟

الجواب: مذہب حنفی میں غسل کے تین فرض ہیں۔

کلی اور ناک میں پانی پہنچانا اور سارے بدن پر پانی ڈالنا۔

ہدایہ میں ہے:

"غسل کے فرائض کلی کرنا، ناک میں پانی پہنچانا اور سارے بدن پر پانی بہانا"۔ (ج۲۷ص۶۰۵)

سوال ٧٠۴: عشاء کا وقت طلوعِ فجر تک رہتا ہے

عشاء کا وقت کب تک رہتا ہے؟

الجواب: چاروں اماموں کے نزدیک عشاء کا وقت طلوعِ فجر تک رہتا ہے۔ درمختار میں ہے:

''عشاء اور وتر کا وقت صبح صادق تک ہے''۔ (ج ٧ ص ٦٠٦)

سوال ٧٠٥: مرد کا ستر کیا ہے؟

سترِ عورت (چھپانے کی جگہ) میں گھٹنے بھی شامل ہیں یا نہیں؟

الجواب: حنفیہ کے مذہب میں گھٹنے بھی ستر میں داخل ہیں۔ درمختار میں ہے:

''(نماز کی) چوتھی شرط سترِ عورت ہے اور مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ہے''۔

(ج ٧ ص ٦٠٦)

سوال ٧٠٦: ٹخنوں تک شلوار نہیں ہونا چاہیے

ایک شخص کہتا ہے کہ شلوار اگر ٹخنوں کے نیچے تک ہو تو نماز نہیں ہوتی، کیا یہ درست ہے؟

الجواب: یہ شریعتِ مطہرہ پر محض افتراء ہے، اس صورت میں نماز نہ ہونا کسی کا مذہب نہیں، بلکہ تہبند لٹکا اگر بہ نیت تکبر نہ ہو تو ناجائز بھی نہیں، جائز و روا ہے، صرف خلافِ اولیٰ ہے۔ عالمگیری میں ہے:

''مرد اگر بلا نیت تکبر اپنا تہبند ٹخنوں سے نیچے تک لٹکائے تو مکروہ تنزیہی ہے، غرائب میں یونہی ہے''۔

(ج ٧ ص ٦٠٨)

سوال ٧٠٧: التحیات پڑھنا واجب ہے

ایک شخص کا کہنا ہے کہ قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنا بعض کے نزدیک فرض ہے اور بعض کے نزدیک سنت، کیا فرمائیں کیا ہے؟

الجواب: مذہبِ حنفی میں یہ دونوں باتیں باطل ہیں، نہ فرض، نہ سنت، بلکہ واجب۔ درمختار باب واجبات الصلوٰۃ میں ہے:

''اور دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا واجب ہے''۔ (ج ٧ ص ٦١١)

سوال ٧٠٨: اکیلا صف میں کھڑے کی نماز ہو جائے گی؟

ایک شخص کہتا ہے اگر ایک شخص اکیلا صف کے پیچھے کھڑا ہو اُس کی نماز نہیں ہوتی، کیا یہ درست ہے؟

الجواب: یہ بھی محض افتراء ہے، بلا ضرورت ایسا کرنے میں صرف کراہت ہے، نماز یقیناً ہو جائے گی۔ درمختار میں ہے:

''ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اکیلے مقتدی کا صف کے پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے، بلکہ وہ صف میں سے کسی کو پیچھے کھینچ

لے لیکن ہمارے زمانے میں فقہاء نے فرمایا ہے کہ اس کا ترک اولیٰ ہے' اسی لیے بحر میں فرمایا: اکیلے کھڑے ہونا مکروہ ہے مگر جب صف میں جگہ نہ پائے تو مکروہ نہیں ہے''۔ (ج۲۷ص۶۱۲)

سوال ۷۰۹: خطبہ ہوتے وقت نماز پڑھنا حرام ہے

ایک شخص کا کہنا ہے کہ جو خطبہ میں آ کر شامل ہو' وہ دو رکعت سنت پڑھ لے' کیا ایسا کرنا درست ہے؟

الجواب: مذہب حنفی میں خطبہ ہوتے وقت ان رکعتوں کا پڑھنا حرام ہے۔ درمختار میں ہے:

''جب امام خطبہ کے لیے نکلے تو اس کے اتمام تک (مکمل ہونے تک) کوئی نماز اور کوئی کلام جائز نہیں''۔ (ج۲۷ص۶۱۴)

سوال ۷۱۰: جمعہ میں کتنے آدمیوں کا ہونا شرط ہے

تین آدمی جمع ہو جائیں تو کیا جمعہ پڑھ لینا چاہیے؟

الجواب: یہ بھی ہمارے مذہب کے خلاف ہے' کم سے کم چار آدمی درکار ہیں۔ درمختار میں ہے:

''(جمعہ کی) چھٹی شرط جماعت ہے' اور وہ یہ کہ امام کے علاوہ کم از کم تین مرد ہوں''۔ (ج۲۷ص۶۱۴)

سوال ۷۱۱: عورت پر جمعہ اور عیدین کی نماز نہیں

ایک شخص کہتا ہے: عید کی نماز مسلمان پر واجب ہے' مرد ہو یا عورت' کیا عورت بھی عید کی نماز پڑھے گی؟

الجواب: یہ بھی غلط ہے' مذہب حنفی میں عورتوں پر نہ جمعہ ہے نہ عید۔ ہدایہ میں ہے:

''نمازِ عید ہر اس شخص پر واجب ہے جس پر نمازِ جمعہ واجب ہے''۔

اسی میں ہے:

''مسافر اور عورت پر جمعہ واجب نہیں''۔ (ج۲۷ص۶۱۵)

سوال ۷۱۲: شہید پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی

کیا شہید پر نماز جنازہ پڑھنا ضروری نہیں ہے؟

الجواب: مذہب حنفی میں ضروری ہے۔ درمختار' باب الشہید میں ہے:

''شہید پر بلا غسل نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی''۔ (ج۲۷ص۶۱۶)

سوال ۷۱۳: صدقۂ فطر فقیر پر نہیں

صدقۂ فطر کس پر واجب ہے؟

الجواب: مذہب حنفی میں (صدقۂ فطر) صرف غنی پر واجب ہے' فقیر پر ہرگز نہیں۔ (ج۲۷ص۶۱۷)

سوال۷۱۴: اسماء الحسنٰی اور اسماء النبی علیہ السلام کتنے کتنے ہیں؟

اللہ تعالیٰ کے کتنے نام ہیں؟ اور شہنشاہِ جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے؟

الجواب: اللہ عزوجل کے ناموں کا شمار نہیں، کہ اس کی شانیں غیر محدود ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے پاک بھی بکثرت ہیں کہ کثرتِ اسماء شرفِ مسمّٰی سے ناشی ہے۔ آٹھ سو سے زائد مواہب و شرح مواہب میں ہیں۔ اور فقیر نے تقریباً چودہ سو پائے اور حصر ناممکن۔ (ج۲۸ص۳۶۵)

سوال۷۱۵: سورۂ اخلاص حمد بھی ہے نعت بھی

سورہ فاتحہ و سورہ اخلاص میں خدا تعالیٰ ہی کی تعریف ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی؟

الجواب: سورۂ فاتحہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح مدح ہے۔ الصراط المستقیم، محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور ان کے اصحاب ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما، انعمت علیہم چاروں فرقوں کے سردار انبیاء ہیں، انبیاء کے سردار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ شیخ محقق نے اخبار الاخیار میں بعض اولیاء کی ایک تفسیر بتائی، جس میں انہوں نے ہر آیت کو نعت کر دیا، اس میں سورۂ اخلاص بھی داخل ہے۔ (ج۲۸ص۳۶۶)

سوال۷۱۶: جانور کس کی اولاد میں سے ہیں؟

کتا اور کل جانور چرند و پرند کس کی اولاد میں سے ہیں؟

الجواب: ہر جانور کہ مادہ سے پیدا ہوتا ہے، اپنی قسم کے اس پہلے جانور کی اولاد میں سے ہے، جسے رب عزوجل نے ابتداءً بنایا تھا، مثلاً سب میں پہلا گھوڑا جو مٹی اور پانی سے رب عزوجل نے بنایا، سب گھوڑے اس کی نسل ہیں، یونہی کتے وغیرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۹ص۷۳)

سوال۷۱۷: خواب کی چار قسمیں ہیں

خواب کیا چیز ہے؟

الجواب: خواب چار قسم کے ہیں:

ایک حدیث نفس کہ دن میں جو خیالات قلب پر غالب رہے، جب سویا اور اس طرف سے حواس معطل ہوئے، عالمِ مثال بقدر استعداد منکشف ہوا انہیں تخیلات کی شکلیں سامنے آئیں۔ یہ خواب مہمل و بے معنی ہے، اور اس میں داخل ہے۔ وہ جو کسی خلط کے غلبہ اس کے مناسبات نظر آتے ہیں، مثلاً صفراوی آگ دیکھے، بلغمی پانی۔

دوسرا خواب القائے شیطان ہے اور وہ اکثر وحشت ناک ہوتا ہے، شیطان آدمی کو ڈراتا یا خواب میں اس کے ساتھ کھیلتا ہے۔ اس کو فرمایا کہ کسی سے ذکر نہ کرو کہ تمہیں ضرر نہ دے۔ ایسا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوک دے اور اعوذ باللہ

پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ وضو کرکے دو نفل پڑھے۔

تیسرا خواب القائے فرشتہ ہوتا ہے، اس سے گزشتہ و موجودہ آئندہ غیب ظاہر ہوتے ہیں، مگر اکثر پردۂ تاویل قریب یا بعید میں، ولہٰذا احتیاجِ تعبیر ہوتا ہے۔

چوتھا خواب کہ رب العزت بلاواسطہ القاء فرمائے، وہ صاف صریح ہوتا ہے اور احتیاج تعبیر سے بَری۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(ج ۲۹ص ۸۷)

سوال ۷۱۸: وہابیوں کی حقیقت

وہابی جو مشہور ہیں، وہ کون سا فرقہ ہے اور ان کی اصل کہاں سے نکلی، اور ان کے عقائد کیا ہیں، ان کی بابت حدیث میں کیا وارد ہے؟

الجواب: وہابی ایک بے دین فرقہ ہے جو محبوبانِ خدا کی تعظیم سے جلتا ہے اور طرح طرح کے حیلوں سے اُن کے ذکر و تعظیم کو مٹانا چاہتا ہے، ابتداء اس کی ابلیس لعین سے ہے کہ اللہ عزوجل نے تعظیم سیّدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم دیا اور اُس ملعون نے نہ مانا۔ اور زمانۂ اسلام میں اس کا ہادی ذوالخویصرہ تمیمی تھا، جس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ ارفع میں کلمۂ توہین کہا۔ اس کے بعد ایک پورا گروہ خوارج کا اس طریق پر چلا، جن کو امیر المؤمنین مولیٰ علی نے قتل فرمایا۔ لوگوں نے کہا: حمد اللہ کو جس نے ان کی نجاستوں سے زمین کو پاک کیا۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: یہ منقطع نہیں ہوئے، ابھی ان میں کے ماؤں کے پیٹوں میں ہیں، باپوں کی پیٹھوں میں ہیں۔

كلما قطع قرن نشا قرن ۔

جب ان میں کی ایک سنگت کاٹ دی جائے گی دوسری سر اُٹھائے گی۔

حتى يكون اخرجهم يخرج من المسيح الدجال ۔

یہاں تک کہ ان کا پچھلا گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا۔

اس حدیث کے مطابق ہر زمانہ میں یہ لوگ نئے نئے نام سے ظاہر ہوتے رہے، یہاں تک کہ بارھویں صدی کے آخر میں ابن عبدالوہاب نجدی اس فرقہ کا سرغنہ ہوا اور اس نے کتاب التوحید لکھی اور توحیدِ الٰہی عزوجل کے پردے میں انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور خود حضور اقدس سیّد الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی توہین دل کھول کر کی، اس کی نسبت کرکے اس گروہ کا نام نجدی وہابی ہوا۔ ہندوستان میں اس فتنہ ملعونہ کو اسمٰعیل دہلوی نے پھیلایا، کتاب التوحید کا ترجمہ کیا۔ اس کا نام ''تقویۃ الایمان'' رکھا۔ دلی عقیدہ وہ ہے وہ تقویۃ الایمان میں کئی جگہ صاف لفظوں میں لکھ دیا کہ: اللہ کے سوا کسی کو نہ مان، اوروں کا ماننا محض خبط ہے۔

اس کے متبعین (اتباع کرنے والے) جو گروہ ہیں، سب ایک ہیں، مگر اعمال میں یوں متفرق ہوئے کہ ایک فرقہ نے تقلید کو

بھی ترک کیا اور خود اہل حدیث ہے، یہ غیر مقلد وہابی ہیں، ان کا سرگروہ نذیر حسین دہلوی ہے اور کچھ پنجابی بنگالی تھے اور مقلد وہابیوں کے سرگروہ رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی اور اب اشرف علی تھانوی، جو ان لوگوں کو اچھا جانے یا تقویۃ الایمان وغیرہ ان کی کتابوں کو مانے، یا ان کے گمراہ بددین ہونے میں شک کرے، وہ وہابی ہے۔

وہابی کی علامت حدیث میں ارشاد ہوئی کہ ظاہرا شریعت کے بڑے پابند بنیں گے۔

تحقرون صلوتكم مع لوتهم وصيامكم مع صيامهم وعملكم من عملهم .

تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے آگے حقیر جانو گے اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے آگے اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے آگے (حقیر جانو گے)۔

يقرؤن القرآن ولا يجاوز تراقيهم .

قرآن پڑھیں گے مگر ان کے گلے سے نہ اترے گا، یعنی دل میں اس کا کچھ اثر نہ ہوگا۔

يقولون من خير قول البرية .

باتیں بظاہر بہت اچھی کریں گے۔

اور ایک روایت ہے:

من قول خير البرية .

حدیث حدیث بہت پکاریں گے۔ بعینہ حال یہ ہوگا:

لمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية .

نکل جائیں گے دین سے ایسے جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانہ سے۔

ثم لا يعودون مشم الازار .

تہبند یا پائنچے بہت اونچے۔

اُن کے عقائد کا بیان ہمارے رسالہ نور الفرقان اور رسالہ کوکبۃ الشہابیہ میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۹ص۹۵)

سوال ۷۱۹: کیا حضرت مریم کا نکاح ہوا تھا؟

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ماجدہ کا نکاح بعد ولادتِ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یوسف نجا حضرت مریم کے خالہ زاد بھائی سے ہوا یا نہیں؟

الجواب: شرع مطہر میں اس کا کہیں ثبوت نہیں، نصاریٰ کے یہاں بھی صرف منگیتر لکھا ہے۔ ہاں وہ جنت میں حضور اقدس سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات سے ہوں گی۔ کمافی الحدیث (جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے)۔

(ج۲۹ص۱۰۹)

[illegible]

سوال ۷۱۹: کوئی عورت نبی نہیں ہوئی

کیا عورت بھی نبی ہوئی ہیں یا نہیں؟

الجواب: کوئی عورت نبی نہیں۔ (ج ۲۹ ص ۱۰۹)

سوال ۷۲۰: چار نبیوں نے وفات نہیں پائی

اب کتنے پیغمبر زندہ ہیں اور کہاں کہاں ہیں؟

الجواب: ہاں بایں معنی کہ اب تک لحوقِ موت اصلاً نہ ہوا، چار نبی زندہ ہیں۔

ادریس و عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام آسمان پر، اور الیاس و خضر علیہما الصلوٰۃ والسلام زمین پر۔ (ج ۲۹ ص ۱۰۹)

سوال ۷۲۱: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس آسمان پر ہیں؟

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام چوتھے آسمان پر ہیں؟

الجواب: حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ اسریٰ انہیں آسمانِ دوم پر پایا، استقبالِ سرکار اور اقتداءِ حضور کے لیے تمام انبیاء کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام اوّلاً بیت المقدس میں جمع ہوئے، پھر ہر نبی کو اُن کے محل میں دیکھا، اس سے ظاہر یہ کہ مقامِ سیدنا مسیح علیہ السلام آسمانِ دوم میں ہے اور مشہور چہارم۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۱۱۰)

سوال ۷۲۲: سارے انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہیں

کیا انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں؟

الجواب: انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سب بحیاتِ حقیقی دنیاوی جسمانی زندہ ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون ۔ (مسند ابی یعلیٰ ج ۳)

ترجمہ: انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللّٰہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللّٰہ حی یرزق ۔ (سنن ابن ماجہ)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے جسم کو کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہوتا ہے، اس کو رزق دیا جاتا ہے۔ (ج ۲۹ ص ۱۱۰)

سوال ۷۲۳: اصل عقیدۂ توحید

عقیدۂ توحید اہل سنت و جماعت کو کیا رکھنا چاہیے؟

الجواب: (۱) اللہ تعالیٰ ہر عیب ونقصان سے پاک ہے۔

(۲) سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی چیز کی طرف کسی طرح کسی بات میں اصلاً احتیاج نہیں رکھتا۔

(۳) مخلوق کی مشابہت سے منزہ ہے۔

(۴) اس میں تغیر نہیں آ سکتا، ازل میں جیسا تھا ویسا ہی اب ہے اور ویسا ہی ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ پہلے ایک طور پر ہو، پھر بدل کر اور حالت پر ہو جائے۔

(۵) وہ جسم نہیں، جسم والی کسی چیز کو اس سے لگاؤ نہیں۔

(٦) اسے مقدار عارض نہیں کہ اِتنا یا اُتنا کہہ سکیں، لمبا یا چوڑا یا دَلدار یا موٹا یا پتلا یا بہت یا تھوڑا یا گنتی یا تول یا بڑا یا چھوٹا یا بھاری یا ہلکا نہیں۔

(۷) وہ شکل سے منزہ ہے، پھیلا یا سمٹا، گول یا لمبا، تکونا یا چوکھونٹا، سیدھا یا ترچھا یا اور کسی صورت کا نہیں۔

(۸) حد وطرف ونہایت سے پاک ہے، اس معنی پر نامحدود بھی نہیں کہ بے نہایت پھیلا ہوا ہو، بلکہ یہ معنی کہ وہ مقدار وغیرہ تمام اغراض سے منزہ ہے۔ غرض نامحدود کہنا نفی حد کے لیے ہے، نہ اثبات بے مقدار بے نہایت کے لیے۔

(۹) وہ کسی چیز سے بنا نہیں۔

(۱۰) اس میں اجزاء یا حصے فرض نہیں کر سکتے۔

(۱۱) جہت اور طرف سے پاک ہے، جس طرح اسے داہنے بائیں یا نیچے نہیں کہہ سکتے، یونہی جہت کے معنی پر آگے پیچھے یا اوپر بھی ہرگز نہیں۔

(۱۲) وہ کسی مخلوق سے مل نہیں سکتا کہ اس سے لگا ہوا ہو۔

(۱۳) کسی مخلوق سے جدا نہیں کہ اِس میں اور مخلوق میں مسافت کا فاصلہ ہو۔

(۱۴) اُس کے لیے مکان اور جگہ نہیں۔

(۱۵) اُٹھنے، بیٹھنے، اُترنے، چڑھنے، چلنے، ٹھہرنے وغیرہا تمام عوارض جسم وجسمانیات سے منزہ ہے۔

محل تفصیل میں عقائد تنزیہیہ بے شمار ہیں، یہ پندرہ کہ بقدر حاجت یہاں مذکور ہوئے اور ان کے سوا ان جملہ مسائل کی اصل یہی تین عقیدے ہیں جو پہلے مذکور ہوئے اور ان میں بھی اصل الاصول عقیدہ اولیٰ (پہلا) ہے کہ تمام مطالبِ تنزیہیہ کا حاصل وخلاصہ ہے۔ (ج۲۹ص۱۱۹)

سوال۷۴۴: فاتحہ جس روز چاہیں، دلائیں

گیارھویں کے روز فاتحہ دلانے کا زیادہ ثواب ملتا ہے یا جس دن بھی دلائیں، بزرگوں کے دن یادگاری کے لیے دن مقرر کرنا کیسا ہے؟

الجواب: محبوبانِ خدا کی یادگاری کے لیے دن مقرر کرنا بے شک جائز ہے۔ حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال کے اختتام پر شہدائے اُحد کی قبروں پر تشریف لاتے تھے۔

شاہ عبدالعزیز صاحب نے اسی حدیث کو اعراس اولیائے کرام کے لیے مستند مانا اور شاہ ولی اللہ صاحب نے کہا:

''مشائخ کے عرس منانا اس حدیث سے ثابت ہیں''۔

گیارھویں شریف کی تعیین بھی اسی باب سے ہے، مگر ثواب کی کمی بیشی اس پر نہیں، جب کریں ویسا ہی ثواب ہوگا، ہاں اوقاتِ فاضلہ میں اعمالِ فاضلہ زیادہ نورانیت رکھتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۹ص۲۰۲)

سوال ۷۲۵: کوئی غیر نبی، نبی کے برابر نہیں ہوسکتا

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی انسان کسی نبی کے مرتبہ کے برابر ہوسکتا ہے، یا زیادہ؟ یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا مرتبہ انبیاء بنی اسرائیل کے برابر یا اُن سے بالاتر ماننا واجب ہے؟ ایک شخص یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایسے ہی سوال کے جواب میں یہ فرمایا کہ تم یہ سمجھ لو کہ حضرت آدم ایک بار گندم کھانے سے موردِ عقاب ہوئے اور میں نے اس قدر کھایا ہے۔ وغیرہ، کیا یہ حدیث صحیح اور متواتر ہے اور کیا اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے جو شخص مذکور نکالتا ہے؟

الجواب: مسلمانوں کا اجماع ہے کہ کوئی غیر نبی کسی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔ جو کسی غیر نبی کو کسی نبی کے ہمسر یا افضل جانے، وہ بالاجماع کافر مرتد ہے۔ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا مرتبہ انبیائے بنی اسرائیل یا کسی نبی سے بالا یا برابر ماننا واجب درکنار کفر خالص ہے۔ اور ملعون افترائی حکایت عجب مضحکہ خیز ہے۔ گیہوں کھانا ہی اگر دلیل افضلیت ہو تو مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اتنے گیہوں ہرگز نہیں کھائے جتنے زید وعمرو کھا رہے ہیں، اُس بادشاہِ ملکِ ولایت کی اکثر غذا باتباع سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم جَو تھی، اور وہ بھی اکثر ایک وقت اور وہ بھی پیٹ بھر کر نہیں۔ اور زید وعمرو رات دن میں دو دو وقت گیہوں (گندم) کھاتے ہیں، تو یہ معاذ اللہ آدم علیہ السلام سے بھی اور مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بھی افضل ہوئے۔ ایں فساد خوردن گندم بود (یہ گندم کھانے کا فساد ہے)۔ (ج۲۹ص۲۴۷)

سوال ۷۲۶: حضور علیہ السلام ہمیں دیکھتے بھی ہیں، ہماری سنتے بھی ہیں

جب ہم کوئی وظیفہ پڑھتے ہیں تو کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دیکھتے، سنتے ہیں؟

الجواب: بلاشبہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام دیکھتے اور سنتے ہیں۔ (فرمانِ رسول ہے:) بے شک میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، آسمان نے چیخ ماری ہے اور اسے چیخ مارنی چاہیے۔ جب وہ پانچ سو سال کی راہ سے آسمان کی چیخ کی آواز سنتے ہیں تو ایک دو ماہ کی راہ سے کیوں نہیں سنتے۔ (فرمانِ رسول ہے:) بے شک اللہ تعالیٰ نے دنیا کو میری طرف بلند کر دیا تو میں اس کی طرف اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اس کی طرف دیکھ رہا ہوں، گویا کہ اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ جب وہ قیامت تک ہونے والی چیزوں کو اپنے دستِ مبارک کی ہتھیلی کی طرح دیکھتے

ہیں تو جو کچھ اب موجود ہے اس کو کیوں نہیں دیکھ سکتے' ان پر افضل واکمل درود وسلام ہوں! عقل اس کو بعید شمار نہیں کرتی مگر وہم' اور جب ظن اکذب الحدیث ہے تو وہم کس گنتی میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۲۳۱)

سوال ۷۲۷: درود پاک پڑھنا اپنا ہی فائدہ ہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب خود رحمت ہیں تو ان پر رحمت (درود) بھیجنے کا کیا فائدہ ہے؟

الجواب: حق سبحانہ جب خود پاک اور منزہ ہے اور پھر اس کی تسبیح (پاکی) بیان کرنے کا کیا فائدہ؟

فائدہ درحقیقت خود ہمارا ہے۔

میں ان کی تسبیح سے پاک نہیں ہوتا (بلکہ تسبیح سے) وہ خود پاک اور ممتاز ہوتے ہیں۔

اسی طرح یہاں (درود بھیجنے میں) بھی ہمارا اپنا فائدہ ہے۔ (فرمانِ رسول ہے:) جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے' اللہ تعالیٰ آپ پر درود وسلام بھیجے اور وہ خوب جانتا ہے۔ (ج ۲۹ ص ۲۳۱)

سوال ۷۲۸: اعلیٰ حضرت کا وہابیہ کو چیلنج

وہابی کہتے ہیں کہ ایک میلاد شریف کا ثبوت دو تو ہم سو روپے انعام دیں گے' آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

الجواب: وہابیہ کو دو سو روپے انعام' حامداً ومصلیاً ومسلماً۔

(۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

واما بنعمة ربك فحدث. (القرآن)

ترجمہ: اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

اگر وہابیہ ثبوت دے دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت نعمت نہیں' یا مجلس میلاد مبارک اس نعمت کا چرچا نہیں تو ۴۰ روپے انعام۔

(۲) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وذكرهم بايّام اللّٰه. (القرآن)

ترجمہ: انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔

اگر وہابیہ ثبوت دے دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن اللہ کے عظمت والے دنوں میں نہیں یا مجلسِ میلاد اُس دن کا یاد دلانا نہیں تو ۴۰ روپے انعام۔

(۳) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قل بفضل اللّٰه وبرحمته فبذلك فليفرحوا. (القرآن)

ترجمہ: تم فرما دو کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ہی پر لازم ہے کہ خوشیاں مناؤ۔

اگر وہابیہ ثبوت دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہیں یا مجلسِ میلاد اس فضل و رحمت کی خوشی نہیں تو ۴۰ روپے انعام۔

(۴) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنه فانتھوا ۔ (القرآن)

ترجمہ: جو رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے وہ منع کریں اس سے باز رہو۔

اگر وہابیہ یہ ثبوت دیں کہ قرآنِ مجید یا حدیث شریف میں کہیں مجلسِ میلاد مبارک کو منع فرمایا ہے تو ۴۰ روپے انعام۔[1]

(ج ۲۹ ص ۲۴۶)

سوال ۷۲۹: کیا شیطان نیک لوگوں کی شکل میں آ سکتا ہے؟

خواب میں شیطان کسی اچھی صورت میں ہو کر فریب دے سکتا ہے یا نہیں؟ کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

الجواب: حضور اقدس علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کے ساتھ شیطان تمثیل نہیں کر سکتا۔ حدیث میں فرمایا:

من رانی فی المنام فقد رای الحق ان الشیطٰن لا یتمثل بی ۔

ترجمہ: جس نے مجھے خواب میں دیکھا، بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

ہاں نیک لوگوں کی شکل بن کر دھوکا دے سکتا ہے، بلکہ اپنے آپ کو اللہ ظاہر کر سکتا ہے۔ (ج ۲۹ ص ۲۵۲)

سوال ۷۳۰: کائنات میں کتنے عالم ہیں؟

اٹھارہ ہزار عالم سے کیا مراد ہے؟ کل اشیاء درخت وغیرہ بھی اس میں شامل ہیں کہ نہیں؟

الجواب: عالم اٹھارہ ہیں اور ہر ایک میں کثرتِ مخلوقات کے سبب اسے ہزار سے تعبیر کیا، تینوں موالید، جمادات، نباتات، حیوانات، اور چاروں عناصر اور سات آسمان اور فلکِ ثوابت، فلکِ اطلس، کرسی، عرش، افادہ الشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۲۵۳)

سوال ۷۳۱: ایمان کی تعریف

ایمان کی تعریف کیا ہے اور ایمان کامل کب ہوتا ہے؟

الجواب: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بات میں سچا جانے، حضور کی حقانیت کو صدق دل سے ماننا ایمان ہے، جو اس کا

---

[1] ......اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً سو سال پہلے یہ چیلنج وہابیہ سے کیا تھا، لیکن وہابیہ آج تک امام احمد رضا کے ان سوالوں کے جوابات نہیں دے سکے۔

کلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

مقر (اقرار کرنے والا) ہو اسے مسلمان جانیں گے جبکہ اس کے کسی قول یا فعل یا حال میں اللہ و رسول کا انکار یا تکذیب یا توہین نہ پائی جائے اور جس کے دل میں اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم کا علاقہ تمام علاقوں (رشتوں) پر غالب ہو اللہ و رسول کے محبوں سے محبت رکھے اگرچہ اپنے دشمن ہوں اور اللہ و رسول کے مخالفوں بدگویوں سے عداوت رکھے اگرچہ اپنے جگر کے ٹکڑے ہوں جو کچھ دے اللہ کے لیے دے جو کچھ روکے اللہ کے لیے روکے سو اس کا ایمان کامل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

> **من احب للّٰہ وابغض للّٰہ واعطی للّٰہ وضع للّٰہ فقد استکمل الایمان ۔** (سنن ابی داؤد ج ۲)
>
> ترجمہ: جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی اور اللہ تعالیٰ کے لیے عداوت کی اور اللہ تعالیٰ کے لیے دیا اور اللہ تعالیٰ کے لیے روکا اس کا ایمان کامل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۲۵۴)

سوال ۷۳۲: جو درودِ تاج کو حرام کہے وہ خود حرام کا ہے

وہابی کہتے ہیں کہ درودِ تاج پڑھنا حرام ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم (مصیبت وباء قحط سالی بیماری اور دکھ کو دور کرنے والا) کا استعمال نازیبا بلکہ شرعاً ممنوع بلکہ ایمان جانے کا خوف ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک! یہ قول حق ہے یا باطل؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک دافع ہر بلا ہیں۔ ان کی شان عظیم تو ارفع و اعلیٰ ہے۔ اُن کے غلام دفع بلا فرماتے ہیں:

ابن عدی و ابن عساکر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''میرا نام اَحِیْذ اس لیے ہوا کہ میں اپنی اُمت سے آتشِ دوزخ کو دفع فرماتا ہوں''۔

دوزخ سے بدتر اور کیا بلا ہوگی جس کے دافع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

بیہقی دلائل النبوۃ اور ابوسعد شرف المصطفےٰ میں راوی خفاف بن نضلہ رضی اللہ عنہ نے حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض کی:

''میں کوشش کرتا ہوا کہ مدینہ میں حاضر ہوا کہ زیارت اقدس سے مشرف ہوں تو حضور میری سب مشکلیں کھول دیں''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی عرض پسند کی اور تعریف فرمائی۔

عمر بن شبہ بطریق عامر بن شعبی راوی اسود بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

''یارسول اللہ! حضور وہ رسول ہیں جن کے فضل کی اُمید کی جاتی ہے قحط کے وقت جب مینہ (بارش) خطاء کرے (یعنی نہ ہو)''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”میں جس کا مددگار ہوں‘ علی المرتضیٰ اس کے مددگار ہیں“ کہ ہر مکروہ کو اس سے دفع کرتے ہیں۔

(التیسیر شرح جامع الصغیر ج۲)

شاہ ولی اللہ دہلوی ہمعات میں لکھتے ہیں:

”ہلاکتوں اور تنگیوں میں اس جماعت (اولیاء اللہ) کی صورت کا ظاہر ہونا اور حل مشکلات کا اس کی طرف منسوب ہونا‘ اس نسبت کے ثمرات میں سے ہے“۔

قاضی ثناء اللہ تذکرۃ الموتیٰ میں لکھتے ہیں:

”اولیاء اللہ کی روحیں زمین‘ آسمان اور جنت میں جہاں چاہتی ہیں‘ جاتی ہیں اور دنیا و آخرت میں اپنے دوستوں اور عقیدت مندوں کی مدد کرتی ہیں اور دشمنوں کو ہلاک کرتی ہیں“۔

اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہماری کتاب ”الامن والعلی لناعتی المصطفیٰ بدافع البلا“ میں ہے۔ درود تاج کو حرام کی طرف نسبت وہی کرے گا جو خود منسوب بحرام ہو‘ وہابیہ مرتدین ہیں‘ اُن کی بات سُننی جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۹ص۲۵۵)

سوال۷۳۳: مذہب اہل سنت پر قائم رہنا فرض ہے

ایک مذہب پر قائم رہنا فرض ہے یا واجب ہے یا سنت؟ جو ایک مذہب پر قائم نہیں وہ کون ہے‘ اس کا نام کیا ہے؟

الجواب: مذہب اہل سنت پر قائم رہنا فرض اعظم ہے اور فقہ میں ایک مذہب مثلاً حنفی مذہب پر قائم رہنا اور جو کسی مذہب پر قائم نہیں‘ پہلی صورت میں دہریہ اور دوسری صورت میں غیر مقلد‘ اور یہ فرقہ بھی بدعتی ناری ہے۔ طحطاوی علی الدرالمختار میں ہے:

”تو جو کوئی چاروں (حنفی‘ مالکی‘ شافعی‘ حنبلی) سے خارج ہے (جیسے غیر مقلد وہابیہ) وہ بدعتیوں اور جہنمیوں میں سے ہے“۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۹ص۲۶۵)

سوال۷۳۴: انتقال کے بعد روح کا کیا بنتا ہے؟

روح جسم سے نکلنے کے بعد دنیا میں آتی ہے یا نہیں؟ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ پاک دنیا میں میلاد و مجلس شریف میں آسکتی ہے یا نہیں‘ اور کوئی ان کی پاک روح کی تشریف آوری کو بعید از امکان سمجھے تو وہ شخص دائرہ اسلام میں کیا سمجھا جائے گا؟

الجواب: مسلمان کی روح بعدِ انتقال جہاں چاہے جاتی ہے‘ حدیث میں ہے:

اذا مات المؤمن یخلی سربہ یسرح حیث یشاء۔ (اتحاف السادۃ المتقین ج۱۰)

ترجمہ: جب مسلمان مرتا ہے‘ اس کی راہ کھول دی جاتی ہے کہ جہاں چاہے جائے۔

اس کا مفصل بیان ہماری کتاب ”حیات الموتیٰ فی بیان سماع الاموات“ میں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان

اقدس تمام جہاں سے ارفع و اعلیٰ ہے۔ وہاں یہ سوال کرنا بھی بے جا (فضول) ہے۔

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک وقت میں ستر ہزار جگہ تشریف فرما ہو سکتے ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی خاتم حفاظ الحدیث فرماتے ہیں:

"تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اختیار ملا ہے کہ اپنے مزاراتِ طیبہ سے باہر تشریف لائیں اور جملہ عالم آسمان و زمین میں جہاں جو چاہیں تصرف فرمائیں"۔

روحِ اقدس کی تشریف آوری کو بعید از مکان جاننا اگر براہِ جہل و بے علمی ہے تو جرأت و بے ادبی ہے، اور بر بنائے وہابیت ہے تو وہابیت خود کفرِ جلی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۲۸۱)

سوال ۷۳۵: زیارتِ قبور سنت ہے

کوئی شخص قبورِ اہل اللہ کی زیارت اور اُن پر پھول چڑھانے کو بدعت بتلائے تو اس کی نسبت کیا حکم ہے؟

الجواب: زیارتِ قبور سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"سن لو! قبور کی زیارت کرو کہ وہ تمہیں دنیا میں بے رغبت کرے گی اور آخرت یاد دلائے گی"۔ (سنن ابن ماجہ)

خصوصاً زیاراتِ مزاراتِ اولیاء کرام کہ موجب ہزاراں ہزار برکت و سعادت ہے، اسے بدعت نہ کہے گا مگر وہابی نابکار، ابن تیمیہ کا فضلہ خوار، وہاں جاہلوں نے جو بدعات مثل رقص و مزامیر ایجاد کر لیے ہیں، وہ ضرور ناجائز ہیں، مگر اُن سے زیارت کہ سنت ہے، بدعت نہ ہو جائے گی۔ جیسے نماز میں قرآن شریف غلط پڑھنا، رکوع و سجود صحیح نہ کرنا، طہارت ٹھیک نہ ہونا، عام عوام میں جاری وساری ہے، اس سے نماز بُری نہ ہو جائے گی۔

قبر مسلمان پر پھول رکھنا مستحب ہے۔ ائمہ دین فرماتے ہیں: وہ جب تک تر ہے، تسبیح الٰہی کرے گا۔ اس سے مردے کا دل بہلے گا۔ کما فی فتاوی الامام فقیہ النفس وغیرھا (جیسا کہ امام فقیہ النفس کے فتاویٰ وغیرہ میں ہے)۔

فتاویٰ عالمگیریہ وغیرھا میں ہے:

"قبروں پر گلاب وغیرہ خوشبودار پھول رکھنا اچھا ہے"۔

اسے بدعت کہنا بھی آج کل وہابیہ ہی کی ضلالت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۲۸۱)

سوال ۷۳۶: حضور علیہ السلام سب کو جانتے ہیں

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو علمِ غیب تھا یا نہیں؟ اور جو مطلقاً علمِ غیب کا انکار کرے، اس کے بارے کیا حکم ہے؟

الجواب: اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اوّلین و آخرین و شرق و غرب و عرش و فرش و ماتحت الثریٰ و جملہ ماکان و مایکون (یعنی جو ہو چکا اور جو قیامت تک ہونے والا ہے) الیٰ آخر الایام کے ذرے ذرے کا علم تفصیلی عطا فرمایا، اس کا بیان ہمارے رسالہ انباء المصطفیٰ و خالص الاعتقاد والدولۃ المکیہ وغیرہا میں ہے: جو کہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو علم

غیب مطلق نہ تھا، حضور کا علم اور سب آدمیوں کے برابر ہے، وہ کافر ہے۔

امام حجۃ الاسلام غزالی وغیرہ اکابر فرماتے ہیں:

النبوة هي الاطلاع على الغيب .

ترجمہ: نبوت کا معنی غیب پر مطلع ہونا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول .(القرآن)

ترجمہ: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ (ج ۲۹ ص ۲۸۳)

سوال ۷۳۷: صرف انبیاء کرام علیہم السلام اور ملائکہ معصوم ہیں

ایک شخص کہتا ہے کہ جملہ انبیاء و ملائکہ علیہم السلام معصوم ہیں، دوسرا کہتا ہے کہ سوائے پنجتن پاک کے کوئی معصوم نہیں اور تیسرا شخص کہتا ہے کہ پنجتن پاک کوئی چیز نہیں ہیں، سوائے خلفائے راشدین کے۔

الجواب: پہلے شخص کا قول حق وعقیدۂ اہلسنت ہے اور دوسرے کا قول صریح گمراہی وکلمۂ کفر ہے اور تیسرے شخص کا قول بدتر از بول ہیں بھی ایک کھلا پہلو کفر کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ا (ج ۲۹ ص ۳۳۳)

سوال ۷۳۸: وہابیوں کی خودساختہ توحید

زید کہتا ہے: اولیاء سے مدد مانگنا دور سے، اور ہر وقت حاضر ناظر سمجھنا شرک ہے، کیونکہ یہ خاص اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، دوسرے کی نہیں۔ قرآن شریف کا ثبوت دیتا ہے، (نواں پارہ:) کہہ دو میں نہیں مالک اپنی جان کا نہ نفع کا نہ ضرر کا۔

الجواب: جس نے کہا: دور سے سننا صرف اس کی شان ہے، اس نے رب عزوجل کی شان گھٹائی، وہ پاک ہے اس سے کہ دور سے سنے، وہ ہر قریب سے قریب تر ہے، دور سے سننا اس کی عطاء سے اس کے محبوبوں ہی کی شان ہے، اسے حاضر و ناظر بھی نہیں کہہ سکتے، وہ شہید و بصیر ہے۔

حاضر و ناظر اس کی عطاء سے اس کے محبوب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ کما فی رسائل الشیخ عبدالحق محدث الدہلوی قدس سرہ اُس آیۂ کریمہ سے اس کا کیا ثبوت ہوا۔ جھوٹا دعویٰ کرنا اور قرآن پر اس کی تہمت رکھنا مسلمان کا کام نہیں، نفع وضرر کا مالک بالذات اُس واحد حقیقی کے سوا کوئی نہیں۔ آیت میں اسی کی نفی ہے، ورنہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے تفسیر عزیزی میں تو فرعون کو مالک نفع وضرر لکھا ہے، پھر محبوبانِ بارگاہ کا کیا کہنا، وہ بے شک اس کی تملیک سے ہمارے نفع وضرر کے مالک ہیں، جس کا بیان آیات واحادیث سے کتاب الامن والعلیٰ میں ہے۔ (ج ۲۹ ص ۳۳۳)

سوال۷۳۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان اور اس کا جواب

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں چشم خود اللہ کو نہیں دیکھا' کیا یہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب: اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا رویت بمعنی احاطہ کا انکار فرماتی ہیں کہ "لا تدرکہ الابصار" سے سند لاتی ہیں' اور احادیثِ صحیحہ میں رویت کا اثبات بمعنی احاطہ نہیں' اللہ عزوجل کو کوئی شے محیط نہیں ہوسکتی' وہی ہر شے کو محیط ہے اور اثبات نفی پر مقدم۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۹ص۳۳۵)

سوال۷۴۰: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خطاء' خطاءِ اجتہادی ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم' معاویہ پر ایک روز خفاء ہوئے۔ اور روافض کہتے ہیں کہ یہی وجہ ہے باغی ہونے کی' ان کا یہ کہنا کیسا ہے؟

الجواب: روافض کا قول کذب محض ہے۔ اہل سنت کے نزدیک معاویہ کی خطاء' خطاءِ اجتہادی ہے۔ اجتہاد پر طعن جائز نہیں۔ خطاءِ اجتہادی دو قسم کی ہے: مقرر و منکر' مقرر وہ جس کے صاحب کو اُس پر برقرار رکھا جائے گا اور اس سے تعریض نہ کیا جائے گا' جیسے حنفیہ کے نزدیک شافعی المذہب مقتدی کا امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا اور منکر وہ جس پر انکار کیا جائے گا' جبکہ اس کے سبب کوئی فتنہ پیدا ہوتا ہو' جیسے اجلۂ اصحابِ جمل رضی اللہ عنہم کہ قطعی جنتی ہیں اور ان کی خطاء یقیناً اجتہادی' جس میں کسی نام سنیت لینے والے کو محلِ لب کشائی نہیں' یا ایں ہمہ اُس پر انکار لازم تھا۔ جیسا امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے کیا' باقی مشاجراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں مداخلت حرام ہے۔ حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

> "جب میرے صحابہ کا ذکر آئے تو زبان روکو"۔ (المعجم الکبیر ج۲)

دوسری حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

> "قریب ہے کہ میرے اصحاب سے کچھ لغزش ہوگی جسے اللہ بخش دے گا' اُس سابقہ کے سبب جوان کو میری سرکار میں ہے' پھر اُن کے بعد کچھ لوگ آئیں گے جن کو اللہ تعالیٰ ناک کے بل جہنم میں اوندھا کردے گا"۔
>
> (المعجم الاوسط ج۴)

یہ وہ ہیں جو اُن لغزشوں کے سبب صحابہ پر لعن کریں گے۔ اللہ عزوجل نے تمام صحابہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآنِ عظیم میں دو قسم کیا۔ مؤمنین قبل فتح مکہ و مؤمنین بعد فتح۔ اوّل کو دوم پر تفضیل دی اور صاف فرمادیا:

وکلا وعد اللہ الحسنیٰ ۔

سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا۔

اور ساتھ ہی اُن کے افعال کی تفتیش کرنے والوں کا منہ بند فرمادیا۔

واللہ بما تعملون خبیر .

اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرنے والے ہو۔

باینمہ وہ تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرماچکا' پھر دوسرا کون ہے کہ ان میں سے ان کی بات پر طعن کرے۔ واللہ الہادی' واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۹ص۳۳۵)

سوال ۷۴۱: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خلافت کے اہل تھے

امام حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کی تھی' واسطے دفع جنگ کے لیے۔

الجواب: بے شک امام مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت سپرد فرمائی اور اس سے صلح و بندشِ جنگ مقصود تھی اور یہ صلح وتفویضِ خلافت اللہ ورسول کی پسند سے ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن کو گود میں لے کر فرمایا تھا:

> ''میرا یہ بیٹا سیّد ہے' میں اُمید کرتا ہوں کہ اللہ اس کے سبب سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرادے گا۔ (صحیح بخاری ج۱)

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر خلافت کے اہل نہ ہوتے تو امام مجتبیٰ ہرگز انہیں تفویض نہ فرماتے' نہ اللہ ورسول اسے جائز رکھتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۹ص۳۳۶)

سوال ۷۴۲: فرشتوں سے بہتر ہے' انسان بننا

عوام مؤمنین سے عوام ملائکہ کا مرتبہ زیادہ ہے یا نہیں؟ عوام مؤمنین کی تشریح فرمائیں؟

الجواب: حدیث میں ہے کہ رب العزۃ جل وعلاء فرماتا ہے:

عبدی المؤمن احبّ الی من بعض ملئکتی . (اتحاف السادۃ المتقین ج۴)

ترجمہ: میرا مسلمان بندہ مجھے میرے بعض فرشتوں سے زیادہ پیارا ہے۔

ہمارے رسول ملائکہ کے رسولوں سے افضل ہیں اور ملائکہ کے رسول ہمارے اولیاء سے افضل ہے اور ہمارے اولیاء عوام ملائکہ یعنی غیر رسل سے افضل ہیں۔ اور یہاں عوام مؤمنین سے یہی مراد ہے' نہ فساق وفجار کہ ملائکہ سے کسی طرح افضل نہیں ہو سکتے۔ انسان صفت ملکوتی وبہیمی وسبعی وشیطانی سب کا جامع ہے' جو صفت اس پر غالب کرے گی' اس کے منسوب الیہ سے زائد ہو جائے گا کہ اگر ملکوتی صفت غالب ہوئی تو کروڑوں ملائکہ سے افضل ہوگا اور بہیمی غالب ہوئی تو بہائم سے بدتر۔

اولئک کالانعام بل هم اضل .

وہ چوپایوں کی طرح ہیں' بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ ہیں۔

یونہی سہی و شیطانی وہابیہ کو دیکھو' شیطان کہ ان سے سبق لیتا ہے' ابلیس کو ہزاروں برس کی عمر میں نہ سوجھی تھیں جو انہیں سوجھتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ٢٩ ص ٣٩١)

سوال ٧٤٣: فقہ کو نہ ماننے والا شیطان ہے

جو شخص کہے کہ فقہ قیاسی ہے' اس کو نہیں مانتا' اس کے بارے کیا حکم ہے؟

الجواب: فقہ کا نہ ماننے والا شیطان ہے۔ ائمہ کا دامن جو نہ تھامے وہ قیامت تک کوئی اختلافی مسئلہ حدیث سے ثابت نہیں کر سکتا' جسے دعویٰ ہو سامنے آئے۔ اور زیادہ نہیں اسی کا ثبوت دے کہ کتا کھانا حلال ہے یا حرام؟ کون سی حدیث میں آیا ہے کہ کتا کھانا حرام ہے؟ آیت نے تو کھانے کی حرام چیزوں کو صرف چار میں حصر فرمایا ہے: مردار' اور رگوں کا خون' اور خنزیر کا گوشت اور وہ جو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا جائے۔ تو کتا درکنار سؤر کی چربی اور گردے اور اوجھڑی کہاں سے حرام ہوگی؟ کسی حدیث میں ان کی تحریم نہیں اور آیت میں لحم فرمایا ہے جو ان کو شامل نہیں۔ غرض یہ لوگ (فقہ کو نہ ماننے والے مثل غیر مقلد وہابیہ) شیاطین ہیں' ان کی بات سننا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ٢٩ ص ٣٩٢)

سوال ٧٤٤: حنفی کی تعریف

حنفی کسے کہتے ہیں' اس کی تعریف کیا ہے؟

الجواب: علماء کی اصطلاح میں حنفی وہ کہ فروع میں مذہب حنفی کا پیرو ہو' پھر اگر اصول میں بھی حق کا متبع ہے تو سنی حنفی ہے' ورنہ گمراہ جیسے معتزلہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ٢٩ ص ٥٤٣)

سوال ٧٤٥: حشر کے دن لوگ کس حال میں ہوں گے؟

حشر کے دن سب مسلمان قبر سے کفن لے کر اُٹھیں گے یا برہنہ؟

الجواب: کفن میں اُٹھیں گے پھر وہ کفن طول مدت کی وجہ سے گل کر گر جائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ٢٩ ص ٥٤٥)

سوال ٧٤٦: حضور علیہ السلام اللہ کی عطاء سے سنتے اور مدد فرماتے ہیں

اگر کوئی یارسول اللہ پکارے اور یہ اعتقاد رکھے کہ آپ بذاتِ خود سنتے ہیں' بعض کہتے ہیں کہ یہ اعتقاد ٹھیک نہیں؟

الجواب: بذاتِ خود کے اگر یہ معنی کہ بے عطائے الٰہی خود اپنی ذاتی قدرت سے سنتے ہیں' تو یہ بے شک باطل بلکہ کفر ہے اور یہ ہرگز کسی مسلمان کا خیال بھی نہیں' اور اگر بذاتِ خود کے یہ معنی کہ بعطائے الٰہی حضور کی قوتِ سامعہ تمام شرق و غرب کو محیط ہے' سب کی عرضیں آوازیں خود سنتے ہیں' اگرچہ آداب دربار شاہی کے لیے ملائکہ عرضِ درود و عرضِ اعمال کے لیے مقرر ہیں' تو یہ بے شک حق ہے' بلاشبہ عرش و فرش کا ہر ذرہ اُن کے پیشِ نظر ہے' اور ارض و سما کی ہر آواز اُن کے گوشِ مبارک میں ہے۔ شاہ

ولی اللہ کی فیوض الحرمین میں ہے:

''اس کی ایک حالت اس کو دوسری حالت سے غافل نہیں کرتی''۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۹ ص۵۴۵)

سوال ۷۴۷: یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہنا کیسا؟

بعض عالم و مولوی اعتراض کرتے ہیں کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ کرنا ناجائز ہے۔

الجواب: یہ مبارک وظیفہ بے شک جائز ہے۔ فتاویٰ خیریہ علامہ خیرالدین رملی استاذ صاحب درمختار میں ہے: ان کا ''یا شیخ عبدالقادر'' کہنا نداء ہے تو اس کی حرمت کا موجب کیا ہے''۔

یہاں اس کو ناجائز کہنے والے وہابی ہیں اور وہابیہ بے دین ہیں ان کی بات سُنی جائز نہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم! (ج۲۹ ص۵۴۸)

سوال ۷۴۸: شبِ قدر کی فضیلت

شب قدر میں تمام چیزیں مثل درخت و پتھر وغیرہ کے سجدہ کرتی ہیں یا نہیں؟

الجواب: ہاں ہر چیز سجدہ کرتی ہے، اولیاء نے اسے مشاہدہ کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۹ ص۵۸۶)

سوال ۷۴۹: عالم اور جاہل میں فرق

ایک جاہل بندہ گناہ کرتا ہے اور ایک عالم گناہ کرتا ہے تو ان دونوں کے لیے از جانب شریعت حکم مختلف ہے یا نہیں؟ اگر مختلف ہے تو کیوں؟

الجواب: حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کا گناہ دوہرا گناہ۔ عرض کی: یارسول اللہ! یہ کس لیے؟ فرمایا: عالم پر گناہ کرنے کا عذاب ہے اور جاہل پر ایک عذاب گناہ کرنے کا ہے اور ایک علم نہ سیکھنے کا''۔ (فیض القدیر ج۳) (ج۲۹ ص۶۱۹)

سوال ۷۵۰: ترجمہ دیکھ کر قرآن وحدیث سمجھنا مشکل ہے

میں صحاح ستہ دیکھنا چاہتا ہوں، مگر عربی نہیں جانتا، کیا کوئی اُردو ترجمہ ہے؟

الجواب: صحاح ستہ کے اردو میں ترجمے ہوئے ہیں مگر عموماً وہابیہ نے کیے ہیں اور ترجمہ دیکھ کر کوئی شخص قرآن وحدیث نہیں سمجھ سکتا۔ (ج۲۹ ص۶۳۱)

سوال ۷۵۱: مشکوٰۃ شریف ایک جامع کتاب ہے

مشکوٰۃ شریف کیسی کتاب ہے؟

الجواب: مشکوٰۃ شریف ایک جامع کتاب ہے، بہت باتوں میں مدد دیتی ہے، مگر تنہا کوئی کتاب سوا قرآن عظیم کے کافی نہیں۔ (ج۲۹ ص۶۳۲)

سوال ۷۵۲: کیا سادات پر دوزخ حرام ہے؟

کیا سید پر دوزخ کی آنچ قطعاً حرام ہے اور وہ کسی بداعمالی کی پاداش میں دوزخ میں جا ہی نہ سکے گا؟

الجواب: ساداتِ کرام جو واقعی علمِ الٰہی میں سادات ہوں اُن کے بارے میں رب عزوجل سے اُمید واثق یہی ہے کہ آخرت میں اُن کو کسی گناہ پر عذاب نہ دیا جائے گا۔ حدیث میں ہے:

”ان کا فاطمہ نام اس لیے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کی تمام ذریت کو نار پر حرام فرمادیا“۔ (الجامع الصغیر ج۱)

دوسری حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

”اے فاطمہ! اللہ نہ تجھے عذاب کرے گا نہ تیری اولاد میں کسی کو“ مگر حکم قطعی بے نص قطعی ناممکن ہے“۔ (المعجم الکبیر ج۱۱) (ج۲۹ ص۶۳۸)

سوال ۷۵۳: ولی اور مؤمن میں نسبت

ولی اور مؤمن میں کون سی نسبت ہے؟

الجواب: اگر ولایتِ عامہ مراد ہے تو تساوی:

اللّٰہ ولی الذین امنوا .

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا ولی ہے۔

اور خاصہ تو عموم خصوص مطلق:

انّ اولیاء ہ الا المتقون .

اس کے ولی تو پرہیزگار ہیں۔ (ج۲۹ ص۶۴۳)

سوال ۷۵۴: اصحاب پر آل کو مقدم کیوں کیا؟

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم میں اصحاب پر آل کو مقدم کیوں کیا؟

الجواب: آل اصحاب کو بھی شامل ہے، ولا عکس یہ تخصیص بعد تعمیم ہے۔ (ج۲۹ ص)

سوال ۷۵۵: قرآن میں کلمہ طیبہ موجود ہے

عیسائی اعتراض کرتے ہیں کہ تمہارا یہ کلمہ شریف (لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ) یہ قرآن میں کس جگہ لکھا ہے؟

الجواب: قرآن مجید سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں لا الٰہ الا اللہ ہے اور اس سے متصل سورۂ فتح میں محمد رسول اللہ (ہے)۔ (ج۲۹ ص۶۵۳)

سوال ۷۵۶. حضور علیہ السلام شافع محشر ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں کہ وہ شافع محشر کس طرح ہیں اس کا جواب بھی قرآن سے دو؟ حضور اس کا جواب عنایت فرمادیں۔

الجواب: سورۂ بنی اسرائیل میں ہے۔

''قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کردے جہاں سب تمہاری حمد کریں''۔

مقامِ محمود مقامِ شفاعت کا نام ہے۔

سورۂ نساء پارہ: ۵ رکوع: ۶ میں ہے:

''اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اُن کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں''۔

رسول کا گناہگاروں کے لیے استغفار کرنا شفاعت ہی ہے' بے علم آدمی کو کافروں سے بدمذہبوں سے اُلجھنا' بحث کرنا سخت حرام ہے۔

انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم ہے:

ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔

اُن سے دور رہو انہیں اپنے سے دور کرو وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (صحیح مسلم ج ۱)

والعیاذ باللہ تعالیٰ! واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۲۹ ص ۶۵۴)

سوال ۷۵۷: حکایات کی وضاحت

بعض متصوفہ زندیقہ جو زید' عمرو' بکر کو وہ سب خدا ہی خدا کہتے ہیں' وہ یہ دلیل لاتے ہیں کہ منصور نے دعویٰ انا الحق کا کیا تھا' بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لیے سبحانی ما اعظم شانی (میں پاک ہوں اور کتنی عظیم میری شان ہے) فرمایا' اور شمس تبریزی نے اسی وجہ سے قم باذنی (اُٹھ میرے حکم سے) کہہ کر مردہ زندہ کیا' تو کیا صوفی زندیق کا کہنا صحیح ہے؟ اور اگر ہے تو یہ کلمات عند الشرع مردود ہیں یا نہیں؟

الجواب: اُن زنادقہ کا یہ قول کفر صریح ہے اور ان کے قول کی صحت کا شک واقع ہونا سائل کے ایمان کو مضر ہے۔ تجدید اسلام چاہیے' وہ تینوں (جن کا ذکر سوال میں ہوا) حضرات کرام اکابر اولیائے عظام سے ہیں' قدسنا اللہ باسرارھم۔ حضرت شمس تبریز قدس سرہ سے یہ کلمہ ثابت نہیں۔ اور ثابت ہو تو معاذ اللہ اُسے ادعائے الوہیت سے کیا علاقہ ایسی اضافات مجازیہ شائع ہیں۔ حضرت حسین منصور انا الحق نہیں کہتے تھے بلکہ انا الحق (یعنی میں ہی سب سے زیادہ اس کا حق دار ہوں) ابتلائے الٰہی کے لیے سامعین کی فہم کی غلطی تھی۔ ان کی بہن اکابر اولیائے کرام سے تھیں' ہر روز آخر شب میں جنگل کو تشریف لے جاتیں اور

عبادتِ الٰہی میں مشغول ہو جاتیں۔ ایک روز حضرت حسین منصور کی آنکھ کھلی اور بہن کو نہ پایا' شیطان نے شبہ ڈالا۔ دوسری رات قصداً جاگتے رہے' جب وہ اپنے وقتِ معمول پر اُٹھ کر باہر چلیں' یہ آہستہ اُٹھ کر پیچھے ہوئے' وہ جنگل میں پہنچیں اور عبادت میں مشغول ہوئیں' یہ پیڑوں کی آڑ میں چھپے دیکھتے رہے۔ قریبِ صبح انہوں نے دیکھا کہ آسمان سے سونے کی زنجیر میں یاقوت کا جام اُترا' اور وہ اُن کی بہن کے دہن مبارک کے پاس آ گیا۔ انہوں نے پینا شروع کیا۔ یہ بے چین ہوئے اور چلاّ کر کہا: بہن! تمہیں خدا کی قسم! تھوڑا میرے لیے بھی چھوڑ دو' انہوں نے صرف ایک جُرعہ اُن کے لیے چھوڑا' جس کے پیتے ہی اُن کو ہر شجر و حجر و درو دیوار سے آواز آنے لگی کہ کون اس کا زیادہ احق ہے کہ ہماری راہ میں قتل کیا جائے؟ یہ اس کا جواب دیتے: ''انا الاحق'' (بے شک میں احق ہوں)' لوگوں نے کچھ سنا اور جو منظور تھا واقع ہوا۔ حضرت سیّدی بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے اُس سوال کا خود جواب ارشاد فرما دیا' فرمایا: میں نہیں کہتا' وہ فرماتا ہے جسے فرمانا زیبا ہے۔ سالکوں نے اس پر دلیل چاہی' مارو کہ ایسے قائل کی سزا قتل ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا' جب حضرت پر حالت وارد ہوئی اور وہی کلمہ نکلا۔ اُن سب نے بے محابا خنجر مارے' جس نے جس جگہ کے قصد سے خنجر مارا تھا' خود اس کے لیے اسی جگہ لگا' جب حضرت کو افاقہ ہوا' ملاحظہ فرمایا کہ وہ سب گھائل پڑے ہیں' فرمایا: میں نہ کہتا تھا کہ میں نہیں کہتا وہ کہتا ہے جس کا کہنا بجا ہے۔ سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کوہِ طور پر اُس درخت میں سے نداء سنی کہ:

یا موسٰی انی انا اللّٰہ رب العلمین ۔

اے موسیٰ! میں ہوں اللہ رب سارے جہانوں کا۔

کیا یہ درخت نے کہا تھا؟ حاشا بلکہ رب العٰلمین نے درخت پر تجلی فرمائی اور حضرت کلیم کو اس میں سے نداء مسموع ہوئی' کیا وہ ایک درخت پر تجلی فرما سکتا ہے بایزید پر نہیں؟ کیا مجال ہے کہ بایزید پر تجلی کرنے اور سبحانی ما اعظم شانی (میں پاک ہوں اور کتنی عظیم میری شان ہے) اور لوگوں کو ان میں سے نداء آئے۔

حضرت مولوی معنوی قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہیں:

ایک جن جس پر تسلط کرتا ہے' اس کی زبان سے کلام کرتا ہے' اس کے جوارح سے کام کرتا ہے' کیا تمہارے نزدیک رب عزوجل ایسا نہیں کر سکتا؟ کلام اس کا ہے اور زبان بایزید کی۔ بایزید شجرۂ موسیٰ ہیں اور متکلم وہ جس نے فرمایا: ''انی انا اللّٰہ رب العٰلمین'' فللہ الحجۃ البالغۃ' واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۹ ص۶۲۷)

سوال ۷۵۷: حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق کرامات اور ان کے جوابات

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی چند مشہور کرامتیں بیان کی جاتی ہیں کہ ایک بڑھیا دریا کے کنارے بیٹھی رو رہی تھی کہ اتفاقاً حضرت کا اس طرف سے گزر ہوا' وجہ پوچھی تو بڑھیا نے عرض کیا: حضرت! میرے لڑکے کی بارہ برس ہوئے یہاں دریا میں مع سامان کے برأت ڈوبی' میں یہاں آ کر روزانہ روتی ہوں' آپ دعا فرما دیں' حضور نے دعا فرمائی تو بارہ برس پہلے ڈوبنے والی

برأت مع کل سامان کے صحیح وسالم نکل آئی' اور بڑھیا خوش وخرم اپنے مکان کو چلی گئی۔

دوسرے یہ کہ حضرت کے ایک مرید کا انتقال ہوگیا' اس کا لڑکا آیا اور بہت رویا تو حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کو رحم آیا تو آپ نے لڑکے کو چپ کرایا' بعدہٗ حضرت عزرائیل علیہ السلام کو مراقب ہوکر روکا' اور اُن سے کہا کہ میرے مرید کی روح واپس کردو۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں نہیں چھوڑ سکتا' جب خدا تعالیٰ کا حکم ہوگا چھوڑوں گا' اس پر جھگڑا ہوا اور حضور نے عزرائیل علیہ السلام کو تھپڑ مارا تو ان کی ایک آنکھ نکل گئی اور آپ نے زنبیل چھین کر اس روز کی تمام روحیں جو قبض کی تھیں' چھوڑ دیں۔

حضرت عزرائیل نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی تو حکم ہوا: میرے محبوب کے کہنے پر تم نے کیوں نہ اُس مرید کی روح چھوڑ دی' پھر اگر انہوں نے تمام روحیں چھوڑ دیں تو منظور ہے' کچھ مضائقہ نہیں۔

شرعاً ان روایتوں کا مجلس مولود شریف یا وعظ میں بیان کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: پہلی روایت اگرچہ نظر سے کسی کتاب میں نہ گزری مگر زبان پر مشہور ہے اور اُس میں کوئی امر خلافِ شرع نہیں' اس کا انکار نہ کیا جائے۔

اور دوسری روایت ابلیس کی گھڑی ہوئی ہے اور اُس کا پڑھنا اور سننا دونوں حرام' احمق' جاہل' بے ادب نے یہ جانا کہ وہ اس میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی تعظیم کرتا ہے' حالانکہ وہ حضور کی سخت توہین کر رہا ہے' کسی عالم مسلمان کی اس سے زیادہ توہین اور کیا ہوگی کہ معاذ اللہ اُسے کفر کی طرف نسبت کیا جائے نہ کہ محبوبانِ الٰہی سیدنا عزرائیل علیہ السلام مرسلین ملائکہ میں سے ہیں' اور مرسلین ملائکہ بالاجماع تمام غیر انبیاء سے افضل ہیں' کسی رسول کے ساتھ ایسی حرکت کرنا توہین رسول کے سبب معاذ اللہ اُس کے لیے باعثِ کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ جہالت وضلالت سے پناہ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۲۹ص۶۲۸)

سوال ۷۵۸: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے شعر کی وضاحت

حضور اس وقت آپ کا ایک شعر پیشِ نظر ہے' جس کی سمجھ نہ آئی' فرماتے ہیں:

یہ دونوں ہیں سردارِ دو جہاں
اے مرتضیٰ عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

الجواب: یہ شعر ایک حدیث کا ترجمہ ہے:

''ابوبکر وعمر سب اگلوں پچھلوں سے افضل ہیں اور تمام آسمان والوں اور سب زمین والوں سے بہتر ہیں' سوا انبیاء و مرسلین کے' اے علی! تم ان دونوں کو اس کی خبر نہ دینا''۔ (کنزالعمال ج۱۱)

علامہ مناوی نے تیسیر میں اس کے یہ معنی بتائے ہیں کہ ارشاد ہوتا ہے: اے علی کرم اللہ وجہہ الکریم! تم اُن سے نہ کہنا' بلکہ ہم خود فرمائیں گے تاکہ اُن کی مسرت زیادہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج۳۰ص۸۳)

سوال ۷۵۹: تراویح میں تین بار سورۂ اخلاص پڑھنی چاہیے

وقتِ ختمِ قرآن تراویح میں تین بار سورہ اخلاص شریف پڑھنا مکروہ ہے یا مستحسن؟

الجواب: مستحسن ہے' فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

''ختمِ قرآن کے بعد تین مرتبہ قل ھو اللہ احد الخ پڑھنے کو بعض مشائخ نے مستحسن قرار دیا ہے' تا کہ اس نقصان کا ازالہ ہو جائے۔ جو بعض کے پڑھتے ہوئے پیدا ہوا ہے مگر جب ختمِ قرآن فرض نماز کے اندر ہو تو صرف ایک ہی بار سورۂ اخلاص پڑھے' زائد نہ پڑھے''۔

عقود الدریہ میں ہے:

والعمل بما عليه الاكثر .

اسی پر عمل کیا جائے' جس پر اکثریت کا عمل ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم! (ج ۳۰ ص ۹۴)

سوال ۷۶۰: حضور علیہ السلام نورِ خدا ہیں

یہ مضمون کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے اور ان کے نور سے باقی مخلوقات' کس حدیث سے ثابت ہے؟

الجواب: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں' اے نور! اے نور کے نور! اے نور ہر نور سے پہلے اور اے نور ہر نور کے بعد! اے وہ ذات جس کے لیے نور ہے' جس کے سبب سے نور ہے' جس سے نور' جس کی طرف نور ہے' اور وہی نور ہے' درود و سلام اور برکت نازل فرما اپنے نور پر جو روشن کرنے والا ہے جس کو تو نے اپنے نور سے پیدا فرمایا اور تمام مخلوق کو اس کے نور سے پیدا فرمایا اور اس کی انوار کی شعاعوں پر اور اس کے آل و اصحاب پر جو اس کے ستارے اور چاند ہیں' سب پر' اے اللہ ہماری دعا کو قبول فرما!

امام اجل سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کے شاگرد اور امام اجل سید امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے استاد اور امام بخاری و امام مسلم کے استاذ حافظ الحدیث احد الاعلام عبد الرزاق ابو بکر بن ہمام نے اپنی مصنف میں حضرت سیدنا ابن جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی' وہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان! مجھے بتا دیجئے کہ سب سے پہلے اللہ عزوجل نے کیا چیز بنائی؟ فرمایا: اے جابر! بے شک بالیقین اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا' وہ نور قدرتِ الٰہی سے جہاں خدا نے چاہا دورہ کرتا رہا' اس وقت لوح' قلم' جنت' دوزخ' فرشتے' آدم' زمین' سورج' چاند' جن' آدمی کچھ نہ تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا' اس نور کے چار حصے فرمائے' پہلے سے قلم' دوسرے سے لوح' تیسرے سے عرش بنایا' پھر چوتھے کے چار حصے کیے' پہلے سے فرشتگانِ حامل عرش' دوسرے سے کرسی' تیسرے سے باقی ملائکہ پیدا کیے' پھر چوتھے کے چار حصے فرمائے' پہلے سے آسمان دوسرے سے زمین' تیسرے سے

بہشت دوزخ بنائے پھر چوتھے کے چار حصے کیے۔ الیٰ آخر الحدیث۔ (المواہب اللدنیہ ج ۱ مدارج النبوۃ ج ۲) (ج ۳۰ ص ۶۵۷)

سوال ۷۶۱: حضور علیہ السلام کا سایہ نہ تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ تھا یا نہیں؟

الجواب: سیدنا عبداللہ بن مبارک اور حافظ علامہ ابن جوزی محدث رحمہما اللہ تعالیٰ حضرت سیدنا ابن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سایہ نہ تھا، مگر نہ کھڑے ہوئے آفتاب کے سامنے مگر یہ اُن کا نورِ عالم افروز خورشید کی روشنی پر غالب آ گیا اور نہ قیام فرمایا چراغ کی ضیاء میں مگر یہ کہ حضور کے تابشِ نور نے اس کی چمک کو دبا لیا۔ (الوفاء باحوال المصطفےٰ ج ۲) — المصنف میں بھی ہے —

نیز انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم باب ثانی فصل رابع میں فرماتے ہیں:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ پڑا، حضور کا سایہ نظر نہ آیا نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں۔ ابن سبع نے فرمایا: اس لیے کہ حضور نور ہیں۔ امام رزین نے فرمایا: اس لیے کہ حضور کے انوار سب پر غالب ہیں''۔ (ج ۳۰ ص ۶۹۵)

سوال ۷۶۲: حضور علیہ السلام کے تمام باپ دادا حضرت آدم تک مؤمن تھے

سرورِ کائنات، فخرِ موجودات رسولِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماں باپ آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام تک مؤمن تھے یا نہیں؟

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''ہر قرن وطبقہ میں تمام قرونِ بنی آدم کے بہتر سے بھیجا گیا، یہاں تک کہ اس قرن میں ہوا، جس میں پیدا ہوا''۔

(صحیح بخاری ج ۱)

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

''بے شک مسلمان غلام بہتر ہے مشرک سے''۔

حضرت عالم القرآن حبر الامۃ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے:

''نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد زمین کبھی سات بندگانِ خدا سے خالی نہ ہوئی، جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اہلِ زمین سے عذاب دفع فرماتا ہے''۔ (شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ ج ۱)

جب صحیح حدیثوں سے ثابت کہ ہر قرن و طبقے میں روئے زمین پر لااقل سات مسلمان بندگانِ مقبول ضرور رہے ہیں اور جو صحیح بخاری شریف کی حدیث سے ثابت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جن سے پیدا ہوئے وہ لوگ ہر زمانے میں، ہر قرن میں خیارِ قرن سے، اور آیتِ قرآنیہ ناطق کہ کوئی کافر اگرچہ کیسا ہی شریف القوم بالانسب ہو، کسی غلام مسلمان سے بھی خیر و بہتر نہیں ہو سکتا تو واجب ہوا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و امہات ہر قرن اور طبقہ میں انہیں بندگانِ صالح و مقبول سے ہوں،

ورنہ معاذ اللہ۔ صحیح بخاری میں ارشادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم و قرآنِ عظیم میں ارشادِ حق جل وعلا کے مخالف ہوگا۔ (ج ٣٠ ص ٢٦٧)

سوال ۱۳۷: ایمان کے بعد کیا افضل ہے؟

ایمان کے بعد سب سے افضل چیز عبادت ہے یا کچھ اور؟

الجواب: تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

"اے نبی! بے شک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تا کہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو"۔ (القرآن)

مسلمانو! دیکھو دینِ اسلام بھیجنے قرآن مجید اتارنے کا مقصود ہی تمہارے مولیٰ تبارک و تعالیٰ کا تین باتیں بتاتا ہے:

اوّل یہ کہ لوگ اللہ و رسول پر ایمان لائیں۔

دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کریں۔

سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہیں۔

مسلمانو! ان تینوں جلیل باتوں کی جمیل ترتیب تو دیکھو سب میں پہلے ایمان کو فرمایا اور سب میں پیچھے (یعنی بعد میں) اپنی عبادت کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کو اس لیے کہ بغیر ایمان تعظیم بکار آمد نہیں، بہتیرے نصاریٰ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور حضور پر سے دفع اعتراضاتِ کافرانِ لئیم میں تصنیفیں لکھ چکے، لیکچر دے چکے، مگر جبکہ ایمان نہ لائے، کچھ مفید نہیں کہ یہ ظاہری تعظیم ہوئی، دل میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے، پھر جب تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہ ہو، عمر بھر عبادتِ الٰہی میں گزارے، سب بیکار و مردود ہے۔ بہتیرے جوگی اور راہب ترکِ دنیا کے اپنے طور ذکر و عبادتِ الٰہی میں عمر کاٹ دیتے ہیں، بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے ہیں، مگر از انجا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں، کیا فائدہ! اصلاً قابلِ قبول بارگاہِ الٰہی نہیں، اللہ عزوجل ایسوں ہی کو فرماتا ہے:

"جو کچھ اعمال انہوں نے کیے ہم نے سب برباد کر دیئے"۔

ایسوں ہی کو فرماتا ہے:

"عمل کریں مشقتیں بھریں اور بدلہ کیا ہوگا یہ کہ بھڑکتی آگ میں پیٹھیں گے"۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ!

مسلمانو! کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم مدارِ ایمان، مدارِ نجات، مدارِ قبول اعمال ہوئی یا نہیں! کہو ہوئے اور ضرور ہوئے۔ (ج ٣٠ ص ٣٠٨)

فتاویٰ رضویہ

جلد۱

(۱) لب خوب زور سے بند کر لئے اور کلی نہ کی، وضو نہ ہوگا۔

(۲) وضو میں کنپٹیوں پر بھی پانی بہانا فرض ہے۔

(۳) نماز میں منہ کی کمال صفائی کر لے ورنہ فرشتوں کو ایذاء ہوتی ہے۔

(۴) اعضاء کا مَل مَل کر دھونا وضو اور غسل میں سنت ہے۔

(۵) وضو میں ترکِ نیت کی عادت گناہ ہے۔

(۶) طہارت میں ہر عضو پورا تین بار دھونا سنتِ مؤکدہ ہے، ترک کی عادت سے گناہگار ہوگا۔

(۷) وضوئے مستحب بے نیت ادا نہ ہوگا۔

(۸) وضو احتیاط کے ساتھ کیا جائے، عوام میں جو مشہور ہے کہ وضو جوانوں کا سا کرے، غلط ہے۔

(۹) زکام بہنے سے وضو نہیں جاتا، بلغم کی قے سے وضو نہیں جاتا۔

(۱۰) مرض سے جو رطوبت بہے، اگر اس میں خون وغیرہ نجس کی آمیزش کا احتمال نہیں تو پاک ہے، اس سے وضو نہ جائے گا۔

(۱۱) قے منہ بھر کا ناقضِ وضو ہے۔

(۱۲) منی کہ بے شہوت جدا ہوئی تھی، اس کا نکلنا وضو واجب کرتا ہے، غسل نہیں۔

(۱۳) پانی معدہ تک نہ پہنچا تھا کہ اُچھو سے نکل گیا، پاک ہے اور وضو نہ جائے گا۔

(۱۴) بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں جاتا۔

(۱۵) حالتِ ناپاکی میں مسجد میں جانا حرام ہے۔

جلد۲

(۱۶) وضو یا غسل کا پانی مسجد میں ڈالنا چھڑکنا حرام ہے۔

(۱۷) نابالغ کا ہاتھ پانی میں ڈوبنے سے پانی مستعمل نہیں ہوتا۔

(۱۸) ضرورت ہاتھ ڈالنے سے پانی مستعمل نہیں ہوتا، ہاں ضرورت سے زائد مستعمل کر دے گا۔

(۱۹) مستعمل پانی پاک ہے، اس سے کپڑا دھو سکتے ہیں، پینا اور آٹا گوندھنا مکروہ ہے۔

(۲۰) آبِ مستعمل ہمارے سب اماموں کے نزدیک پاک ہے، مگر قابلِ وضو نہیں۔

جلد۳

(۲۱) حوض یا کنوئیں کے پانی کا رنگ، مزہ، بو خود بدل جائیں تو حرج نہیں۔

(۲۲) پانی سے عاجز نے نمازِ جنازہ کے لیے تیمم کیا، اس سے ہر نماز پڑھ سکتا ہے۔

(۲۳) تیمم میں ہاتھوں پر غبار لگنے کی کوئی ضرورت نہیں، بلکہ سنت یہ ہے کہ اگر لگا ہو تو جھاڑ دے۔

(۲۴) تیمم میں جنسِ ارض پر ہاتھ ملنا سنت ہے۔

(۲۵) جائز ہے کہ دوسرے سے کہے کہ مجھے تیمم کرا دے اور اس وقت نیت اسی کی شرط ہوگی، نہ اس دوسرے کی۔

(۲۶) تیمم ہوتے ہوئے دوبارہ تیمم مکروہ ہے۔

(۲۷) صرف اتنی نیت کہ تیمم کرتا ہوں صحتِ تیمم کے لیے کافی نہیں۔

(۲۸) تیمم میں اصل نیت، نیتِ تطہیر ہے، وبس۔

(۲۹) تیمم معہود میں جنسِ ارض پر خاص ہاتھوں کا لگانا ضروری ہے، لکڑی، کاغذ، کپڑا وغیرہ مٹی پر لگا کر منہ اور ہاتھوں پر پھیرنا کافی ہے۔

(۳۰) تیمم میں ترتیب شرط نہیں، ہاں سنت ہے کہ پہلے منہ کا مسح کرے، پھر داہنا ہاتھ پھر بایاں۔

(۳۱) لازم ہے کہ انگوٹھی چھلے انگلی کلائی کا ہر گہنا اتار کر انہیں ہٹا ہٹا کر مسح کریں، ورنہ تیمم نہ ہوگا۔

(۳۲) ایک جگہ سے ہزار شخص اور ایک شخص ہزار بار تیمم کر سکتا ہے، کیونکہ تیمم سے مٹی مستعمل نہیں ہوتی۔

جلد۴

(۳۳) سو آدمی نماز پڑھ رہے تھے، ایک شخص پانی لایا، اور خاص ایک سے کہا کہ یہ پانی لے، اسی کی (نماز) گئی اور اگر وہ امام ہو تو سب کی گئی۔

(۳۴) نماز میں معلوم ہوا یا یاد آیا کہ دوسرے کے پاس پانی ہے، اگر ظنِ غالب ہو کہ مانگے سے دے دے گا، نیت توڑے، ورنہ جائز نہیں۔

(۳۵) تیمم سے نماز، نمازِ کامل ہے، تیمم طہارتِ کاملہ ہے (پانی کے معدوم ہونے کی وجہ سے)۔

(۳۶) ہر حدث چھوٹا ہو یا بڑا آتا ہے تو ایک ساتھ، جاتا ہے تو ایک ساتھ، اس میں ٹکڑے نہیں۔

(۳۷) معذور صبح کے وضو سے اشراق کی نماز نہیں پڑھ سکتا۔

(۳۸) کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ممنوع، بے ادبی، خلافِ سنت ہے۔

جلد ۵

(۳۹) نمازِ پنجگانہ سے پیشتر مسلمان چاشت اور عصر کی نماز پڑھتے تھے۔

(۴۰) خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔

(۴۱) مالی جرمانہ جائز نہیں کہ منسوخ ہو چکا ہے۔

(۴۲) مسجد محلّہ میں جماعتِ ثانیہ کے لیے اعادۂ اذان منع ہے، تکبیر میں حرج نہیں۔

(۴۳) اسمٰعیل علیہ السلام کی قبر شریف میزاب کے نیچے ہے۔

(۴۴) حجرِ اسود اور زمزم شریف کے درمیان ستر ہزار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور ہیں۔

(۴۵) نمازِ جنازہ کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے ہے اور اُن کی نمازِ جنازہ ملائکہ نے پڑھی تھی۔

(۴۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اذان دی تھی۔

(۴۷) کسی مسلمان کی جانب بدون تحقیق (تحقیق کے علاوہ) کبیرہ گناہ کی نسبت حرام ہے۔

جلد۶

(۴۸) ایسے باریک کپڑوں میں جن سے اعضاء ظاہر ہوں، نماز نہیں ہوتی۔

(۴۹) صرف تکبیر تحریمہ کی قدرت ہو تو اس پر فرض ہے کہ کھڑے ہو کر تکبیر کہے، پھر بیٹھ جائے ورنہ نماز نہ ہوگی (یہ شرعی معذور کے لیے ہے)۔

(۵۰) ۲۰ رکعت تراویح سنتِ مؤکدہ ہے، ایک رکعت نماز وتر خواہ نفل باطل محض ہے۔

(۵۱) سلام کے بعد امام کو قبلہ رو بیٹھے رہنا مکروہ ہے۔

(۵۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ اقدس پر درود شریف پڑھنا واجب ہے۔

(۵۳) تجوید سے انکار کفر ہے۔

(۵۴) قرآن پاک ترتیب سے پڑھنا فرض ہے، اُلٹا پڑھنا حرام۔

(۵۵) مقتدی کو (امام کے پیچھے) قرأت ناجائز ہے۔

(۵۶) فاسق کو امامت سے معزول کرنا واجب ہے۔

(۵۷) امردوں (خوبصورت لڑکوں) سے ناجائز تعلق رکھنے والے کی امامت ناجائز ہے۔

(۵۸) بے ضرورت سوال (مانگنا) حرام ہے۔

(۵۹) بدمذہبوں کے ساتھ کھانا، میل جول رکھنا فسق ہے۔

(۶۰) امامت پر تنخواہ لینا جائز ہے، قرآن خوانی کی اُجرت حرام ہے۔

(۶۱) وہابی کے پیچھے نماز ناجائز ہے، اگرچہ استاد ہو، بلکہ اسے استاد بنانا گناہ۔

(۶۲) سنی وہابی علماء کو یکساں جاننے والا کافر ہے۔

(۶۳) نماز کے بعد مصافحہ کرنا جائز ہے۔

(۶۴) امامت کی تنخواہ لینی جائز ہے، مگر بچنا بہتر۔

جلد ۷

(۶۵) مقتدی نے التحیات پوری نہیں کی تھی کہ امام کھڑا ہو گیا یا سلام پھیر دیا تو مقتدی التحیات ضرور پوری کرے۔

(۶۶) حدیثِ متواتر ہے کہ سورۃ اخلاص کا ثواب ثلث قرآن مجید کے برابر ہے۔

(۶۷) بہ نیتِ تہجد سونے والا اگر تہجد نہ بھی پا سکے تو ثوابِ تہجد پاتا ہے اور اس کی نیند اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ ہے۔

(۶۸) تہجد عادتِ صالحین ہے اور اللہ تعالیٰ سے قریب کرنے والا گناہ سے روکنے والا اور بُرائیوں کا کفارہ ہے۔

(۶۹) اگر کوئی شخص نو بجے عشاء پڑھ کر سو گیا، دس بجے اُٹھ کر دو رکعتیں پڑھ لیں تو تہجد ہو گئی۔

(۷۰) محراب میں جماعتِ ثانیہ مکروہ اور محراب سے ہٹ کر بلا کراہت جائز۔

(۷۱) جماعت ہو رہی ہے تو الگ نماز پڑھنا گناہ ہے۔

(۷۲) مسبوق جماعت میں شامل ہو جائے، اگرچہ امام سجدۂ سہو میں ہو اقتداء درست ہے۔

(۷۳) مسبوق سجدۂ سہو میں امام کی متابعت کرے گا، سلام میں نہیں، ورنہ نماز فاسد ہو گی۔

(۷۴) سر پر رومال یا بلا ٹوپی کے رومال باندھ کر نماز پڑھنے سے مکروہ ہو گی۔

(۷۵) قرآن مجید قصداً خلافِ ترتیب پڑھنا سخت گناہ ہے، لیکن خلاف ترتیب سے نہ سجدۂ سہو واجب ہو گا نہ نماز کا اعادہ۔

(۷۶) جو فرض پڑھ چکا ہے اور اسی کی جماعت قائم ہوئی تو وہ بہ نیتِ نفل شریک ہو جائے۔

(۷۷) رمضان شریف کے اخیر جمعہ میں قضائے عمری کے لیے جو طریقہ اختراع کیا گیا ہے، وہ غلط اور بدعتِ شنیعہ ہے۔

(۷۸) جمعہ سے پہلے سنتیں چھوٹ جائیں تو جمعہ کے بعد وقت کے اندر پڑھ لے، ادا میں شمار ہوں گی، قضا میں نہیں۔

(۷۹) فجر کے فرض پڑھ لے، سنتیں رہ جائیں تو سورج بلند ہونے کے بعد پڑھے، اس سے پہلے نہیں۔

(۸۰) نفل اور سنتیں جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے۔

(۸۱) تراویح کی دس رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا جائز ہے مگر مکروہ۔

(۸۲) ختم قرآن کے بعد تراویح پڑھتے رہنا سنتِ مؤکدہ ہے۔

(۸۳) عشاء کی نماز تنہا پڑھنے والا وتر کی جماعت میں شریک نہیں ہو سکتا (رمضان المبارک میں)۔

(۸۴) تراویح بلا عذر چھوڑنے والا فاسق ہے جبکہ اس کا عادی ہو۔

(۸۵) محبوبانِ خدا کی جو تواضع کی جاتی ہے وہ درحقیقت خدا ہی کے لیے تواضع ہے۔

(۸۶) حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتے تو رنگ بدل جاتا اور جھک جاتے۔

جلد ۸

(۸۷) بلاضرورت مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(۸۸) مسجد منہدم کر کے دکان وغیرہ بنالینا حرام ہے۔

(۸۹) کرسی پر بیٹھ کر مسجد میں وعظ کہنا جائز ہے جبکہ نمازیوں کو کوئی خلل نہ ہو۔

(۹۰) مسجدوں میں دنیا کی باتیں یا شور شغب حرام ہے، ایسوں کو مسجد سے نکال دینا چاہیے۔

(۹۱) قبروں کو ہموار کر کے مسجد میں شامل کر لینا حرام ہے۔

(۹۲) فجر کی سنت رہ گئی ہو تو آفتاب بلند ہونے کے بعد زوال تک پڑھ لے۔ طلوع آفتاب سے پہلے پڑھنا منع ہے۔

(۹۳) سنتِ فجر بلاعذر بیٹھ کر صحیح نہیں ہوگی۔

(۹۴) عشاء سے پہلے والی سنت فوت ہو جائے تو اس کی قضا نہیں، ہاں عشاء کے بعد دو رکعت سنت کے بعد اسے پڑھ لے تو کوئی ممانعت نہیں۔

(۹۵) سنت فجر قضاء ہو جائے تو طلوع شمس کے بعد زوال سے پہلے تک پڑھ لے، زوال کے بعد اس کی قضاء نہیں۔

(۹۶) جس کے ذمہ قضاء نمازیں ہوں، وہ نفلوں کی جگہ بھی قضا نمازیں پڑھے۔

(۹۷) فاتحہ کے ساتھ سورت نہیں ملائی اور رکوع میں چلا گیا تو یاد آنے پر فوراً کھڑے ہو کر سورت پڑھے اور پھر رکوع کرے، اور اگر رکوع کے بعد یاد آئے تو سجدۂ سہو کرے۔

(۹۸) بغیر قنوت پڑھے رکوع میں چلا جائے تو پلٹے نہیں، سجدۂ سہو کر لے۔

(۹۹) تین سجدے کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

(۱۰۰) سجدۂ سہو واجب ہے اور سجدہ نہ کرے تو نماز کا اعادہ واجب ہے۔

(۱۰۱) آبادی سے نکلتے ہی مسافر ہو جاتا ہے اور جب تک وطن واپس نہ آ جائے، یا کہیں اقامت کی نیت نہ کر لے، مسافر رہے گا۔

(۱۰۲) سفر میں نماز پوری پڑھنا، قصر نہ کرنا گناہ ہے۔

(۱۰۳) ساڑھے ۵۷ میل کے ارادہ سے سفر کرنے سے آدمی مسافر ہوتا ہے، دس دس بیس بیس میل ادھر اُدھر جانے سے شرعی سفر نہیں ہوگا۔

(۱۰۴) دیہات میں جمعہ جائز نہیں کیونکہ جمعہ کے لیے شہر شرط ہے۔

(۱۰۵) دیہات میں جمعہ و عیدین جائز نہیں، عوام پڑھیں تو انہیں منع کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۱۰۶) جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کے لیے لوگوں کو جمع ہونا بدعت حسنہ اور مندوب ہے۔

(۱۰۷) ہمارے علماء کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ مسجد میں اذان دینی مکروہ ہے۔

(۱۰۸) ہر ذکر دعا ہے۔

(۱۰۹) عید کی صبح ہر شہر میں فرشتے بھیجے جاتے ہیں۔

(۱۱۰) حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے نو برس عید کی نمازیں پڑھی ہیں۔

(۱۱۱) قصداً نمازِ عید چھوڑنا گناہ ہے۔

(۱۱۲) مسجد میں عید پڑھی جاسکتی ہے اور عیدگاہ میں سنت ہے۔

جلد۹

(۱۱۳) مردے سے بال وغیرہ کاٹنا جائز نہیں۔
(۱۱۴) شوہر بیوی کو غسل نہیں دے سکتا (کیونکہ بیوی کے مرنے کے بعد رشتۂ نکاح ختم ہو جاتا ہے)۔
(۱۱۵) عورت شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔
(۱۱۶) غسل دینے میں ناک اور منہ میں پانی نہ ڈالا جائے، اگرچہ حالتِ جنابت (ناپاکی) میں انتقال ہوا ہو۔
(۱۱۷) میت کی پیشانی یا کفن پر عہد نامہ لکھنے سے اس کی مغفرت کی اُمید ہے۔
(۱۱۸) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے کہ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔
(۱۱۹) رافضی (شیعہ) کی نمازِ جنازہ پڑھنی حرام ہے اور اس کے لیے استغفار کرنا کفر ہے۔
(۱۲۰) چوتھی تکبیر کے بعد دونوں ہاتھ چھوڑ کر سلام پھیرا جائے۔
(۱۲۱) نماز (جنازہ) پڑھے بغیر دفن کر دیا جائے تو قبر پر نماز پڑھی جائے۔
(۱۲۲) جنازہ میں پچھلی صف افضل ہے۔
(۱۲۳) قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرنا سنت ہے۔
(۱۲۴) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک کے گرد کھڑے ہو کر دعائیں کرتے رہے۔
(۱۲۵) مسجد میں نمازِ جنازہ ممنوع ہے، اگرچہ بیرونِ مسجد جگہ کم ہو یا سخت دھوپ ہو اور ماہِ رمضان ہو۔
(۱۲۶) میت کو تابوت میں دفن کرنا مکروہ ہے، مگر اس حالت میں کہ وہاں زمین نرم ہو تو حفاظت کے لیے حرج نہیں۔
(۱۲۷) کفن پہلے سے تیار رکھنے میں حرج نہیں اور قبر پہلے سے بنانا نہ چاہیے۔
(۱۲۸) نمازِ جنازہ فنائے مسجد میں جائز ہے۔
(۱۲۹) نمازِ جنازہ کی تکرار ہمارے ائمہ کرام کے نزدیک مطلقاً ناجائز ہے۔
(۱۳۰) مقبول بندوں کی نمازِ جناز پڑھنے والوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔
(۱۳۱) (مسئلہ سے) ناواقفی مانعِ گناہ نہیں کہ مسائل سے ناواقف رہنا خود گناہ ہے۔

(۱۳۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آج بھی ایسے ہی ہیں جیسے جس دن قبر مبارک میں رکھے گئے تھے۔

(۱۳۳) نمازِ جنازہ شفاعت ہے۔

(۱۳۴) جس مسلمان کے جنازے پر چالیس مسلمان نماز میں کھڑے ہوں' اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ان کی شفاعت قبول فرماتا ہے۔

(۱۳۵) جس شخص کے پاس ناگاہ جنازہ آ جائے اور اس کا وضو نہ ہو تو تیمم کر کے نمازِ جنازہ پڑھ لے۔

(۱۳۶) جس پر تین صفیں نماز پڑھیں' اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔

(۱۳۷) غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔

(۱۳۸) وقف میں تبدیلی حرام ہے۔

(۱۳۹) وقف کرنے کے لیے مالک ہونا شرط ہے۔

(۱۴۰) قبروں پر چراغ لے جانا اگر بالکل فائدہ سے خالی ہو تو بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے۔

(۱۴۱) مزاراتِ اولیاء اللہ پر شمعیں روشن کرنا' ان کی روح کی تعظیم کے لیے لوگ جان لیں' یہ اللہ تعالیٰ کے محبوب کا مزار ہے' اور وہ اس سے تبرک و توسل کریں۔

(۱۴۲) قرآن کریم پر اعراب حجاج بن یوسف نے لگوائے۔

(۱۴۳) میت کو گرم پانی سے غسل دینا افضل ہے۔

(۱۴۴) قبر پر جانے والوں یا ایصالِ ثواب کا علم میت کو ہوتا ہے۔

(۱۴۵) زیارت کے لیے افضل دن جمعہ ہے' شب (رات) میں اکیلے قبرستان نہیں جانا چاہیے۔

(۱۴۶) عورتوں کو مزار پر جانا منع ہے۔

(۱۴۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کے علاوہ کسی اور مزار پر عورتوں کو نہیں جانا چاہیے۔

(۱۴۸) ہر تاریخ میں ایصالِ ثواب جائز ہے' معین تاریخیں ہوں یا غیر معین۔

(۱۴۹) تلاوت' درود شریف' سورۂ اخلاص پڑھ کر' فقیر کو کھانا اور کپڑے دے کر ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے۔

(۱۵۰) مُردے کو معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں نے ایصالِ ثواب کیا ہے۔

(۱۵۱) قبرستان میں جا کر فاتحہ پڑھنے میں زیادہ ثواب ہے۔

(۱۵۲) چند ناموں سے فاتحہ کیا جائے' تو ہر ایک کو پورا ثواب ملے گا۔

(۱۵۳) میت کے لیے سات دن صدقہ کرنا مستحب ہے۔

(۱۵۴) ارواحِ مؤمنین جمعرات' عید' عاشورہ اور شبِ برأت کو اپنے گھروں کے دروازے پر آ کر کہتی ہیں: اے ہمارے

گھر والو! ہم پر صدقہ کے ذریعے مہربانی کرو۔

(۱۵۵) دنیا کافر کی بہشت اور مؤمن کا قید خانہ ہے۔

(۱۵۶) مسلمانوں کی روحیں جہاں چاہیں، جانے کا اختیار رکھتی ہیں۔

(۱۵۷) روحیں شب جمعہ چھٹی پا کر پھیلتی ہیں، پہلے اپنی قبور پر آتی ہیں، پھر اپنے گھروں میں۔

(۱۵۸) شب جمعہ، روز جمعہ اور رمضان میں مرنے والا مسلمان سوال نکیرین اور عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

(۱۵۹) سوم، دہم، چہلم کا کھانا مساکین کو دیا جائے، برادری کو تقسیم یا برادری کو جمع کر کے کھلانا بے معنی ہے۔

(۱۶۰) تجربہ کی بات ہے جو طعامِ میت کے متمنی رہتے ہیں، ان کے دل مر جاتے ہیں، چنانچہ کہا جاتا ہے: ”طعام المیت یمیت القلب“

(۱۶۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بعد از دفن قبر پر ٹھہر کر میت کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا حکم صحابہ کو دیتے۔

(۱۶۲) میت اپنے غسل دینے والے، جنازہ اُٹھانے والے، کفن پہنانے والے اور دفنانے والے کو پہچانتا ہے۔

(۱۶۳) جس چیزوں سے زندہ دردناک ہوتا ہے، ان سے مردہ بھی دردناک ہوتا ہے۔

جلد ۱۰

(۱۶۴) وجوبِ زکوٰۃ کے بعد ادائیگی میں تاخیر باعثِ گناہ ہے۔

(۱۶۵) زکوٰۃ مال کی میل اور گناہوں کا دھوون ہے۔

(۱۶۶) سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نگاہِ لطف جملہ مہمات دوجہاں کو بس ہے۔

(۱۶۷) مالِ زکوٰۃ سے میت کو کفن دینا جائز نہیں۔

(۱۶۸) بینک، ڈاک خانہ یا امانت میں روپیہ ہوں تو ان پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

(۱۶۹) نابالغ پر زکوٰۃ نہیں۔

(۱۷۰) مال نصاب سے کم نہ ہو جائے تو زکوٰۃ ہر سال واجب ہوگی۔

(۱۷۱) مالِ تجارت کے اصل اور منافع دونوں پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۷۲) زکوٰۃ میں قمری مہینوں کا اعتبار ہے، انگریزی مہینوں کا نہیں۔

(۱۷۳) مکان اور اسبابِ خانہ داری پر زکوٰۃ نہیں۔

(۱۷۴) شوہر مقروض ہو تو عورت کو مقروض قرار نہیں دیا جائے گا۔

(۱۷۵) قرآن مجید میں بتیس (۳۲) جگہ نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر فرمایا گیا۔

(۱۷۶) علمِ دین پڑھنے والے طلبہ کو زکوٰۃ دینا افضل ہے۔

(۱۷۷) عیدی وغیرہ کے نام سے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

(۱۷۸) کافر، مشرک، وہابی، رافضی، قادیانی وغیرہ کو زکوٰۃ دینا حرام ہے۔

(۱۷۹) صغیرہ (گناہ) اصرار (کرتے رہے) سے کبیرہ ہو جاتا ہے۔

(۱۸۰) نہاتے یا دریا میں داخل ہوتے ہوئے، پانی اگر کان میں چلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(۱۸۱) نماز میں آیت سجدۂ تلاوت کی تو سجدہ فوراً واجب ہے۔

(۱۸۲) عورت پر حج فرض ہو تو اسے حج کے لیے جانا فرض ہے (لیکن محرم کے ساتھ جائے گی)۔

(۱۸۳) حاجی راستہ میں مر جائے تو اس کا حج ادا ہو جاتا ہے۔

(۱۸۴) عورت کے لیے محرم ہونا ضروری ہے، اگرچہ عورت بوڑھی ہو۔

(۱۸۵) بغیر محرم کے عورت حج کرے تو گنہ گار ہوگی۔

(۱۸۶) حرام مال سے حج واجب نہیں ہوتا۔

(۱۸۷) حضور علیہ السلام کے سامنے ایسے کھڑے ہونا چاہیے جیسے نماز میں کھڑے ہوتے ہیں۔

(۱۸۸) روضۂ انور کا طواف، سجدہ اور رکوع کے برابر جھکنا ممنوع ہے۔

(۱۸۹) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سلام عرض کرنے والے کو جواب دیتے ہیں۔

(۱۹۰) ہمارے اعمال حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں، نیکیوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم شکر ادا کرتے ہیں اور گناہوں پر ہمارے لیے استغفار کرتے ہیں۔

(۱۹۱) زمین پر پیغمبروں کا جسم کھانا حرام ہے۔

(۱۹۲) نبی زندہ ہوتے ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

جلد ۱۱

(۱۹۳) جھوٹی گواہی دینے والا وہاں سے ہٹنے سے قبل مستحق نار ہو جاتا ہے۔

(۱۹۴) بالغہ بے رضائے ولی اگر کفو سے نکاح کر لے تو ہو جائے گا اور غیر کفو سے نہیں ہوگا۔

(۱۹۵) نکاح پریشان نظری و بدکاری سے رکنے کا سبب ہے۔

(۱۹۶) روزے شہوتِ نفسانی کو توڑنے والے ہیں۔

(۱۹۷) نکاح کسی عمر میں ناجائز نہیں، یہاں تک کہ اسی دن کے بچے کا۔

(۱۹۸) عدت کے اندر نکاح باطل و حرام ہے۔

(۱۹۹) دورانِ عدت نکاح کو حلال جان کر پڑھانے والا اسلام سے خارج اور اس کا اپنا نکاح بھی گیا۔

(۲۰۰) غیر مدخولہ کو طلاق دی جائے، اس پر عدت اصلاً نہیں۔

(۲۰۱) سوتیلی ساس سے نکاح جائز ہے۔

(۲۰۲) یہ ناجائز ہے کہ مہر باندھے اور ادا کی نیت نہ ہو۔ حدیث میں ہے کہ وہ حشر میں زانی و زانیہ اُٹھائے جائیں گے۔

(۲۰۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حرام کیا ہوا ایسا ہی ہے جیسا اللہ تعالیٰ کا حرام کیا ہوا۔

(۲۰۴) بلا وجہ بے سبب طلاق دینا منع ہے۔

(۲۰۵) اپنے مسلمان بھائی کی منگیتر کو پیام دینا (نکاح کا) ممنوع ہے۔

(۲۰۶) فاسق معلن کی امامت ممنوع، اس کے پیچھے نماز گناہ اور پھیرنی واجب ہے۔

(۲۰۷) فاسق کو امام بنانے والے گناہگار ہیں۔

(۲۰۸) روافض سے نکاح باطل ہے۔

(۲۰۹) بدمذہب سے دوستی و محبت ناجائز ہے، اس سے دین کو نقصان پہنچتا ہے۔

(۲۱۰) آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا، جس سے محبت رکھتا ہے۔

(۲۱۱) بدمذہب عورت کے نکاح میں یہ خیال کہ ہم اس کو سنّی کر لیں گے، محض حماقت ہے۔

(۲۱۲) بدمذہب کو اپنی بیٹی دینا تو سخت قہر اور زہر قاتل ہے۔

(۲۱۳) سنیہ حنفیہ کا نکاح غیر مقلد وہابی سے کرنا ممنوع و ناجائز اور گناہ ہے۔

(۲۱۴) بدعتیوں سے دوستی اور انس کرنے والا ایمان کے نور اور حلاوت سے محروم ہو جاتا ہے۔

(۲۱۵) جو اس زمانے میں ان چاروں مذہبوں (یعنی حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) سے خارج ہو، وہ بدعتی اور دوزخی ہے۔

(۲۱۶) اگر غیر مقلد عقیدۂ کفریہ رکھتا ہو تو اس سے نکاح محض باطل اور زنا ہے۔

(۲۱۷) بدمذہب کی تعظیم حرام ہے۔

(۲۱۸) حضرت شیخین رضی اللہ عنہ پر تبرا فقہائے کرام کے نزدیک مطلقاً کفر ہے۔

(۲۱۹) جو کسی امر کفار کو اچھا جانے، فقہاء اس کی تکفیر کرتے ہیں، یہاں تک کہ اگر یوں کہے کہ وقت طعام ترکِ کلام مجوسیوں کی اچھی بات ہے (ہے یا) ترکِ مجامعت (جماع نہ کرنا) بحالتِ حیض مجوسیوں کی اچھی رسم ہے تو کافر ہو جائے گا۔

(۲۲۰) جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا، اس پر زمین و آسمان کے فرشتے لعنت کرتے ہیں۔

(۲۲۱) جو نسب سے حرام ہے، وہ رضاعت سے بھی حرام ہے۔

(۲۲۲) دیوبندیوں سے فتویٰ پوچھنا اور اس پر عمل کرنا حرام ہے۔

(۲۲۳) نابالغ کے والدین غنی ہوں تو وہ بھی غنی مانا جائے گا۔

جلد۱۲

(۲۲۴) ایک بہن نکاح میں ہو تو دوسری سے نکاح فاسد۔

(۲۲۵) نکاح فاسد میں متارکہ واجب ہے۔

(۲۲۶) متارکہ فسخ ہے، طلاق نہیں، اگرچہ الفاظِ طلاق سے ہو۔

(۲۲۷) یہ رواج کہ بہن کو ترکہ نہیں دیتے باطل و مردود ہے۔

(۲۲۸) جو اہلِ زمانہ کو نہ جانے اور فتویٰ دیتے وقت اپنے علاقے کے حال کو ملحوظ نہ رکھے، وہ جاہل ہے۔

(۲۲۹) جس کے دو بیبیاں ہوں اور ان میں عدل نہ کرے تو قیامت کے دن ایک طرف کو جھکا ہوا اُٹھے گا۔

(۲۳۰) منگنی کے بعد دوسرے کو پیغام بھیجنا جائز نہیں، جب تک منگنی باقی ہے۔

(۲۳۱) جس عورت کا شوہر مر جائے، اور وہ دونوں جنتی ہوں، پھر عورت اس کے بعد نکاح نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں جمع فرما دے گا۔

(۲۳۲) اشاعتِ علم فرض اور کتمانِ علم (علم کو چھپانا) حرام ہے۔

(۲۳۳) حاملہ کی عدت بچہ پیدا ہونے پر ختم ہوتی ہے۔

(۲۳۴) تین طلاقیں ہو گئیں تو بے حلالہ شوہر اوّل کے نکاح میں نہیں آ سکتی۔

(۲۳۵) عورت کی غیر موجودگی میں طلاق دی تو واقع ہو جائے گی۔

(۲۳۶) دل میں طلاق دی تو واقع نہ ہوئی۔

(۲۳۷) جبر و اکراہ کے ساتھ بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

(۲۳۸) ایک مجلس میں تین طلاق کے بعد حلالہ ضروری ہے۔

(۲۳۹) طلاق میں زبان سے کہنا ضروری نہیں، تحریر کافی ہے، جبکہ بلا جبر و اکراہ ہو۔

(۲۴۰) جس حیض میں طلاق دی، وہ عدت میں شمار نہ ہوگا، بلکہ اس کے بعد تین حیض کامل درکار ہوں گے۔

(۲۴۱) طلاق دے کر میاں بیوی دونوں منکر ہو جائیں تو باہم تعلقات حرام اور جماع زنا ہے۔

(۲۴۲) تنہا عورتوں کی گواہی مقبول نہیں۔

(۲۴۳) اگر فی الواقع تین طلاق دے دے تو اس پر فرض ہے کہ عورت کو چھوڑ دے اور بغیر حلالہ اس کو ہاتھ نہ لگائے۔

(۲۴۴) صریح طلاق میں نیت کی ضرورت نہیں۔

(۲۴۵) طلاق خود تحریر کرنا یا دوسرے کے لکھے ہوئے کو سن کر اپنے دستخط کر دینا ایک ہے۔

(۲۴۶) خوفِ برادری کہ حدِ اکراہ تک نہ ہو' کوئی عذر نہیں۔

(۲۴۷) طلاق بائن سے عورت فوراً نکاح سے نکل جاتی ہے۔

(۲۴۸) ایک مجلس میں تین طلاقوں کے وقوع کے منکر مخالفِ سوادِ اعظم ہیں۔

(۲۴۹) غیر محرم عورت کو بلا نکاح اپنے مکان میں رکھنا اور خلوت میں اس کے ساتھ ہونا فسق ہے۔

(۲۵۰) طلاقِ بائن غیر مغلظہ کی صورت میں شوہر سے عدت کے اندر بھی نکاح ہو سکتا ہے اور دوسرے سے بعد عدت۔

(۲۵۱) نکاحِ متعہ اور نکاح مؤقت (کچھ دنوں کے لیے نکاح کرنا) صحیح نہیں۔

(۲۵۲) بے حاجتِ صحیحہ طلاق مت دو کہ اللہ تعالیٰ بہت چکھنے والے مردوں اور عورتوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (الحدیث)

(۲۵۳) نفسِ امّارہ سختی سے دبتا ہے اور ڈھیل دینے سے زیادہ پاؤں پھیلاتا ہے۔

(۲۵۴) نکاح فاسد کی معتدہ (عدت والی) اور معتدۃ الموت کا نفقہ واجب نہیں ہوتا' اگرچہ حاملہ ہو۔

(۲۵۵) شوہر کی رضا سے عورت مہر وغیرہ مال پر خلع کرے تو جائز ہے۔

(۲۵۶) اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عورتوں کو ضرر مت پہنچاؤ۔

(۲۵۷) شوہر کے ظلم و تعدی کی وجہ سے عورت مجبوراً والدین کے پاس رہے تو نفقہ شوہر پر لازم ہے۔

(۲۵۸) شوہر کسی طرح درست نہ ہو اس سے جبراً طلاق حاصل کی جا سکتی ہے۔

(۲۵۹) مفتی کے قول مرجوح (جرح والے) پر فتویٰ باطل ہے' نیز کسی دوسرے امام کے مذہب کے مطابق بھی فتویٰ نہیں دے سکتا۔

(۲۶۰) نامرد کا نکاح جائز ہے (یعنی ہو جاتا ہے) اگر ہمبستری میں عورت کے حق ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو اس پر فرض ہے کہ فوراً طلاق دے دے۔

(۲۶۱) ثبوتِ نامردی کے بعد مرد کو سال بھر کامل مہلت دی جائے گی' اگر اس میں عورت پر قادر ہو گیا تو فبہا' ورنہ پھر عورت دعویٰ کرے اور اب بھی نامردی ثابت ہو جانے پر حاکم عورت کو اختیار دے گا کہ چاہے شوہر کے پاس رہنا مانے یا جدائی۔ اگر وہ فوراً کہے گی کہ جدائی چاہتی ہوں تو دونوں میں تفریق کر دے گا (قاضی شرع یا شہر کا سب سے بڑا عالم)۔

(۲۶۲) بائن وہ طلاق ہے جس کے سبب عورت فوراً نکاح سے نکل جائے۔

(۲۶۳) بیوی کا دودھ پینا حرام ہے۔

(۲۶۴) طلاق بائن کے بعد بے تجدید نکاح مباشرت عورت سے حرام ہے۔

(۲۶۵) حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔

(۲۶۶) رخصتی سے پہلے عورت کو طلاق ہوگئی تو عدت کی حاجت نہیں۔

(۲۶۷) خلوت صحیحہ کے بعد طلاق سے کل مہر واجب ہو جاتا ہے۔

(۲۶۸) عورت مدعیہ طلاق ہو (خود کو طلاق ہونے کا دعویٰ کرے) اور شوہر منکر (انکار کرے کہ میں نے طلاق نہیں دی) تو شوہر کا قول معتبر ہوگا۔

جلد ۱۳

(۲۶۹) ائمہ دین کا اجماع ہے کہ جب طلاق کسی شرط پر مشروط کی جائے تو اس شرط کے وقوع سے واقع ہو جائے گی۔

(۲۷۰) لوگوں میں بد بخت ترین وہ شخص ہے جو دوسروں کی دنیا کے لیے اپنی آخرت برباد کر دے۔

(۲۷۱) حرامِ قطعی کو حلال کہنا فقہی حکم کے مطابق قطعی کفر ہے۔

(۲۷۲) طلاقِ مغلظہ کے بعد عورت کو شوہر کے لیے حلال قرار دینے والے مفتیوں کی بیویاں اُن پر حرام ہو گئیں، اُن پر تجدید اسلام اور تجدید نکاح لازم۔

(۲۷۳) چاروں مذاہب کے چاروں اماموں کا اجماع ہے کہ تین طلاقیں ایک جگہ ایک وقت ایک ہی دفعہ ایک ہی لفظ میں واقع ہو جاتی ہیں۔

(۲۷۴) شوہر اگر اپنے پاس بلانا چاہے تو عورت کو باپ کے گھر رہنے کا کوئی اختیار نہیں۔

(۲۷۵) عورت شوہر کے پاس آنے سے انکار کرے تو نفقہ کی مستحق نہیں ہو گی۔

(۲۷۶) بحقِ حضانت لڑکا سات سال اور لڑکی نو سال کی عمر تک ماں کے پاس رہیں گے، پھر باپ لے گا۔

(۲۷۸) دل ہر وقت ایک حال پر نہیں رہتا کیونکہ القلب ینقلب (دل ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلتا رہتا ہے)۔

(۲۷۹) عورتوں کی غالب عادت یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر کا نکاح ثانی پسند نہیں کرتیں۔

(۲۸۰) عورت کو ماں بہن کہنا قولِ شنیع ہے، لیکن یہ قول لغو ہے، نہ اس سے طلاق واقع ہو نہ ظہار۔

(۲۸۱) بیوی کو کہا: تو میرے لیے مثل یا مانند یا بجائے ماں، بہن ہے اور نیت ظہار یا تحریم کی ہے تو ظہار ہو گیا۔

(۲۸۲) عورت اگر اعضاء شوہر کو اپنے محارم کے اعضاء سے تشبیہ دے تو شوہر اس پر حرام نہیں ہوتا۔

(۲۸۳) اڑھائی برس کی عمر کے بعد دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

(۲۸۴) نابالغہ کو اگر شوہر بے خلوت طلاق دے، عدت نہیں۔

(۲۸۵) نابالغہ کو خلوت کے بعد طلاق دی تو چار مہینہ دس یوم انتظار کرائیں، حمل ظاہر ہو تو عدت وضع حمل ورنہ تین مہینے پر عدت ختم ہو گی۔

(۲۸۶) وفات کی عدت غیر حاملہ عورت کے لیے مطلقاً چار ماہ دس دن (ہے)، چاہے صغیرہ ہو یا کبیرہ، مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ۔

(۲۸۷) طلاق کی عدت غیر مدخولہ (جس سے ہمبستری نہ ہوئی ہو) پر اصلاً نہیں، اگرچہ کبیرہ ہو۔

(۲۸۸) بیوی سے خلوت واقع ہو چکی یا نکاح فاسد میں وطی کر لی تو عدت لازم ہے۔

(۲۸۹) مطلقہ حائضہ کے لیے عدت تین حیض ہے اور غیر حائضہ یعنی صغیرہ اور آئسہ (کیونکہ ان دونوں کو حیض نہیں آتا) کے لیے تین ماہ ہے۔

(۲۹۰) نکاح فاسد میں محض خلوت سے عدت لازم نہیں ہوتی، جب تک وطی نہ کر لی ہو۔

(۲۹۱) دورانِ عدت بیوہ سے نکاح بلکہ نکاح کی گفتگو بھی حرام ہے۔

(۲۹۲) سوائے شوہر کے عورت کو کسی کے لیے تین دن سے زائد سوگ جائز نہیں۔

(۲۹۳) عدمِ علم، علمِ عدم نہیں۔

(۲۹۴) عورت میکے میں تھی، شوہر کا انتقال ہوا، عدت شوہر کے گھر گزارے، بغیر عذرِ صحیح اس کا خلاف حرام ہے۔

(۲۹۵) معتدہ کا نفقہ اور سکنیٰ دونوں شوہر پر واجب ہیں۔

(۲۹۶) حاملہ کی عدت وضعِ حمل ہے، چاہے طلاق یا وفات کو دو منٹ ہی گزرے ہوں۔

(۲۹۷) طلاق کی معتدہ عدت کے اندر حاملہ ہوئی تو اب اس کی عدت وضعِ حمل سے پوری ہوگی۔

(۲۹۸) معتدہ وفات اگر دورانِ عدت حاملہ ہو جائے، تب بھی اس کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی۔

(۲۹۹) عدتِ وفات میں عورت شوہر کے مکان سے باہر نہیں جا سکتی، ہاں جو عورت کسبِ معاش کے لیے مجبور ہو، وہ دن میں باہر جائے اور رات اسی گھر میں گزارے۔

(۳۰۰) اگر شوہر کے مکان میں رہنا کسی وجہ سے ناممکن ہو تو اس کے قریب تر کسی مکان میں منتقل ہو سکتی ہے۔

(۳۰۱) عدت کے اندر عورت کو سفر حرام ہے، سفر کرنے سے عدت ختم نہیں ہوتی، اسی گھر میں آ کر رہنا ضروری ہے۔

(۳۰۲) عورت کو بلا وجہ شرعی گھر سے نکالنے پر شوہر گنہگار ہوگا۔

(۳۰۳) شرعِ مطہرہ میں نسب باپ کی طرف سے لیا جاتا ہے۔

(۳۰۴) صرف امام حسین و امام حسن رضی اللہ عنہما اس حکمِ عام سے مستثنیٰ ہیں (جو مسئلہ ۳۰۳ میں بیان ہوا)۔

(۳۰۵) جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرلے، اس پر خدا اور سب فرشتوں اور سب آدمیوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا نہ فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔

(۳۰۶) مرد پر اس کی مزنیہ (جس سے مرد نے زنا کیا) اور ممسوسہ بہ شہوت (جس کو شہوت کے ساتھ چھوا) کے اصول و فروع حرام ہیں۔

(۳۰۷) طہر کے لیے زیادت کی جانب کوئی حد مقرر نہیں' لہٰذا ممکن ہے کہ تین حیض تین برس میں آئیں (لہٰذا تب تک عدت میں ہی رہے گی' تین حیض مکمل ہو جانے کے بعد ہی عدت ختم ہو گی)۔

(۳۰۸) عالم کا گناہ' ایک گناہ اور جاہل کا گناہ دوہرا ہے (ایک وبال گناہ کا اور دوسرا علم نہ سیکھنے کا)۔

(۳۰۹) اللہ کی لعنت ہے اُس پر جو ماں اور اس کے بچے میں جدائی ڈالے۔

(۳۱۰) عورت آٹھویں دن اپنے والدین کے یہاں بے اذنِ زوج (شوہر کی اجازت کے بغیر) بھی جا سکتی ہے۔

(۳۱۱) والدین کے علاوہ دیگر محارم کی زیارت کو عورت سال میں ایک مرتبہ جا سکتی ہے' چاہے شوہر اجازت دے یا نہ دے۔

(۳۱۲) ایامِ عدت کا نفقہ شوہر نے ادا نہ کیا اور عدت گزر گئی تو وہ ساقط ہو گیا۔

(۳۱۳) عورت کو بلا وجہ شرعی نان ونفقہ نہ دینے والا شوہر ظالم وگنہگار اور عورت کے حق میں گرفتار ہے۔

(۳۱۴) باپ کا اپنی بیٹی کو بلا وجہ شرعی شوہر کے گھر جانے سے روکنا ظلم ہے۔

(۳۱۵) عورت کے اذن ورضا کے بغیر چار مہینے تک ترکِ جماع بلا عذرِ صحیح شرعی ناجائز ہے۔

(۳۱۶) عورت ناراض ہو کر میکہ چلی گئی' اس کا نفقہ شوہر پر نہیں۔

(۳۱۷) عورت شوہر کی نافرمانی کرے تو سخت گنہگار ہے۔

(۳۱۸) شراب پینا گناہِ کبیرہ ہے اور اس کو حلال جاننا کفر ہے۔

(۳۱۹) دیوتاؤں کی تصویریں تزئین کر کے لگائے تو گناہ کبیرہ اور تعظیم معبودانِ کفار مقصود ہو تو کفر ہے۔

(۳۲۰) کسی کے قسم دلانے سے قسم واجب نہیں ہوتی' نہ اس کام کو کرنا واجب ہوتا ہے' ہاں اگر حرج نہ ہو تو مان لینا مستحب ہے (مثلاً کوئی کہے کہ تمہیں اللہ کی قسم ہے یہ چیز کھاؤ یا نہ کھاؤ' وغیرہ)۔

(۳۲۱) قرآن مجید کی قسم شرعی ہے۔

(۳۲۲) قصداً جھوٹی قسم کھانا گناہ ہے۔

(۳۲۳) کسی معصیت پر قسم کھائی' مثلاً شراب پیے گا' یا نماز نہ پڑھے گا تو اس کا جھوٹا کرنا پھر کفارہ دینا واجب ہے۔

(۳۲۴) کسی مسلمان پر بدگمانی جائز نہیں۔

(۳۲۵) فتنہ قتل سے بُرا ہے۔

(۳۲۶) اپنے کاروبار میں غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے لیے متعین حصہ مثلاً سولہواں حصہ برائے ایصالِ ثواب مقرر کیا تو اس رقم کو ہر دینی کام میں صَرف کر سکتے ہیں۔

(۳۲۷) اگر بدرگاہِ خداوند کریم سوال کیا جائے کہ مجھ کو فرزند عطاء ہو یا بیماری دفع ہو یا قرض ادا ہو تو اس قدر خیرات فی سبیل اللہ بارواحِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت پیر دستگیر یا ولی اللہ کر دوں گا' تو بلاشبہ یہ نذر جائز ہے اور اس کا پورا کرنا

واجب ہے۔

(۳۲۸) منذور (جس چیز کی نذر مانی) بعینہا ہلاک ہو جائے تو نذر ساقط ہے۔

(۳۲۹) صرف دل میں ارادہ کر لینے سے منت نہیں ہوتی' اس کے لیے زبان سے کہنا ہوگا۔

(۳۳۰) متاخرین (علماء) نے امامت' اذان اور تعلیمِ قرآن پر اُجرت کو جائز قرار دیا ہے۔

(۳۳۱) اہل وعیال اور اولاد کو جو کچھ کھلایا جاتا ہے' احادیث میں اس پر صدقہ کا اطلاق آیا ہے۔

(۳۳۲) منتِ شرعی کا گوشت نہ تو خود کھا سکتا ہے' نہ اپنی اصل اور فرع کو کھلا سکتا ہے' اور نہ ہی کسی ہاشمی (سیّد) یا غنی کو کھلا سکتا ہے۔

(۳۳۳) جو مصرفِ زکوٰۃ ہیں' وہی مصرفِ نذر ہیں۔

(۳۳۴) اولیاءاللہ جانوروں کی گفتگو کو سمجھتے ہیں۔

(۳۳۵) قرآن شریف اُٹھا کر عہد کرنا اور پھر توڑ دینا قرآن شریف کی توہین ہے' جس پر بہت جلد توبہ صادقہ کرے' ورنہ عذاب عظیم والیم اور نارِ جحیم کا منتظر رہے۔

(۳۳۶) قسم توڑنے کا کفارہ غلام آزاد کرنا' دس مسکین کو کھانا دینا یا کپڑا پہنانا ہے اور اس پر قادر نہ ہو تو تین دن پے در پے روزے رکھنا ہے۔

(۳۳۷) ظالم کے پاس بیٹھنے سے قرآن مجید نے منع فرمایا۔

(۳۳۸) زانی اور زانیہ اپنی کرتوت سے باز نہ آئیں تو ان کا بائیکاٹ کیا جائے۔

(۳۳۹) بھاوج سے مذاق اور ہاتھا پائی حرام ہے' شوہر جان بوجھ کر چشم پوشی کرتا ہے تو دیوث ہے۔ اور دیوث پر جنت حرام ہے۔

(۳۴۰) کسی کے عزیز واقارب اس (مرد یا عورت) کو فحاشی و بے حیائی سے منع نہیں کرتے تو شریک گناہ اور مستحقِ عذاب ہیں۔

(۳۴۱) کسی مسلمان کو اس کے پیشہ کے سبب سے حقیر جاننا بُرا ہے۔

(۳۴۲) مسلمان کے مال کا نقصان اور اس کی ہتک عزت بلا وجہ شرعی حرام ہے۔

(۳۴۳) حسد حرام ہے۔

(۳۴۴) کسی وجہ سے کسی مسلمان کو سخت وست کہنا حرام ہے۔

(۳۴۵) مسلمانوں کو بلا وجہ شرعی مردود یا ابلیس کہنا سخت حرام ہے۔

(۳۴۶) گمراہ بد دین فتنہ پرور کو شیطان کہہ سکتے ہیں۔

(۳۴۷) مؤمن صالح کو شیطان کہنا شیطان کا کام ہے۔

جلد ۱۴

(۳۴۸) سود کھانے والے قیامت کو آسیب زدہ کی طرح اُٹھیں گے، یعنی مجنونانہ گرتے پڑتے، بدحواس۔

(۳۴۹) سود خوروں کے پیٹ بڑے ہو جائیں گے اور ان میں سانپ بچھو بھر جائیں گے۔

(۳۵۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خود پر لعنت فرمائی۔

(۳۵۱) ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے۔

(۳۵۲) جائز لین دین ہر اصلی کافر سے جائز ہے۔

(۳۵۳) حرام کو حلال اور حلال کو حرام ٹھہرانا، حنفی مذہب میں مطلقاً کفر ہے۔

(۳۵۴) دینی کاموں میں کافروں سے استعانت (مدد لینا) حرام ہے۔

(۳۵۵) ابن خلدون مبتدع (بدعتی) اجماع صحابہ کا خارق اور ضراریہ اور معتزلہ کا موافق ہے۔

(۳۵۶) دوست کا دشمن اپنا دشمن ہے۔

(۳۵۷) صحابیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا منکر کافر ہے۔

(۳۵۸) خلافتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا منکر کافر ہے۔

(۳۵۹) جو رافضی حضرت علی کو خلفاءِ ثلاثہ پر فضیلت دے وہ گمراہ ہے۔

(۳۶۰) رافضی تبرائی مطلقاً کافر ہے۔

(۳۶۱) جو قرآن مجید میں نقص یا زیادت یا تبدیل یا کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے، کافر و مرتد ہے۔

(۳۶۲) غیر نبی کو نبی پر افضل کہنے والا باجماع مسلمین کافر ہے۔

(۳۶۳) کافر کو کافر نہ کہنے والا اور اس کے کفر و عذاب میں شک کرنے والا خود کافر ہے۔

(۳۶۴) روافض ملعون عقیدوں پر آگاہ ہونے کے باوجود ان کو مسلمان جاننے والا کافر ہے۔

(۳۶۵) علماء کی بدگوئی کرنے والا بحکمِ حدیث منافق ہے، اور بحکمِ فقہاء کافر ہے۔

(۳۶۶) ہر مسلمان کی عیب جوئی حرام ہے اور علماء کی اہانت کفر ہے۔

(۳۶۷) اللہ تعالیٰ کے لیے میاں کا لفظ ممنوع ہے۔

(۳۶۸) جس نے کافروں کے کسی فعل کو اچھا سمجھا، کافر ہوگا۔

(۳۶۹) اللہ تعالیٰ روزِ محشر اولین و آخرین کو جمع کر کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائے گا: یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور اے محبوب! میں تمہاری رضا چاہتا ہوں۔

(۳۷۰) حدیثِ متواتر کا انکار کفر ہے۔

(۳۷۱) مطلقاً حدیث کا استہزاء کفر ہے۔

(۳۷۲) اللہ تعالیٰ عرش پر ہے، آسمان میں ہے، اس سے کوئی جگہ خالی نہیں ہے، اللہ اوپر تم نیچے، ان الفاظ کو ائمہ نے کلماتِ کفر میں شمار کیا ہے۔

(۳۷۳) ولی کی عداوت باعثِ ایذائے الٰہی ہے۔

(۳۷۴) انکارِ اجماع مطلقاً کفر ہے۔

(۳۷۵) اہل حدیث دائرۂ اسلام سے خارج ہیں، تقلید کا مطلقاً انکار کفر ہے۔

(۳۷۶) عوام الناس پر تقلید واجب ہے۔

(۳۷۷) عام اُمت کو مشرک کہنا کفر فقہی ہے۔

(۳۷۸) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا کافر ہے، اس پر مطلع ہو کر جو اسے مسلمان سمجھے وہ کافر (ہے)۔

(۳۷۹) مطلقاً حدیث شریف کا منکر کافر ہے۔

(۳۸۰) اللہ تعالیٰ پر لفظ سخی، داتا کا اطلاق شرعاً منع ہے۔

(۳۸۱) آیاتِ قرآنی کا انکار کفر ہے۔

(۳۸۲) مرزائی کے کفر پر مطلع ہو کر اسے مسلمان سمجھے تو خود کافر ہے۔

(۳۸۳) قربانی کا انکار گمراہی ہے۔

(۳۸۴) کفار کی عبادت میں شرکت کفر ہے اور کفر میں ہلکا جاننا بھی کفر ہے۔

(۳۸۵) بُرے خیالات (وسوسے جو شیطانی ہوتے ہیں) بلاقصد زبان سے ادا ہو جائیں، نہ گناہ نہ اس سے اسلام میں فرق آئے۔

(۳۸۶) مرتد منافق کی صحبت ہزار کافروں کی صحبت سے بدتر ہے۔

(۳۸۷) قرآن عظیم میں صرف ۲۶ پیغمبروں کے نام مذکور ہیں۔

(۳۸۸) قربانی کو ظلم کہنے والا کافر ہے۔

(۳۸۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبدیت کا منکر کافر ہے۔

(۳۹۰) (قرآن پاک کی) تفسیر بالرائے حرام ہے۔

(۳۹۱) سود کو حلال جاننا کفر اور حرام جان کر کھانا اپنی ماں سے ۳۶ بار زنا کرنے کے برابر ہے۔

(۳۹۲) جس کے نزدیک کفر و اسلام کا معاملہ صرف مولویوں کا جھگڑا ہو وہ بھی مسلمان نہیں۔

(۳۹۳) کافر کی تعظیم حرام ہے۔

(۳۹۴) دینی کاموں کے لیے غیر مسلموں سے چندہ لینا منع ہے۔

(۳۹۵) جو جس سے دوستی کرے، قیامت کے ساتھ حشر ہو۔

(۳۹۶) کفار کبھی دینِ اسلام کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔

(۳۹۷) کفار کے میلہ میں شرکت حرام ہے۔

(۳۹۸) جو شخص مسجد میں آکر لوگوں کو ایذاء دے اس کو مسجد سے نکال دیا جائے۔

(۳۹۹) دل میں ایمان ہو زبان سے کلمۂ کفر بکنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

(۴۰۰) معذرت خواہ کا عذر نہ قبول کرنا قیامت کے دن باعثِ محرومی حوضِ کوثر ہے۔

(۴۰۱) گمراہوں کے عیوب بیان کرنا کہ لوگ اس سے بچیں، غیبت نہیں۔

(۴۰۲) بے تحقیق کسی مسئلہ کا جواب دینا حرام ہے۔

(۴۰۳) مکروہ تحریمی کو ہلکا جاننا گمراہی ہے۔

(۴۰۴) توبہ صادقہ (سچی توبہ) کے بعد آدمی گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

(۴۰۵) یہ کہنا کہ ''کوئی گوشہ یا مکان ایسا نہیں جہاں ذاتِ خدا موجود نہیں'' یہ کلمہ کفر ہے۔

(۴۰۶) جو شخص مسلمان ہو کر فقہ کا مطلقاً انکار کرے، مرتد ہے۔

(۴۰۷) امام مالک کا مسلک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یتیم کا اطلاق جائز نہیں۔

(۴۰۸) حدیث ''الفقر فخری'' بے اصل ہے۔

(۴۰۹) اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ حاضر و ناضر کہنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(۴۱۰) رضا بالکفر کفر ہے۔

(۴۱۱) مسلمانوں کو کافر ٹھہرانا کفر ہے۔

(۴۱۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالکِ جنت ہیں۔

(۴۱۳) معبودانِ باطل کی جے بولنا کفر ہے، کافروں کی جے کو فقہاء نے کفر کہا ہے۔

(۴۱۴) انبیاء کرام اپنے مزارات مقدسہ میں زندہ ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں، روزی دیئے جاتے ہیں، جہاں چاہیں تشریف لے جاتے ہیں، زمین آسمان کی حکومت میں تصرف فرماتے ہیں۔

(۴۱۵) کافر کو قربانی کا گوشت دینا جائز نہیں۔

(۴۱۶) اوجھڑی کا کھانا مکروہ ہے، دفن کر دی جائے۔

(۴۱۷) داڑھی منڈانا حرام ہے۔

جلد ۱۵

(۴۱۸) حرام کام میں چندہ دینا بھی حرام ہے۔

(۴۱۹) مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اللہ و رسول سے زیادہ کوئی ہماری بھلائی چاہنے والا نہیں۔

(۴۲۰) مزامیر سننا حرام ہے۔

(۴۲۱) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو نام پاک لے کر نداء کرنا حرام ہے (یعنی یا محمد کہنا حرام ہے بلکہ یا رسول اللہ کہے)۔

(۴۲۲) روزانہ ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار شام کے وقت روضۂ اطہر کے گرد حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام عرض کرتے ہیں۔

(۴۲۳) حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال تبلیغ فرمائی اور پچاس افراد ایمان لائے۔

(۴۲۴) فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں آخری نبی اور میری اُمت آخری اُمت۔

(۴۲۵) اہل بیت سے کوئی بھی جہنمی نہیں۔

جلد ۱۶

(۴۲۶) مسجد کے لیے ہندوؤں کا وقف باطل ہے۔

(۴۲۷) نماز اور جمعہ کے لیے مسجد شرط نہیں۔

(۴۲۸) قبرستان کی بیع ناجائز ہے۔

(۴۲۹) قبرستان کے درخت لگانے والے کی مِلک ہے۔

(۴۳۰) مسجد کو بُو سے بچانا واجب ہے۔

(۴۳۱) مسجد کے قریب پاخانہ (بیت الخلاء) بنانا، جس سے مسجد میں بو پہنچے، حرام ہے۔

(۴۳۲) مصلیوں (نمازیوں) کو اذان کی آواز بے منارہ پہنچ جاتی ہے تو مالِ مسجد سے منارہ بنانا درست نہیں۔

(۴۳۳) مسجد میں فرشی پنکھا لگانا مطلقاً ناپسندیدہ ہے۔

(۴۳۴) مسجد میں نجس چیز لے جانا حرام ہے۔

(۴۳۵) ایک مسجد کے وقف کی آمدنی دوسری مسجد میں نہیں لگائی جا سکتی۔

(۴۳۶) بہنوں کا مالدار ہونا انہیں میراث سے محروم کرنے کی وجہ شرعی نہیں۔

(۴۳۷) جو زمین نماز کے لیے وقف ہوئی، مسجد ہوگئی۔

(۴۳۸) ایک مسجد کی ملکیت دوسری مسجد میں خرچ کرنا، یا مسجد کا پیسہ مدرسہ میں دینا حرام ہے۔

(۴۳۹) علماء نے اس کوڑے کی بھی تعظیم کا حکم دیا ہے جو مسجد سے جھاڑ کر پھینکا جاتا ہے۔

(۴۴۰) صحنِ مسجد بھی مسجد ہے۔

(۴۴۱) مسجد کے فرش پر وضو حرام ہے۔

(۴۴۲) غیر معتکف کو مسجد میں اخراجِ ریح مکروہ ہے۔

(۴۴۳) مسجد کو بدبو سے بچانا واجب ہے۔

(۴۴۴) جس بات سے آدمیوں کو اذیت پہنچتی ہے، فرشتے بھی اس سے اذیت پاتے ہیں۔ (حدیث)

جلد ۱۷

(۴۸۷) ایجاب وقبول کے بعد مبیع کا بازار بھاؤ بڑھ گیا' بائع کو طے شدہ نرخ پر مال دینے پر مجبور کیا جائے گا۔

(۴۸۸) ایجاب وقبول کے بعد مبیع مشتری کی ملک میں داخل ہو جاتی ہے' قیمت ادا کرے یا نہ کرے۔

(۴۸۹) مشتری (مال خریدنے والا) نے کل یا جز قیمت ادا کیے بغیر مبیع پر قبضہ کر لیا' تو مبیع کا منافع اس کے لیے حلال ہے۔

(۴۹۰) بائع قیمت وصول کرنے کے لیے مبیع روک سکتا ہے۔

(۴۹۱) مرض الموت کے تصرفات غیر نافذ ہیں (مثال کے طور پر بیوی نے اپنے مرض الموت میں خاوند کو اپنا حق مہر معاف کیا تو وہ معاف نہیں ہوگا' عورت کے ورثاء کو دیا جائے گا' ہاں اگر ورثاء بھی معاف کر دیں تو اور بات ہے)۔

(۴۹۲) مال آنے جانے والی چیز ہے۔

(۴۹۳) ایجاب وقبول زبانی کا اعتبار ہے' تحریر کا اعتبار نہیں۔

(۴۹۴) کھڑا کھیت (تیار کھیت) خریدنا' اس وقت جائز ہوگا کہ کھیتی تیار ہو اور فوراً کاٹ لی جائے' ورنہ ناجائز ہے۔

(۴۹۵) بیج یا پھول پر فصل کی بیع ناجائز ہے۔

(۴۹۶) مال مسروقہ (چوری کا مال) کو جان کر خریدنا حرام ہے۔

(۴۹۷) لاعلمی میں خریدا تو جائز ہے۔

(۴۹۸) خریدنے کے بعد مسروقہ ہونے کا علم ہو تو اس کا استعمال حرام مالک کو دیا جائے' اس کا پتہ نہ چلے تو فقراء پر صرف کیا جائے۔

(۴۹۹) اپنی جگہ کسی دوسرے کو نوکر رکھوا کر اس کا پیسہ لینے سے بچنا چاہیے۔

(۵۰۰) افیون کی بیع دوائے خارجی استعمال کے لیے جائز ہے اور (نشیوں کو) کھانے کے لیے حرام ہے۔

(۵۰۱) میکہ کے زیور اور جہیز کا سامان عورت کی اجازت کے بغیر شوہر بیچے تو بیع فضولی ہوئی۔ عورت راضی نہ ہو تو مشتری پر اس کا پھیرنا واجب ہے۔

(۵۰۲) کٹوتی (کسی بھی طرح مال میں ہو) ناراضگی کی حالت میں حرام ہے۔

(۵۰۳) مال جتنے کو پڑا بیوپاری کو اس سے زائد بتا کر بیچنا جائز ہے۔

(۵۰۴) نوٹ کو کم وبیش پر بیچا جا سکتا ہے۔

(۵۰۵) سودی کاروبار میں معاونت کرنا بھی گناہ ہے۔

(۵۰۶) مال حرام فقیر کو دے کر ثواب کی اُمید رکھنا کفر ہے۔

(۵۰۷) فقیر نے یہ معلوم ہوتے ہوئے کہ اس نے مال حرام دیا' اس کے لیے دعا کی تو وہ بھی تجدید اسلام کرے۔

(۵۰۸) مال حرام کا حکم یہ ہے کہ اصل مالک کو واپس ہو' وہ نہ ملے تو فقیر کو دے دے بطور توبہ نہ بطور احسان۔

(۵۰۹) ملک بدلنے سے مال کا حکم بدل جاتا ہے (مثلاً کسی (نے) فقیر کو زکوٰۃ کی رقم دی' اس فقیر شرعی نے اسی روپے میں سے زکوٰۃ دینے والے کو کچھ کھلایا' تو یہ جائز ہے کہ اب وہ زکوٰۃ کی رقم اس کی ملک نہیں' اس کا حکم بدل چکا ہے)۔

(۵۱۰) روپیہ قرض دے کر زائد لینا سود ہے۔

(۵۱۱) سود کو اپنا حق بتانے سے توبہ تجدیدِ اسلام وتجدیدِ نکاح لازم ہے۔

(۵۱۲) غریبوں کی مدد کی خاطر بھی سودی کاروبار حرام ہے۔

(۵۱۳) کپڑے کو عورت سمجھ کر نظرِ بد سے دیکھنا گناہ ہے۔

(۵۱۴) بھیک مانگنا ذلت وحرام ہے۔

(۵۱۵) مکروہ تحریمی گناہ صغیرہ ہے اور (مکروہ) تنزیہی گناہ نہیں ہے۔

(۵۱۶) کفالت بالمال شرعاً جائز ہے۔

جلد ۱۸

(۵۱۷) فاسق کی گواہی مردود اور قبول کرنے والا گنہگار ہے۔

(۵۱۸) جو کسی کی ایک بالشت زمین ظلماً لے' قیامت کے دن ساتویں طبق تک دھنسا دیا جائے گا۔

(۵۱۹) بیٹے نے باپ کی مزدوری کی' یہ جائز نہیں۔

(۵۲۰) میراث کا حق اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ ہے' اس کو نہ باپ باطل کر سکتا ہے نہ بیٹا رد کر سکتا ہے۔

(۵۲۱) مسلمانوں پر کافر کو کوئی حکومت نہیں۔

(۵۲۲) آج کل وکلاء جس طرح جرح کرتے ہیں کہ گھیر کر سچ کو جھوٹا بناتے ہیں' یہ سخت ممنوع ہے۔

جلد ۱۹

(۵۲۳) کسی نے نوٹ تڑوانے کو دیا، راستہ میں گم ہو گیا اگر اس کی کوتاہی کو دخل ہو تو ضامن ہو گا، ورنہ نہیں۔

(۵۲۴) فقیروں کو ہبہ صدقہ ہے اور صدقہ میں رجوع (واپس لینا) جائز نہیں۔

(۵۲۵) دوسرے کی جائیداد اجارہ پر دے کر کرایہ وصول کیا تو کرایہ مالک کو لوٹائے یا فقیر کو تصدق کرے۔

(۵۲۶) حقیقی واعظ اس زمانہ میں اولیاء میں سے ہے، اس کی خدمت اللہ و رسول کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔

(۵۲۷) اسامیوں سے اجرت مقررہ سے وصولی ناجائز ہے اور اس کا حکم رشوت کا ہے۔

(۵۲۸) اللہ تعالیٰ کے نزدیک سال کے مہینوں کی تعداد بارہ ہے۔

(۵۲۹) اسماعیل اور ابراہیم علیہما السلام کے عہد مبارک میں اللہ تعالیٰ نے قمری مہینوں پر بنائے کار رکھنے کا حکم دیا۔

(۵۳۰) مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے سارے معاملات میں انہیں مہینوں کا اعتبار کریں۔

(۵۳۱) بکے ہوئے وقت میں اپنا کام کرنا حرام ہے۔

(۵۳۲) ناقص کام کر کے پوری تنخواہ لینا حرام ہے۔

(۵۳۳) آج کل کی وکالت اور نوکری، جس میں ناجائز کام کرنے کا ارتکاب کرنا پڑے اور معصیت کی اُجرت حرام قطعی ہے۔

(۵۳۴) دوسرے کی چیز بے اجازت اُٹھا کر رکھ لینے سے وہ ضائع ہو گی تو ضائع کرنے والے پر ضمان ہو گا۔

(۵۳۵) وقف کا سامان مصرف کے خلاف استعمال کرنا حرام ہے۔

جلد ۲۰

(۵۳۶) رات کا ذبیحہ مکروہ تنزیہی ہے اور ضرورت کے وقت کوئی کراہت نہیں۔

(۵۳۷) ذبح کرنے والے اور ذبیحہ دونوں کا قبلہ رو ہونا سنت ہے۔

(۵۳۸) تسمیہ شرط ذبیحہ ہے اور اس کے ساتھ تکبیر سنت ہے۔

(۵۳۹) ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لے تو ذبیحہ مردود ہے، یونہی مسلمانوں نے تسمیہ پڑھ کر ذبح کیا اور اس سے غیر خدا کی عبادت کا قصد کرے تو ذبیحہ حرام ہے۔

(۵۴۰) بُرا گمان بُرے دل سے نکلتا ہے۔

(۵۴۱) روافض کا ذبیحہ مردار اور حرام ہے۔

(۵۴۲) قربانی کے گوشت کے تین حصے کرنا امر استحبابی ہے۔ سارا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے، البتہ یہ گوشت یہاں کے غیر مسلموں کو دینا جائز نہیں۔

(۵۴۳) حرام شے جلنے (پکنے) کے بعد بھی حرام رہے گی اور حلال میں مخلوط (مل جائے) تو اسے بھی حرام کر دے گی۔

(۵۴۴) صدقہ واجب ہوا اور وجوب خاص ذبح کا تو بے ذبح ادا نہ ہوگا، ہاں ذبح کا وقت نکل گیا ہو تو زندہ ہی صدقہ کیا جائے۔

(۵۴۵) ذبح اور قطع کی اُجرت جائز ہے پیسوں سے اُجرت مقرر کرنا جائز، اسی جانور بلکہ دوسرے جانور کے گوشت سے اُجرت مقرر کرنا گناہ ہے۔

(۵۴۶) کبوتر کا گوشت حلال ہے۔

(۵۴۷) ملائم ہڈی کھانا جائز ہے۔

(۵۴۸) شکار کھیل و تفریح کے لیے ہو تو حرام ہے، ورنہ حلال۔

(۵۴۹) شکار دوا یا غذا کے لیے مباح، تفریح کے لیے حرام۔

(۵۵۰) بندوق کی گولی تیر کے حکم میں نہیں، اس کا مارا ہوا شکار حرام ہے۔

(۵۵۱) بارہ ذوالحجہ تک قربانی جائز ہے، تیرھویں کو نہیں۔

(۵۵۲) نابالغ مالک نصاب پر نہ خود زکوٰۃ و قربانی نہ اس کی طرف سے اولیاء پر۔

(۵۵۳) ایک قربانی سب گھر والوں کی طرف سے نہیں ہو سکتی' اور مالکِ نصاب کے علاوہ کسی پر قربانی واجب نہیں۔

(۵۵۴) نصاب سے کم مال رکھنے والے پر قربانی واجب نہیں' کرے تو ہو جائے گی۔

(۵۵۵) ایسے شخص نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا تو اسی کی قربانی واجب ہو گئی' بدلنا جائز نہیں۔

(۵۵۶) قربانی کو کھال باقی رکھ کر اسے اپنے مصرف میں لایا جا سکتا ہے' اپنے مصرف میں لانے کی نیت سے کھال بیچی تو اس کا صدقہ واجب ہے' سید یا کسی اور کارِ خیر کے لیے بیچی تو ان کے دے سکتے ہیں۔

(۵۵۷) اوجھڑی کھانے کی چیز نہیں' غیر مسلم لے جائے تو حرج نہیں' گوشت دینا جائز نہیں۔

(۵۵۸) فقیر اپنی قربانی کا گوشت حربی (کافر) کو دے تو اتنی قیمت صدقہ کرے اور غنی دے تو مستحب کا خلاف کیا۔

(۵۵۹) ایک بڑے جانور میں عقیقہ اور قربانی دونوں جائز ہیں۔

(۵۶۰) ہر طرح کے خصی کی قربانی جائز ہے' اس میں اس سے کمال پیدا ہوتا ہے۔

(۵۶۱) عقیقہ کے جانور کے وہی مسائل ہیں' جو قربانی کے جانور کے ہیں۔

(۵۶۲) والدین بھی عقیقہ کا گوشت کھا سکتے ہیں۔

(۵۶۳) عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں توڑنے میں حرج نہیں' نہ توڑنا اور زمین میں دفن کرنا افضل ہے۔

(۵۶۴) لڑکے کے عقیقہ کے لیے کم سے کم ایک بکرا اور دو افضل۔

(۵۶۵) مردہ کی طرف سے قربانی جائز ہے (اسے ثواب ملے گا)۔

جلد ۲۱

(۵۶۶) خدا کا واسطہ دیا تو بلا وجہ نہ ماننا گناہ ہے۔

(۵۶۷) اللہ تعالیٰ کو عاشق اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو معشوق کہنا ناجائز ہے۔

(۵۶۸) مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا ممنوع و گناہ اور کہنے والا گنہگار ہے۔

(۵۶۹) جس نے ایک بار یثرب کہا، وہ دس بار مدینہ کہے۔

(۵۷۰) مؤمن کسی کبیرہ (گناہ) کے ارتکاب سے خارج اسلام نہیں ہوتا۔

(۵۷۱) حرام کو تماشا بنانا حرام ہے۔

(۵۷۲) غیبت زنا سے بدتر ہے۔

(۵۷۳) محبتِ رسول اور نفرتِ گستاخان کے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔

(۵۷۴) اجنبیہ عورت سے خلوت حرام ہے۔

(۵۷۵) ذی روح کی تصویر کھینچنی بالاتفاق حرام ہے، اگرچہ صرف چہرہ کی ہو۔

(۵۷۶) جس کا کھینچنا حرام ہے، اس کا کھنچوانا بھی حرام ہے۔

(۵۷۷) جس چیز کا لینا حرام ہے، اس کا دینا بھی حرام ہے۔

(۵۷۸) دیوبندی عقائد والوں سے میل جول حرام ہے۔

(۵۷۹) کافر کے لیے دعائے مغفرت و فاتحہ خوانی کفرِ خالص و تکذیبِ قرآن ہے۔

(۵۸۰) کافر کو رازدار بنانا مطلقاً ممنوع ہے، اگرچہ اُمورِ دنیویہ میں ہو۔

(۵۸۱) کافر کو تعظیماً سلام کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔

(۵۸۲) سبیل لگانا جائز ہے۔

(۵۸۳) عالمِ دین نائبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(۵۸۴) روزِ جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے۔

(۵۸۵) مشقت آسانی لاتی ہے۔

(۵۸۶) امام حسن رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّد کہا۔

(۵۸۷) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ابودرداء رضی اللہ عنہ میری اُمت کے حکیم ہیں۔

(۵۸۸) عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کے بیٹے سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کو کہا: تو ذلیل ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عزیز ہیں۔

(۵۸۹) زبور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین اور تمام اُمتوں کی گردنوں کا مالک کہا گیا۔

(۵۹۰) سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے سینے پر ہاتھ مار کر تمام حفظ کی ہوئی کتابیں یکسر محو کر دیں اور ساتھ ہی علم لدنی سے اس کا سینہ بھر دیا۔

(۵۹۱) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب اشیاء کی تعظیم بھی دراصل تعظیم رسول ہی ہے۔

(۵۹۲) صراط مستقیم سے مراد شریعت ہے۔

(۵۹۳) طریقت اگر شریعت سے جدا ہو تو وہ خدا تک نہیں، بلکہ شیطان تک پہنچائے گی۔

(۵۹۴) اولیاء کبھی غیر علماء نہیں ہو سکتے۔

(۵۹۵) گمراہ بدعقیدہ علماء وارثِ نبی نہیں، نائب ابلیس ہیں۔

(۵۹۶) ابلیس کے مکروں میں سخت تر یہ ہے کہ حسنات (نیکیوں) کے دھوکے میں سیئات (گناہ) کراتا ہے۔

(۵۹۷) جس گھر میں تصویریں ہوں، اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

(۵۹۸) روضہ مقدسہ کا نقش بنانا بالاجماع جائز ہے۔

(۵۹۹) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز میں تصویر دیکھتے اسے توڑے بغیر نہ چھوڑتے۔

(۶۰۰) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال شریعت، آپ کے افعال طریقت، آپ کے احوال حقیقت اور آپ کے علوم بے مثال معرفت ہیں۔

(۶۰۱) قرآن و حدیث میں شریعت، طریقت اور حقیقت سب کچھ ہے۔

(۶۰۲) آدمی کتنا ہی بڑا عالم، عامل، زاہد، کامل ہو، اس پر واجب ہے کہ ولی عارف کو اپنا مرشد بنائے۔

(۶۰۳) اللہ تعالیٰ تک رسائی محال قطعی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بے وسیلہ رسائی دشوار عادی ہے۔

(۶۰۴) اللہ تعالیٰ کی طرف سے وسیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی طرف وسیلہ مشائخ کرام ہیں۔

(۶۰۵) جس کا (کوئی) پیر نہیں، اس کا پیر شیطان ہے۔

(۶۰۶) عورت مرشد نہیں بن سکتی۔

(۶۰۷) سچا سُنی کبھی بے پیرا نہیں ہوتا۔

(۶۰۸) شریعت کو قطرہ اور طریقت کو دریا کہنا کسی پاگل کا کام ہے۔

(۶۰۹) شریعت منبع ہے اور طریقت اس سے نکلا ہوا دریا، بلکہ شریعت اس مثال سے بھی متعال ہے۔

(٦١٠) بغیر فقہ کے عبادت کرنے والا چکی کھینچنے والے گدھے کی طرح ہے۔

(٦١١) شریعت عمارت ہے، اس کا اعتقاد بنیاد اور عمل اس کی چنائی ہے، اور اس عمارت کی بلندی طریقت ہے۔

(٦١٢) ایک فقیہ شیطان پر ہزاروں عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔

(٦١٣) علمِ باطن وہی جان سکتا ہے جو علمِ ظاہر جانتا ہے۔ (امام مالک رحمۃ اللہ علیہ)

(٦١٤) اللہ تعالیٰ نے کبھی جاہل کو اپنا ولی نہیں بنایا۔ (امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ)

(٦١٥) کسی ایک بات میں بھی مرد کو عورت اور عورت کو مرد کی وضع لینی (صورت اپنا لینی) حرام و موجب لعنت ہے۔

(٦١٦) داڑھی مونڈنا ہند کے یہودیوں اور عجمی آتش پرستوں کا طریقہ ہے۔

(٦١٧) ذکرِ رسول عین ذکرِ الٰہی اور ثناءِ رسول عین ثناءِ الٰہی ہے۔

(٦١٨) بیعت ایسے شخص سے کی جائے جس میں کم از کم چار شرطیں پائی جائیں، یعنی وہ سنی صحیح العقیدہ ہو، عالمِ دین ہو، فاسق نہ ہو اور اس کا سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو۔

(٦١٩) جس طرح ایک شخص کے دو باپ، ایک وقت میں عورت کے دو خاوند نہیں ہو سکتے، ایسے ہی کسی مرید کے دو پیر نہیں ہو سکتے۔

(٦٢٠) جس کو کسی چیز میں رزق دیا تو اس کو چاہیے کہ وہ اس چیز پر لزوم اختیار کرے۔

(٦٢١) ملائکہ سے ملاقات و کلام کے لیے ولایت درکار ہے۔

(٦٢٢) جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے، وہ مقاماتِ تہمت سے بچے۔

(٦٢٣) بغیر شرعی مجبوری کے مسلمانوں کو متنفر کرنا ممنوع ہے۔

(٦٢٤) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ کریمہ زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا تناول فرمانا تھی، اور یہی افضل ہے۔

(٦٢٥) جو بات عام مسلمانوں کی نفرت کا موجب ہو، شرعاً منع ہے۔

(٦٢٦) فتنہ سوئی ہوئی خرابی ہے، جو کوئی اس کو جگائے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

(٦٢٧) شراب نوشی راہِ خدا سے روکتی ہے، اس کے مرتکب پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔

(٦٢٨) دعوتِ ولیمہ کو قبول کرنا سنت مؤکدہ ہے، جبکہ وہاں کوئی معصیت و مانع شرعی نہ ہو۔

(٦٢٩) عام دعوتوں کا قبول کرنا افضل ہے۔

(٦٣٠) شہد کا اتارنا جائز اور بیت النحل میں کچھ چھوڑ دینا ضروری نہیں۔

(٦٣١) شہد میں لوگوں کے لیے شفاء ہے۔

(٦٣٢) کسی دعوت میں نہی عن المنکر کی نیت سے جانے والا ثواب پاتا ہے۔

(٦٣٣) زمزم شریف اور بقیہ وضو کے سوا کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ ہے۔

(٦٣٤) اہلِ ہنود (ہندوؤں) کی اشیاء خوردنی کا استعمال مسلمانوں کو جائز و حلال مگر اہلِ ہنود کے ہمراہ کھانا جائز نہیں۔

جلد۲۲

(۶۳۵) کانچ کی چوڑیاں عورتوں کے لیے جائز' بلکہ شوہر کے لیے سنگھار کی نیت سے مستحب ہیں اور اگر شوہر یا والدین کا حکم ہو تو واجب ہیں۔

(۶۳۶) عورتوں کو سونے چاندی کا زیور پہننا جائز بلکہ شوہر کے لیے سنگھار کرنا باعثِ اجرِ عظیم ہے۔

(۶۳۷) دلہن کو سجانا سنت قدیمہ ہے۔

(۶۳۸) کنواری لڑکیوں کو زیور و لباس سے آراستہ رکھنا کہ ان کی منگنیاں آئیں' سنت ہے۔

(۶۳۹) قدرت کے باوجود عورت کا بے زیور رہنا مکروہ ہے۔

(۶۴۰) تانبہ' پیتل' لوہا اور کانسہ تو عورت کو پہننا بھی ممنوع ہے' اس سے نماز بھی مکروہ ہوگی۔

(۶۴۱) چاندی کا چھلہ عورتیں پہن سکتی ہیں' مرد نہیں۔

(۶۴۲) مکروہ چیز پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(۶۴۳) ریشمی کپڑا پہننا مرد کو حرام ہے۔

(۶۴۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں میں سونا لے کر ارشاد فرمایا: دونوں میری اُمت کے مردوں پر حرام ہیں۔

(۶۴۵) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زمانۂ اقدس میں باذنِ اقدس پاجامہ پہنتے تھے۔

(۶۴۶) سب سے پہلے پاجامہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہنا۔

(۶۴۷) غرارہ پہننا مردوں کے لیے ناجائز ہے۔

(۶۴۸) ٹخنوں سے نیچے لٹکتے ہوئے پائچے اگر براہِ تکبر ہوں تو حرام' ورنہ مردوں کے لیے مکروہ و خلافِ اولیٰ ہے۔

(۶۴۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ اقدس کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ بارہ ہاتھ تھا۔

(۶۵۰) ایڑی والی مردانہ جوتی عورت کو پہننا ناجائز ہے۔

(۶۵۱) ریشمی جائے نماز پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

(۶۵۲) ریشمی کپڑا بیچنا اور بیچنے کے لیے کندھے پر رکھنا حرام ہے۔

(۶۵۳) دھوتی کہ لباسِ ہنود (ہندوؤں کا لباس) ہے' ممنوع ہے۔

(۶۵۴) کوٹ پتلون ممنوع ہے۔

(۶۵۵) ایسا لباس پہننا جس سے مسلمان کو کافر میں فرق نہ رہے' حرام بلکہ کئی صورتوں میں کفر ہے۔

(۶۵۶) دو شملے رکھنا سنت (قولی) ہے۔

(۶۵۷) جیسے مرد کے لیے غیر عورت کو دیکھنا حرام ہے' اسی طرح عورت کے لیے غیر مرد کی طرف نظر کرنا بھی حرام ہے۔

(۶۵۸) مشت زنی فعل ناپاک وحرام ہے۔ حدیث میں اس پر لعنت آئی ہے۔

(۶۵۹) سر عام ستر عورت (چھپانے کی چیز) کی خلاف ورزی کرنے والا فاسق و فاجر و لعنتی ہے۔

(۶۶۰) فاحشہ مسلمان عورت سے دوسری مسلمان عورتوں کو پردے کا حکم ہے' اگرچہ حقیقی بہن ہو۔

(۶۶۱) صحبتِ بد سے بُرا اثر پڑتے معلوم نہیں ہوتا' جب پڑ جاتا ہے تو پھر احتیاط کی طرف ذہن جانا قدرے دشوار ہے' لہٰذا امان و سلامت جدا رہنے میں ہے۔

(۶۶۲) پردہ کے باب میں پیر و غیر پیر کا حکم یکساں ہے۔

(۶۶۳) شوہر بیوی کو بلا ضرورت شرعی باہر جانے کی اجازت دے تو دونوں گنہگار ہیں۔

(۶۶۴) تین شخص جنت میں نہ جائیں گے: دیوث' مردانی وضع بنانے والی عورت اور شرابی۔

(۶۶۵) والدین کا نافرمان جنت میں نہیں جائے گا۔

(۶۶۶) بدکار عورتوں اور دیوث مردوں سے دوستی رکھنے والے قیامت میں انہی کے ساتھ اُٹھیں گے۔

(۶۶۷) روزِ حشر ہر شخص اپنے دوستوں کے ساتھ اُٹھے گا۔

(۶۶۸) صحبتِ بد کا اثر مستقل مردوں کو بگاڑ دیتا ہے۔

(۶۶۹) جنت ہر فحش بکنے والے پر حرام ہے۔

(۶۷۰) حیاء ایمان ہے' اور ایمان والا جنت میں ہے۔

(۶۷۱) فحش گوئی جفا ہے اور جفا والا دوزخ میں ہے۔

(۶۷۲) بدزبان و بے حیاء کے نسب میں خلل ہوتا ہے۔

(۶۷۳) بچپن کی عادت کم چھوٹتی ہے۔

(۶۷۴) دیور کو حدیث میں موت کہا گیا۔

(۶۷۵) عورت کو شوہر کے خلاف بھڑکانے والے شیطان کے پیارے ہیں۔

(۶۷۶) عورتوں کا مل کر گھر میں میلاد یا شہادت پڑھنا کہ آواز باہر جائے' ناجائز ہے۔

(۶۷۷) خسر سے پردہ واجب نہیں مگر جیٹھ اور دیور سے واجب ہے۔

(۶۷۸) عورت کو اذان دینا جائز نہیں۔

(۶۷۹) عورت کا خوش الحانی سے بآوازِ بلند پڑھنا کہ نغمہ کی آواز نامحرموں تک جائے' حرام ہے۔

(۶۸۰) عورتوں کو جنگلوں اور پہاڑوں میں بھیجنے والے اور ان کو غیر محرم مردوں سے ہنسی مذاق کی کھلی اجازت دینے والے مرد دیوث ہیں' اور دیوث پر جنت حرام ہے۔

(۶۸۱) شریعت نے مرد وعورت میں مذاق کو کوئی رشتہ نہیں رکھا' یہ شیطانی وہندوانی رسم ہے۔

(۶۸۲) فضول وبے مقصد بات کے بارے میں فتویٰ نہیں پوچھنا چاہیے۔

(۶۸۳) عورتوں کا قبرستان جانا ممنوع ہے اور سینہ زنی حرام۔

(۶۸۴) صحابی نے حضور کی اجازت سے آپ کے سر اور پاؤں کو بوسہ دیا۔

(۶۸۵) بچے کا کوئی ستر نہیں۔

(۶۸۶) بیگانہ مرد کا بے پردہ عورت کے پاس جانا ہر حالت میں حرام ہے۔

(۶۸۷) فضیلتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں اپنا یار کہا۔

(۶۸۸) جو اچھا خواب دیکھے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائے اور لوگوں کے سامنے بیان کرے۔

(۶۸۹) نہ کرنا (کسی کام کا) اور بات ہے اور منع فرمانا اور بات۔

(۶۹۰) ممنوع وہ چیز ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمائی نہ کہ وہ جو آپ نے نہ کی۔

(۶۹۱) لوگوں کا آپس میں محبت کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

(۶۹۲) درخت نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔

(۶۹۳) ہر نماز کے بعد مصافحہ سنت ہے۔

(۶۹۴) ہر ملاقات کے وقت مصافحہ سنت ہے۔

(۶۹۵) صحابہ کرام منبرِ انور کو چھو کر چہروں پر لگاتے تھے۔

(۶۹۶) کافر کو سلام کرنا حرام ہے۔

(۶۹۷) غیر خدا کو سجدہ ہماری شریعت میں حرام ہے۔

(۶۹۸) بوسۂ قبر میں علماء کا اختلاف ہے اور احوط منع ہے۔

(۶۹۹) گمان خبیث دلِ خبیث سے پیدا ہوتا ہے۔

(۷۰۰) شریعتِ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حقیقی بہن سے نکاح حلال تھا۔

(۷۰۱) روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار شام کو اترتے اور درود وسلام پیش کرتے ہیں۔

(۷۰۲) نمازی کی تلاوت سے خارجِ نماز پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں۔

(۷۰۳) مصافحہ کرتے وقت درود شریف پڑھنا چاہیے۔

(۷۰۴) سادات کرام کی تعظیم فرض اور توہین حرام ہے۔

(۷۰۵) غیر اللہ کو سجدۂ عبادت شرک مہین ہے۔

(۷۰۶) اونٹ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔

(۷۰۷) بکریوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔

(۷۰۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جانوروں کی بولی سمجھتے تھے۔

(۷۰۹) بے قابو اونٹ کو حضور کے سامنے سجدہ کرتے دیکھ کر قوم میں سبحان اللہ، سبحان اللہ کا شور اٹھا۔

(۷۱۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر درخت جڑوں کو اکھاڑتا ہوا حاضرِ خدمت ہوا اور کہا: السلام علیک یا رسول اللہ!

(۷۱۱) بلا جنازہ دفن کے بعد قبر پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی، جب تک ظنِ سلامت ہے۔

(۷۱۲) سامنے قبر ہو تو نمازی سترہ رکھ لے۔

(۷۱۳) حدیث میں ہے کہ کوئی شخص ایک بات کہتا ہے اور اس میں کوئی بُرائی نہیں سمجھتا، اس کے سبب ستر برس کی راہ جہنم میں اتر جاتا ہے۔

(۷۱۴) قرآن مجید کو چومنا اور تعظیماً سر اور آنکھوں پر رکھنا سینے سے لگانا مستحب ہے۔

(۷۱۵) داڑھی منڈوانا حرام اور یہ افرنگیوں، ہنود اور جوالقیوں کا طریقہ ہے۔

(۷۱۶) داڑھی ایک مشت یعنی چار انگل تک رکھنا واجب ہے اور اس سے کم کرنا ناجائز ہے۔

(۷۱۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مشت سے زائد داڑھی کو کاٹ دیتے تھے۔

(۷۱۸) قرآن مجید میں ہر شے کا روشن بیان اور کامل شرح ہے۔

(۷۱۹) ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول کہ اگر میری رسی گم ہو جائے، میں اسے قرآن عظیم میں پالوں (یعنی قرآن مجید کی مدد سے تلاش کرلوں)۔

(۷۲۰) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا فرمان کہ سورۂ فاتحہ کی تفسیر لکھوں تو ستر اونٹوں کا بوجھ بن جائے۔

(۷۲۱) جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں دل سے نہ مانیں ہرگز مسلمان نہ ہوں گے، طوطے کی زبان سے لاکھ کلمہ رٹے جائیں، کیا ہوتا ہے۔

(۷۲۲) امام محمد کے نزدیک مکروہ تحریمی عین حرام اور شیخین کے نزدیک حرام کے قریب ترین ہے (لیکن مکروہ تحریمی پر گناہ کا ہونا ائمہ ثلاثہ کے نزدیک بالاتفاق ہے)۔

(۷۲۳) داڑھی منڈوانے اور مونچھیں بڑھانے والوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھنا پسند نہ فرمایا۔

(۷۲۴) سارے سر کے بال رکھنا اور تمام کو منڈانا دونوں جائز' اوّل سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوم سنتِ امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور اوّل اولیٰ ہے۔

(۷۲۵) عورت کو حرام ہے کہ وہ سر کے بال تراشے۔

(۷۲۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ صلعم یا ص یا م یا صلم وغیرہا رموز لکھنا ممنوع اور سخت بیدولتی ہے' پورا درود لکھنا لازم ہے (نہ لکھا تو گنہگار ہوگا)۔

(۷۲۷) سب سے پہلے جس نے درود مخفف کیا' اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

جلد۲۳

(۷۲۸) داڑھی کترواکر مشت سے کم کرنا اور سیاہ خضاب لگانا حرام ہے۔

(۷۲۹) ڈھول بجانا رقص کرنا ممنوع ہے۔

(۷۳۰) انگریزی بال رکھنا خلاف سنت و وضعِ فساق ہے۔

(۷۳۱) سودخور کو امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

(۷۳۲) جس جگہ کی پاکی ناپاکی کی تحقیق نہیں، وہ پاک ہی ہے اور اس پر نماز جائز نہیں۔

(۷۳۳) خطبہ جمعہ کے وقت سلام و کلام مطلقاً حرام ہے۔

(۷۳۴) زکوٰۃ و فطرانہ مسجد میں دے تو ادا نہ ہوں گے۔

(۷۳۵) زکوٰۃ رکن تملیکِ فقیر (یعنی شرعی فقیر کو مالک بنانا ہے)۔

(۷۳۶) مردہ پیدا ہونے والے بچے کی نال کاٹے بغیر دفن کیا جائے گا۔

(۷۳۷) نمازِ جنازہ میں فاتحہ کا بارادۂ ثناء پڑھنا مکروہ نہیں۔

(۷۳۸) زوجہ کا کفن دفن شوہر پر فرض ہے۔

(۷۳۹) ہر شخص دوسرے کو اپنی ذات پر قیاس کرتا ہے۔ المرء یقیس علیٰ نفسہٖ۔

(۷۴۰) سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کئی عمرے کیے۔

(۷۴۱) حضرت علی ابن موفق نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ستر حج کیے۔

(۷۴۲) ابن سراج رحمۃ اللہ علیہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے دس ہزار سے زائد قرآن ختم کیے اور دس ہزار کے قریب قربانیاں کیں۔

(۷۴۳) علم عبادت سے افضل ہے۔

(۷۴۴) جو بات اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمائی، کسی اور کو منع کا حق نہیں۔

(۷۴۵) صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔

(۷۴۶) مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے۔
(۷۴۷) اللہ تعالیٰ صدقہ کے سبب سے بُری موت کے ستر دروازے دفع فرماتا ہے۔
(۷۴۸) صدقہ بُرائی کے ستر دروازے بند کرتا ہے۔
(۷۴۹) صدقہ ستر بلاؤں کو روکتا ہے، جن میں سب میں ہلکی جذام و برص ہے۔
(۷۵۰) صبح تڑکے صدقہ دو کہ بلا صدقے سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔
(۷۵۱) صدقہ بُری قضا (تقدیر) کو ٹال دیتا ہے۔
(۷۵۲) خفیہ و ظاہر کثرت سے صدقہ کرنے سے رزق دیا جاتا ہے۔
(۷۵۳) جو رزق میں وسعت اور مال میں برکت چاہتا ہے، وہ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے۔
(۷۵۴) صلہ رحمی کرنے والے محتاج نہیں ہوسکتے۔
(۷۵۵) بھلائی کے کام بُری موتوں اور آفتوں سے بچاتے ہیں، جو دنیا میں احسان والے ہیں، وہی آخرت میں احسان والے ہوں گے۔
(۷۵۶) بھلائی کے کام کرنے والے سب سے پہلے جنت میں جائیں گے۔
(۷۵۷) مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا موجبِ مغفرت اور عنداللہ بعد از فرائض محبوب ترین عمل ہے۔
(۷۵۸) جو اپنے مسلمان بھائی کو اس کی چاہت کی چیز کھلائے، اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کردے۔
(۷۵۹) مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لے کر جاتا ہے۔
(۷۶۰) اولیاء کو ایصالِ ثواب طریقِ اسلام ہے۔
(۷۶۱) ذکر شریف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باوضو ہونا مستحب ہے اور بے وضو بھی جائز ہے، جبکہ استخفاف کی نیت نہ ہو۔
(۷۶۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ وقت ذکرِ الٰہی کرتے تھے۔
(۷۶۳) ایک عورت کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بہن سے نکاح حرام قطعی، اس کو درست کہنا کلمۂ کفر ہے۔
(۷۶۴) ماہِ محرم میں نکاح کرنا جائز ہے۔
(۷۶۵) ہر حق سچ ہے، لیکن ہر سچ حق نہیں۔
(۷۶۶) جو شخص کسی کو بُرے لقب سے پکارے، اسی پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔
(۷۶۷) جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کو اپنا باپ بتائے، اس پر جنت حرام ہے۔
(۷۶۸) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اہل بیت سے محبت کرنے والے جنتی ہیں۔
(۷۶۹) بدفالی اور بدشگونی مشرکوں کا طریقہ ہے۔

(۷۷۰) کچھ مخصوص تاریخوں کو شادی کے لیے نقصان دہ سمجھنا باطل و بے اصل ہے۔

(۷۷۱) بازاری فاجرہ فاحشہ عورتوں اور رنڈیوں ڈومنیوں کو ہرگز گھر میں قدم نہ رکھنے دیا جائے۔

(۷۷۲) صحبت بد زہر قاتل ہے۔

(۷۷۳) بے اعتکاف مسجد میں سونا ممنوع ہے۔

(۷۷۴) جمعہ کی چھٹی ہمیشہ معمول علماء اسلام ہے۔

(۷۷۵) حاملہ بیوی سے صحبت جائز ہے۔

(۷۷۶) صحنِ مسجد مسجد ہے۔ فقہاء اس کو مسجد صیفی کہتے ہیں اور مسقف کو مسجد شتوی۔

(۷۷۷) رافضیوں کی مجلس میں جانا سخت حرام ہے۔

(۷۷۸) نجاست کی جگہ قرآن مجید پڑھنا منع ہے (گلی بازاروں میں جہاں بدبو ہوتی ہو یا کوڑا وغیرہ کی جگہ پر بھی پڑھنا جائز نہیں)۔

(۷۷۹) قرآن مجید کا احترام نہ کرنے والے معلم سے پڑھنا حرام ہے۔

(۷۸۰) معلم اپنے احباب کے ساتھ تخت پر بیٹھا ہے اور شاگرد قرآنِ مجید لے کر نیچے تو یہ سب گستاخ ہیں۔

(۷۸۱) کان چھیدنا (عورتوں کا) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں متعارف و مشہور تھا۔

(۷۸۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ خضاب سے منع فرمایا۔

(۷۸۳) حلال روزی تلاش کرنا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

(۷۸۴) جو چیز اپنا دین و علم بقدرِ فرض سیکھنے میں مانع آئے، حرام ہے۔

(۷۸۵) طالب علم بیٹے کو دوسری اولاد پر ترجیح دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(۷۸۶) چوری کا مال خود کھانا اور دوسروں کو کھلانا دونوں حرام ہیں۔

(۷۸۷) قادیانی (مرزائی) مرتد ہیں، ان کے ساتھ خرید و فروخت اور بات چیت کی اجازت نہیں۔

(۷۸۸) اذانِ جمعہ کے وقت تجارت مکروہ تحریمی ہے۔

(۷۸۹) دوسرے کے سودے پر سودا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۷۹۰) فرض کے مقابل حرام، واجب کے مقابل مکروہ تحریمی، مندوب کے مقابل مکروہ تنزیہی اور سنت کے مقابل اساءت ہے۔

(۷۹۱) اساءت کا حاصل مکروہ تنزیہی سے بڑھ کر ہے اور مکروہ تحریمی سے کمتر ہے۔

(۷۹۲) سنت کا رتبہ مندوب سے برتر اور واجب سے کمتر ہے۔

(۷۹۳) علماء وارث انبیاء ہیں۔

(۷۹۴) جس سے اس کے استاد کو اذیت پہنچی وہ علم کی برکت سے محروم رہے گا۔

(۷۹۵) علماءِ حق کی تحقیر معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔

(۷۹۶) جو شخص عالم و حافظ ہو کر اپنے لڑکے کو انگریزی تعلیم دلوائے اور دینی علم سے محروم رکھے اور اپنی لڑکیوں کے نکاح غیر شرع سے کرے حشر کے دن اس سے ضرور باز پرس ہوگی۔

(۷۹۷) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام علوم کسی شخصیت میں جمع نہیں ہو سکتے۔

(۷۹۸) وہابیوں کے پاس اپنے بچوں کو پڑھانا حرام ہے۔

(۷۹۹) سندِ علم کوئی چیز نہیں، علم ہونا چاہیے اور علم الفتویٰ پڑھنے سے نہیں آتا۔

(۸۰۰) غیر مذہب والیوں کی صحبت آگ ہے۔

(۸۰۱) کافرہ عورت سے مسلمان عورت کو پردہ لازم ہے۔

(۸۰۲) پیر و استادِ علمِ دین کا مرتبہ ماں باپ سے زیادہ ہے۔

(۸۰۳) بے علم فتویٰ دینے والا لعنتی ہے۔

(۸۰۴) علماء و سادات کو ممنوع ہے کہ اپنے لیے امتیاز چاہیں۔

(۸۰۵) عورت کے ساتھ دو اور امرد (خوبصورت لڑکے) کے ساتھ ستر شیطان ہوتے ہیں۔

(۸۰۶) امرد کا حکم مثلِ عورت کے ہے۔

(۸۰۷) مجلسِ میلاد سے روکنا ذکرِ خدا سے روکنا ہے۔

جلد ۲۴

(۸۰۸) تالیاں بجانا عاداتِ کفار میں سے ہے۔

(۸۰۹) جو فعل حرام ہو اس میں شریک ہونا اور اس کا تماشا دیکھنا بھی حرام ہے۔

(۸۱۰) تھیٹر اور ناٹک وغیرہ کا تماشا دیکھنا حرام ہے۔

(۸۱۱) قوم کی عقل سے ماورا بات کرنے سے اس قوم کے فتنہ میں پڑھنے کا خدشہ ہوتا ہے۔

(۸۱۲) شرعی مجرم کو پناہ دینے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔

(۸۱۳) وعظ میں دست درازی کرنا، غل مچانا، گالیاں بکنا، مذہبی توہین اور عادتِ کفار ہے۔

(۸۱۴) جس کام کا کرنا حرام ہے، اس پر خوشی منانا بھی حرام ہے۔

(۸۱۵) بچوں اور عورتوں کو ناجائز کام کرنے یا اس کا تماشہ دیکھنے کی اجازت دینا گناہ ہے۔

(۸۱۶) نیکی سے رزق بڑھتا ہے اور عمر میں برکت ہوتی ہے۔

(۸۱۷) بھیک مانگنے کے لیے فقیر بنانا حرام ہے۔

(۸۱۸) کھانا کھانے کی قدرت کے باوجود نہ کھائے اور بھوک سے مر جائے تو گنہگار ہوگا۔

(۸۱۹) جہاں چالیس مسلمان صالح ہوں، ان میں ایک ولی اللہ ہوتا ہے۔

(۸۲۰) مصنوعی دانت لگانے میں حرج نہیں۔

(۸۲۱) کھانے پر فاتحہ یا کوئی آیت پڑھ کر دم کرنا جائز ہے۔

(۸۲۲) جاہل کو طبیب بننا حرام ہے۔

(۸۲۳) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ماں، باپ سے بڑھ کر امت پر مہربان ہیں۔

(۸۲۴) بدمذہب کی محبت آگ ہے اور صحبت ناگ ہے۔

(۸۲۵) دنیاوی معاملت سوا مرتد کے کسی سے ممنوع نہیں۔

(۸۲۶) حکمِ شرع سن کر گناہ پر ڈٹ جانا، استحقاقِ عذابِ نار ہے۔

(۸۲۷) نافرمان اور بدمذہب اولاد کو چھوڑ دینا قطع رحم نہیں۔

(۸۲۸) توکل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔

(۸۲۹) شوہر کا حق عورت پر ماں، باپ سے بھی زیادہ ہے۔

(۸۳۰) حقیقی ماں کی طرح سوتیلی ماں بھی حرام ابدی ہے۔

(۸۳۱) خدمت میں ماں اور تعظیم میں باپ زائد ہے۔

(۸۳۲) استاد کی ناشکری خوفناک بلا، تباہ کن بیماری اور علم کی برکات کو ختم کرنے والی ہے۔

(۸۳۳) والدین کو ستانے والا اور ان کو گالی دینے والا ملعون ہے۔

(۸۳۴) ماں کو ناراض کرنے والے کی زبان پر وقتِ نزع کلمہ جاری نہ ہوا۔ (معاذ اللہ)

(۸۳۵) شاگرد کو استاد کے بستر پر نہیں بیٹھنا چاہیے، اگرچہ استاد موجود نہ ہو۔

(۸۳۶) شاگرد کو استاد سے آگے نہیں بڑھنا چاہیے۔

(۸۳۷) جس شخص نے شرعی قبیح کے مرتکب کو کہا: تو نے اچھا کیا ہے تو وہ کافر ہو گیا (کہنے والا)۔

(۸۳۸) بچہ کے پیدا ہوتے ہی دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی جائے اور میٹھی چیز کی گھٹی دی جائے۔

(۸۳۹) بچے کا اچھا نام رکھا جائے، اگرچہ بچہ کچا ہو۔

(۸۴۰) قیامت کے روز ماں، باپ بھی اپنی اولاد کو حقوق معاف نہیں کریں گے۔

(۸۴۱) نوحہ و ماتم حرام ہے۔

(۸۴۲) مدارِ ایمان محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(۸۴۳) محرم میں سوگ منانا حرام ہے۔

(۸۴۴) تعزیہ ناجائز ہے۔

(۸۴۵) تعزیہ پر جا کر منت ماننا باطل ہے۔

(۸۴۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔

(۸۴۷) عورت کو اپنے سر کے بال کترنا حرام ہے۔

(۸۴۸) مرد کو ہتھیلی یا تلوے پر مہندی لگانا حرام ہے۔

(۸۴۹) مرد کو ساڑھے چار ماشے سے کم وزن کی انگوٹھی ایک نگ کی جائز ہے، زیادہ کی ناجائز ہے۔

(۸۵۰) جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے اور اس کی خرید و فروخت بھی جائز نہیں۔

(۸۵۱) سانپ کو قتل کرنا مستحب ہے، حتی کہ محرم (احرام والا) حرم میں بھی اسے مار سکتا ہے۔

(۸۵۲) بیل اور بکرے وغیرہ کو خصی کرنا جائز ہے مگر آدمی کو خصی کرنا حرام ہے۔

(۸۵۳) بلی اور کتا وغیرہ اگر آدمیوں کو کاٹتے ہوں تو ان کا قتل درست ہے۔

(۸۵۴) کنکیا (پتنگ) لوٹنا حرام اُڑانا منع اور لڑانا گناہ ہے۔

(۸۵۵) چیونٹیوں کو دانہ ڈالنا جائز و کارِ ثواب ہے۔

(۸۵۶) ہر مسلمان بلکہ تمام عالم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مِلک ہے۔

(۸۵۷) بے شک تم روزِ قیامت اپنے اور اپنے والدوں کے نام سے پکارے جاؤ گے تو اپنے نام اچھے رکھو۔ (الحدیث)

(۸۵۸) یٰسین و طٰہٰ نام رکھنا منع ہے۔

(۸۵۹) غفور الدین نام رکھنا سخت قبیح و شنیع ہے کیونکہ اس کا معنی ہے: دین کو مٹانے والا۔

(۸۶۰) بُرے نام کے ساتھ نام پاک محمد ملانا اس نام کریم کی گستاخی ہے۔

(۸۶۱) بدمذہب جہنم کے کتے ہیں، ان کا کوئی عمل قبول نہیں۔

(۸۶۲) حضور پُر نور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء طیبہ میں ساٹھ سے زائد اسماءِ الٰہیہ ہیں۔

(۸۶۳) کسی کا خط اس کی اجازت کے بغیر کھولنے اور پڑھنے والا گنہگار و مستحقِ وعید ہے۔

(۸۶۴) امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے بر سرِ مجمعِ صحابہ میں اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عبد و خادم کہا۔

جلد ۲۵

(۸۶۵) کافر حربی کے مال کے سبب مسلمان پر حق العبد لازم نہیں۔

(۸۶۶) کافر حربی کا مال دھوکا یا بدعہدی سے لینا گناہ ہے۔

(۸۶۷) وعدہ جھوٹا کرنا حرام ہے۔

(۸۶۸) اللہ تعالیٰ حقوق العباد معاف نہیں کرتا، جب تک بندے خود نہ معاف کریں۔

(۸۶۹) جو شراب پئے، اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے۔

(۸۷۰) جو ایک بوند شراب پئے، اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہو اور جنت اس پر حرام۔

(۸۷۱) شراب کی حرمت (حرام ہونے) کا منکر کافر ہے۔

(۸۷۲) ملعون ہے جو اللہ کا واسطہ دے کر مانگے۔

(۸۷۳) جو خدا کا واسطہ دینے پر کچھ دے تو ستر نیکیاں لکھی جائیں اور نہ دینے کا بھی اختیار ہے۔

(۸۷۴) قوی تندرست پیشہ ور سائل کو ایک پیسہ نہ دے۔

(۸۷۵) علماءِ دین کا ادب باپ سے زیادہ فرض ہے۔

(۸۷۶) گھر میں دفن کی وصیت باطل ہے۔

(۸۷۷) جو کسی مسلمان سے سختی دور کرے، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی سختی دور کرے۔

(۸۷۸) ماں کو اختیار نہیں کہ اپنے نابالغوں کا حصہ فروخت کرے۔

(۸۷۹) باپ بالغہ کی رقم اجازت بے صرف کر سکتا ہے۔

جلد ۲۶

(۸۸۰) حقِ میراث حقِ شرع ہے، کسی سے ساقط کرنے سے ساقط نہیں ہوتا۔

(۸۸۱) قبل خلوت طلاق ہونا باعثِ سقوط نصف مہر ہوتا ہے۔

(۸۸۲) موت اگرچہ قبل خلوت ہو، کل مہر کو لازم کر دیتی ہے۔

(۸۸۳) عدمِ ذکر ہرگز ذکرِ عدم نہیں ہو سکتا۔

(۸۸۴) لڑکیوں کو حصہ نہ دینا (وراثت سے) حرام ہے۔

(۸۸۵) جہیز میں عام عرف یہ ہے کہ عورت اس کی مالک ہوتی ہے۔

(۸۸۶) آیاتِ قرآنیہ اسی ترتیبِ جمیل پر مسلمانوں کے ہاتھ میں ہیں، جس ترتیب میں لوحِ محفوظ میں تھیں۔

(۸۸۷) سورتوں اور آیتوں کی ترتیب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتا دیا کرتے تھے۔

(۸۸۸) سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام یوحانہ ہے۔

(۸۸۹) حضرت سیدہ مریم جنت میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاحِ اقدس سے مشرف ہوں گی۔

(۸۹۰) حضرت عیسیٰ و حضور علیہما السلام کے درمیان کوئی نبی مبعوث نہیں ہوئے۔

(۸۹۱) محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد بعینہٖ خدا کی یاد ہے۔

(۸۹۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنا ممنوع ہے۔

(۸۹۳) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینے میں سواری پر سوار نہ ہوتے تھے۔

(۸۹۴) سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ، امام مہدی کے ظہور تک غوث الاغواث ہیں اور تمام اولیاء کی گردن پر آپ کا قدم ہے۔

(۸۹۵) بیعت (مرید ہونا) بذریعہ خط و کتابت بھی جائز ہے۔

(۸۹۶) جس کا پیر نہیں، اس کا پیر شیطان ہے۔

(۸۹۷) اپنے پیر کے وصال کے بعد دوسرے کا مرید ہونا جائز ہے۔

(۸۹۸) ایک دن کا بچہ بھی اپنے ولی (سرپرست) کی اجازت سے مرید ہو سکتا ہے۔

(۸۹۹) جو شخص کسی شیخ جامع شرائط کے ہاتھ پر بیعت ہو چکا ہو تو دوسروں کے ہاتھ پر بیعت نہ چاہیے۔

(۹۰۰) شیخ ثانی کا طالب ہونا جائز ہے مگر اپنی ارادت شیخ اوّل سے ہی رکھے۔

(۹۰۱) جامع شرائط پیر کے ہاتھ پر بیعت کے لیے والدین یا شوہر کی اجازت ضروری نہیں۔

(۹۰۲) کلمہ طیبہ مکمل یا اس کی جزءِ دوم کا ورد کیا جائے تو ساتھ درود (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی پڑھا جائے۔

(۹۰۳) جسے کسی پیر سے اجازت نہ ملی ہو اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا جائز نہیں۔

(۹۰۴) اللہ تعالیٰ رحیم بھی ہے اور قہار بھی، رحمت شانِ جمال ہے اور قہر شانِ جلال۔

(۹۰۵) کسی عمل کا ثواب مولیٰ تعالیٰ کی نذر کرنا جہالت ہے۔

(۹۰۶) بندۂ مؤمن اللہ تعالیٰ کو بعض ملائکہ سے زیادہ پیارا ہوتا ہے۔

(۹۰۷) نبی یا ولی کو ثواب بخشنا کہنا بے ادبی ہے۔

(۹۰۸) سمندر کے نیچے آگ ہے۔

(۹۰۹) اندرونِ مسجد اذان دربارِ الٰہی کی بے حرمتی ہے۔

(۹۱۰) حضور غوثِ پاک نے فرمایا کہ میں جن و ملک و انسان سب کا پیر ہوں۔

(۹۱۱) اللہ تعالیٰ نے اولیاء میں حضور غوثِ پاک کا مثل نہ پیدا کیا، نہ کبھی پیدا کرے۔

(۹۱۲) حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ شریعت و طریقت و حقیقت کے امام ہیں۔

(۹۱۳) اللہ تعالیٰ نے حضور غوثِ پاک کے مخالف سے لڑائی کا اعلان فرما دیا۔

(۹۱۴) فرمان حضرت علی: جو مجھ کو ابوبکر و عمر پر فضیلت دے گا، اس کو مفتری کی حد لگاؤں گا۔

جلد ۲۹

(۹۱۵) لفظ محمد کے عدد ۹۲ اور خدا کے عدد ۶۰۵ ہیں۔

(۹۱۶) واعظ کے لیے شرطِ اوّل مسلمان ہونا، شرطِ دوم سنی ہونا، شرطِ سوم عالم ہونا، شرطِ چہارم فاسق نہ ہونا۔

(۹۱۷) امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے تین صاحبزادوں کے نام ابوبکر و عمر و عثمان ہیں۔

(۹۱۸) آدمی تدبیر کرے اور بھروسا تقدیر پر رکھے۔

(۹۱۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت گناہوں میں آلودہ سخت خطاء کاروں کے لیے ہے۔ (الحدیث)

(۹۲۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہنم کا دروازہ کھلوا کر ہر سچے کلمہ گو کو وہاں سے نکال لائیں گے۔ (خلاصہ الحدیث)

(۹۲۱) جو شفاعت پر ایمان نہیں رکھتا وہ شفاعت کا اہل نہیں (مثل وہابیہ، دیوبندیہ وغیرہما)۔

(۹۲۲) مرسلین ملائکہ بالاجماع تمام غیر انبیاء سے افضل ہیں۔

جلد ۳۰

(۹۲۳) قرآن نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہر آپ کی باتوں آپ کے زمانے اور آپ کی جان کی قسم کھائی۔

(۹۲۴) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کو بے حجاب دیکھا۔

(۹۲۵) حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء اور آپ کی اُمت افضل الامم ہے۔

(۹۲۶) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر عزت والا کوئی پیدا نہیں ہوا۔

(۹۲۷) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے دروازہ جنت کسی کے لیے نہیں کھولا جائے گا۔

(۹۲۸) روئے زمین پر ہر زمانے میں کم از کم سات مسلمان ضرور رہے۔

(۹۲۹) واجب ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و اُمہات ہر قرن و طبقہ میں بندگانِ صالح و مقبول ہوں۔

(۹۳۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیس پشتوں تک اپنا نسب نامہ بیان فرمایا۔

(۹۳۱) حضرت عبدالمطلب داخل بہشت ہوں گے۔

(۹۳۲) آزر ابراہیم علیہ السلام کا باپ نہ تھا، بلکہ چچا تھا۔

(۹۳۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ماں باپ، اولاد اور سارے جہان سے زائد ہونی شرطِ ایمان ہے۔

(۹۳۴) گستاخ پر دونوں جہاں میں اللہ کی لعنت اور سخت عذاب ہے۔

(۹۳۵) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے سے کیسا ہی کلمہ گو ہو کافر ہو جاتا ہے۔

(۹۳۶) اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب سے منکر کو کافر فرمایا، اگرچہ کلمہ پڑھتا ہو۔

(۹۳۷) وہابیہ کے نزدیک درود شریف کی کثرت شرک ہے۔

(۹۳۸) حضور صلی اللہ علیہ وسلم گناہوں سے پاک کرتے ہیں، حضور قیامت تک تمام اُمت کو پاک کرتے اور علم عطاء فرماتے ہیں۔

(۹۳۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نائب ہیں۔

(۹۴۰) آخرت میں عزت دینا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہے۔

(۹۴۱) سب کے ہاتھ حضور کی طرف پھیلے ہیں، سب حضور کے آگے گڑگڑاتے ہیں۔ حضور ساری زمین اور تمام مخلوق کے مالک ہیں (اللہ کی عطاء سے)، جو حضور کو اپنا مالک نہ جانے سنت کی حلاوت نہ پائے گا۔

(۹۴۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے التجاء کرنے والا نامراد نہیں رہتا (صحابی کا قول) کہ اللہ و رسول پر ہی بھروسہ ہے۔

(۹۴۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غافل دل زندہ کر دیئے، اندھی آنکھیں روشن فرما دیں، بہرے کان سننے والے اور ٹیڑھی

زبانیں سیدھی کردیں۔

(۹۴۴) ماکان ومایکون (یعنی جو ہو چکا اور جو ہوگا) سب کا علم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم سے ایک ٹکڑا ہے۔

(۹۴۵) ایمان نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام عطاء کرتے ہیں (جو وہابیوں، دیوبندیوں، شیعوں کے پاس نہیں)۔

(۹۴۶) (حدیث:) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا اور آخرت میں ہر مسلمان کے مددگار ہیں۔

(۹۴۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تیرے دنیا کے کام بنا دے تیری آخرت کا معاملہ تو میرے ذمہ ہے۔

(۹۴۸) ہر چیز (عالَم میں) نورِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی۔

(۹۴۹) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محی ہے، کیونکہ آپ جانِ جہاں ہیں۔

(۹۵۰) جس کامل کو جو خوبی ملی وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد اور آپ کے ہاتھ سے ملی۔

(۹۵۱) ملائکہ کا سایہ نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ کیسے ہوگا۔

(۹۵۲) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کو بیمار دل گوارا نہیں کرتا۔

(۹۵۳) حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں۔

(۹۵۴) ایمان محبت رسول سے مربوط، اور دوزخ سے نجات ان کی اُلفت پر منوط۔

(۹۵۵) محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیاں کسی کے مٹانے سے نہ مٹیں گی۔

(۹۵۶) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خصوصیات سے ہے کہ مکھی آپ کے کپڑوں پر کبھی نہ بیٹھی، جوئیں آپ کو نہ ستاتی تھیں اور مچھر آپ کا خون نہ چوستے تھے۔

(۹۵۷) محمد رسول اللہ کے سب حروف بے نقطہ ہیں۔

(۹۵۸) جس جانور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوتے، عمر بھر ویسا ہی رہتا، آپ کی برکت سے بوڑھا نہ ہوتا۔

(۹۵۹) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا روشن میں دیکھتے، ویسا ہی تاریکی میں دیکھتے۔

(۹۶۰) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا چشمہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بیچ ڈالا۔

(۹۶۱) فرش سے عرش تک اقل مسافت سات ہزار برس کی راہ ہے۔

(۹۶۲) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کریمین زندہ ہوکر آپ پر ایمان لائے۔

(۹۶۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہوا عطاء ہوئی، جو صبح وشام ایک مہینے کی راہ پر لے جاتی، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو براق عطاء ہوا جو آپ کو فرش سے عرش تک ایک لمحہ میں لے گیا۔

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
لیکن تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا
اے رضا خود صاحبِ قرآن ہے مداحِ حضور
تجھ سے پھر کب ممکن ہے مدحتِ رسول اللہ کی